جلد اول

مجموعہ مراثی و سلام و رباعیات پیر عشق

مسمیٰ بہ قطعہ نظم عمدگی بیانات رزم و بزم معارک کربلا اور مصائب جناب خامس آل عبا سید الشہدا

علیہ التحیۃ والثنا کے ایک تازہ لطف صنائع بدائع لفظی کا بھی نسبت اور مجموعوں کے مزید علیہ ہونا ظاہر کرتی ہے

گلزار غم

۱۲۹۸ھ

جس کو تاج مہ عالی سخن شناس خوش فکر پاکیزہ خیال بجا کلام مثل نام گرامی

شہرۂ آفاق ہو

یعنی جناب سید سلمین میرزا صاحب تخلص عشق

مقام لکھنؤ سلطان نامی منشی نول کشور میں چھپا

ترکیب و قوافی و الفاظ مستعملہ

ترکیب

بصد جاہ	بصد آہ	با آہ و زاری	بچشم نم	بکر و فر	تا محشر	تا بگور	تا بفلک	کذلک

قوافی

چلا	پھرا	بیٹھا	اوٹھا	دیکھا	سنا	کھلا	بندھا	کہا	گرا	ملا	دھرا	اس قسم کے سب قافیے الف دار یا جسکے ساتھ ہون خواہ جمع		

الفاظ

پہ	ہووے	تلک	اک	بھیا	بھینا	مان جایا	مان جائی	سو	تب	کا ہیکو	یان	وان	تلے	چھاتی	مجری	مجرا	لگے	دیجے
لیجے	کیجے	بیکلی	کر	بجائے	ای سلام	مرا	مری	اور	خون جان	جیسا اس مصرع مین ہی ع مرا خون ہوا اور مری جان گئی								

بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء اللھم صل علی محمد و آل محمد و عجل فرجھم ان اللہ علی کل شئی قدیر ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم حسبنا اللہ و نعم الوکیل نعم المولی و نعم النصیر افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد و الھکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم ؎ دردا کہ ز دہر با تمیزان رفتند ۔ زین بزم چو شمع اشک ریزان رفتند ۔ مایوسِ دلا کہ خواہیم فرخت ۔ اکنون کہ ازین مصر غریزان رفتند ۔ وقت ست کہ ہم بیزم دہم عود کنیست ۔ آواز خر و نغمۂ داؤد کیست ۔ کلام زاویہ گزین بیمیہ و باہمہ اس سبب سے کہ جو کہا اور پڑھا جسنے مانگا اوسیوقت دیدیا بہت بیقدر رہا اور بہت ضائع ہوا باقی قصاید تاریخین مرثیے وغیرہ زبان غدر تک موزون ہوے تھے وہ اوس زمانہ مین غارت و برباد ہو گئے ایک ربع سے زیادہ کلام مجید ان مفقود ہو گیا فی الحال منشی نولکشور صاحب کہ صاحب مطبع اعلی ہین اوسکو ہر علم و ہر فن کی رونق و شہرت مدنظر ہی سب جانتے ہین کہ ہر دین و مذہب کی کتابین بکمال احتیاط و حفاظت چھپواتے ہین کلام خاکسار کے چھپوانے پر راضی و آمادہ ہوے مین نے بھی یہ خیال کیا کہ اتنا حیات مستعار نہین ہی اگر چھپ جاے تو بہتر ہی بذریعہ جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب و جناب مولوی صفدر محمد نقی صاحب طبع ہونا قرار پایا جسقدر ممکن ہوتا ہی ارسال مطبع کیا جاتا ہی لیکن کوئی سلام کوئی مرثیہ جس صورت سے نظم ہوا تھا معلوم نہین ہوتا لکھنے والون نے اپنے دخل و تصرف فرمائے ہین پڑھنے والون نے اپنی طرف سے جو چاہا بنا دیا کہین سے بے موقع کر کیا جو چاہتا تھا اوسکو نکالا کہین کلام اور حضرات کا شریک کیا سلسلے ربط و غلط جن ترکیبون جن لفظون کی تھی تھی وہ سب موجود ہین بقدر امکان درست کیے جاتے ہین عجب نہین کہ بوجہ صاحبان مطبع بصحت تمام چھپ جائین مذہب بھی زاحتیاط ہی شاید کوئی قسم شاید ہوئی ہو یعنی فقط عقد ہو گیا ہو لیکن تمام عمر کی مرثیہ گوئی مین نہ بانی دولھا نوشاہ نہین کہا الحاصل بعض ترکیب چند لفظون سے جو ترک کیے ہین حوالہ جدول کیے گئے افسوس کہ زمانہ مہلت نہین دیتا ہجوم افکار و آلام و امراض نے مجبور و معذور کیا ہی والا گر الف و او یا نون یا واو والف نون جمع اور غیر جمع الفاظ بعض مین بھی رد و بدل رکھتا اگر کسی قدر اوسکی تفصیل اس اجمال کی منظور ہو تو ایک رسالہ بہت مختصر بزبان اردو باصرار و الحاح برخوردار محمد ہادی سلمہ اللہ لکھدیا ہی انشاء اللہ المستعان بہت جلد چھپا جاتا ہی اوسکو طلب فرما کے ملاحظہ ہو صاحبان متانت و تہذیب و علم و ادب و ارباب نازک فہم و دقت پسند سے چشم انصاف و آفرین ہی فقط التمس حسین بن محمد تائب عفی عنہ شعر لتعزیۃ الحسین علیہ السلام

من بکی علی الحسین اوجب اللہ لہ الجنۃ

تائید جناب احدیت سے مجموعہ ہائے مراثی و سلام و مجموعہ ہائے مرثیہ و مجموعہ ہائے غزل اور فہرست گرویدگان ہجالت یکجائی معروف

مرثیہ

از کلام بلاغت التیام پرتو ثاقب بقول ناچیز سنگروی عالی ایا پیرس نامی سید حسین میرزا صاحب لکھنوی تخلص عشق

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بمطبوعہ طبع ہوا

رباعی

کہا جب بلبل نے بلبلوں سے
صدا کوئی ہو ایک وقت تک
غرض سے پنجاب بولیوں کی
ہوئی ہے اردو زبان اب تک

رباعی

کورنشوالی بھی پیش ہے
بلکہ بجائی شش بھی ہے
ہاں کرنا کیا ہے ان قدموں
پیارا نکی بات سے پیش ہے

رباعی

۱۲ ویں نام نیچہ یکایک روشنی
کس کی عرض ہی فاطر گرماہ ہے

رباعی

کہن کی ہے بہت خوب پر انصاف نہیں
یگر کوئی نہیں عیب جو بیجا ہے نہیں

رباعی

ای عشق طرفداروں کو دل صاف نہیں
انصاف سے کیا کام کلام ایجاد ہو

رباعی

ہو دلبر ہمارے ہی جب چیلا
ایسی کمی پیش میں پری ہے؟

رباعی

کہنے دور قمری دیکھی ہے
کورنشیں کی سب جلوہ گری دیکھی ہے

رباعی

ہے دلبر ہمارے ہی جب چیلا
ایسی کمی پیش میں پری ہے؟

رباعی

بجز عشق کوئی نہیں چارۂ کار
زمانے میں ہیں کم اسے جاننے والے

رباعی

ہو گی کبھی روشن یہ سیہ روز شبِ غم
اے عشق ترے ہاتھ میں ہے آفتاب اپنا جانا

رباعی

ظاہر ہو جو یوں آثارِ رضا ہم سے پیارے
اور اسے عشق وفا ہم سے پیارے

رباعی

جو بات ہو روشن وہ کہی جاتی نہیں
سب جانتے ہیں پر عشق میں بتائی نہیں

رباعی

ہر گل ہے یہاں دوسرے گل کا دشمن
اے عشق ترے رنگ کی ہر گل میں ہے فانی

رباعی

ہر ایک سے تو ہر کہیں ملا ہے لیکن
سب جانتے ہیں تو عشق میں ہے یکتا

رباعی

بجز عشق کوئی نہیں چارۂ کار
زمانے میں ہیں کم اسے جاننے والے

رباعی

داغِ غم و درد اب لیا جانا
مہر شہ لاجواب لیا جانا

رباعی

بجھوں نہ خاطر کا جلنا ہے
تیرے تو اب اور کی ثنا تو ہے

رباعی

ہر گل ہے یہاں دوسرے گل کا دشمن
اے عشق ترے رنگ کی ہر گل میں ہے فانی

رباعی

ظاہر ہو جو یوں آثارِ رضا ہم سے پیارے
اور اسے عشق وفا ہم سے پیارے

رباعی

بخشش کی ہی وجہ ہی ہے اکرم
اے عشق تو خاک شفا ہم سے پیارے

رباعی

بجھوں نہ خاطر کا جلنا ہے
تیرے تو اب اور کی ثنا تو ہے

رباعی

اہلِ ہنر و علم و ادب اپنے ہیں
مداح شہ عرب اپنے ہیں

رباعی

ظاہر ہو جو یوں آثارِ رضا ہم سے پیارے
اور اسے عشق وفا ہم سے پیارے

رباعی

بخشش کی ہی وجہ ہی ہے اکرم
اے عشق تو خاک شفا ہم سے پیارے

رباعی

حاصل ہو شرف ماہ کے ہالو کو
اے عشق ترے ہم سے ہوا دعا خانی کی

رباعی

دو شعر سے نبی و رباعی بنے
توفیق کو اپنے پہ سا ہی بنے

رباعی

ظاہر ہو جو یوں آثارِ رضا ہم سے پیارے
اور اسے عشق وفا ہم سے پیارے

رباعی

بخشش کی ہی وجہ ہی ہے اکرم
اے عشق تو خاک شفا ہم سے پیارے

رباعی

حاصل ہو شرف ماہ کے ہالو کو
اے عشق ترے ہم سے ہوا دعا خانی کی

رباعی

دو شعر سے نبی و رباعی بنے
توفیق کو اپنے پہ سا ہی بنے

رباعی

مجلس میں یہ انصاف خدا دیتا ہے
ہر بات میں یار خدا دیتا ہے
ہر ایک جگہ دولت ایمان ہے اپنے
یہ عشق تو غم و کوہ و بلا دیتا ہے

رباعی

اے عشق خوشی و غم دو عالم تو نہیں
جز تو کوئی دوسرا دو عالم تو نہیں
پہلے قدم سے پوچھا دو ڈگ بھر
وہ خاک بھی عشق ہے جو محرم تو نہیں

رباعی

ایجاب ہے تو نعمت سے سوا ہو جا
ہو نفی کمال میں تو فنا ہو جا
من عشق وہ خاکسار ہوں دنیا میں
قبر پہ بھی ڈر نام تو ذرا ہو جا

رباعی

اے عشق بیان تیرا کیا کیا ہے
گفتار میں فرد سے ادا کیا ہے
تحصیل ثواب اسے ہیں
ہر ایک جگہ دولت ایمان ہے اپنے
یہ عشق تو غم و کوہ و بلا دیتا ہے

رباعی

اے عشق تجھے دیکھ کے سب بھول گئے
جو یاد تھا سو بھول گئے
اے عشق زبان ہے تجھ کو کیا کیا
تحصیل ثواب اسے ہیں

رباعی

صروف شناس شہ عالم پایا
اے عشق تجھے دیکھ کے سب بھول گئے
دو عشق حسین کو بہ مسلم پایا

رباعی

اے عشق ترے ہاتھ سے کیا کیا نہ ہوا
جو ہونا تھا ہو چکا بجز تو ہوا
خالق زدنیا و عشق کوئی نہ ہوا
تحصیل ثواب اسے ہیں

رباعی

اے عشق ترے ہاتھ سے کیا کیا نہ ہوا
جو ہونا تھا ہو چکا بجز تو ہوا
خالق زدنیا و عشق کوئی نہ ہوا
تحصیل ثواب اسے ہیں

رباعی

شیدائے شہ بدر و حنین آیا ہے
جانباز رسول الثقلین آیا ہے
اے عشق زبانوں پہ غل گویم ہے
مجلس میں ثنا خوان حسین آیا ہے

رباعی

نہر اور علی و شہ لولاک ہوئیں
ہر عشق عشرت خلق مجلس کا گلا
گویا ہوئی ہیں پنجتن پاک ہوئیں

رباعی

ہو عشق عشرت خلق مجلس کا گلا
گویا ہوئی ہیں پنجتن پاک ہوئیں

رباعی

ہو عشق عشرت خلق مجلس کا گلا
گویا ہوئی ہیں پنجتن پاک ہوئیں

رباعی

ہو عشق عشرت خلق مجلس کا گلا
گویا ہوئی ہیں پنجتن پاک ہوئیں

رباعی

ان سیف زبان آج دکھا دے جلوہ
اے برق چمک ابر بہار آتے ہیں
نغمول شہ عرش وقار آتے ہیں
روینگے پے نیک شمار آتے ہیں

رباعی

عشاق دل و جان بچھول آتے ہیں
پر مجلس ماتم سے ملول آتے ہیں
اے عشق تجھے ان پہ بھی بگاڑ
اس باغ میں ہر رنگ کے پھول آتے ہیں

رباعی

افضال قدیر ازلی کافی ہیں
الطاف ولی ابن ولی کافی ہیں
حاجت نہیں کچھ شیخ و ظفر کی
اے عشق حسین ابن علی کافی ہیں

رباعی

نورو کو تو دوزخ و جنت میں پایا
ہم فاقہ گردون کس میں پایا
لازم نہیں دعوای کماں ظاہر
اکثر نے کمال کو کمس میں پایا

رباعی

گل بنکے ہیں خار ہوا خواہوں کے
پھپھولے ہوئے بیمار ہوا خواہوں کے
اے عشق کمان یوسف کنعاں بن
ہے گرمی بازار ہوا خواہوں کے

رباعی

اصغر پہ ہوئے سہام ترکے
بیٹے نہ زمین پر دھرے اور اوزا لو
بزم غم شبیر میں جانے والو
ہر ایک کو مبارک سے بلانے والو

رباعی

جب وقت دعا سے شہ والا آیا
بیعا میں تہا کی نہ تہا آیا
اے عشق زبان تیری کیا کیونکر
تنہا کا جو حال سنا تنہا آیا

رباعی

ہیں ہجر نے کاکل رسا شانہ ہوں
تو دور کے ملوں خالیں وہ دانہ ہوں
پھر شمع یداللہ کا پروانہ ہوں
بزم جہاں میں تجھ

رباعی

جنگ میں ظفر دار ہوں کیونکر گذری
سمجھے وہی اس بات کو جن گذری
ہوں کیا ہوں دعا دولت زینب
اے عشق ہم اس نام پہ جی دیگذری

رباعی

کیا ذکر بیاں کہ تجھ ایجادوں کا
تجھ بن ہے اشارہ جن ہو زیادوں کا
اے عشق تو ہم وقت ہو معمولِ بشر
شاگرد ہوں تجھ کا تم اوستاد ہو گا

رباعی

ہاں عشق ہے تجھ غریب باغ کا
رہ ہو دو ہے تجھ صید ہو جا

رباعی

ایک عدد جا نے سے پیدا ہے
ہاں عشق شہنشاہ دلیا ہے
نصف پہ جھکے ہے کیا وناسے ہیں
پہ تجھ بن جن شان سے پیدا ہے

رباعی

انگور نہ ہو تو خاصا ہے
اے عشق فقط ہوس زبان مائل اوصاف ہے
سب آفتِ عشق جو دل صاف ہے

رباعی

بندوں کو ہو رغوب ہمارا رتبہ
اے عشق فقط ہوس ہے خدا کی قدرت

رباعی

اے ضعف کہاں مٹے وفا کی قدرت
طاقت تجھ بن نہیں ہے کہ وفا کی قدرت

رباعی

کیا ذکر بیاں نظم کے صیادوں کا
بکھرا ہے فیض تجھ سے ایجادوں کا
اے عشق ہوا ہے تجھ سے ناچ کی
دل عشق میں اوستاد ہوں اتنا دو گا

رباعی

ہاں عشق ہے تجھ غریب باغ کا
رہ ہو دو ہے تجھ صید ہو جا

رباعی

لاحول ولا قوۃ الا باللہ
یہ عشق فقط وسوسہ شیطاں ہے

رباعی

کہتے ہیں طرفدار جو اکثر واہ
ہوتا ہے کوئی یا کوئی کہتا ہے واہ

رباعی

لطف سخن پیر دیواں کیا ہوتا
ہاں عشق نہیں کوئی بیاں کیا ہوتا

رباعی

اے عشق نہیں کام کسی کا بس میں
گویا جو نہ ہوتی یہ زباں کیا ہوتا

رباعی

اردو ہے جہاں میں تجھ سے بیحد بیجو
بکھرا ہے فیض تجھ سے ایجادوں کا
اے ہوا ہے تجھ سے نشاط بیحد بیجو

رباعی

بکھرا ہے فیض تجھ سے ایجادوں کا
اے عشق نہیں ناچ کی
دل عشق میں اوستاد ہوں اتنا دو گا

رباعی

جب ہم نہ ہوں گے کہیں گے مضمون
اے ہو ا ہے تجھ سے نشاط بیحد بیجو

رباعی

خاشاک کبھی صبح و مسا پڑتا ہے
آنسو کہ دو دم نہ تھا پڑتا ہے
دانتوں کی طرح ہے شکنندہ دل بھی
اب عشق نہیں کوئی نڑا پڑتا ہے

رباعی

وقت وہ نہیں دل کسی پہ آتا ہے
پہلو میں پہ کس نہ ہو نہ بھاتا ہے
دیکھو تو یہ انقلاب ہے دنیا کیسی
آنکھوں نے نکلے نہیں آنسو جاتا ہے

رباعی

وقت وہ نہیں ہے دل لگی کا ہمدم
ہے ہے وہ نہیں ہے زندگی کا ہمدم
ہمجولی ہے انیس و ہمدم ہے ہمدم
دنیا ہے کب کسی کی ہمدم ہمدم

رباعی

کہتے کہیں ہو فکر میں اپنا گذری
ہیہات و گذرنی تھی وہ تنہا گذری
اے عشق پس و پیش میں دنیا کی گئی
اتنا بھی پڑھا کہ کچھ نہ کیا گذری

رباعی

تھوڑا غم و درد والم سینا ہے
اتنا ہے کہ ہنسنے کو بھی رونا ہے
کیا خاک نظر آوے کسی کی صورت
دل عشق کا کھویا ہوا اینا ہے

رباعی

ہیہات بہت کا شمار اوقات ہے
پیمانہ عمر و سال ماہ و دن ہے
اے عشق پڑھا جا کہ دو رکعت میں
اپنا پڑھا و گر غبار اوقات ہے

رباعی

بن ضعف کے بیکار عدم جاتا ہے
پیرانہ سر اجل سوے عدم جاتا ہے
مٹ ہوی اے عشق جوانی کی بیچ
بڑی بھی یہ کمی ہو کم جاتا ہے

رباعی

ہمراہ جنازے کے جو سنتے آتے ہو
بس پاؤں کھولو کے بگڑ کے جاتے ہو
کوئی نڑا عشق سوا حسرت
کچھ پھول ہو سو بھی کہ چڑھاتے ہو

رباعی

تحصیل زر و مال سے کیا حاصل ہے
کردار و عمل صحیح اگر عاقل ہے
اے عشق تجھی جانے کہاں منزل ہے
پھر تجھ میں جسے یہ وہی منزل ہے

رباعی

ہر ای احباب سے نہ ہوں گے
آنکھوں سے نہاں ہو گئے دل سے نہ گئے
اے عشق ترے خاکمیں کیا کیا کہئے
ساتھ آئے تھے جو وہ ہمیں چھوڑ گئے

رباعی

جب ذکر جہاں ذکر جہنم نکلا
ہو کیوں نہ ہوئی ذکر ہی کیوں دم نکلا
ہم شیخ سے گر یہ سوا کچھ پوچھا
لیکن ترے وقت سے بہت کم نکلا

رباعی

اے عشق ہمیں بھول گئے سارے ہنر
سچ ہے کہ ہنر مند ہیں بیگانہ اثر
تو بات بنانے کی تمنا ہے مگر
اپنی نہ بنی اور بنا بات اگر

رباعی

کس شوخ کو خطاب عظمت و مجد دیا
تسلیم کو ہم صاحب مسند آیا
پیغام و سلام حق نہ پہنچے کس کو
قرآن کے صورت شتر آیا

رباعی

کس بات میں یہ سرو رواں جاتے ہیں
کس رنگ میں یہ کبک خراماں جاتے ہیں
کس کی ہوئی تیغ کو پیغام اجل
کیوں عشق پہ اجاب کہاں جاتے ہیں

رباعی

کیا عشق اگر رونق بزم ہوتا
زیبا کفن کون پرانے لگتا
چارہ نہ تھا دل کا اگر دل ہوتا
دل جو نہ کسی سے لگاتا ہوتا

رباعی

دل تیر ادا سے چور چور ہو جاتا
دامن گل اپنے سے گلشن ہو جاتا
ہو ضعف تو ان میں جو نام ہتھیار
بازو کو پہنے زخم بھی جوشن ہو جاتا

رباعی

لوگ بخت سے اس زمین سے
پیدا نہ زمین اب کسی میں سے
ہر وقت یہی بیل دل کی ہے
کل باغ سے آج تخم میں سے

رباعی

ہم ابر کو رنج کا دل بتاتے رہتے
بالائے فلک بخت رسا تارے رہتے
سب بھگتے کیے سے عشق پر ہیں لیکن
ملاح علی ابن ابیطالب رہتے

رباعی

پیمبر فقیر ازل راہی ہے
تخت شب تقویم جلی راہی ہے
بچپن سے یہ من نام علی بولتا ہے
تن تن گونا دھن علی بولتی ہے

رباعی

دل فقر کی دولت سے تونگر ہوگا
ہاتھ نہ فقیر پہ پھرنے والا ہوگا
اے عشق علی اپنا گھائل خسرو بنا
تربت کا مزہ ہے میں دوبالا ہوگا

رباعی

کملی کی کرامت سے خدا کو پائیں گے
بازو کے رسول دوسرا کو پائیں گے
اے عشق جنوں نگر اجالا
عقدہ کے سب عقدا کشا کو پائیں گے

رباعی

یارب پہ غوث کی شاہی دینا
دل جس ہو دروش کو سپاہی دینا
عہدہ کا نظیری سے کروں کیا دعوا
اے عشق پیا سنگوا ہی دینا

رباعی

ایمان سے بن کا ہو صنوبر چندر
گلزار شجاعت کا گل تر چندر
شاہا دولت کی جو عاشق ہو ہمہ
ہو شوق تیرے گلی میں چندر چندر

رباعی

بخشش خدا قبر میں آنے والے
بخشوا کر وہ ظلمتا نے والے
دیکھن میں رہو عشق کے ارباب غفور
اسے رب وحرم شے کے بتانے والے

رباعی

غمگین ہیں غزالان شار چندر
ہوتی ہے خزاں آہ بہار چندر
دیکھا جو علی نے دیکھا ماہ صیام
کیا روئی تڑپ کے دو الفطار چندر

رباعی

فرزند کے ہے فرق میں پیدا
ہوتا ہے یہ غم قصر پدر میں پیدا
بچپن ابھن فرزند خسرو اچھائی
چندر ہوئے اللہ کے گھر میں پیدا

رباعی

بولا ازکیا خدا عاشق ہوں میں
صحف کی قسم صحف نما حق ہوں میں
ہے شکر نعوذ میں ہر کی بیخ
تو صبح گواہ ہو کہ صادق ہوں میں

رباعی

بھولا ہوا جو تجھ کو سدا یاد آتا ہے
دریائے گوشت کو سدا یاد آتا ہے
شیخو وہ افتخار ہم کہتے ہیں
زندہ نہیں ہوسے قتل ہمارے آتا ہے

رباعی

ہم قتل علی کا شکر کی بدولت ہیں
اندوہ میں بار شکر دو چند ہیں
ہم کہتے ہیں ہر شرق زکھائی تلوار
دوستا دوست کا کہ بدولت ہیں

رباعی

مدت کی تمنا کہ بنیں کامل کامل
کرتی ہو غلام اونکے بنیں عادل عادل
ہو پھر میں جو علی کعبہ میں پیدا ہو کیا
بن شکتی ہی کہون کہ بنے شکل بشکل

رباعی

بھیجا جو تو نے جنت کو سدا یاد آتا ہے
تیرا ہے کہ جنت کا شیخو کو پیام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
زندہ نہیں ہوسے قتل ہمارے آتا ہے

رباعی

ہم شکر میں جنت کا شیخو کو پیام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
زندہ نہیں ہوسے قتل ہمارے آتا ہے

رباعی

ہم شکر میں جنت کا شیخو کو پیام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
زندہ نہیں ہوسے قتل ہمارے آتا ہے

رباعی

ہم شکر میں جنت کا شیخو کو پیام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
شیخو کی جنت سا امام آتا ہے
زندہ نہیں ہوسے قتل ہمارے آتا ہے

رباعی

ہوا بہتر اسد کا کتا گوش ہے
تنے تنہا بن چار طرف پھرتی ہے
نمودار بن گاؤ بن جو تم کو چنی
بجلی کی طرح اودھی اور بجلی گرتی ہے

رباعی

ہوا کون جو اس بزم سے برگشتہ ہے
اعان ادب کی کا شانہ ہے
کہے کون جب تو پھر اس کی نہ بن
کہ یہ وہ شاہ جم جاہ زمانہ ہے

رباعی

بس سرخ ہے لب تیرے و شنگ رو ترے بن
جن و بر و دد و دد و ملک رو سے بن
ہو حشی قوم بن پھر جا رہن
قوم ہو کی ملک رو سے بن

رباعی

ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے

رباعی

ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے

رباعی

ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے

رباعی

ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے
ہوا کی ہے ہوا کی ہے ہوا کی ہے

رباعی

اصغرؔ کی لحد بنا کے پیچھے روئیں
اگلے سے ماوراء ہے یہ
نہ ماتم نہ فغاں نہ چیخ چلاتے ہوئے

رباعی

ہیں پرتو صانع دو عالم واں نیستم
بندہ ہوا ہوا و گل و باغ نیستم
نامی ز نیستی بہ ہستی آمدہ ام
شاہی ز بیچگی بہ جہاں نیستم

رباعی

چلمن سے ہاتھ کی مہندی ہوئی جھلک
تصویر ہے شفق فغاں رنگ کی یہ
آنچل میں ہے شاد و زماں رنگ کی یہ

رباعی

جب ہنگ ہلاوری ہوئی آوے ہیں
ہر عضو میں تو نے ہوئی آوے ہیں
ہر عضو میں تو نے ہوئی آوے ہیں

رباعی

ہو حضرت عباس کے سر کا صدقہ
بیمار کیا ہوں اور ہوئی جاوے ہیں
بیمار کیا ہوں اور ہوئی جاوے ہیں

رباعی

بیٹی جو علی اکبر گلگوں قبا ہوئی
سر تا بقدم آگ ہی خاموش ہوئی
رونے دل فگار میں جب بیٹھا
رو رو کے تمام رات بیہوش ہوئی

رباعی

نام امام دوسرے آوے ہیں
بر غنچہ غنچہ کا آوے ہیں
ہر غنچہ غنچہ کا آوے ہیں

رباعی

ہر ماہ محرم میں ہوئی آوے ہیں
تن زرد کیے پھرتی ہوئی آوے ہیں
ہر ماہ محرم میں ہوئی آوے ہیں

رباعی

بے شکوہ امام زمانی کہتے ہیں
اے تشنہ دل ابن دل کہتے ہیں
یوں چھین سکینہ جو نام آقا کا
کمسن حسین بن علی کہتے ہیں

رباعی

بیٹی جو علی اکبر گلگوں قبا ہوئی
سر تا بقدم آگ ہی خاموش ہوئی
رونے دل فگار میں جب بیٹھا
رو رو کے تمام رات بیہوش ہوئی

رباعی

ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا
ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا
ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا

رباعی

قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ میں
قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ میں
قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ میں

رباعی

ناگہ کسی بیل سے ہوئی آوے ہیں
ہم رباعی دیکھے ہوئی آوے ہیں
ناگہ کسی بیل سے ہوئی آوے ہیں

رباعی

ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا
ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا
ہے تشنہ لب علی اصغر کا گلا خشک ہوا

رباعی

قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ میں
قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ میں
قرآن ہے ہاتھ میں تو ہے ہاتھ می

رباعی

کیا فوجی تھی وہ جس نے پیشرو بھی
جب خلق ہوئی وہ بھی تھی یہ بھی
افسوس کہ آخری تھی وہ
یہ بھی ہے آخری

رباعی

ہوتی جو نہ پیشرو نہ یہ بھی ہوتی
دنیا کو کسی کی آرزو بھی ہوتی
ہوتی جو نہ آرزو نہ یہ بھی ہوتی
کیوں جبر ہے یہ کیوں نہ وہ بھی ہوتی

رباعی

مظلوم کربلا شاہ شہید کربلا
محض اسکے لیے طور پہ نکلا وہ
تب سے ہر دم وہ نخل کربلا
نخل کربلا میں ڈھونڈا کیا

رباعی

نخل کے بالا خرد کیا کہنا
زیبا کی اور رعنائی کا
نہ ہے کیا خوب
نہ ہے کیا خوب

رباعی

لبریز کوثر و تسنیم ہے جانی تیرا
سبز ہے نخل تیرا ہے جاوداں تیرا
لکھی نہیں وہ تحریر کہ ہے جاوداں تیرا
نہ کہاں ادھر ہے نہ کہاں ادھر ہے

رباعی

دشمن کی پیرکانی کا ہے نخل نشین
خلد اگر کہ ہے گلشن کا
نخل ہے گلشن کا

رباعی

نخل ہے یہ عمدہ شاخ کا کیا کہنا
کس لطف سے ہر عضو ہے ان کا
کس شان سے شاخ شاخ ہے ان کا

رباعی

یوں پیڑ کی گرہوں سے صدا آتی ہے
مشکل ہے زبان عقدہ کشا آتی ہے
لاکھوں ہے پیدا ارض و سما آتی ہے
کس شان سے شاہ شہدا آتی ہے

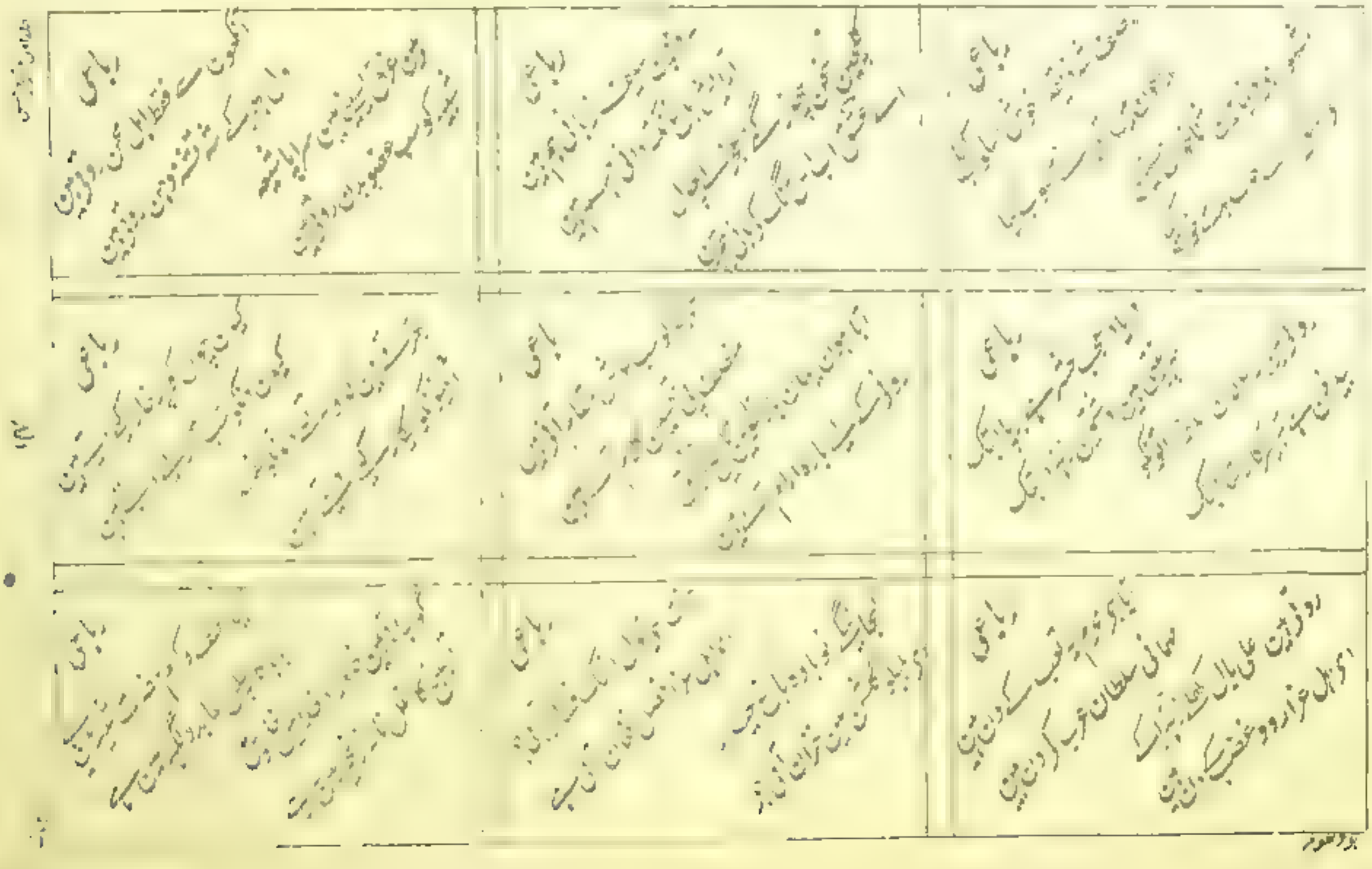

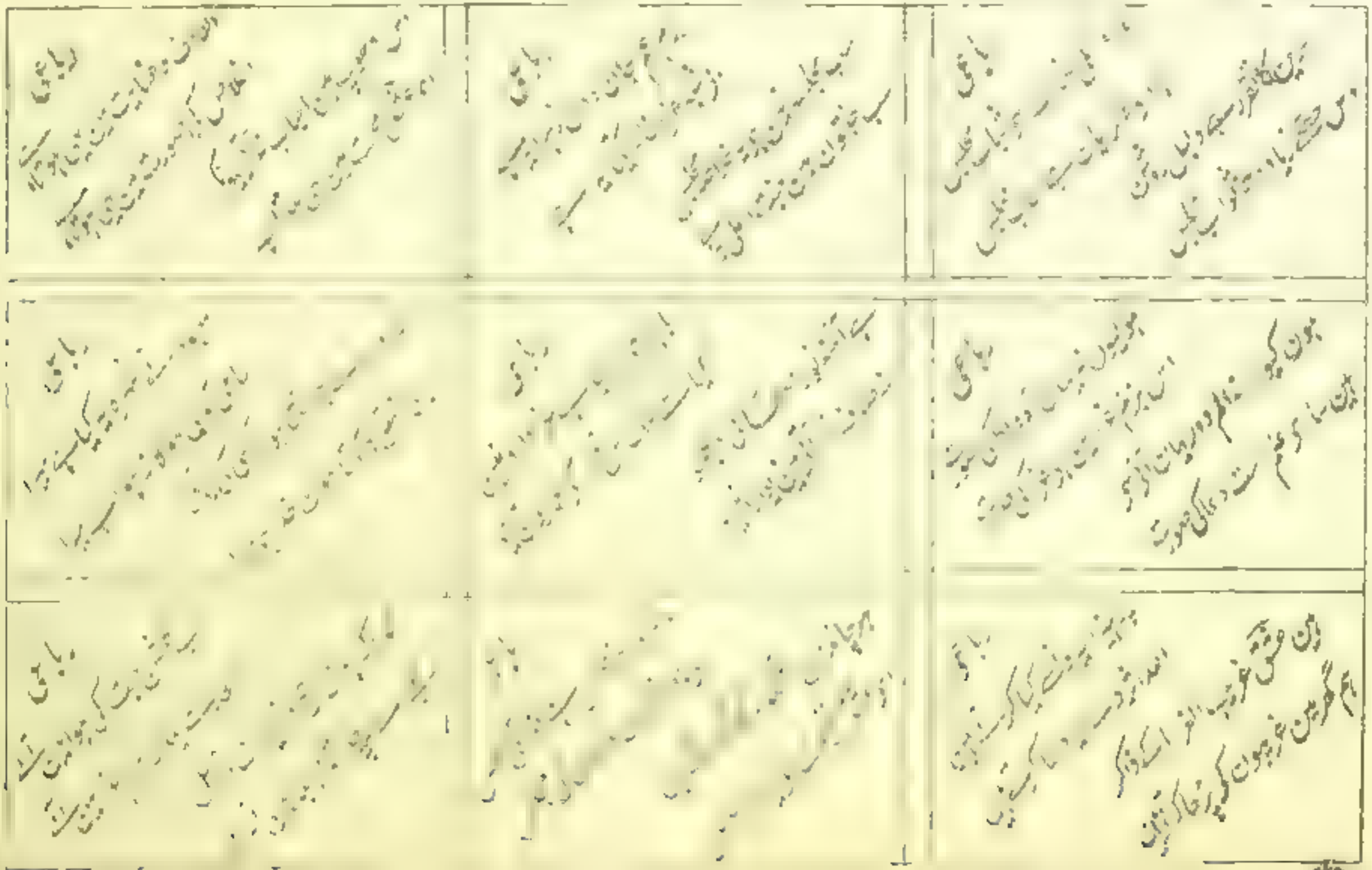

رباعی

شمع و مغنی جمع ہیں اس مجلس میں
دربار شہنشاہ زمن ایسا ہو

رباعی

ہر کوئی تو ہے عشق پہ دنگ و ششدر
کوئی نہ ہوا اہل بیان میں باقی
پہنچے ہو کوئی جو ترے تیں باقی

رباعی

جو عاشق شاہ کربلا جانتا ہے
خاکِ نجف و غرو و شرف پہچانتا ہے
پوچھو کہ کہتے ہو وہ آوے ملک
نوبار شاہ شہدا آتا ہے

رباعی

کس فکر میں ہو دن رات رہا کرتے ہو
تم جانو بھلا جس سے خدا کرتے ہو
ہارون سے کچھ سانپ ہو بل کھاتے ہو
اے عشق بھلا یہ تم کیا کرتے ہو

رباعی

بچان ہے تو صدقے کیا ہے
پیارہ صفت کیوں نہ دل ربا ہے
اے عشق تجھی سات سکھا ہے

رباعی

ہے لطف بہت باغ بہاراں میں آج
کیا جانے کہ کل ہو نہ ہو یاراں میں آج
اے عشق بہت ہنسے ہو گلزاراں میں آج
کیا رہتے ہو خاطر کی طلبگاراں میں آج

رباعی

کیا جانے کہ کل ہو نہ ہو یاراں میں آج
ہے لطف بہت باغ بہاراں میں آج
اے عشق بہت ہنسے ہو گلزاراں میں آج
کیا رہتے ہو خاطر کی طلبگاراں میں آج

رباعی

کیا جانے کہ کل ہو نہ ہو یاراں میں آج
ہے لطف بہت باغ بہاراں میں آج
اے عشق بہت ہنسے ہو گلزاراں میں آج
کیا رہتے ہو خاطر کی طلبگاراں میں آج

رباعی

اللہ کو معلوم ہے اپنا مطلب
ہو روح و روان ہر دی سارا مطلب
بھاگے ہو بہت الوفا کا روضہ
رضوان ہی جنت ہے کیا مطلب

رباعی

کیونکر خود کو ہمیشن کا صدقہ
ہے ذکر ترا ہمیشہ تن کا صدقہ
یا داستہ تن ہوا ل تن طلبی تن
ہر عشق ہے تن جان و تن کا صدقہ

باقی	باقی	باقی
باقی	باقی	باقی
باقی	باقی	باقی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

رباعی

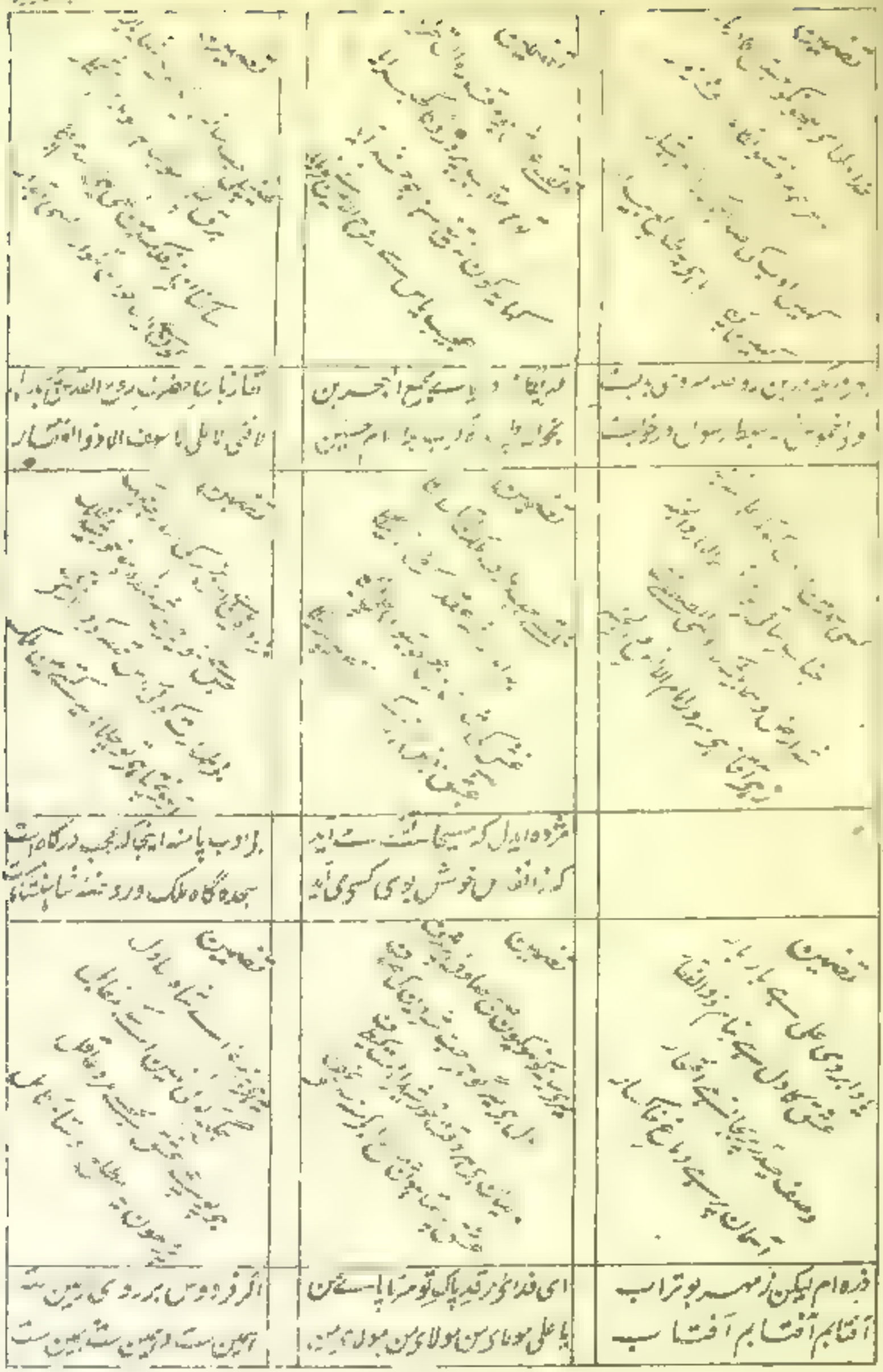

شد زمین شعر آخر چون زمین کربلا	دال حیدر کا تواضع پر ہی خم تلوار کا	ہر پر ہی شہپر ملک الموت تیر کا

ہر ایک ماہ ماہ محرم رہے	او شمائیکو داغِ الم ہم رہے	نہ مظلوم آخر نہ اظلم رہے
دلا ہر گھڑی چشم پرنم رہے	او سیدم سے عباس برہم رہے	کہو تو ہین چہ دارم رہے
بلا کل زمین پر قدم جم رہے	سلامت مری بھائیکا دم رہے	ہماری اطاعت مین خرم رہے

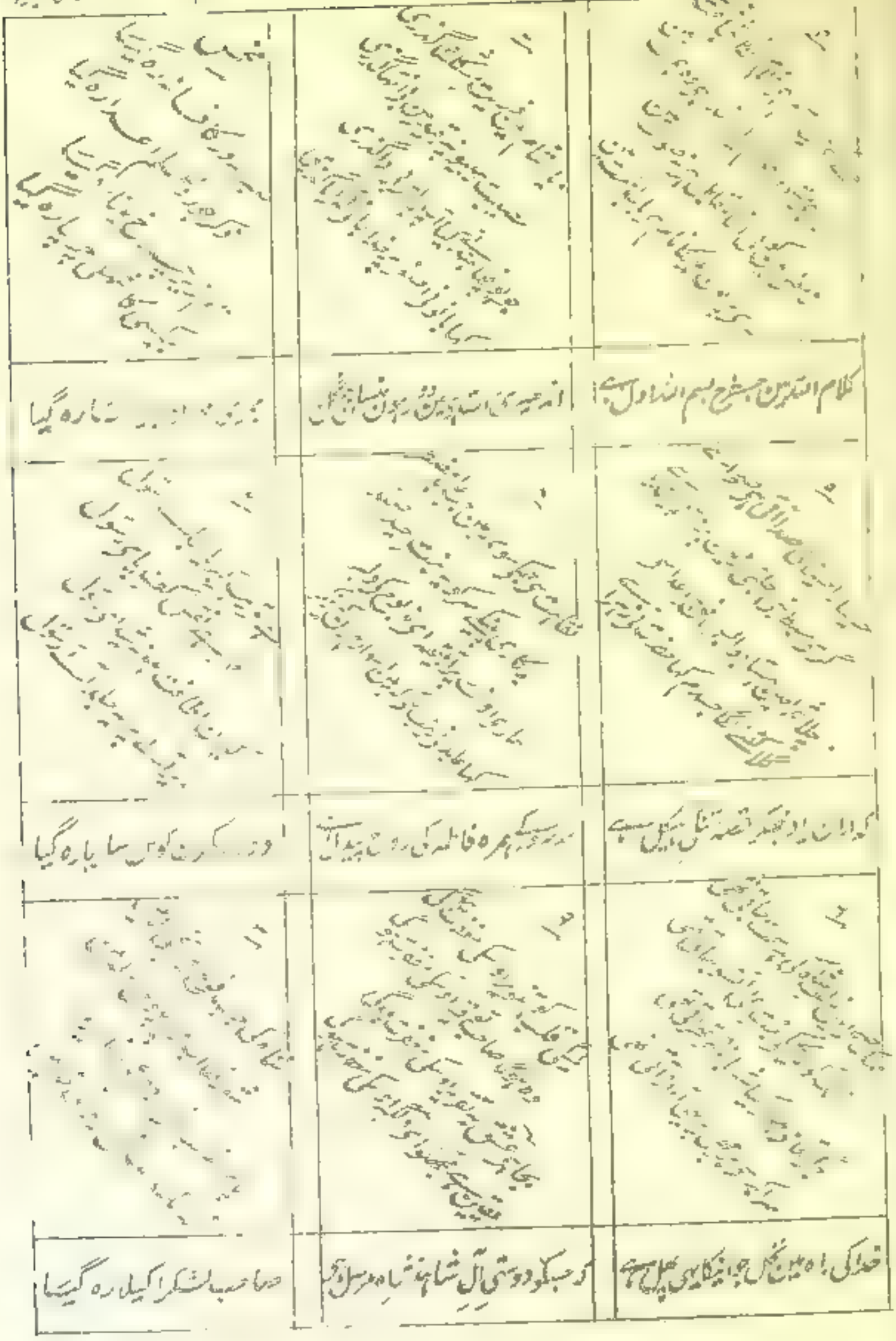

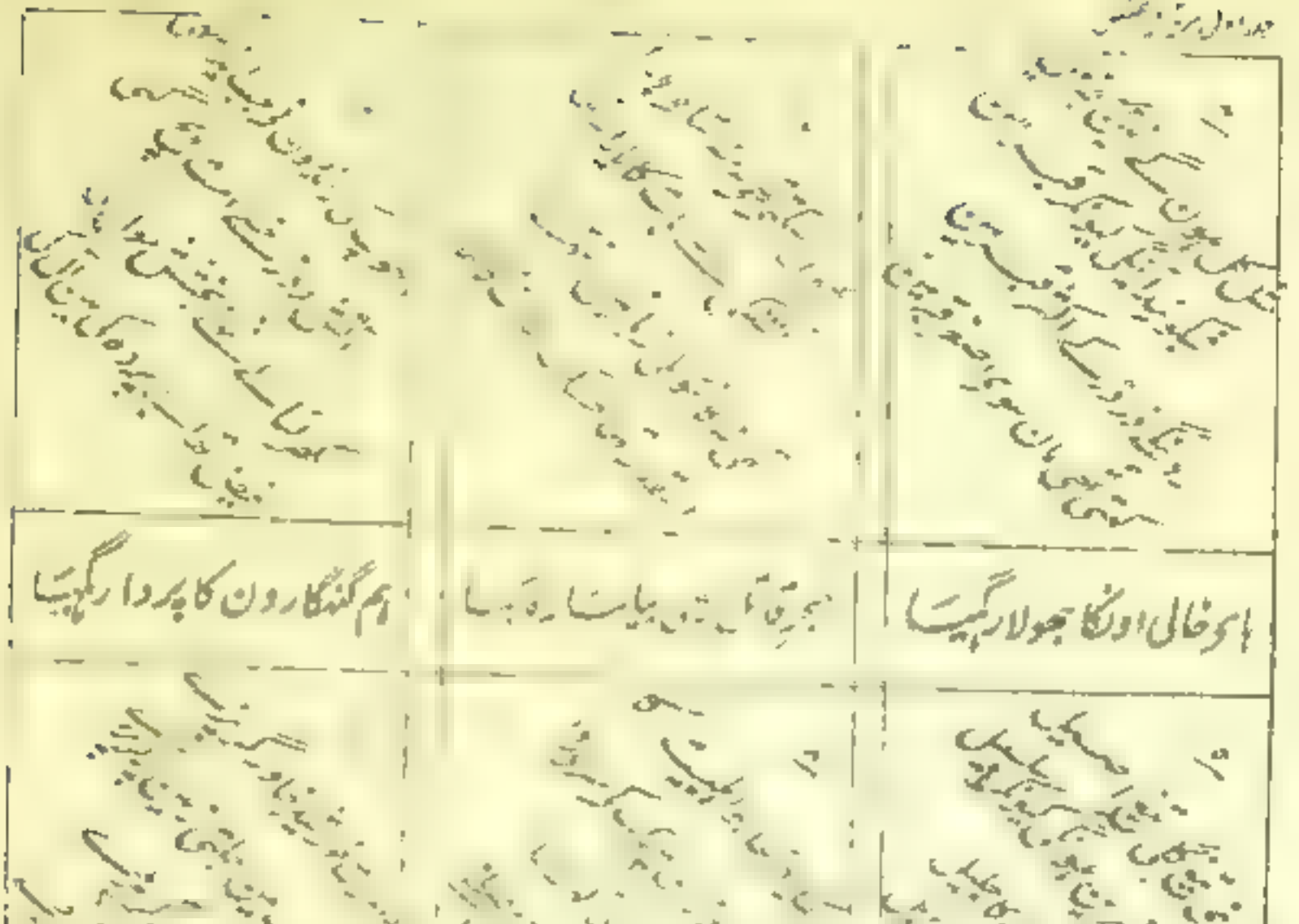
ہاے خالی اونکا جھولا رہگیا
ہم گنہگارون کا پردا رہگیا
قافلہ تیرب کا پیاسا رہگیا
خنجرِ قاتل بھی پیاسا رہ گیا
دن بہت غفلت مین چکنا چور رہگیا

بسم الله الرحمن الرحیم

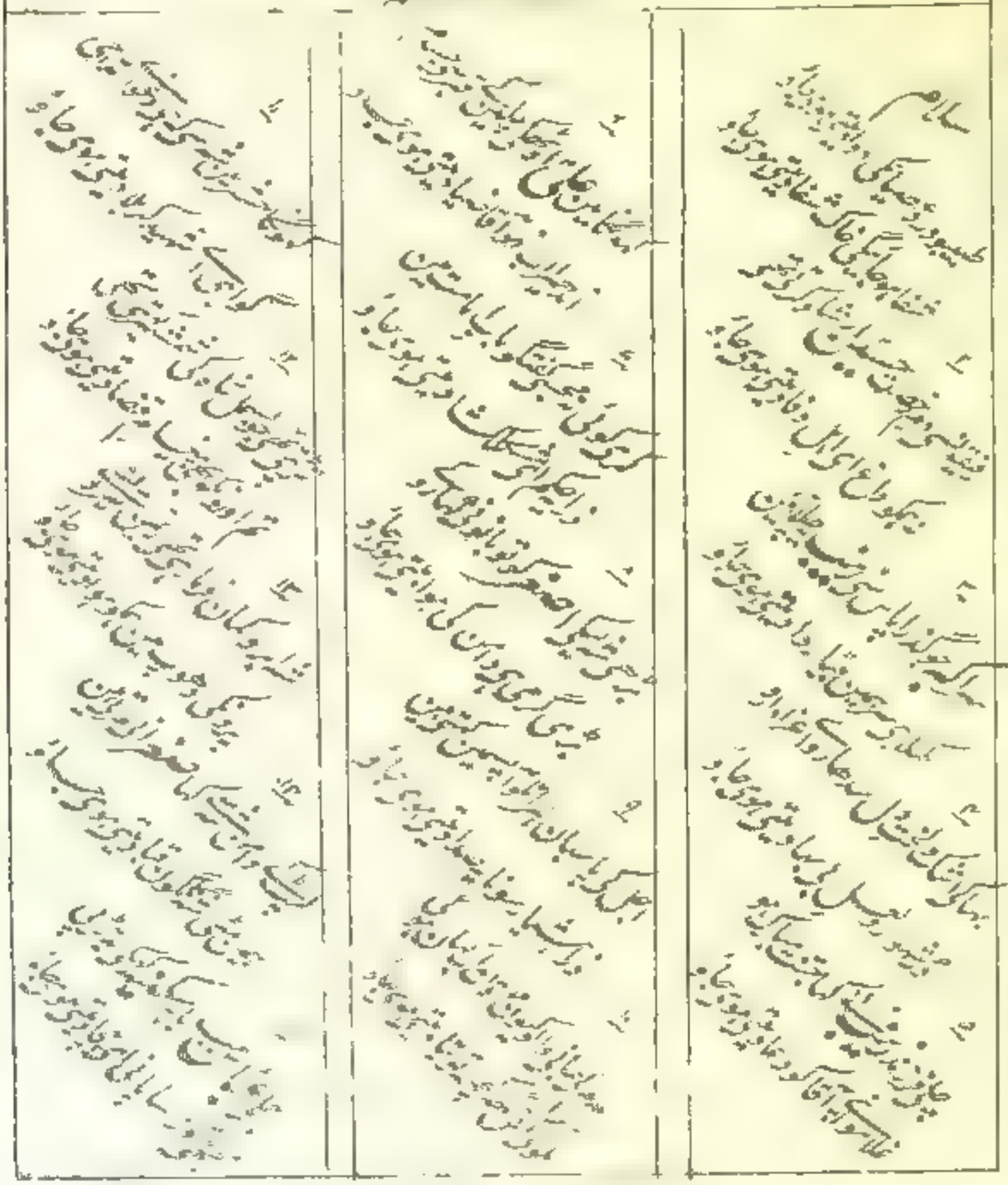

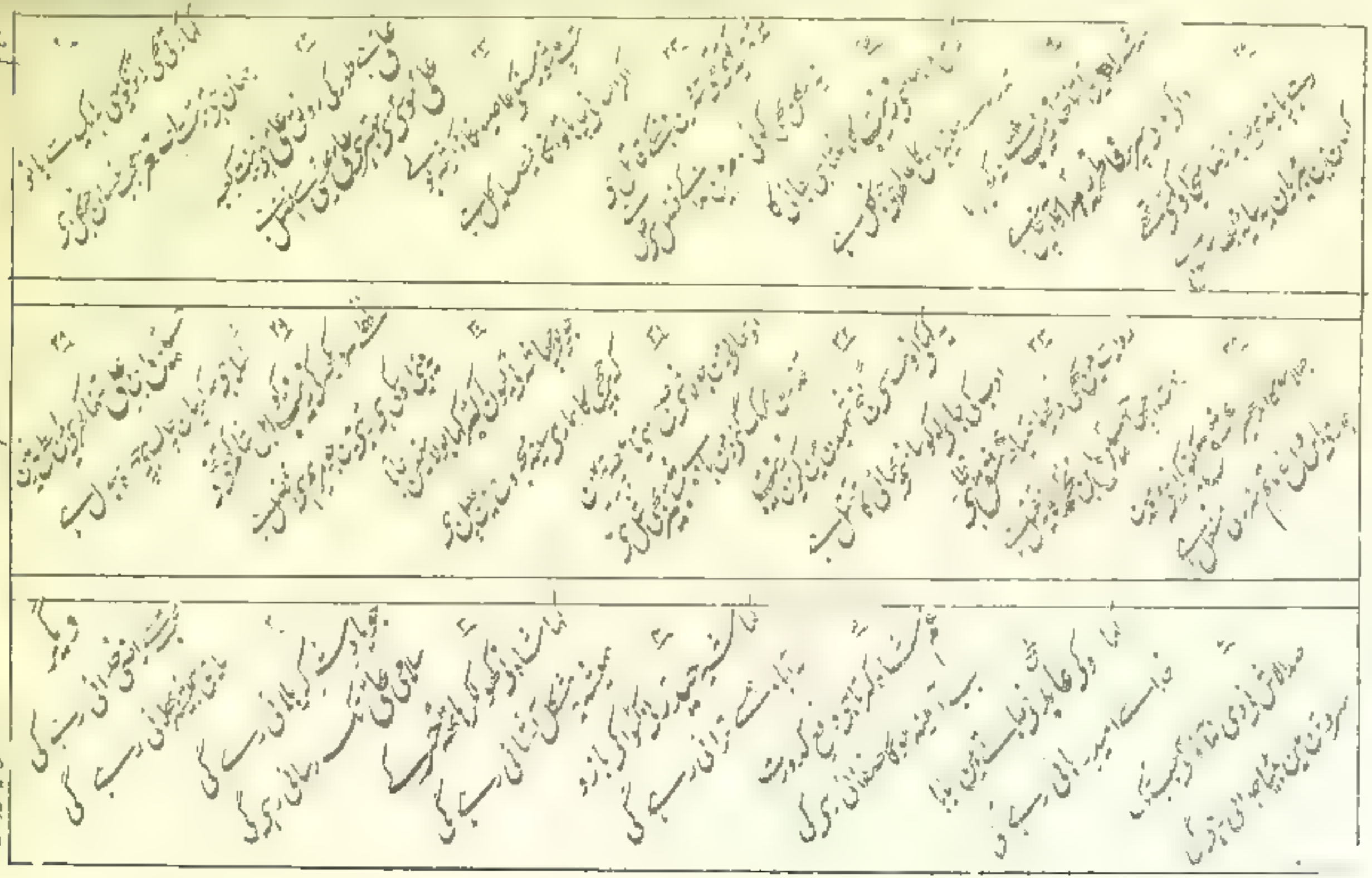

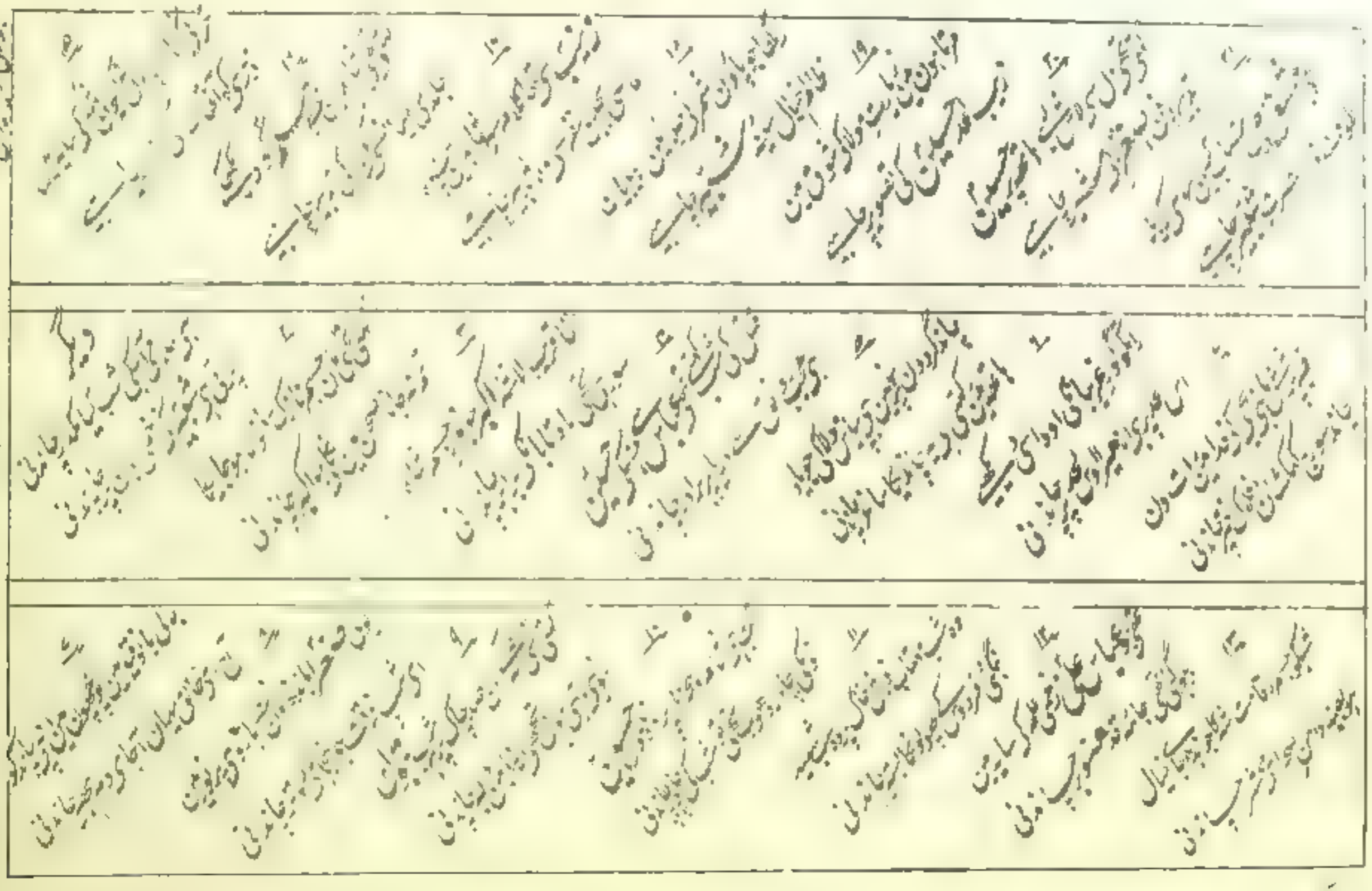

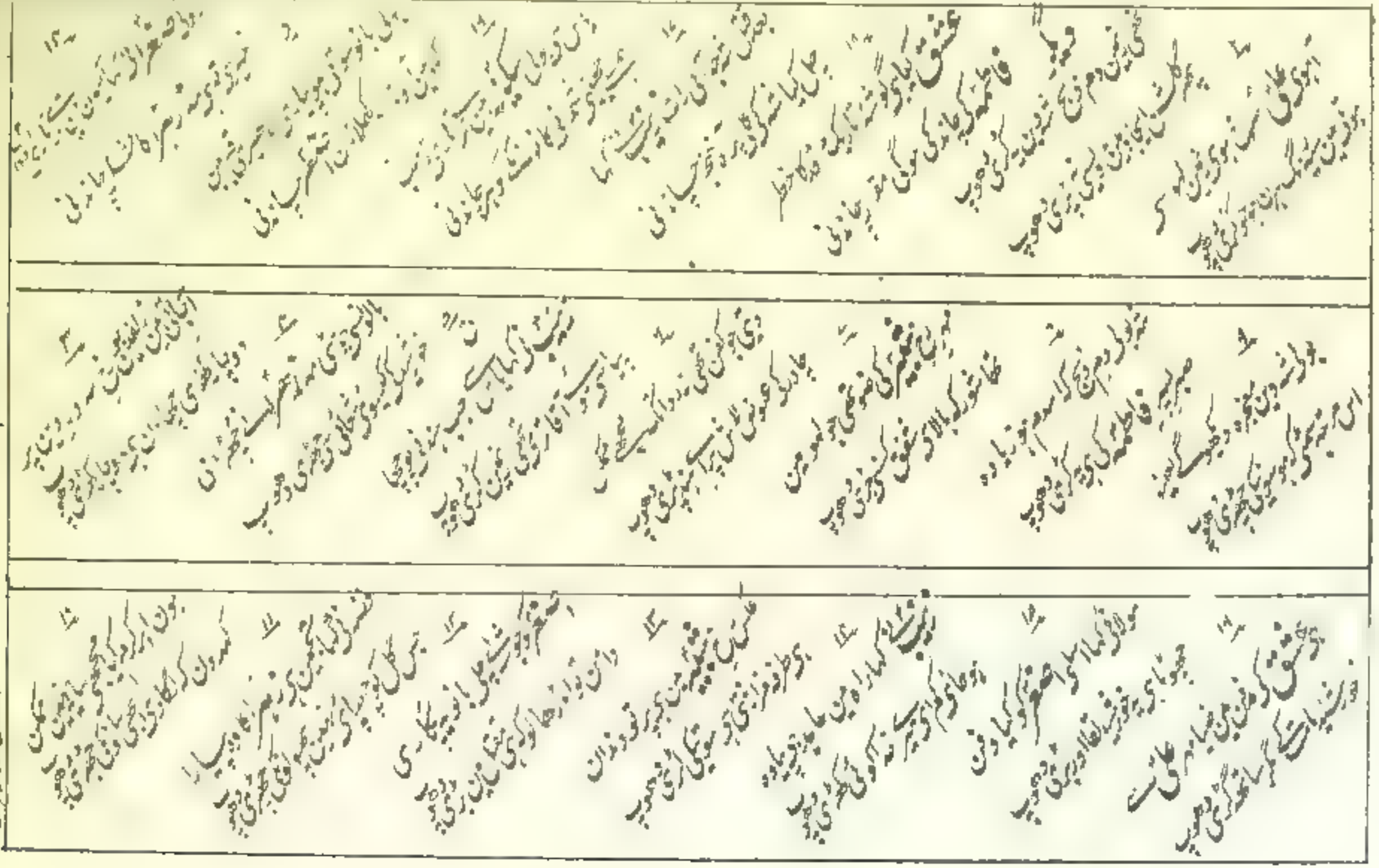

۱۲۱ جہاں کی پیش و بیش ہوگی
۱۲۲ جہاں کی آفت ہوگی
۱۲۳ اگر شہ کو خدا صبر و تحمل ہوگی
۱۲۴ سنان شکل پست و دوتا ہوگی
۱۲۵ فلک تک نیزہ کی پہنچ ہوگی
۱۲۶ نگہ نیزہ کی پست و زبوں ہوگی
۱۲۷ خط کی خطا سے بیوفائی ہوگی
۱۲۸ دلاور کی خطا سے ہوگی
۱۲۹ کمان مثل خمیدہ کمان ابرو ہوگی
۱۳۰ فن کی کیا ہوں خجل ہوگی
۱۳۱ ہوا تن کی قوی کا اثر
۱۳۲ گرہ پر مشکلیں ہوگی
۱۳۳ گرہ کی بین تو ہو ہوگی
۱۳۴ زمین آسمان کی سیر ہوگی

۱۳۵ کہا شہ نے شہان تو ہوں پر
۱۳۶ فضا کشتوں کی ادا ہوگی
۱۳۷ ہوا تن کی ہوا ہوگی
۱۳۸ ہوا ابرو کی ہوا ہوگی
۱۳۹ چلا پیکر پہ ہوا ہوگی
۱۴۰ تن صنعی کی تن فرسا ہوگی
۱۴۱ شہ دیں کی زبان تیغ زبان ہوگی
۱۴۲ زبان تیغ الفصحا ہوگی
۱۴۳ کہا فاطمہ نے تن پہ
۱۴۴ بلا تیغ سے تیز ہوگی
۱۴۵ جلا گر سے تیز
۱۴۶ الٰہی یہ کمی ہو ہوگی
۱۴۷ کمی بین تین عشق
۱۴۸ وفا کی ہوگی
۱۴۹ بجز زہرا سے کیا ہوگی

۱۵۰ دیا
۱۵۱ دلی عباس کی چلنا تھا ہاتھ
۱۵۲ صدا ہے ہل اتی کی
۱۵۳ بطن بچے سے
۱۵۴ دختران فاطمہ کی آہ و زاری
۱۵۵ زنان کی تین تین
۱۵۶ ہوا گر چادر صورت عزاداری
۱۵۷ جب کی نوح و بکا و کی
۱۵۸ والد ماجد کی ہوئی بیقراری
۱۵۹ بین کی ضعف و کی
۱۶۰ بیقراری
۱۶۱ بیکساں چچا
۱۶۲ بھائی
۱۶۳ کیا اگر
۱۶۴ کہ

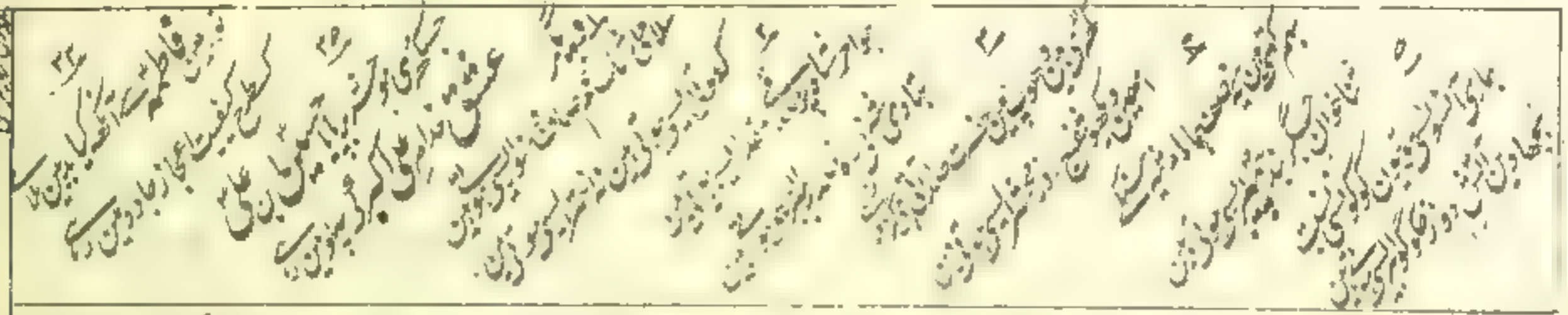

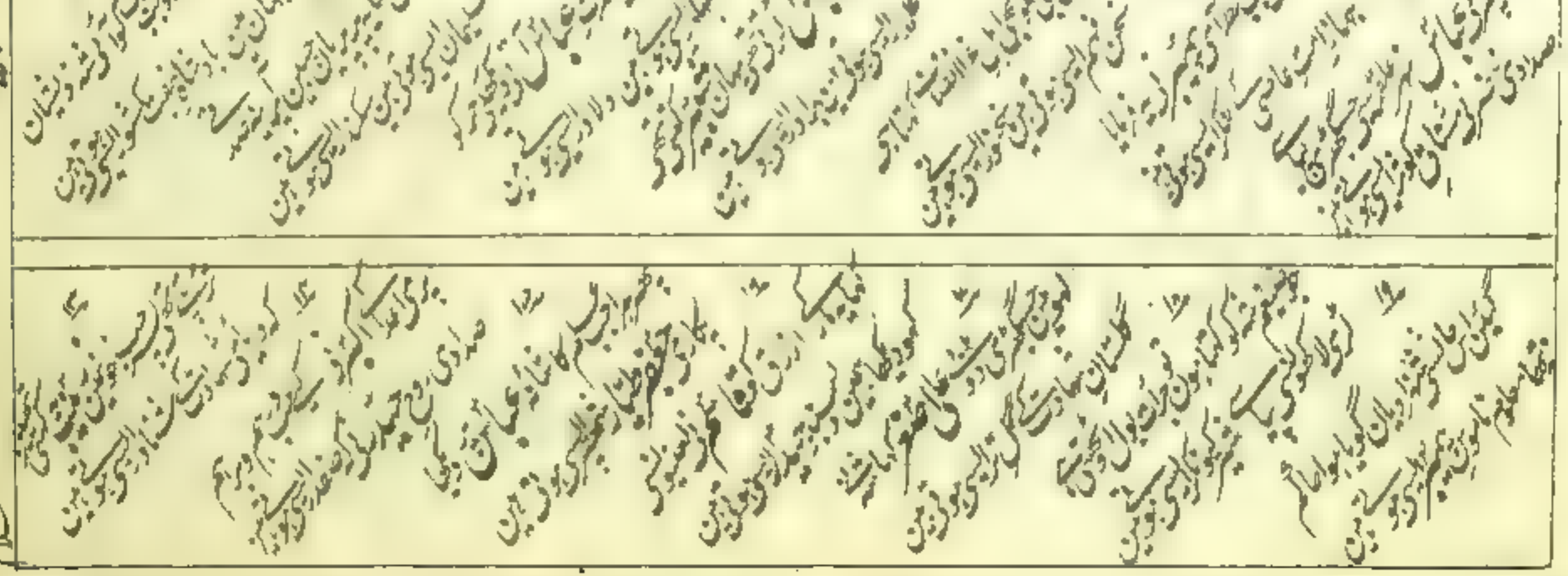

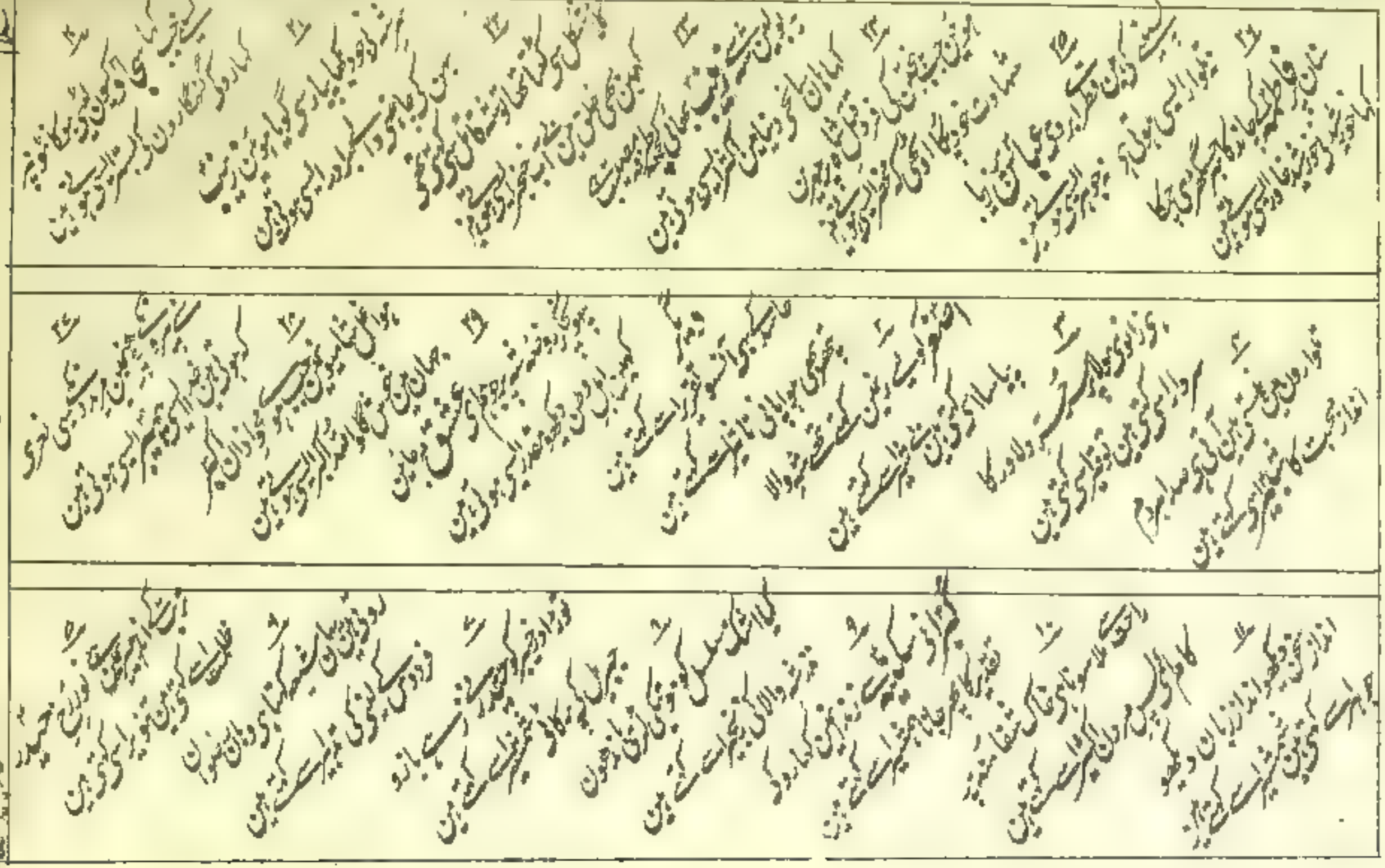

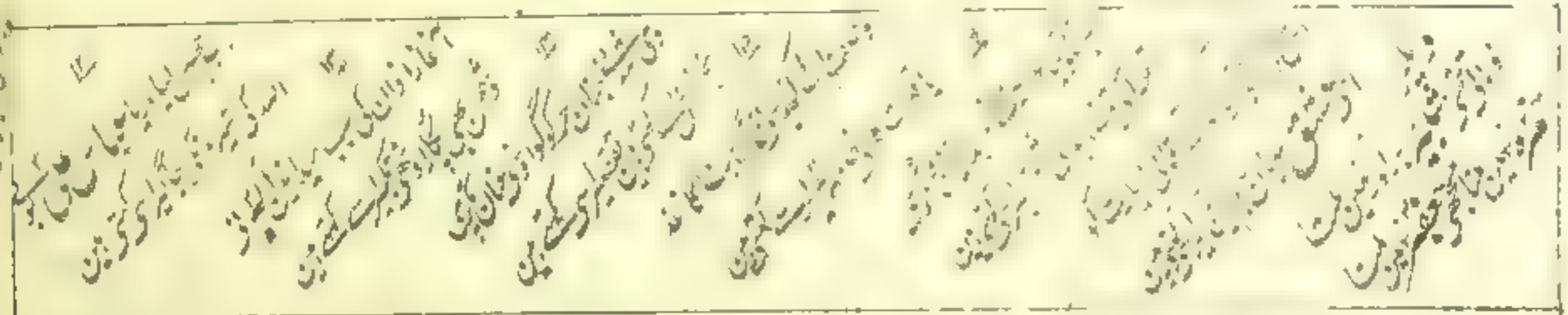

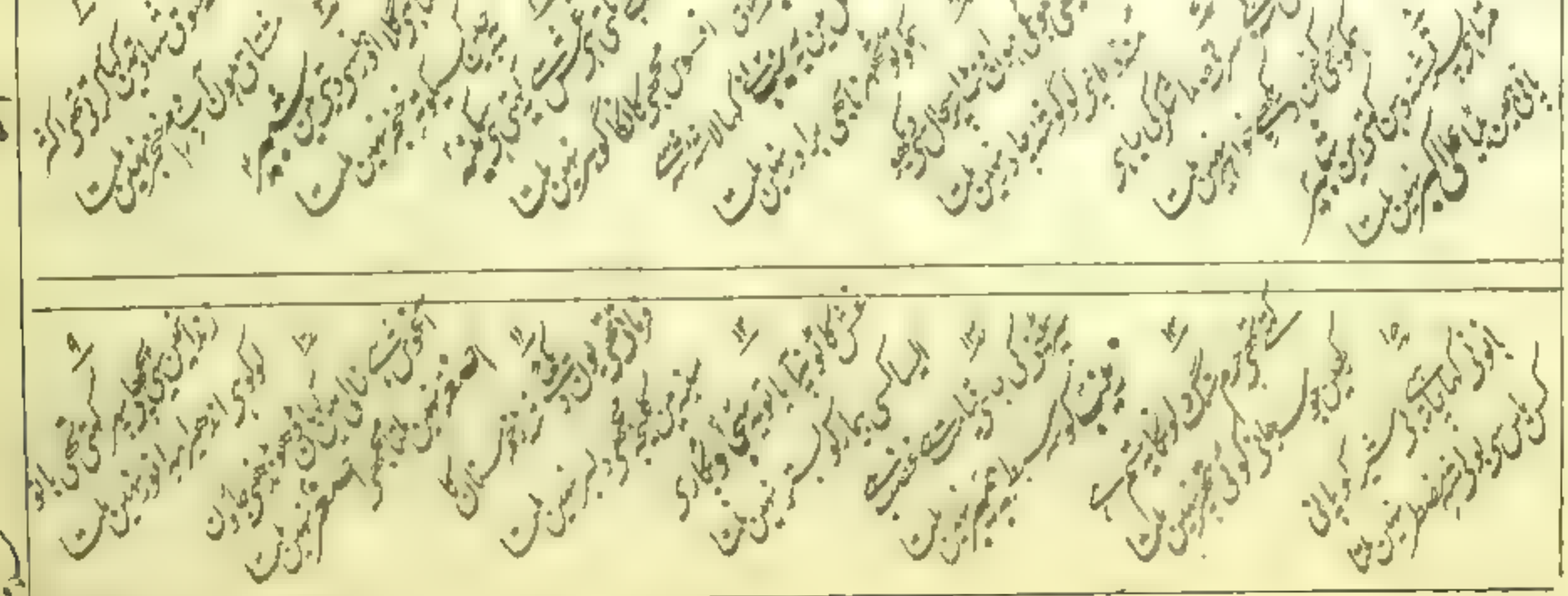

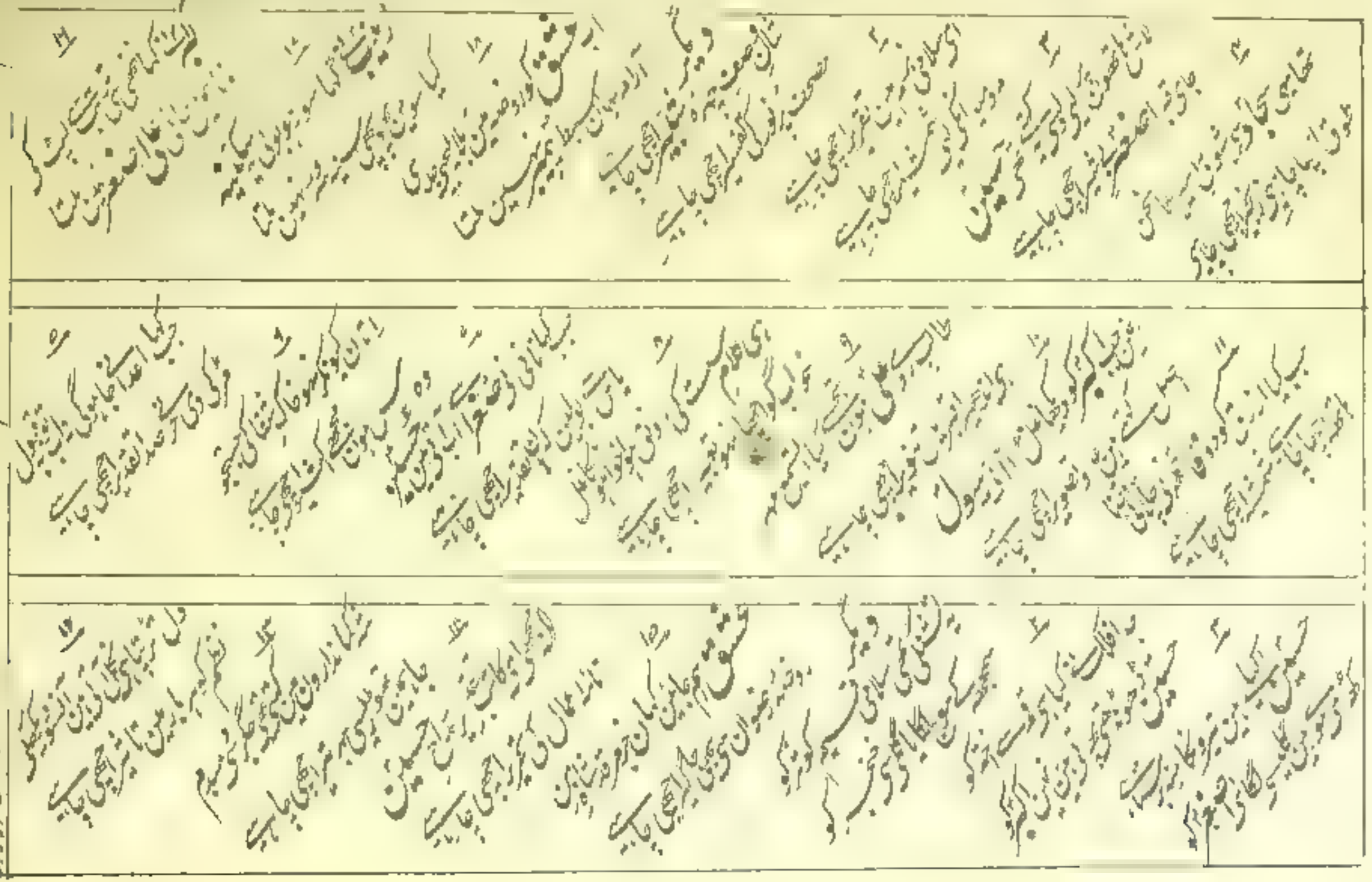

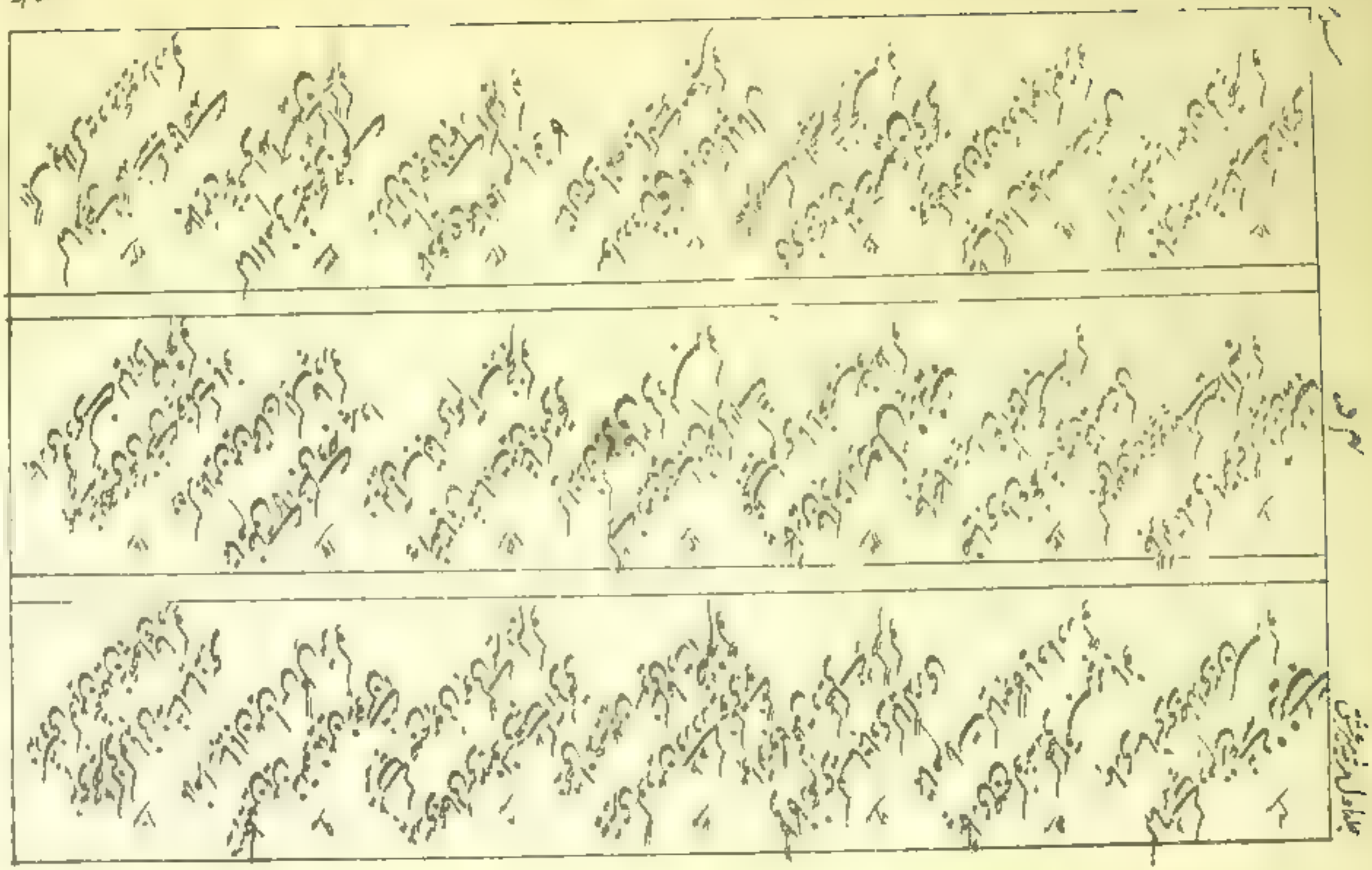

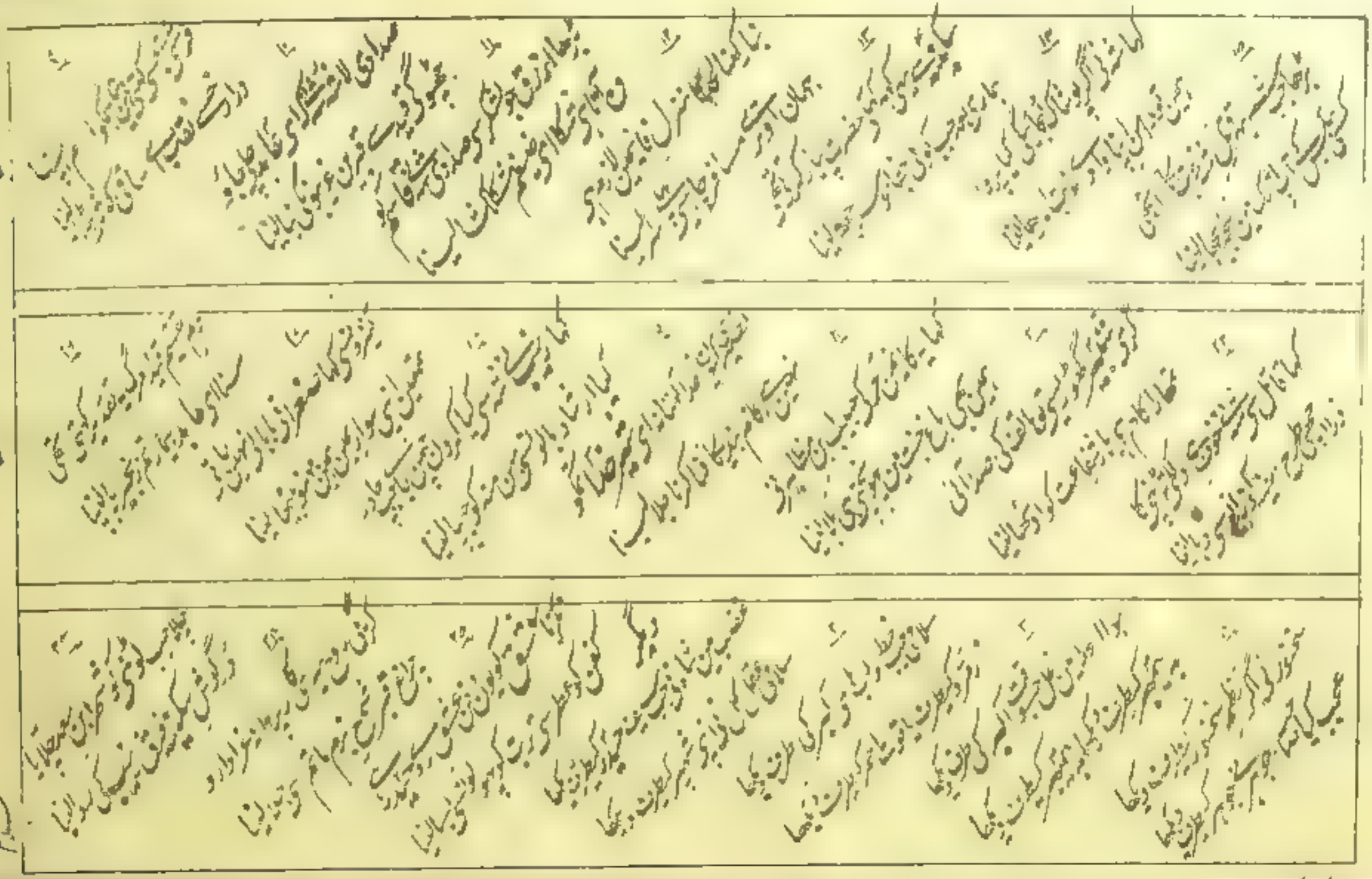

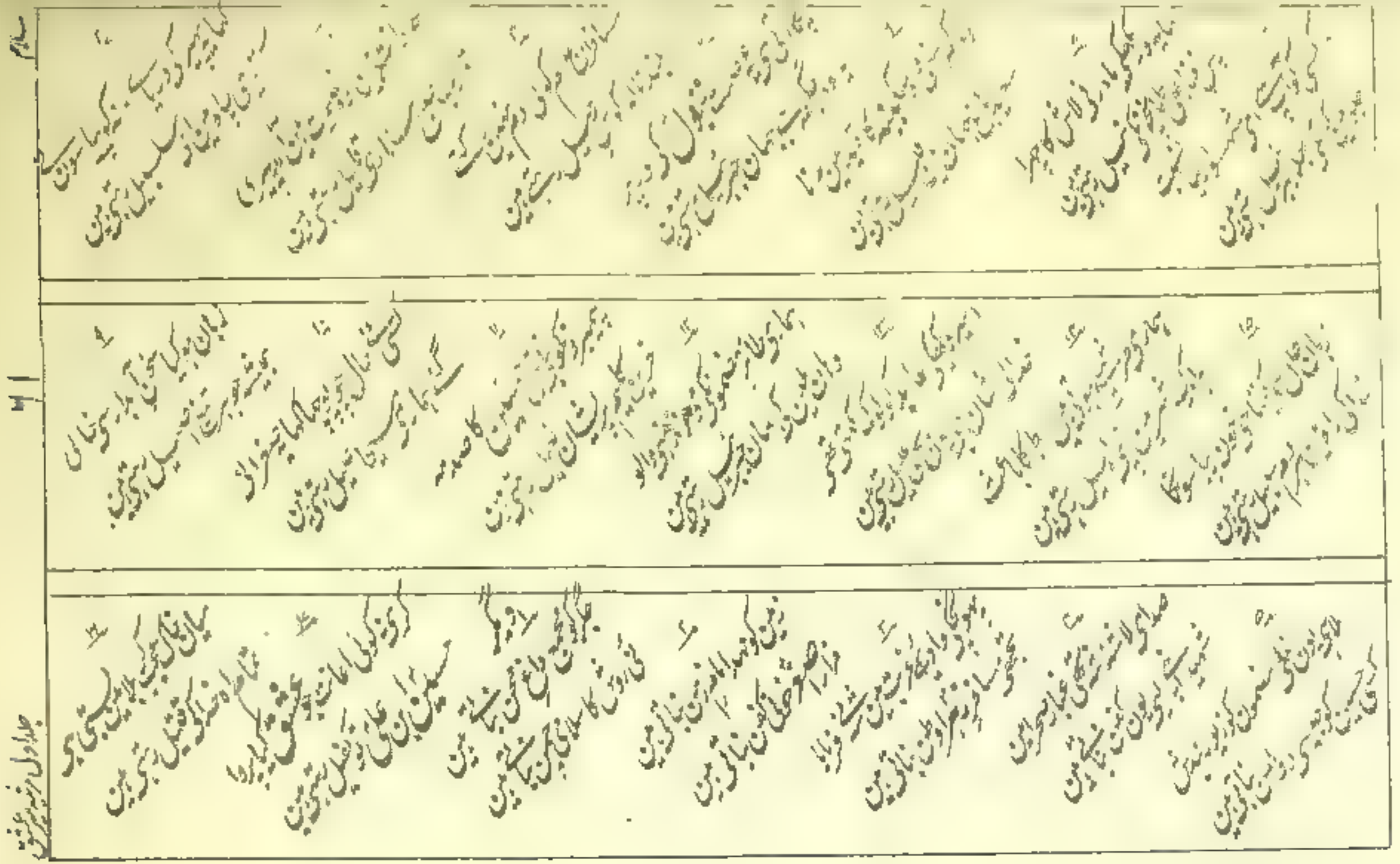

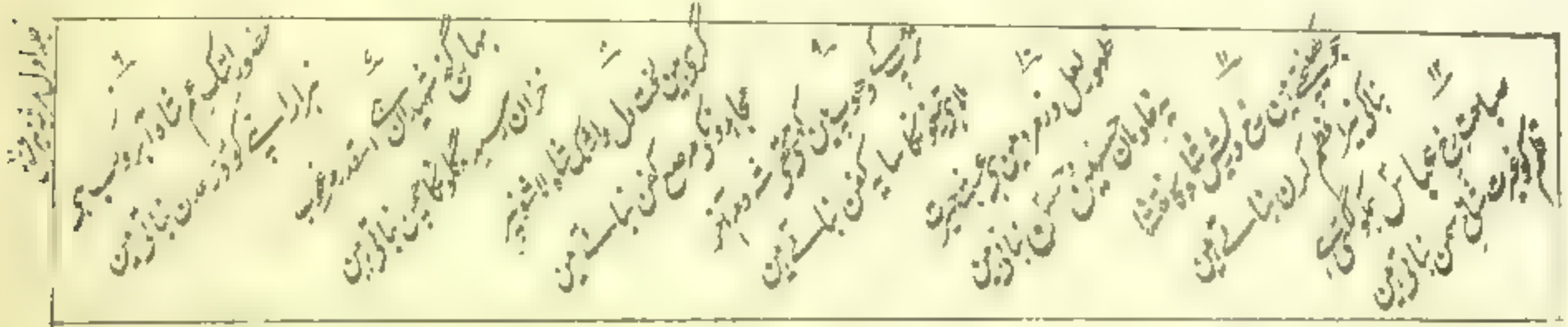

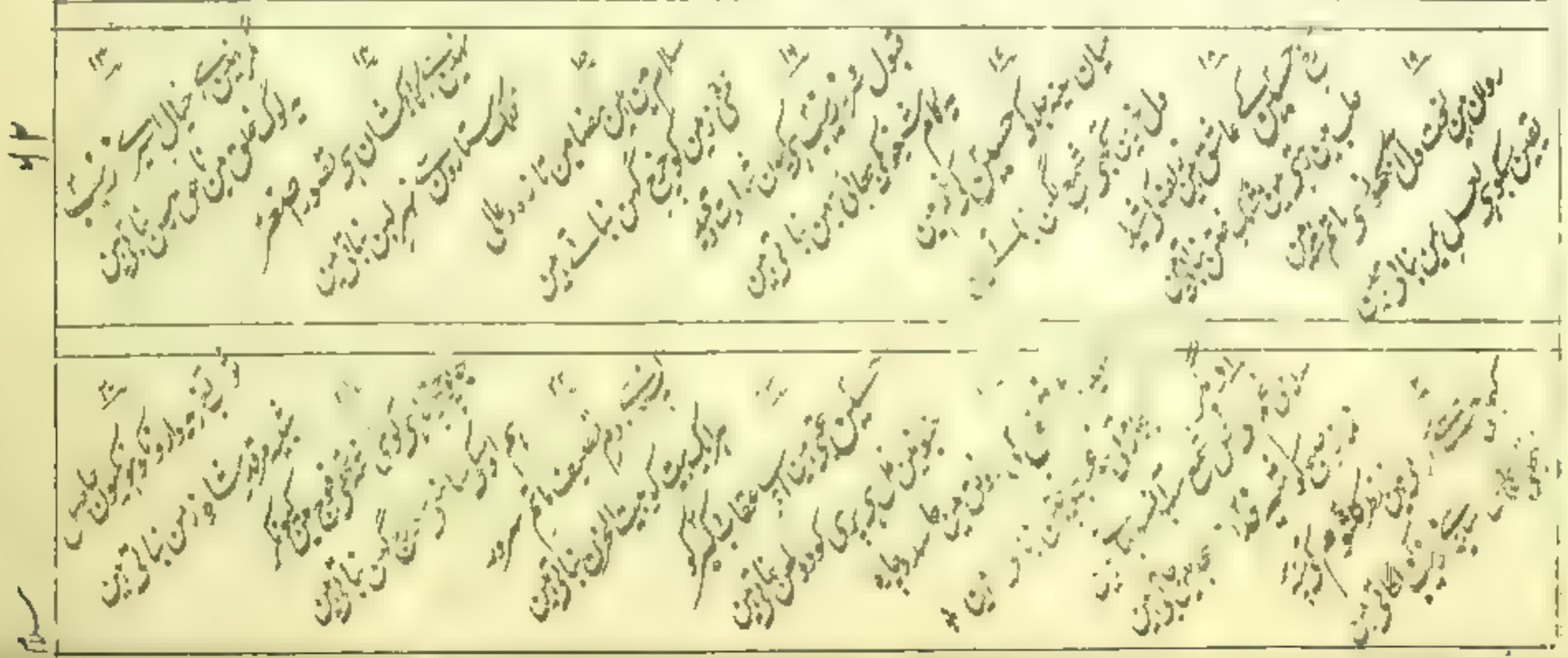

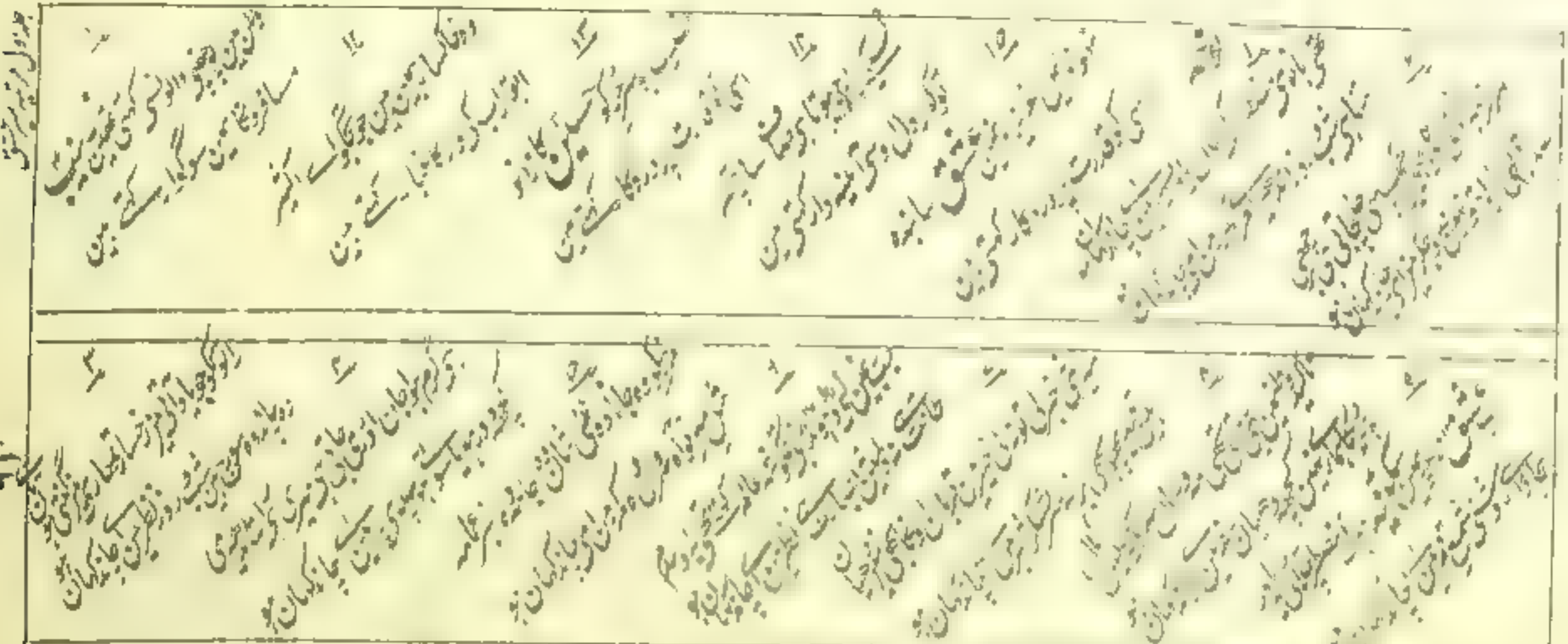

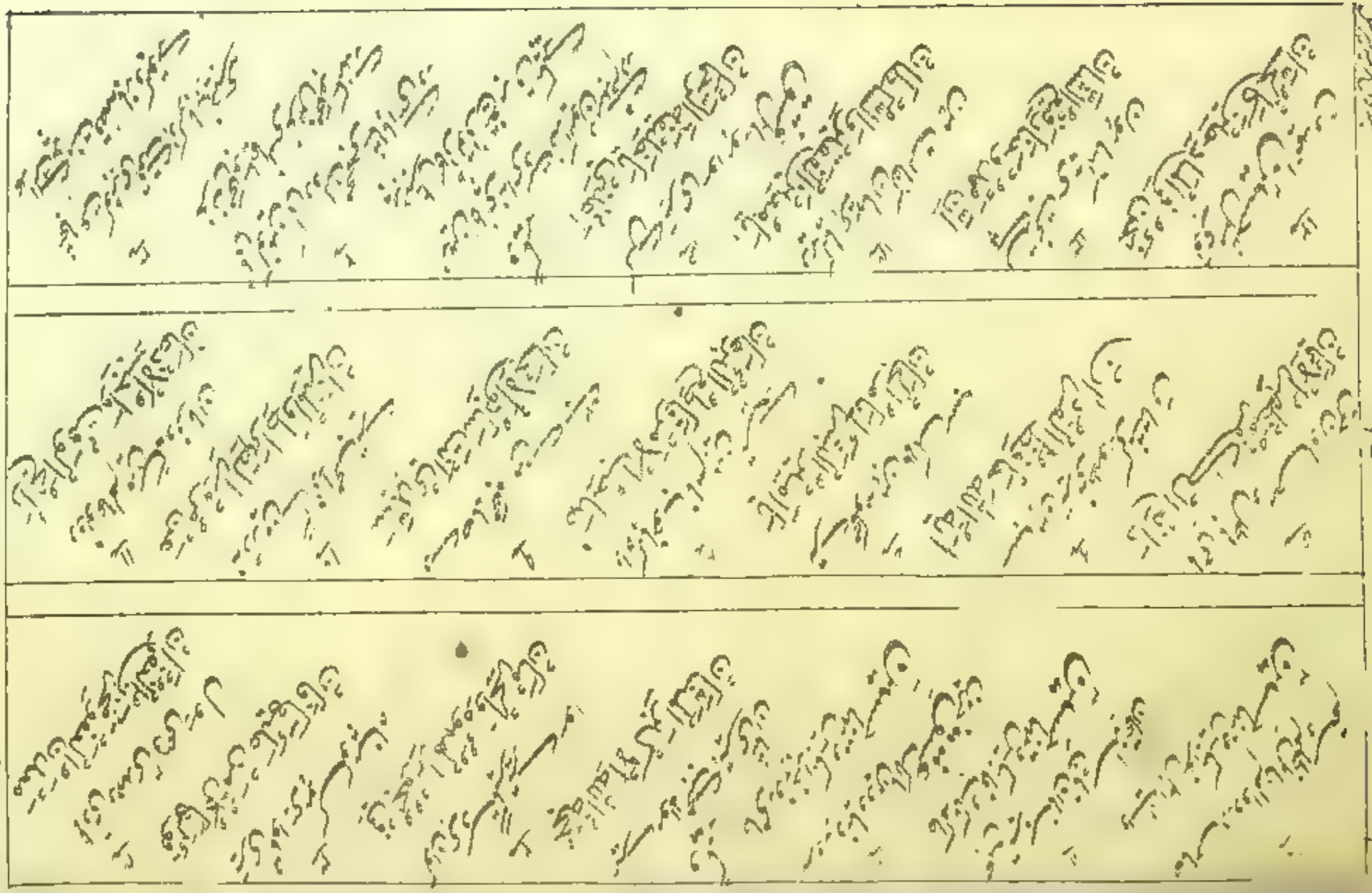

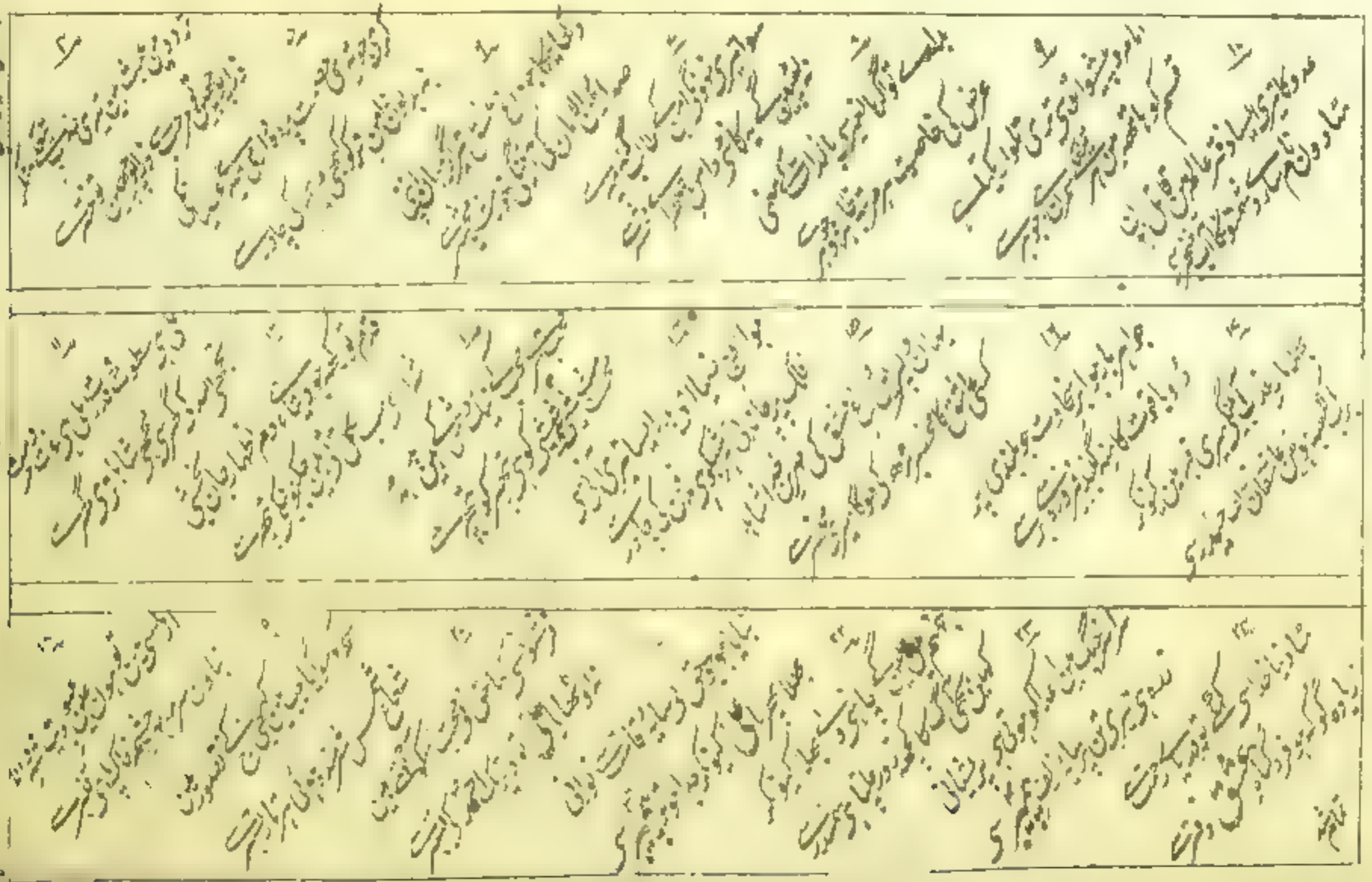

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱	۲	۳
کیا نخلِ عبدہٗ و رسولہٗ پسند ہے رتبہ خدا کی بعد سبھوں سے بلند ہے	جب وقت کرب نام رسولِ خدا لیا حبلِ خدا نے دستِ اجل سے چھڑا لیا	ظاہر ہوا تو رونقِ بازار ہو گیا خود جوہری صنعِ خریدار ہو گیا
۴	۵	۶
لولاک شان دوست مین ارشاد ہو گیا یہ باغ انکی وجہ سے ایجاد ہو گیا	طٰہٰ و یٰسٓ کی لیے نورِ کو ختمِ رسل کیا احمدؐ کو اپنی سمت سے مختارِ کل کیا	یہ نورِ آفتاب و درخشان چراغ ہین چاند ایک پھول چاندنی کا انکے باغ مین

۷	۸	۹
جس دل مین آئی انکی لاگ دھو گیا آئینہ مین جو عکس پڑا صاف ہو گیا	فرمائین ناتوان کو سر افراز زور مین طاؤس ہاے ہندکی جیسی ہے مور مین	بالا ہی عرش پاک ہی تارالضعیب کا ورد زبان ہی وصف خدا کی حبیب کا
۱۰	۱۱	۱۲
رنگ گل بشیر و نذیر آشکار ہین اسمی ولی بعبدہ کی چمن کی بہار مین	تاثیر ہے یہ وصف رسول انام کی ہو گی یہان نہ چھاؤں کسیکی کلام کی	مہر ہلال سی شرف آفتاب ہون مین قدوسی غلام رسالت مآب ہون
۱۳	۱۴	۱۵
کوہ صاحبان عزم مین سارے رسول ہین اور ونکی وہ نبی یہ ہمارے رسول ہین	ممدوح پر ہوا ہی نبوت کا خاتمہ مجھپر ہے فضل حق سی فصاحت کا خاتمہ	چلاؤنگا یہ دعوے نہ آفتاب کا دامن کہان ہی آج رسالت مآب کا

۱۹

سب یہ کہیں گے خوب ثنا کا صلا دیا
تو عشق کو حبیب خدا نے بجا دیا

۲۰

مدح میں تیری ہے یہ فخر عرش بریں ہی
ای منصفو غرور نہیں ہی یہ فخر ہے

۲۱

بندش کہیں ہے خوب تو یہ بیدل ہے
ہی جو کہیں ہیں یہاں سلسبیل ہے

۱۸

خلقت میں تو شکل نور خدا ہے بشر ہے میں
آدم ابوالبشر ہیں تو خیر البشر ہیں میں

۱۹

پنہاں ہیں عیب ہیں کروں حسن کلام میں
قمقمشیر کند جیسے مرصع نیام میں

۲۰

فضل خدا سے برکت ماہ صیام ہے
ہر صبح عید فطر شب قدر شام ہے

۱۷

ہر شے پر اختیار رسول غیور ہیں
پہلے خدا ہے بعد خدا کے حضور ہیں

۱۸

اعجاز یہ نہ دیکھا کسی نے کبھو مگر شق ہوا ہے چاند
اس چاند کو ہوئی ہے انگشای ہزار چاند

۱۹

تلوار پڑ گئی سر ماہ تاب پر
تھی معجزہ کی تیغ عجب آب و تاب پر

۳۰	۳۱	۳۲
تھی نرگس شمع طور جب خدا کی ہاتھ خود معجزہ ہوا جو مہ بے مصطفےٰ کی ہاتھ	افلاک پر بنا یہ قمر کا کہین ملا پھر تھوڑی دیر بعد یہان تھا وہین ملا	بابوس کو مسیح فلک کا اشتیاق مین رکھا قدم ہی تی رکاب براق مین
۳۳	۳۴	۳۵
روی سفید بدر کی رنگت بدل گئی آئینہ جگر سے کدورت نکل گئی	راز و نیاز عشق جو مرغوب ہو گئی معشوق بی نیاز کے محبوب ہو گئے	احمد روانہ قدرت باری کی صبو مین روح القدس مصیب خدا کی بلو مین
۳۶	۳۷	۳۸
کیونکر نہو کلف سی در آب تاب پر اعجاز کی ہی مہر دل ماہتاب پر	خدمت کو لشکر ملک انس و جان بنا یوسف کو چاہی گی یہی کاروان بنا	خوش ہو دعا نہ اتی تمھاری قبول کی ہشیار ہو کہ آئی سواری رسول کی

۴۲

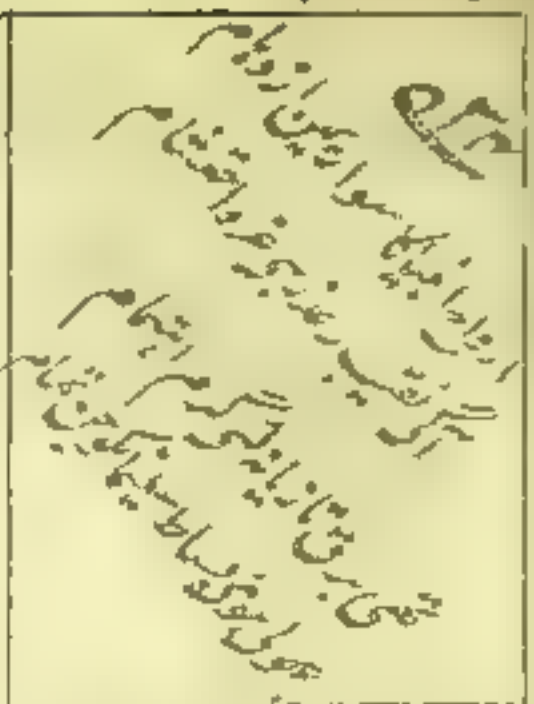

فیض لباس احمد مختار ہو گیا
دامن کا عکس ابر گہربار ہو گیا

۴۳

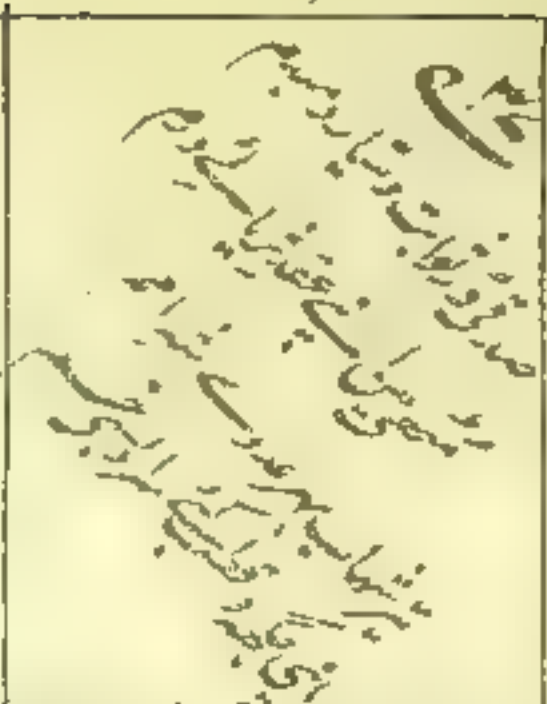

عہدہ مخبری کا عطار دے کے ہاتھ تھا
فرخ تیغ کھینچی ہوے ہاتھ سا تھ تھا

۴۴

گرد نکو تھا ادب سے ادب جم کے ہوے
تھا آگے مشعل مہ تابان سے ہوے

۴۵

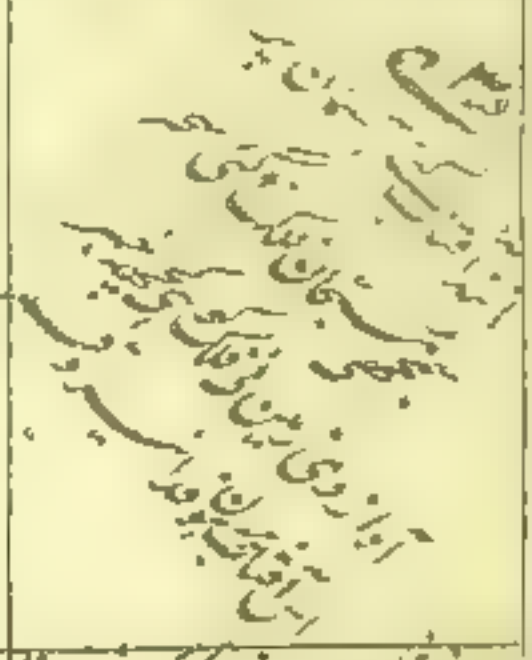

بسمل جادہ خط گلستان بنا
احمد کی رگ کا مرجع نشان بنا

۴۶

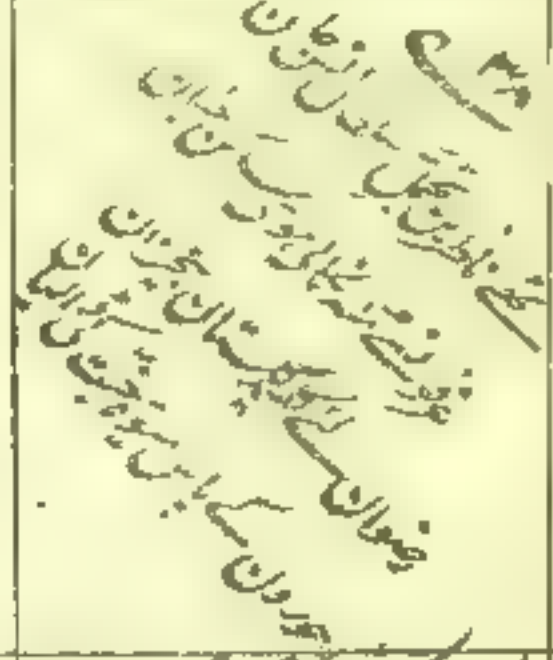

طوبیٰ کی آرہی تھی یہ آواز بار بار
صدقے قدم صبیب خدا پر ہزار بار

۴۷

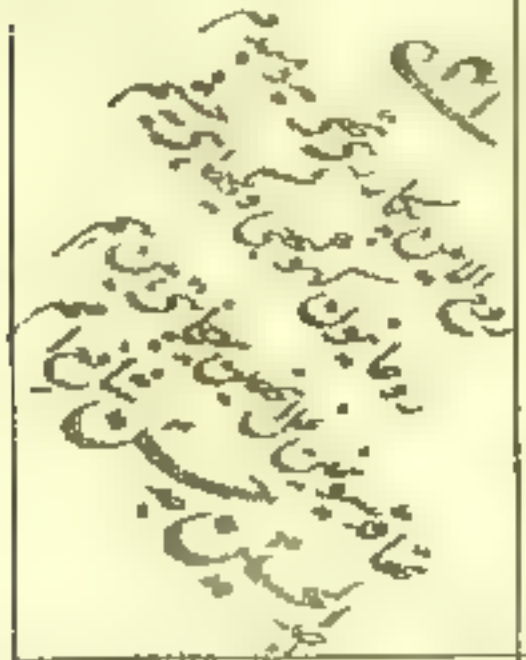

مردود ہی یہاں جو کسی کچھ بھی غرض ہے
ہم سجدہ کر چکے ہیں جسے یہ وہ نور ہے

۴۸

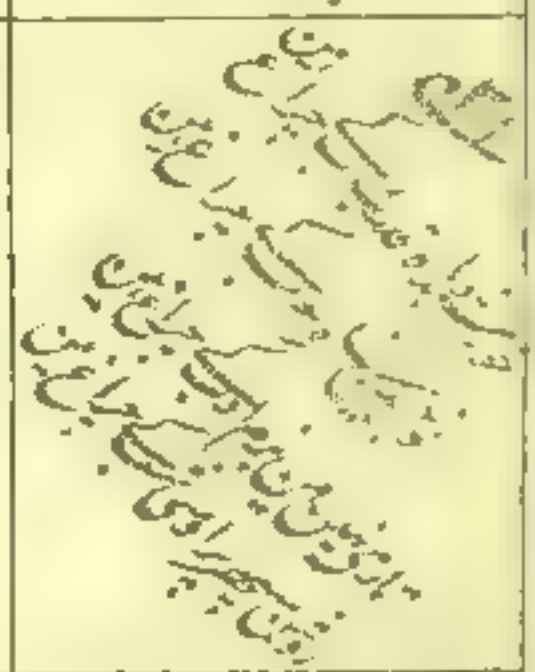

عیسیٰ تھی فکر تدریس رسالت مآب میں
سوزن تھی موے طرۂ قلاب میں

۴۹

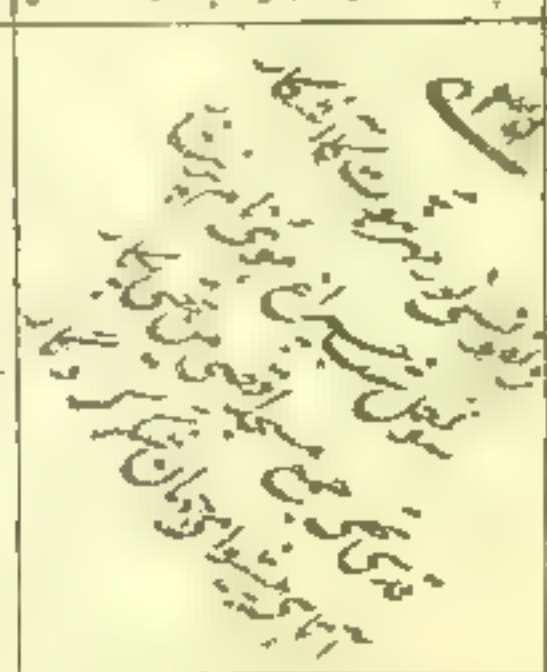

تاثیر وقت قرب خدا و رسول ہے
کیسی نماز شب کو فضیلت حصول ہے

۵۰

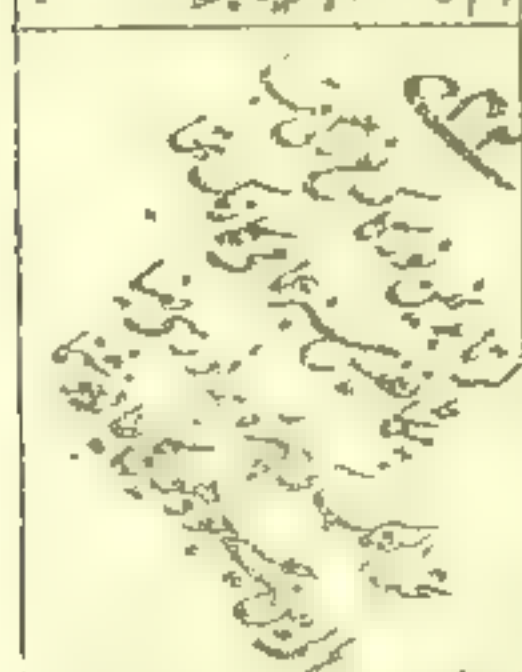

اب تک جمل ہی رو ے رسول انام سے
چھپتا ہی آفتاب جہان تاب شام سے

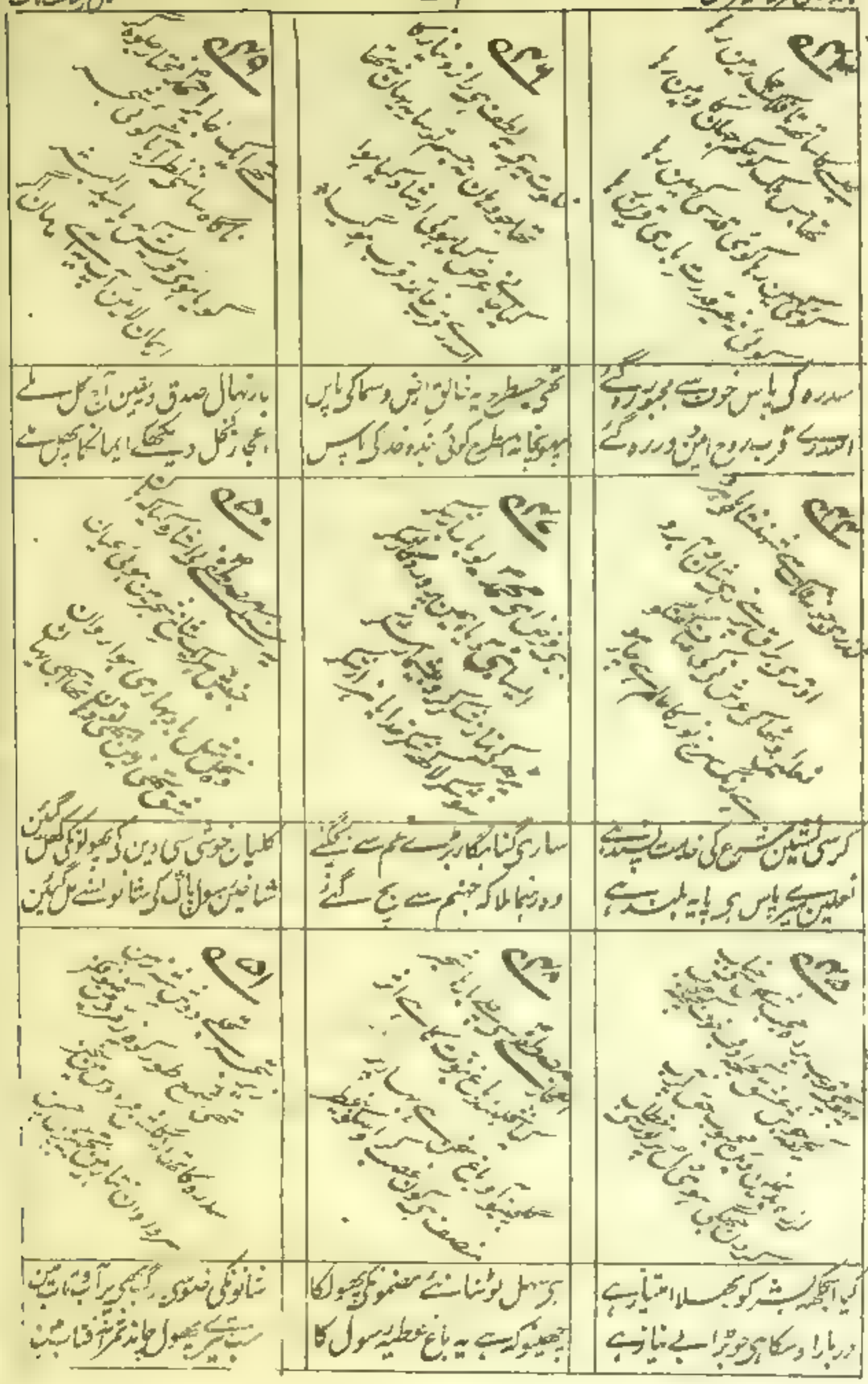

۵۲

جب سے کہ آفتاب نے ذرّوں کو دی ضیا
ہر صبح ہے ہزار گریباں دریدہ تر

۵۳

شاخِ گلِ ثمر سے ہوئی سرنگوں بہم
گویا تھی ہاتھ خضر کے بہرِ دعا بلند

۵۴

داماد آج احمدِ مرسل کی یاں سے ہے
آبادیِ بہشت مدینہ اور اس سے ہے

۵۵

جب سے کہ آفتاب نے ذرّوں کو دی ضیا
ہر صبح ہے ہزار گریباں دریدہ تر

۵۶

شاخِ گلِ ثمر سے ہوئی سرنگوں بہم
گویا تھی ہاتھ خضر کے بہرِ دعا بلند

۵۷

داماد آج احمدِ مرسل کی یاں سے ہے
آبادیِ بہشت مدینہ اور اس سے ہے

۵۸

جب سے کہ آفتاب نے ذرّوں کو دی ضیا
ہر صبح ہے ہزار گریباں دریدہ تر

۵۹

شاخِ گلِ ثمر سے ہوئی سرنگوں بہم
گویا تھی ہاتھ خضر کے بہرِ دعا بلند

۶۰

داماد آج احمدِ مرسل کی یاں سے ہے
آبادیِ بہشت مدینہ اور اس سے ہے

۶۱

جب سے کہ آفتاب نے ذرّوں کو دی ضیا
ہر صبح ہے ہزار گریباں دریدہ تر

۶۲

شاخِ گلِ ثمر سے ہوئی سرنگوں بہم
گویا تھی ہاتھ خضر کے بہرِ دعا بلند

۶۳

داماد آج احمدِ مرسل کی یاں سے ہے
آبادیِ بہشت مدینہ اور اس سے ہے

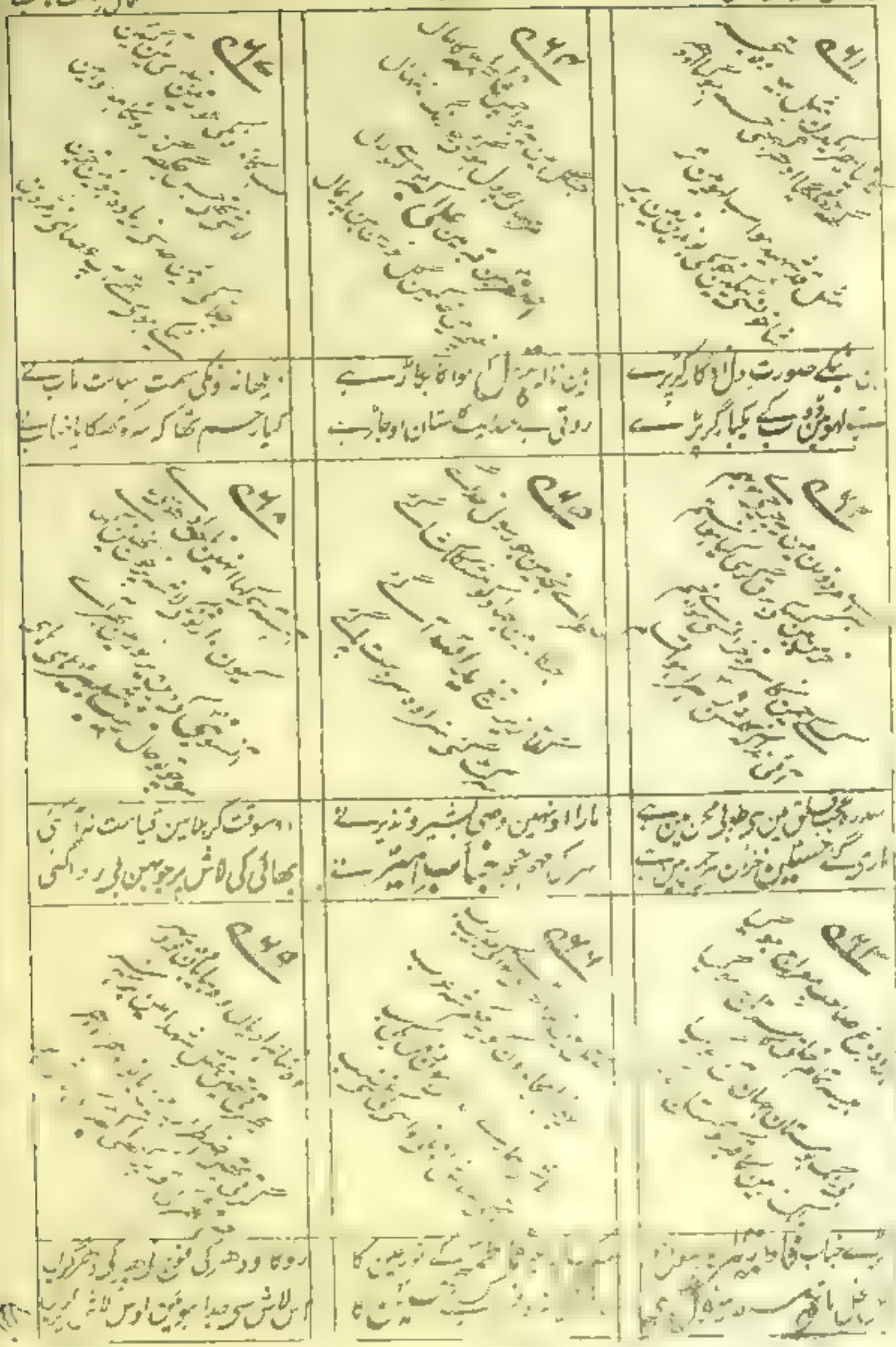

ان بنکے صورت دل افگار گر پڑے
سب لہو میں ڈوب کے بیکبار گر پڑے

زین ناقہ سے جو حال سواکا بگڑ گیا
روتی ہے ہدایت کستان اوجڑ گیا

خیمہ نہ وہ کی سمت سیادت مآب سے
کہا رہ سم تھا کہ سر کھلا کا باپ سے

سر رہگب صادق میں ہے طوبیٰ محن میں ہے
ماری گئے حسینؑ خزاں ہر چمن میں ہے

مارا اونہیں وصی بشیر و نذیر نے
سر کاٹ جو حسینؑ جناب امیر سے

واسوقت کربلا میں قیامت نہ آ گئی
بھائی کی لاش پر جو بہن بے ردا گئی

رتبہ جناب فاطمہ زہرا بتول کا
ہے ماں علی مرتضیٰ سے نورین کا

روتا وہ دھڑکی فوج لعیں کی دہر گرا
اس لاش سے جدا ہوئیں اوس لاش پر گرا

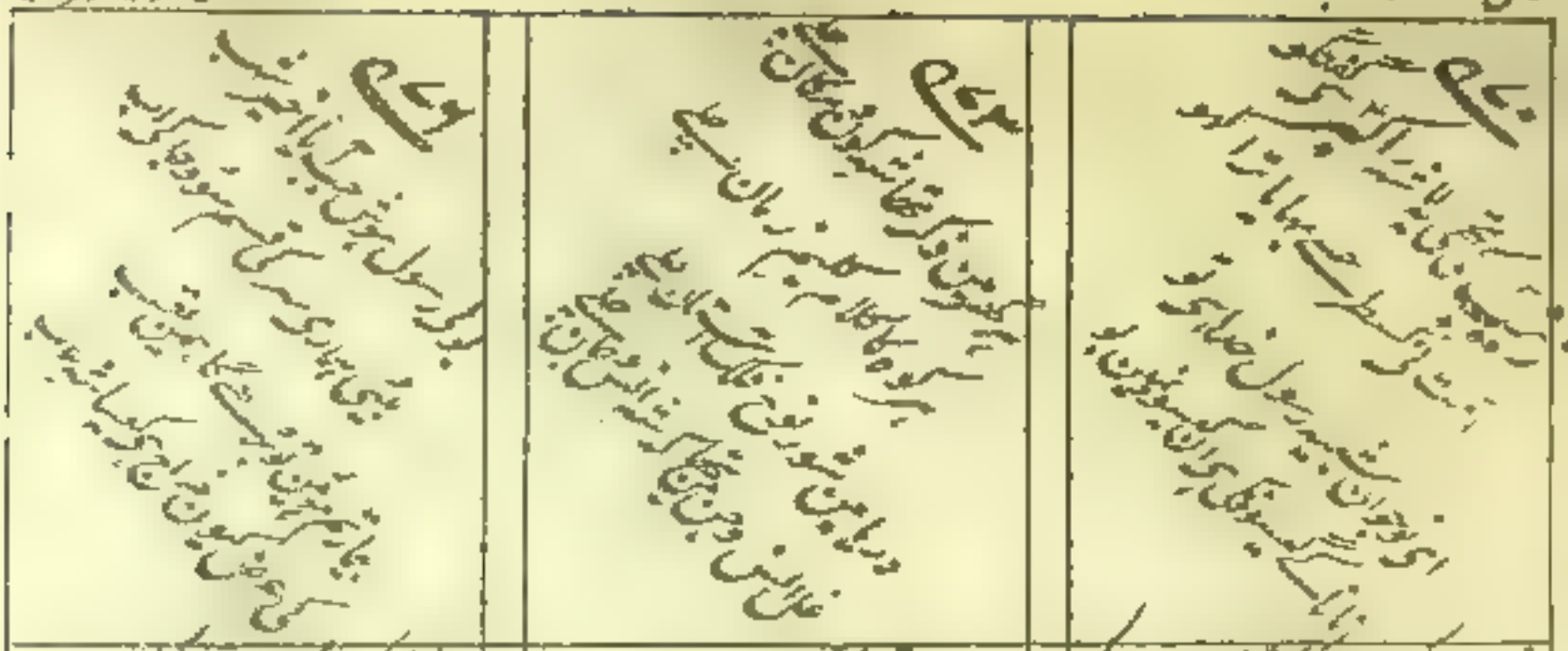

غل تھا تڑپتی دھیتے تھے تیغین سیاہ کی
فریاد ہے جناب رسالت پناہ کی

طائر بھی بیقرار تھی حجرہ حباب مین
اٹکا ہی مرغ قبلہ نما اضطراب مین

فرمائی تو نے کچھ جسے صدمہ کمال ہے
ہے درد سر مین فرق طبیعت مجال ہے

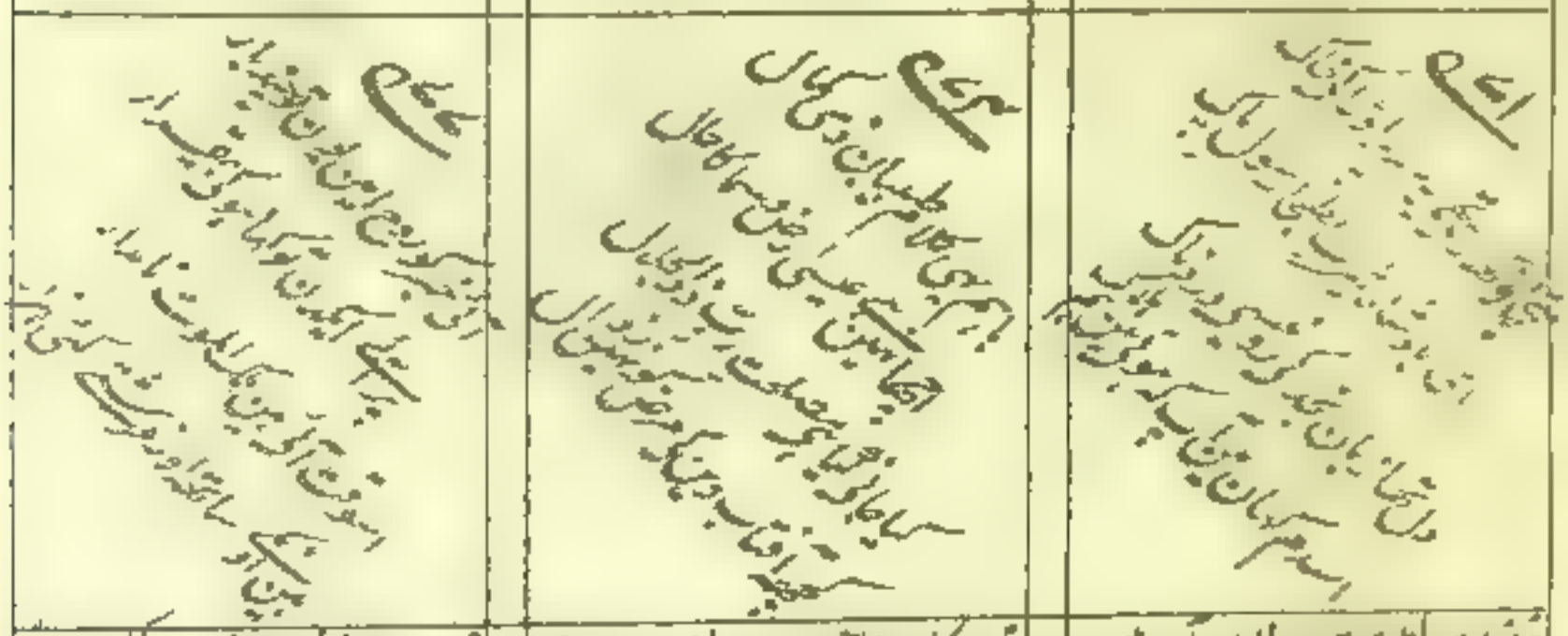

مشغول مین ہیں بیت رسالت مآب مین
بیکس رہین شہید حرم بے نقاب مین

تب کا یہ حال جسم رسول زمن مین ہے
خورشید کیطرح سے حرارت بدن مین ہے

زیب بدن لباس مرصع کئے ہوئے
دریا پہ کھڑے ہین نہ ہاتھ مین نہ لگی ہوئے

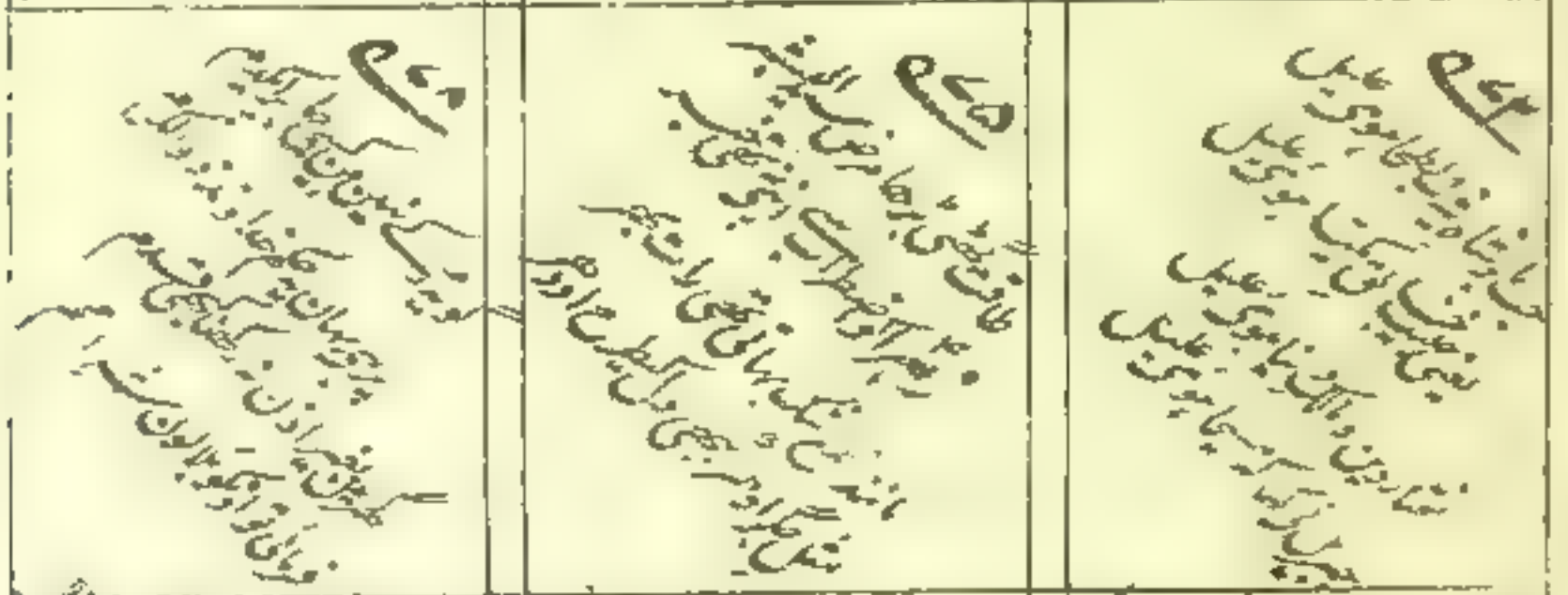

لکھ زر ہوں ان زمانے سے جاتے رہے
دنیا مین ہم پیام خدا لیکے آئے تھے

الف رسوا حق جو پر لبشان ذرا ہوئی
منہ دیکھے تبول کو اذلجن سوا ہوئی

جب تک خوشی کی آپ خدا گھر مین بلا نہ لی
در پر کھڑی رہین گی یہان تک نہ آئین گے

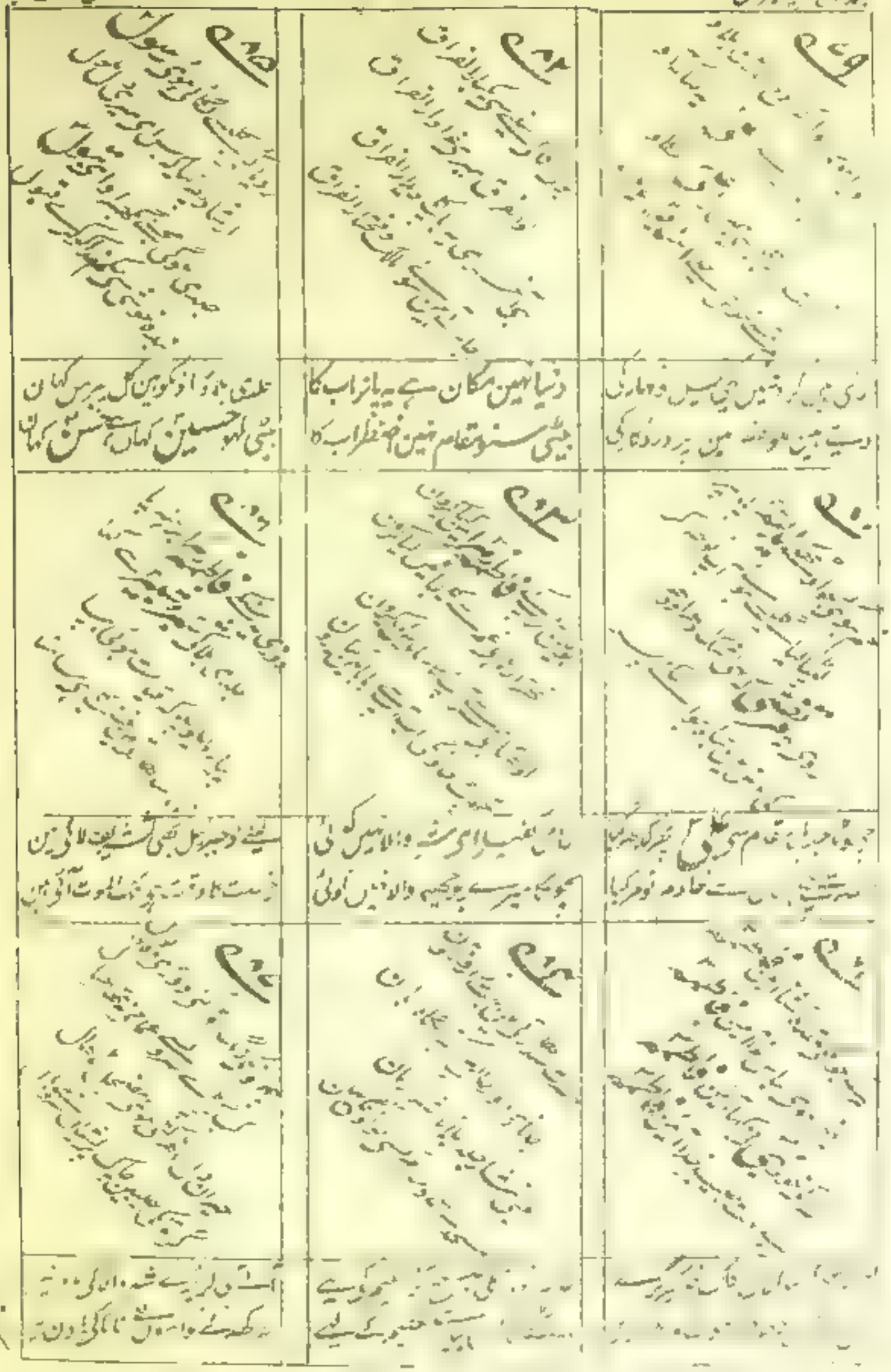

دنیا نہیں مکان ہے یہ یا زاب کا
جیتی سنو مقام نہیں خانہ خراب کا

خلقی ہادی اوکو ہیں کل پرس کہاں
بتی لہو حسینؑ کہاں حسنؑ کہاں

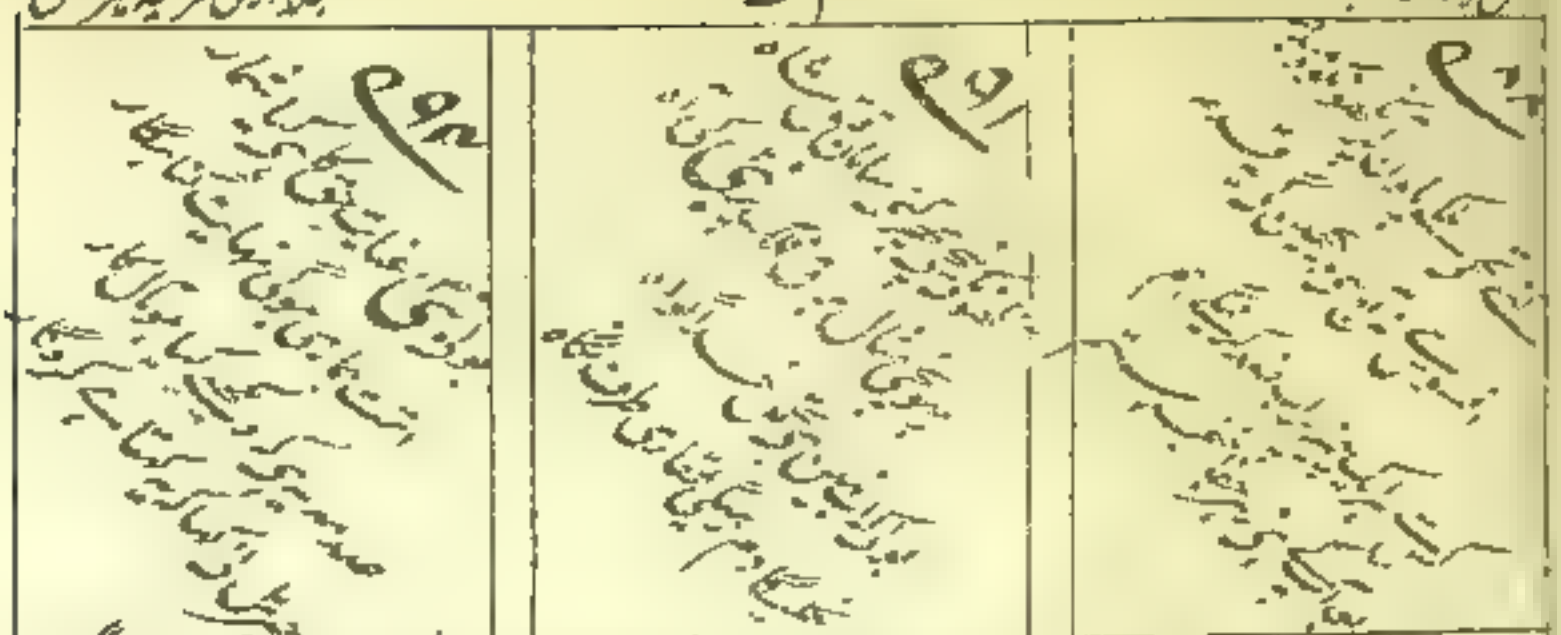

سینہ پر ہے آون جھلا سے لیکے سو بیٹا
ہاتھ سے دو بیٹا ہوں اب آون رو بیٹا

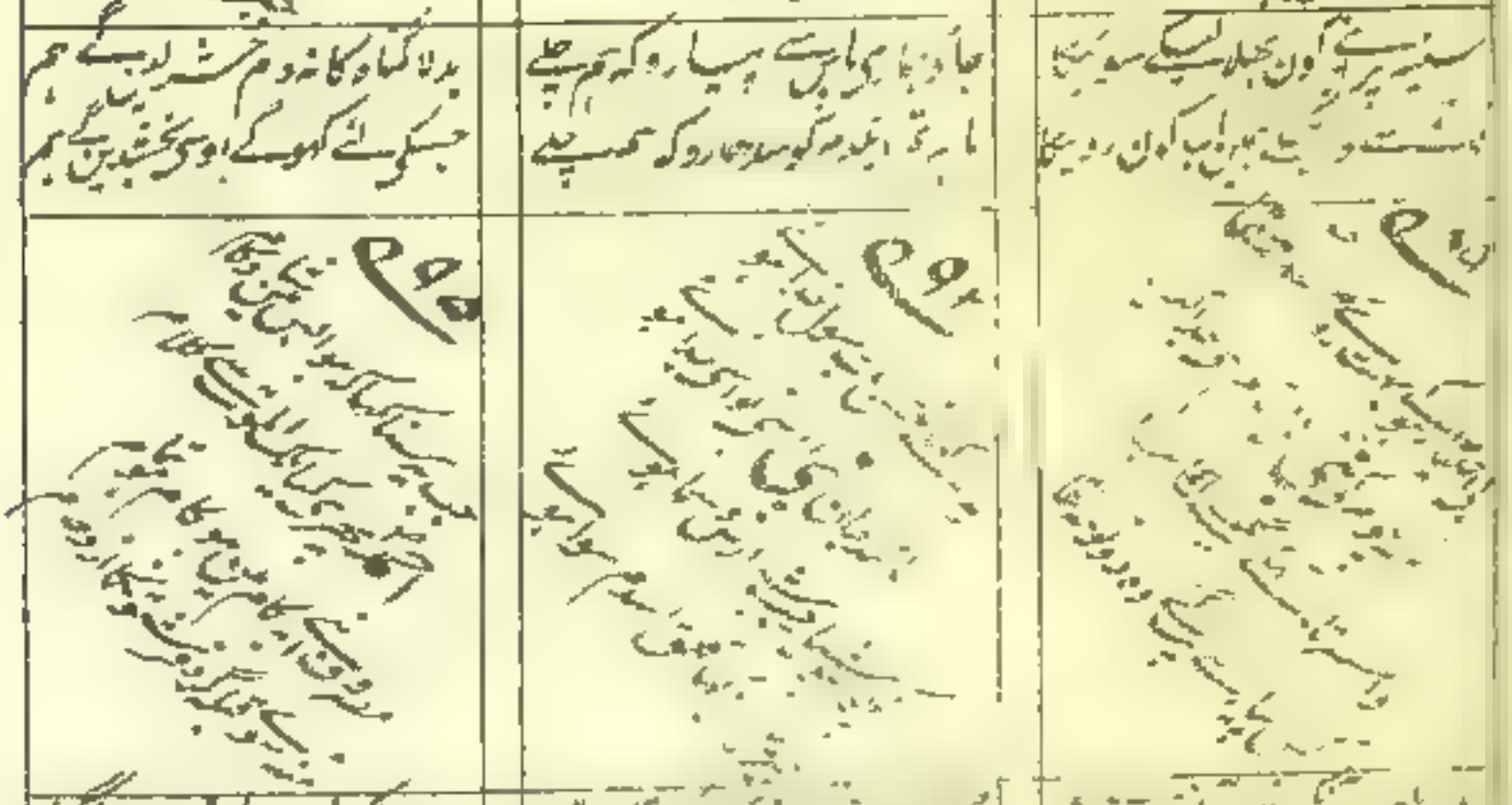

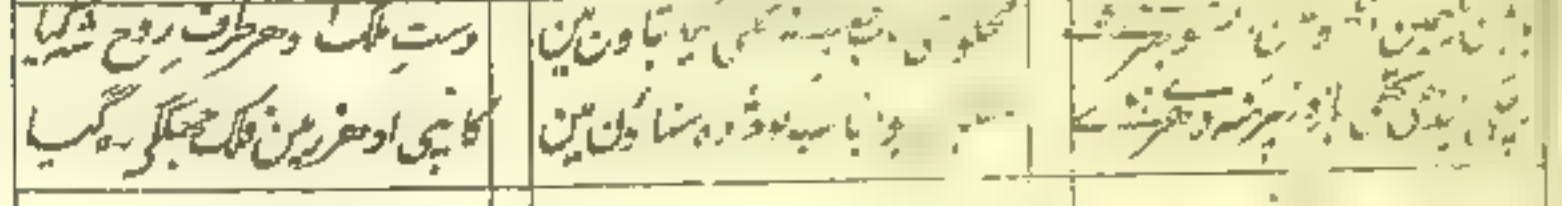

محلوں میں بیٹا ہوں نہ باون میں
ہوا بیٹا سب دوڑ دہ سناون میں

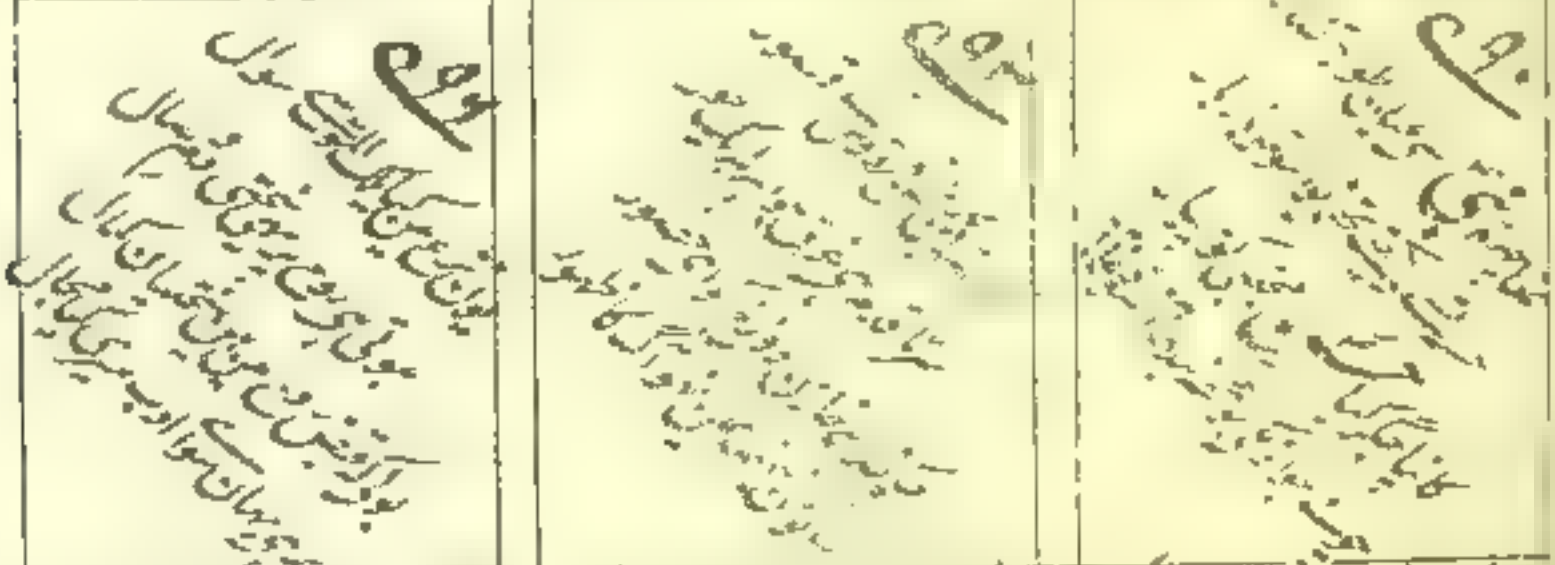

متا حضرت دلمن شہ شرقین سے
بو سے لیتی لگا دی حسین آ کے

۱۰۱

بس تن سی روح سید خوشخو جدا ہوئی
کعبہ آئینہ سی مہر لو نسے خو جدا ہوئی

۱۰۲

یون دست کٹنے کو آپ کا ناشاد ہوگا
ماتم کی صف بچھا نیکو بابا [illegible]

۱۰۳

پیغمبران عزا [illegible]
محزون والجلال آسے [illegible]

۱۰۴

یہ کہکے روی شیر خدا دار فنا گیا
پیتو سرونکو وقت عالم اولٹ گیا

۱۰۵

دنیاسے میرے جاہی والے گذر گئے
یہ کیون نہ مرگئی شہ کونین موگئے

۱۰۶

پیتو سرونکو وقت یہ ہی اضطراب کا
تابوت دستکے بور سالت مآب کا

۱	۲	۳
۴	۵	۶
۷	۸	۹
۱۰	۱۱	۱۲

۱
فردوس آسمان ادب کا جناب ہے
وصف جناب فاطمہ کس کی مجال ہے
طفل سخن کو وقت تکلم عصا ہے یہ
ہاں اے قلم جناب فاطمہ کا حال ہے

۲
اک چشم پاک پردہ عفت کو ڈالدے
مردم کو جلد اپنے مکان سے نکالدے

۳
نقشا کھینچا ہے سامنے رنج و ملال کا
کیا مرثیہ ہے فاطمہ زہراؑ کے حال کا

۴
اچھا کیا ہے وصف ہماری حضور کا
تیلا ہے آفتاب کہ پڑھنا ہے نور کا

۵
وصف جناب فاطمہ ہے کس کی بساط کا
ہے ہے قلم ہے ہاتھ میں عاجز ہے خط کا

۶
طفل سخن کو وقت تکلم عصا ہے یہ
ہاں اے قلم جناب فاطمہ کا حال ہے

۷
اول وقت وصف کو سامان چاہیے
مشکل کشا خدا سے بہت دھیان چاہیے

۸
بہر مدد روشنی بدر چاہیے
اچھا ہو سوف زلف شب قدر چاہیے

۹
ہے آشنا خطا سی طبیعت سلیم کی
صائب ہوئی یہ عقل اسی جا کلیم کی

۱۰
بین السطور پڑھ یہ غل روزگار میں
نہر لبین ہے سبیل زلف نگار میں

۱۱
اوستاد نظم دست گھلے حیرت میں آگئی
شاگرد بوتراب مضامین بنا گئے

۱۲
بس شامیانہ عفت و عصمت کا ابر ہے
مخفی جناب فاطمہ زہراؑ کی قبر ہے

۱۰

پیدا ہوئی جو بنت شہ دین فاطمہ
نام اس کا رکھا احمد مختار نے حسین
بعد از حسن حسین کی ہمشیر تھی یہی
اس واسطے کہا گیا زینب کہ فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۱

بچپن سے اس کے دل میں تھی خوف خدا بھری
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
بچپن سے اس کے دل میں تھی خوف خدا بھری
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۲

ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۳

ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۴

ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۵

ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۶

ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ
ہر چند بی بی سن میں تھی چھوٹی سب سے پر
ہر بات میں بڑی تھی بڑی فاطمہ

۱۹

ظلمات کفر سے ہوا روشن جہان دین
تاریک شب میں جس کی ولادت سے تھا یقین
خورشید صبح نور کی اختر تھی جس کی بات
فخر انبیا کی بیٹی تھی زہرا بتول ذات

کافور میں گلاب شوارہ انور چمک گئی
خورشید صبح نور کی اختر چمک گئی

۲۰

ہر کوئی یہ جانتا ہے کہ بنت رسول ہیں
وہ عقل کل ہیں نائب ختم رسل ہیں
وہ طیب و طاہر و عفیفہ و بتول ہیں
وہ حاجت روا و مشکل کشا و بتول ہیں

محبوبہ ہے جناب حبیب الٰہ کی
بیٹی ہے بادشاہ رسالت پناہ کی

۲۱

ہنس کے کہا نبی نے یہ دو نور عین ہیں
سبط رسول ہیں حسن و حسین ہیں
ہیں پنجتن میں ایک یہ دو نازنین ہیں
ہیں پنجتن میں ایک یہ دو نازنین ہیں

ہنس کے کہا نبی نے یہ دو نور عین ہیں
سبط رسول ہیں حسن و حسین ہیں

۲۲

رتبہ میں کم ہیں ساری نبی انکی باپ سے
بہتر ہے عورتوں میں بھی فرد فرد کو
تحفہ یہ کئی ہزار برس بعد آپ سے
دیکھیں نہ مرد انکو یہ دیکھیں نہ مرد کو

رتبہ میں کم ہیں ساری نبی انکی باپ سے
تحفہ یہ کئی ہزار برس بعد آپ سے

۲۳

حوروں کی بیبیاں ہیں کنیزیں جنان کی
بیٹی ہے شاہ انس و جاں کی
ہیں بیبیاں جہان میں اک سے اک سوا
لیکن نہ بیبیا ہوش نہ کچھ رشت و نیک کو

لیکن نہ بیبیا ہوش نہ کچھ رشت و نیک کو
سن لو نہ بیبیا ایک نہ دیکھیگا ایک کو

۲۴

ہر بیبی ہے جناب رسالت پناہ کی
بیٹی ہے شاہ انس و جاں کی
ہر بیبی ہے جناب رسالت پناہ کی
ستار ہی کریم ہے پروردگار ہے

ستار ہی کریم ہے پروردگار ہے
خیر انہی فاطمہ کا ہی پردہ دار ہے

۲۵

ہر بیبی ہے جناب رسالت پناہ کی
بیٹی ہے شاہ انس و جاں کی
ہر بیبی ہے جناب رسالت پناہ کی
ہر بیبی فاطمہ کا ہی پردہ دار ہے

ہر بیبی فاطمہ کا ہی پردہ دار ہے
بہتر ہی خالق یکتا سے شرم کی
الصدق نے بھی فاطمہ زہرا سی مہر کی

۲۸

صحرا ہے رشکِ خلد زمیں جب ہم گام تھے
ہے قہ بہشت کی تجھی زہراؑ نہا تھی

۲۹

ملوے فرشتے نعت رسولؐ کو
مل کی نعت خوب خوباں بتولؑ کو

۳۰

سائل کو دی جواب تھی پر یہ بار ہے
ہوا دے جا ہو ورنہ تمہیں اختیار ہے

۳۱

۳۲

۳۳

۳۴

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

۳۶

ہوگی ذلیل مین خدا کو عزیز ہون
ہے شرم اوسکی ہاتھ اوسکی کنیز ہون

نہ چرخ بیقرار ہین قدسی و داس مین
سب حاملان عرش خدا بحواس مین

بہوتیجی وہان تو نورسی ڈیوڑھی بھر دیا
طاق سقر کو خلد کی آغوش کر دیا

۳۷

عطر فضا سی دلکو بسائے ہوی چلین
منہ کو بھٹی ہوا مین چھپائے ہوی چلین

حد سی ہمین زیادہ ہی خاطر رسول کی
مہمان جی ہی بیٹی ہمارے رسول کی

لفظ اسکی عرض ہوی خاص عام کو
ایجھو جھکو کمال ادب سی سلام کو

۳۸

یہ آبرو کہان کسی سیدانی مین ہی ہے
پہنوذ انی یہ بھی ہی پوشاک آنی ہی

محتاج کی خوشی کا بھلا طور کون تھا
اس فاقہ کش کا تیری سوا اور کون تھا

۳۹

یہ آبرو کہان کسی سیدانی مین ہی ہے
پہنوذ انی یہ بھی ہی پوشاک آنی ہی

محتاج کی خوشی کا بھلا طور کون تھا
اس فاقہ کش کا تیری سوا اور کون تھا

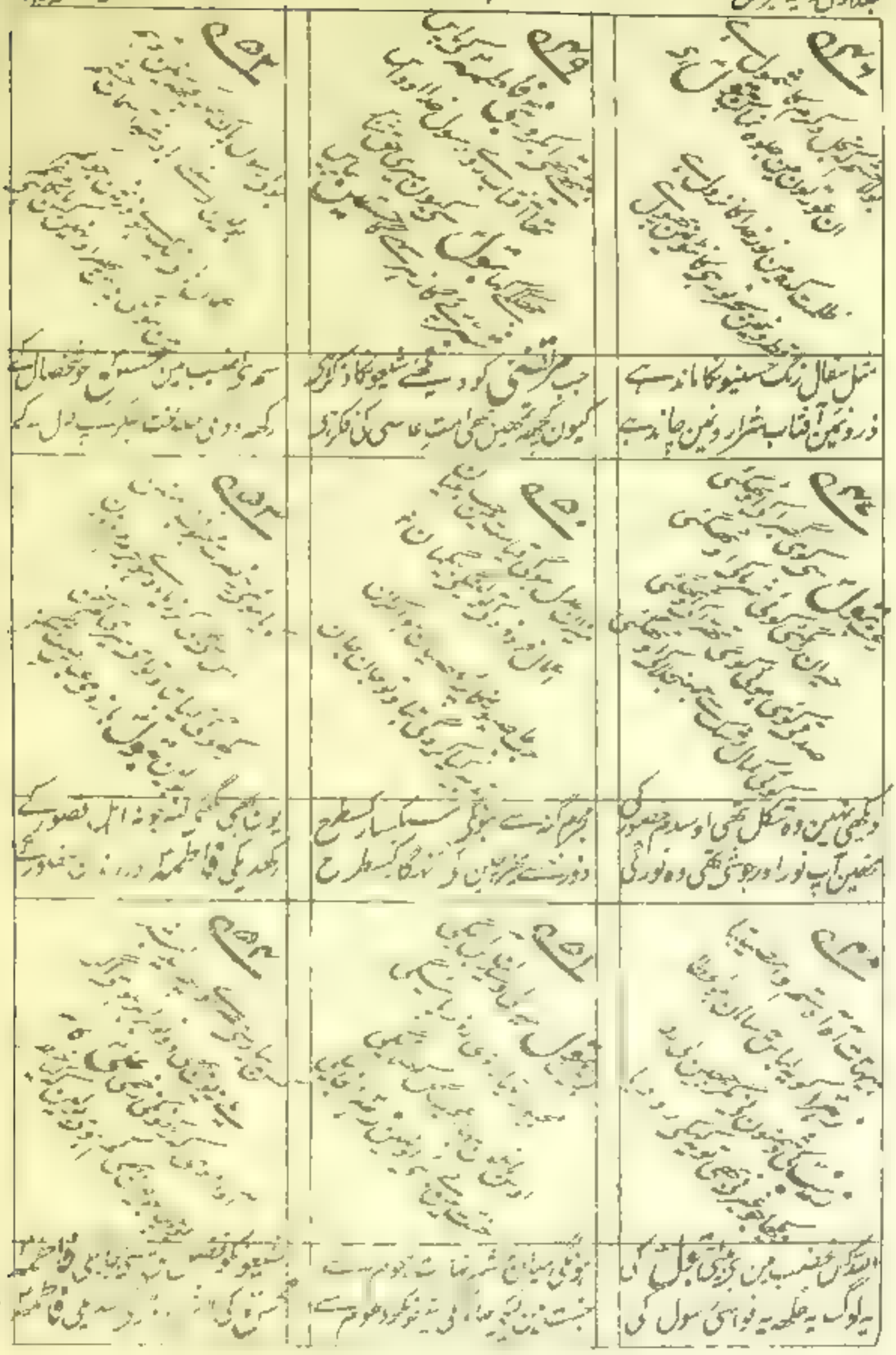

۵۵

آغوش بہر بنت رسول خدا بنے
لیل سک نخل جنہ خیر النسا بنے

۵۶

سامان عجب یاس کا لیل و نہار تھا
ہر ایک اور جگہ شجر سایہ دار تھا

۵۷

منبر کو دیکھکے غم واندوہ چھا گئے
آنسو بہے رسول خدا یاد آ گئے

۵۸

تاج حیا کا ہوی سر سے گر گیا
سارا جہان رسول کی بیٹی سے پھر گیا

۵۹

جب بیقرار دھوپ سے موتی حسین فاطمہ
زیر درخت بیٹھ کے روتی تھیں فاطمہ

۶۰

رہبر اکی ساتھ اوسکی بھی آنسو نکل پڑے
صدمے سے اسمٰی فاطمہ ہر اکی دہل پڑے

۶۱

تھی دنکو برق نالۂ جانکاہ فاطمہ
تھی شب کو کہکشاں بستر آہ فاطمہ

۶۲

غم تھا پسند راحت جان رسول کا
تھا ناگوار سایہ میں روز بتول کا

۶۳

مہمان ہوں فراق یہ رنجو شاق ہے
تیری اذان پر تیج پر تیاق ہے

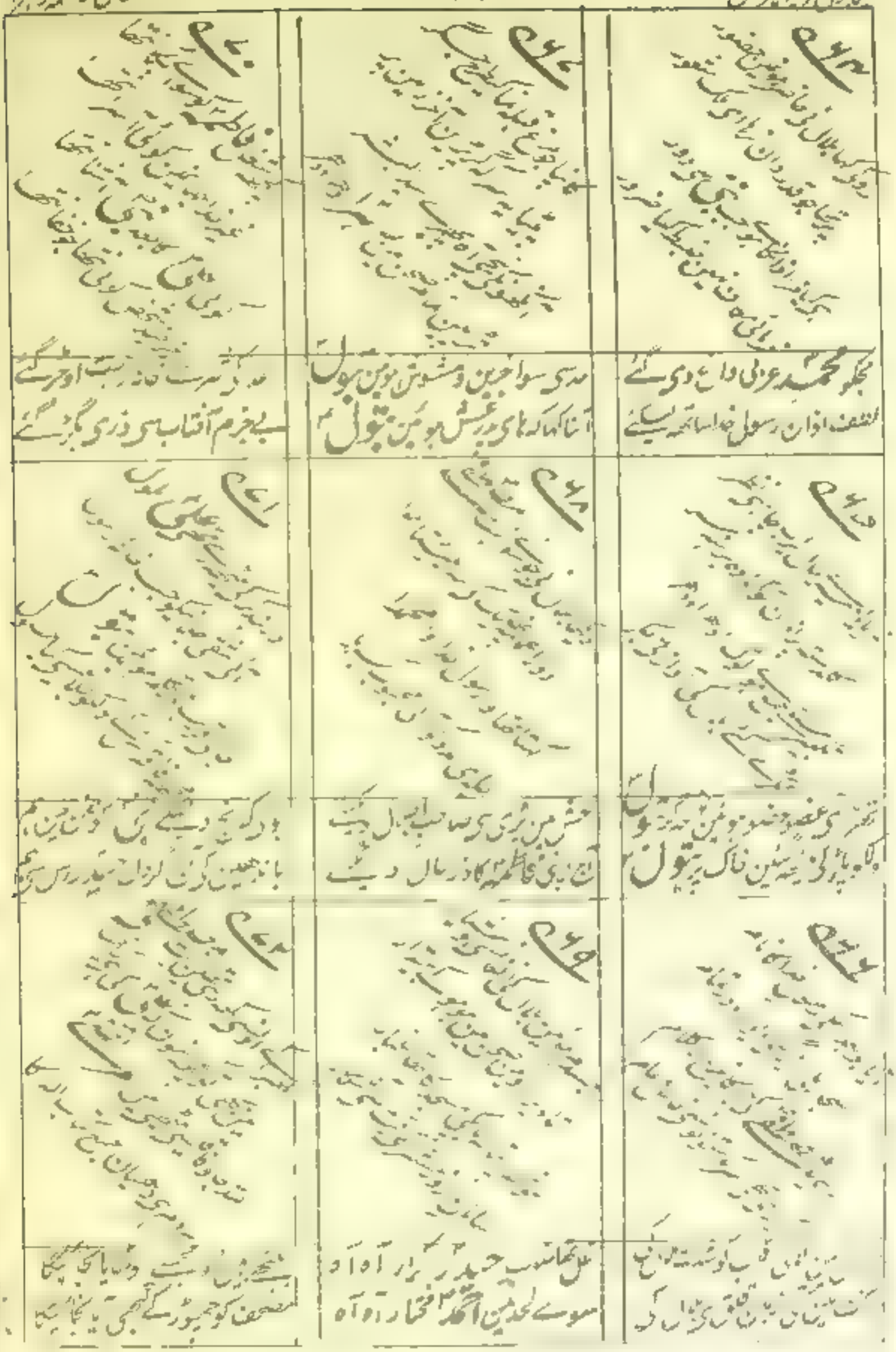

۴۵	۴۴	۴۳
جب حال یہ ہو میرون حاجات مصنف عزیز	وہ ہیں ہمارے حیدر بے خطر کو لیجئے	تاکی ملاں صاحب آزار حسین
دو سوال رہے زہر ہلاہل کو پیجئے	مجھ سے بہتیرے ہیں شوہر کو لیجئے	آخر جناب فاطمہ بیمار ہوئیں
۴۸	۴۷	۴۶
جب رباب علم نبی جانب پیر	گرتی تھی کائنات کی ہر بانو فاطمہ	لاحت تھی نہ عاشق رب ودود
قبر رسول ہاتھ سے سوں مرا	ہو دفعتی کہ گھر سے خبردار فاطمہ	اکثر غش آئی ہے رکوع و سجود سے
۵۱	۵۰	۴۹
ورائے بارگاہ کبریا نظیر ان	حیدر کرار ذوالفقار میں عادت قضا کی ہے	ہوا ہے حکیم کے گھر جا سیگی بتول
بانو ہی سن گلوئے جناب امیر میں	ہمت ہی میرے خدا کی ہے	بیمار ہے حکیم کے گھر جا سیگی بتول

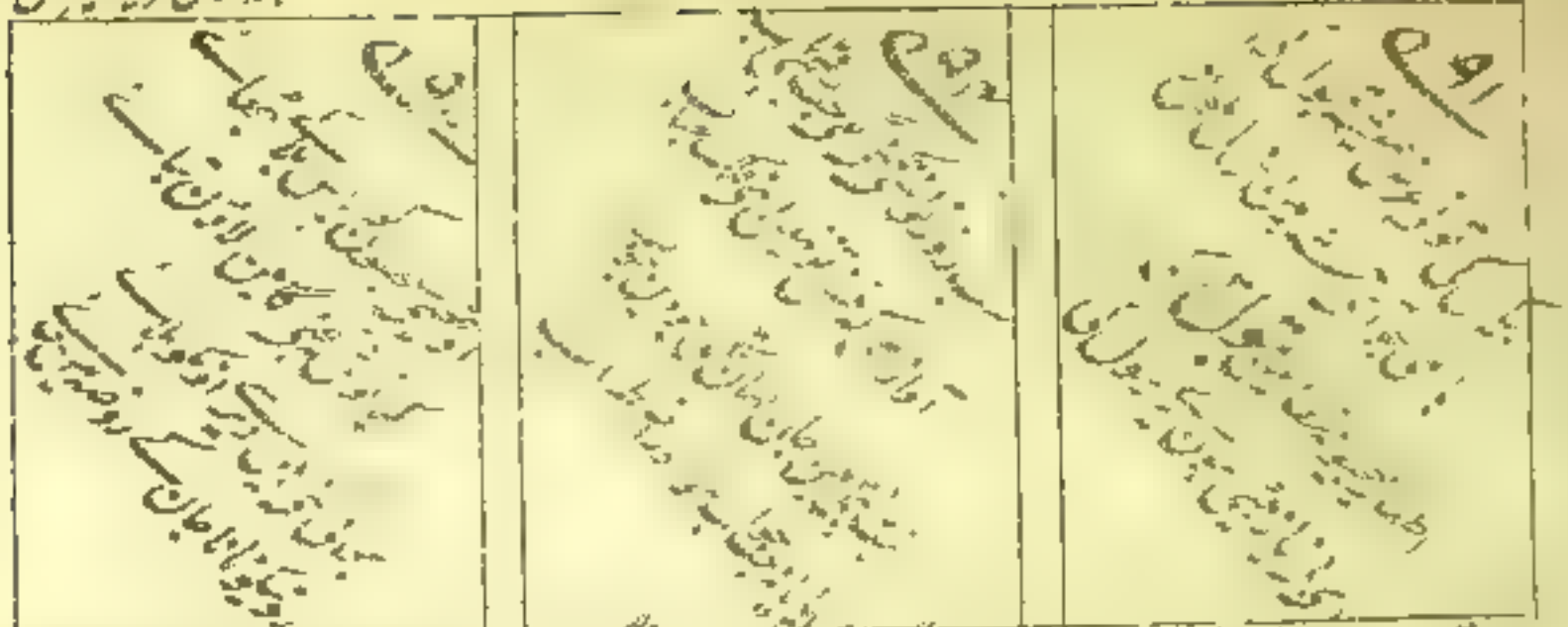

لیٹا نہ تو حسنین کے ہمراہ سوں ہمارا ۔۔۔ غل تھا کہ بہشت کو نبت لگی گئی ۔۔۔ ایسی کبھی نیند ہوتی ہی بیدار ہو جیسے
مالک تھو فشا کہ پھر تو نکستہ نہ ہون ۔۔۔ حجرے میں پڑتی ہوئی فضہ چلی گئی ۔۔۔ گھر ہی اوداس سا بیٹھی ہشیار ہو جیسے

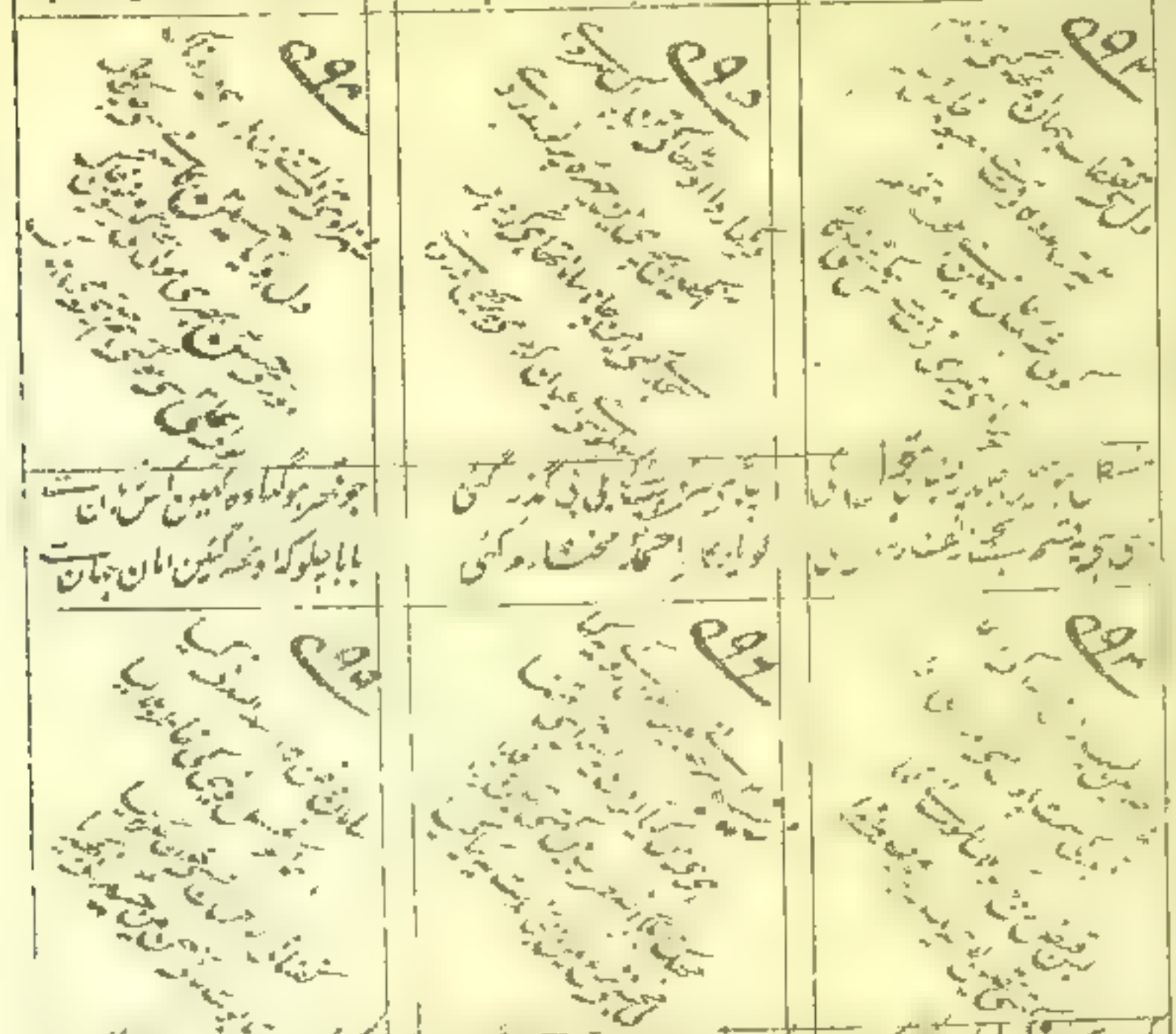

جو نہر ہو گیا وہ کہیں اس نشان سے ۔۔۔ یا بابا چلو کہ وہ نہ گئیں امان جہان سے

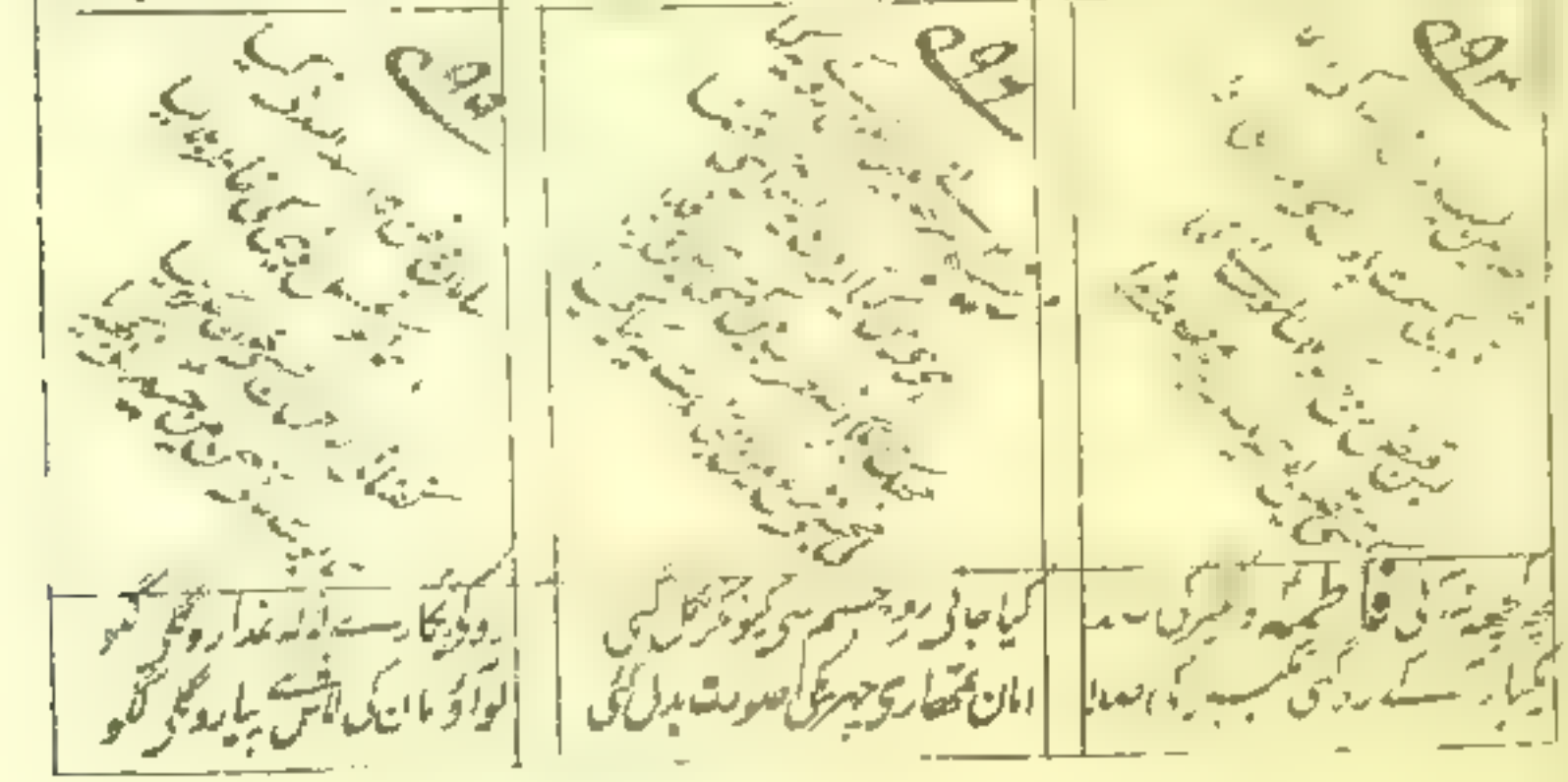

روتی پکارتے ہے نہ مذار و گلی گلو ۔۔۔ کیا جانی رو جسم سے کیونکر نکل گئی ۔۔۔ لو آؤ ماں کی لاش سے پیارو گلی گلو
امان تمھاری چہرے کی صورت بدل گئی

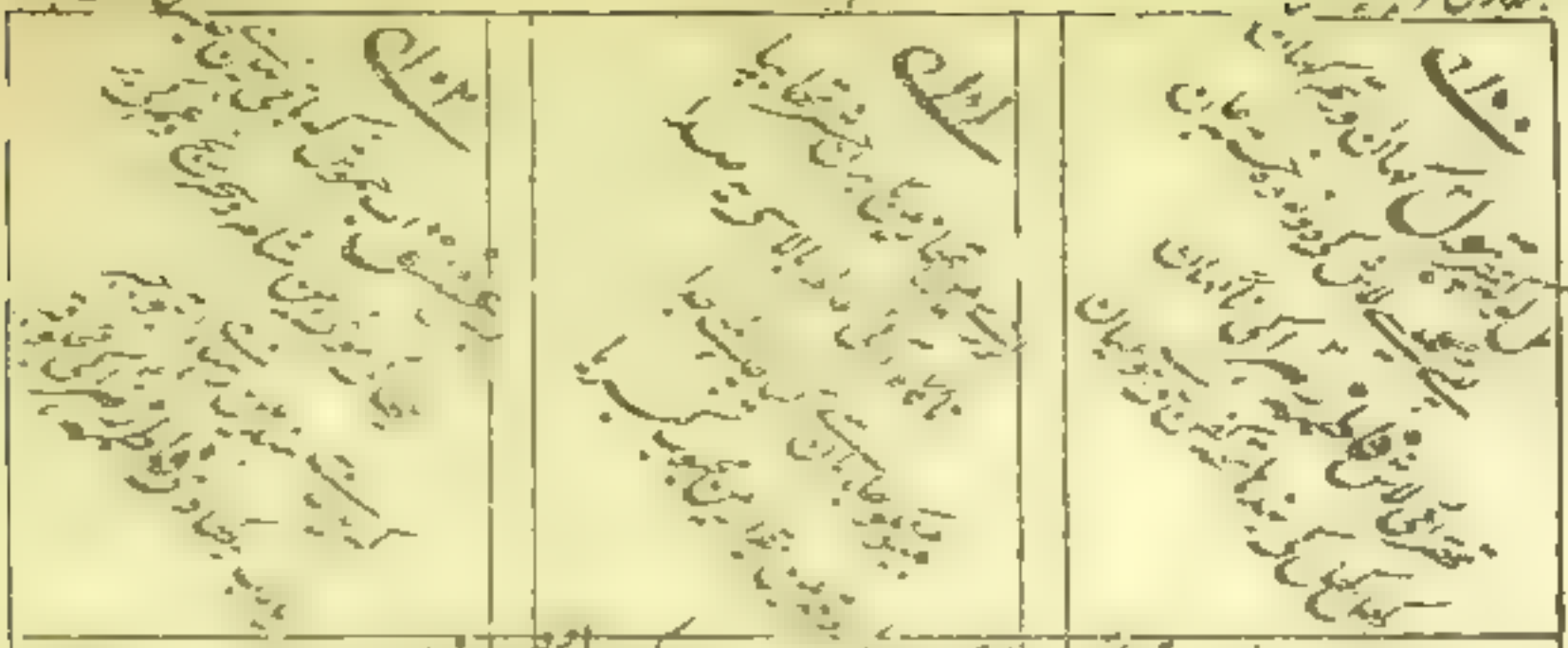

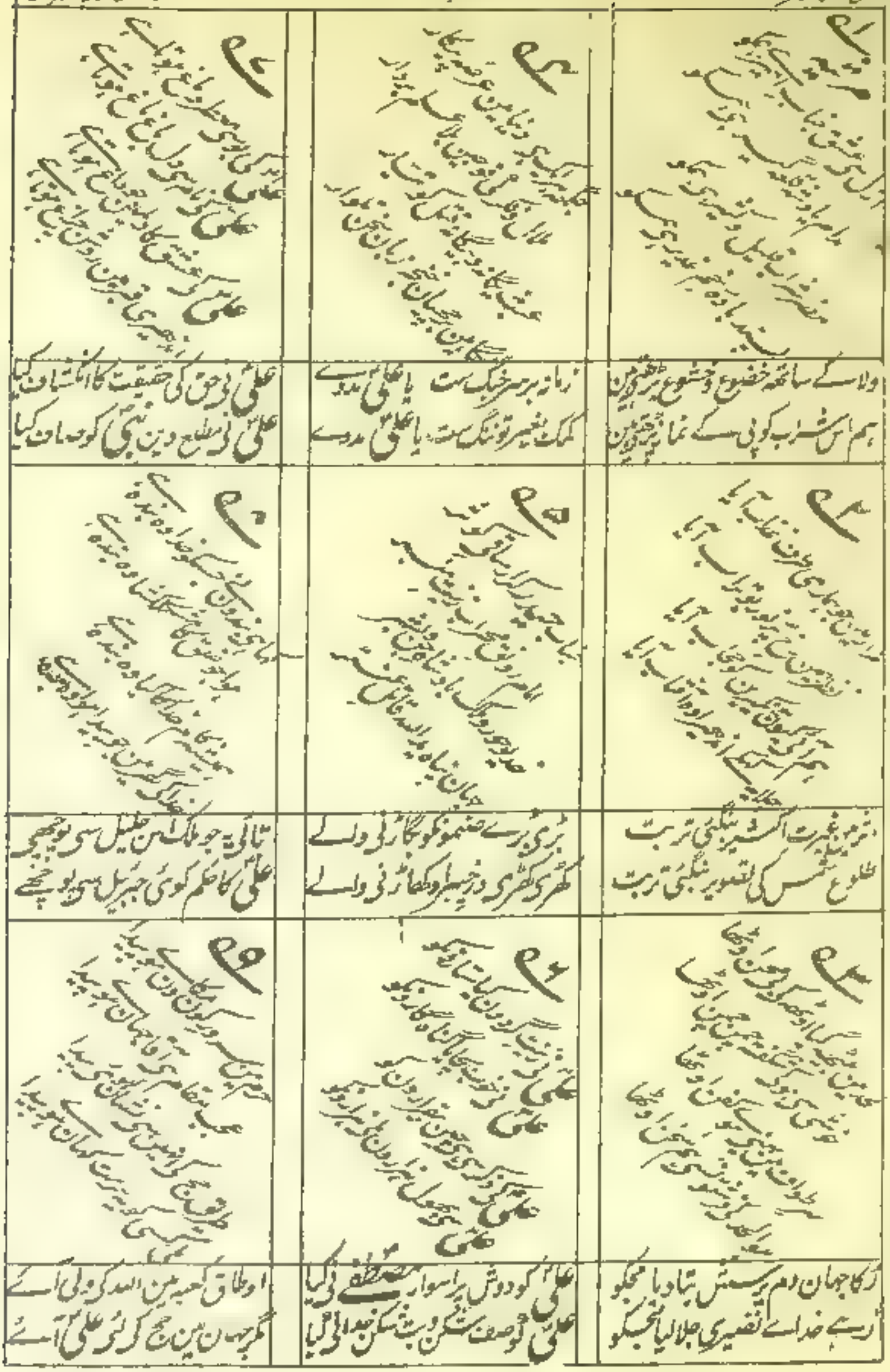

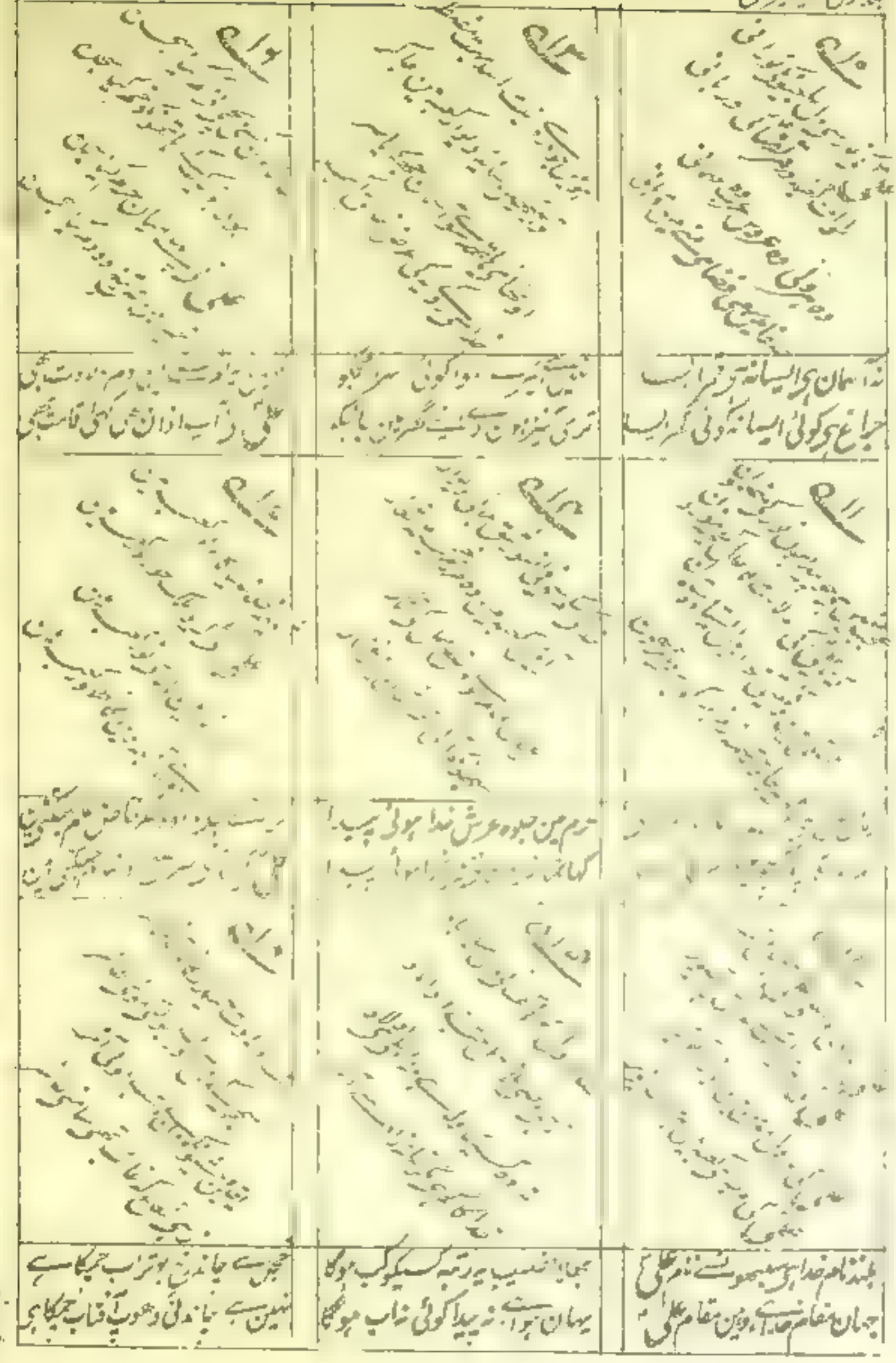

ندا آسمان ہی الیسا نہ تھی زمین الیسا
جواب ہی کوئی الیسا نہ کوئی گھر الیسا

بلند نام خدا ہی سے ہو سکے نام علی
جہاں مقام خدا ہے وہین مقام علی

۲۱

ہمارا جگر کی ہوئی بات کو بنا دیگا
تو جو بی گندم علیؑ نہ کھائیگا

کہیں زبان سے خدا استعانا کام کرے ہیں
علیؑ کے حجابعین کریا کام کرے ہیں

وہ قادر مثل سلیمان جن تسخیر کو دینگے
نمازیں پنجگانہ گو نہ تقصیر کو دینگے

۲۲

زمین سے آپ جو تا گنبد نہیں جائے
علیؑ کے شیعوں کی کشتی ہوں بن جائے

یقین ہے کہ ضمیری خدا کہیں ان کو
وہ جان دینگے انہیں جان وہ یہ جنکو

بنا ئین دین کی آئینہ وہ سکندر کی

۲۳

خدا کی حکم سے موجہ کو کبھی نہ موڑیگا
یہ وہ جلیل ہے جو بت یہاں کی توڑیگا

جو اس حضرت ہیں پیر و ٹھکانا منگے
اسی طریق سے جنت کی راہ پائینگے

یہ شادیان ہیں سرافیل کو ولا دینگی
جو پھونکیں صور تو آواز آئی نوبت کی

۳۰

نہ دھکی اور سے کھلے پنجہ بازو کے لشکر
کہ بس ہے دست شہ ذوالفقار بازو لشکر

۳۱

کہا جواز علی سے نہ وہ کسی سے کہا
سبھی نے لطف سے لیکن مگر اسی سے کہا

۳۲

ولادت شہ ارض و سما کی عید ہوئی
جب کی تیرہویں کو انتہا کی عید ہوئی

۳۳

یہ ہاتھ شکر خدا کو اور سب جو کہیں گے
جنوں کے ہاتھ تو کو ہاتھ مدتوں کو دیں گے

۳۴

ابو تراب بنا یکا عمل جسے کو
کریگا خاک سی یہ پاک اہل جوہر کو

۳۵

علاج کر سکتی کا بتائی جسکو
خدا کی راہ میں کھانا کھلائی جسکو

۳۶

کہ دل تو اپنے ولی نعوذ صاعقہ کو جو
ملا سبحہ نام خدا تو جب چاند سورج کو

۳۷

ہماری حمد سے محمود ہے مقام اسکا
ہمارا اسم ہے اعلے علی ہے نام اسکا

۳۸

کہا کہ دیر نہ جاؤ ساتھ لو اسکو
طعام سب مع ظرف طعام دو اسکو

۱۱

۳۶

ہنگامِ کارزار میں جب ذوالفقار کی
کاٹی ہے گردنیں صفِ اعدا کے چار کی

۳۷

ہر ضرب پر یہ منہ سے نکلتا تھا واہ وا
تلوار ہے کہ برق ہے یا ذوالفقار ہے

۳۸

ہر وار پر یہ کہتے تھے سب صاحب و سپاہ
بسم اللہ اور علی مدد یا ذوالفقار ہے

۳۹

کیا مجھ کو دیکھتے ہو سوا بار بار کے
کہہ دو کہ ہے یہ ساری قطار اونٹوں کی

۴۰

کیا ہو سمع خدا کی یہ ڈراسی میں نہیں
نمک جو ان جوین میں ہے وہ کسی میں نہیں

۴۱

ہر ایک کی زبان پہ یہ تھا رجز جاری
حیدر کرار ہے پدر اور میں ہوں پسر اس کا

۴۲

ہر سمت سے یہ آتی تھی آواز بار بار
ہے ہے علی کا لال ہے ہے علی کا لال

۴۳

ہر ایک کہتا تھا کہ ہے ہے علی کا لال
ہے ہے علی کا لال ہے ہے علی کا لال

۴۴

ہر ایک کہتا تھا کہ ہے ہے علی کا لال
ہے ہے علی کا لال ہے ہے علی کا لال

۴۵

ہر ایک کہتا تھا کہ ہے ہے علی کا لال
ہے ہے علی کا لال ہے ہے علی کا لال

۴۶

ہر ایک کہتا تھا کہ ہے ہے علی کا لال
ہے ہے علی کا لال ہے ہے علی کا لال

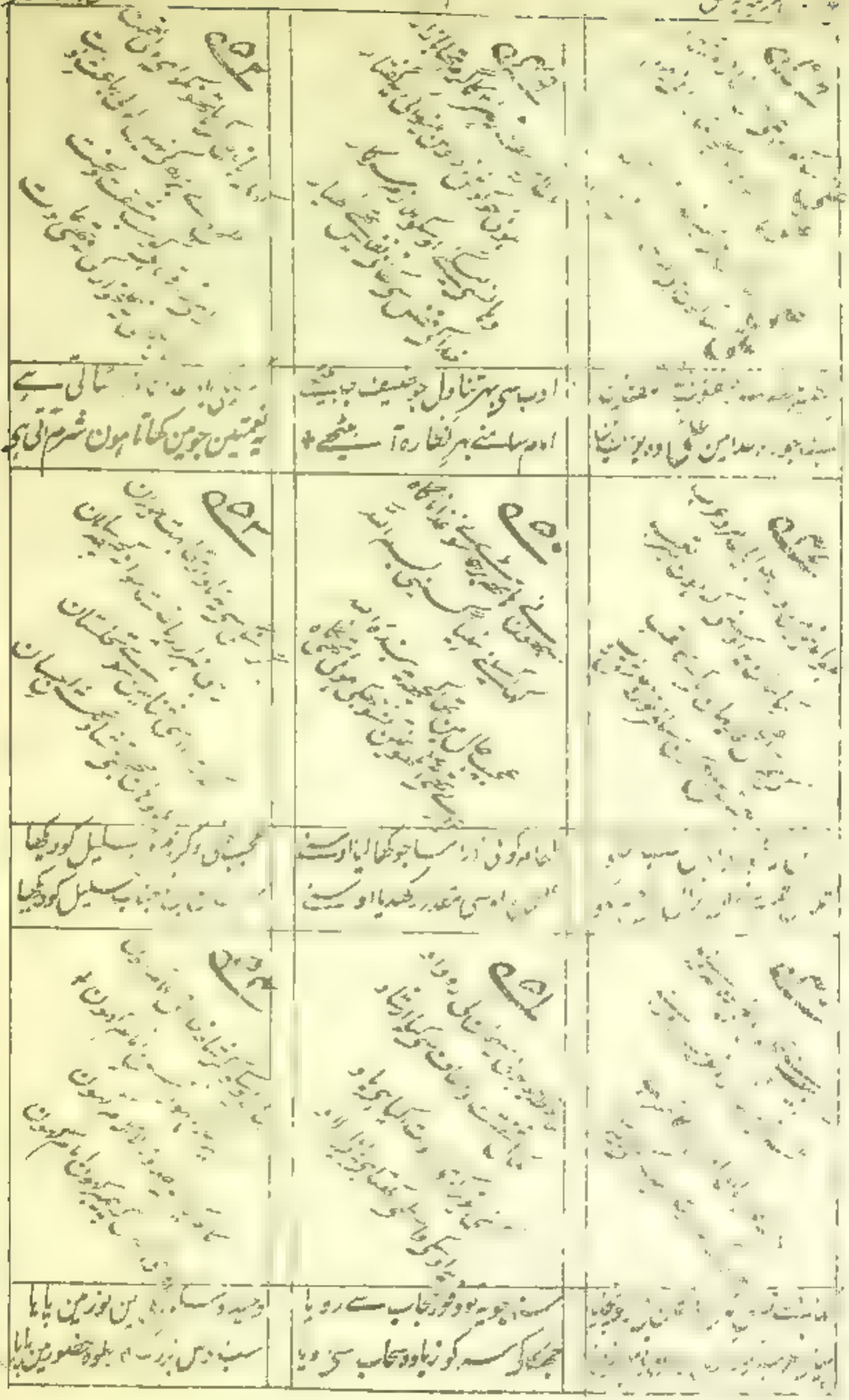

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

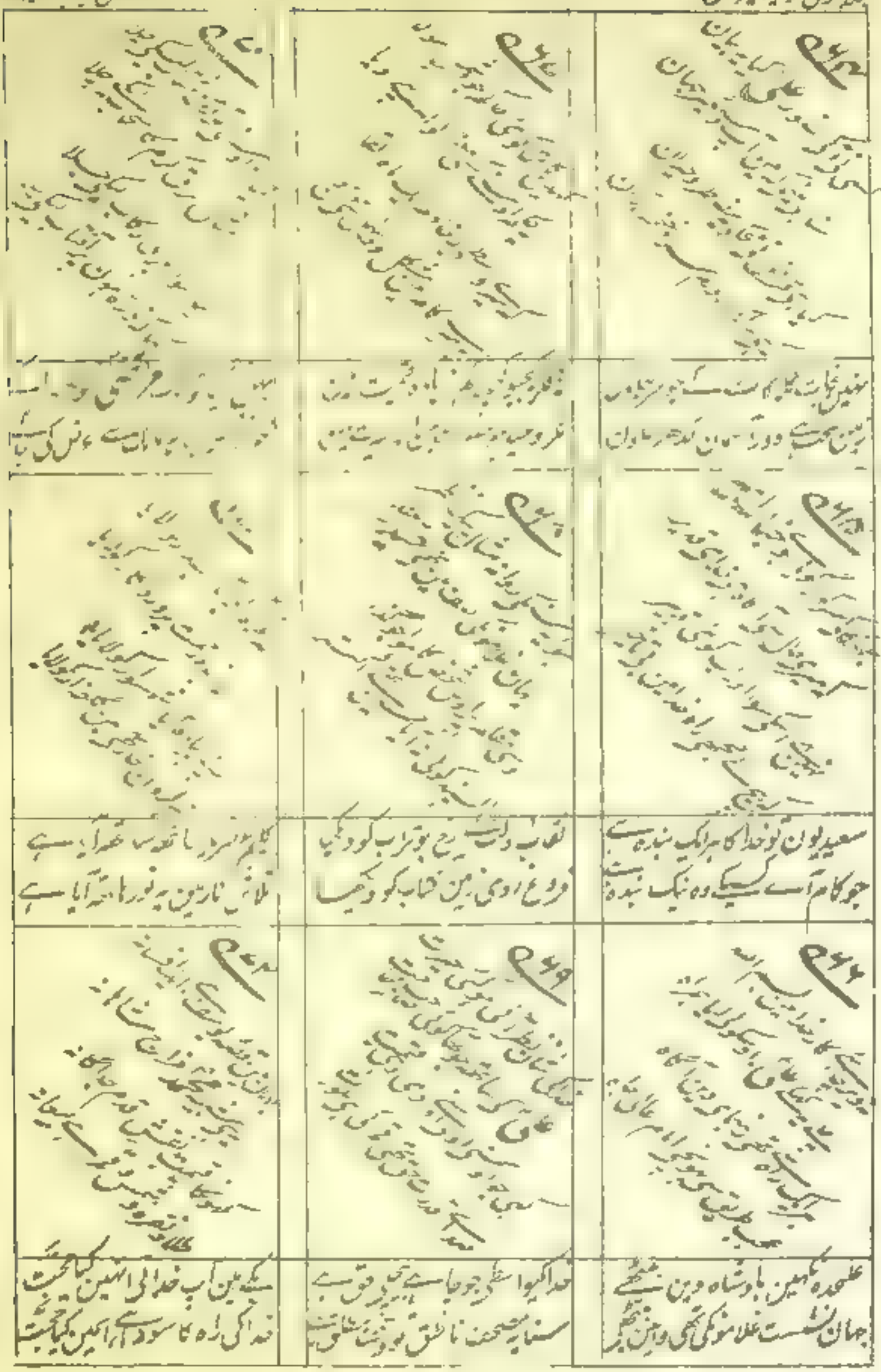

۷۶

زمین نکاب تھی گدم کی نشان پا پہ گرد آگی
غلط کہ گفتگو ہی تیرے ہم سنا دی جبرئیل کی

۷۷

کہا کہ تین فقط کام ہیں مگر مشکل
کہ ایک ایک سے ہی کچھ زیادہ تر مشکل

۷۸

صدا بلند تھی دشت و جبل کی دامن سے
بر تب کعبہ الٰہین مسجد ہی پنجبن سے

۷۹

جلال و رعب تھا ایسا کہ تاب دید نہ تھی
ملک تھا سایہ کی مانند ساتھ ساتھ لگی

۸۰

ہوائیں تھیں کہ حلقہ کی طرح پہ اوٹھا
جھکا سلام کو تعظیم کو لیے اوٹھا

۸۱

وہ مضطرب تھا کہ ایسا نہ ہو کہ ہو ایسا
کہ ایک ایک سے ہی تھا شاق ہر گھڑی ایسا

۸۲

شجر بھی سنگ بھی کوسو نسی کھنچے آتی
اوس اژدہی کی دہن مین سب سماتی تھی

۸۳

بس اعتقاد ہوا اوسکو ساتھ آقا کے
لگا کی آنکھو نسی حاکم نی ہاتھ آقا کے

۸۴

نسبی مول جو کوئی غلام لیتا ہے
تو کچھ نہ کچھ خو حال اوس سے کام لیتا ہے

۸۵

ہر ایک سلل نیا تجکو داغ ہوتا ہے
کہ نصف شہر ہبت بیچراغ ہوتا ہے

۸۶

جو ڑھ چلا تو کبھی رک سکا نہ جو نسے
بہار شمس قرر تا ہی اوسکی موجونسی

۸۴

یہاں محیط فلک کی بھی بھر سکے نہ جبیں
سما سکے ستارہ و نسریٰ نہ کر سکے تزئیں

۸۵

حباب سے خشک ہوا در سی گت گیا پانی
سمجھ کے حد ادب پیچھے ہٹ گیا پانی

۸۶

چلا ہے جانب دریا دلیر کو دیکھو
ضرور جا ہے اعجاز شیر کو دیکھو

۸۷

ہر ایک مرغ ہوا ڈوب کی بھر گیا تھا
علی کی خوف سی دنیا کا دل دھڑکتا تھا

۸۸

علی کی معجزہ بارش ہوئی بڑھا دریا
مگر نشان سی آگے نہ پھر بڑھا دریا

۸۹

سیے ہوئے کو شہوار نذر دینے کو
بلند پنجہ مرجان جا مین لینے کو

۹۰

نہ اب وہ سی نہ دریا سے بیم باقی ہے
فقط اب ایک وہ امر عظیم باقی ہے

۹۱

۹۲

۹۳

اوسی کی ہے یہ چند بزرگو نکو سیر سے مارا ہے
علی جو نام خدا دینی کا پیارا ہے

سرور ہو رہے کوئی فکر پھر مجھکو
سٹے جو سرور گیتی ستا کا سر مجھکو

شرف یہ خاص ملیگا حسینؑ کی سر کو
سلے پھر نیگی عدو نور عین کی سر کو

۹۴

۹۵

۹۶

اوسی کو لوگ جناب امیر کہتے ہین
وصی جو پیش نبی سر دو تدبیر کہتے ہین

ملا زمونکی ہون دنیا و ساتھ ہی میرے
یہ کام پا سر انجام ہاتھ ہی میرے

یہ عبد صورت تنبر غلام سے آقا
زبان حق ہو تمہارا یہ کام ہے تم کا

۹۷

۹۸

۹۹

اوسی کی دی ہوئی ہے ظفر کو بادشاہی سے
جنون تی میر غم مین پناہ چاہی ہے

وصی رسول کا اللہ کا ولی مین ہون
جھکا ہون کا ٹی سر شوق سی علی مین ہون

جو بکنے پر رہ خالق مین جان تج دین
وہ بھول یو ہین ہزار دکو ہول بتی ہین

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۰

اودھائی ہیں نئی صورت سی شاہِ مرد انکو
نمازی کے ہاتھوں ہاتھ قرآن کو

۱۱۱

اودھر کی چپ یہ سمجھوں کے فرادو
کھڑی ہو ڈبو رہی ہیں ریت تو بڑھ کر کاٹ دو

۱۱۲

نبی ہوئی ہے وصی رسول کی دم پر
لگائی تیغ سر سرورِ عالم پر

۱۱۳

بزنگ خلعتِ مسموم سبز جامہ تھا
لہو سی تر مع تحت الحنک عمامہ تھا

۱۱۴

جبیں سے قطرۂ خون دمبدم ٹپکتے تھے
سرانِ بیت پہنچتے تھے دل دھڑکتے تھے

۱۱۵

بہادران عرب کا لیے پھٹے تھے
ترپ کے پاسی یا اللہ سی لیتے تھے

۱۱۶

سحر سے آج ہے زمزمہ ہی نماز علی
نماز عید شہادت ہوئی ادا علی

۱۱۸

تمام کہتے ہو ایک تا قیامت ہے
تمام چھپتی ہی ذی جاہ پر امامت ہے

۱۱۹

جہان فکر سے کوئی بتا سکتا ہے
کہ کھلی بھی ہیں آنکھیں تو خواب پر سے

۱۲۰

کچھ دیکھ کر ہوئی نہ حسینہ کچھ آئی جان
سمجھو نکہ آب کا میسر لگائی جاتے ہیں

۱۲۱

نہ دیکھے بھائی کا سر سم سے جدا خواہر
نہ بھکن ہو برادر نہ بے ردا خواہر

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

حسین بلا سے کہ زندگی ہیں تمہارے
حسین انکی سعادت بڑی ہے جنت ہے

قلق سے جان شب روز کھوئی جائیگی بیٹا
تمھیں اندھیری ہے اوجالی میں جاگی بیٹا

نظر تھی اونکی طرف جسکو چاہتی تھی علی

۱۲۶

بدن سے جان چلی ذکر ذوالجلال کیا
وصی احمدؐ مرسل نے انتقال کیا

۱۲۷

بر نہ سر کی تجھے تھی ماہ رہبر اے
غلام جیسے مصیبت میں ساتھ آقا کے

۱۲۸

خبر دلوں کو ہوئی خود گذر گئی حیدرؑ
تمام شہر میں غل تھا کہ مر گئی حیدرؑ

۱۲۹

دانہ زینبؑ و کلثومؑ اوڑھائی دی تھیں
لپٹ لپٹ کے گلے سے بلائیں لیتی تھیں

۱۳۰

فی کی خالمین ہے یہ چاند سی صورت
ہماری آنکھوں میں تا یک ہے جہان بابا

۱۳۱

تمام رات ہوئی صبح نے طلوع کیا
یہ نوحہ زینبؑ و کلثومؑ نے شروع کیا

۱۳۲

حسن حسینؑ اوٹھائینگے ایکبار تجھے
یہاں بڑھائینگی سنہ یہ بیٹیاں بابا

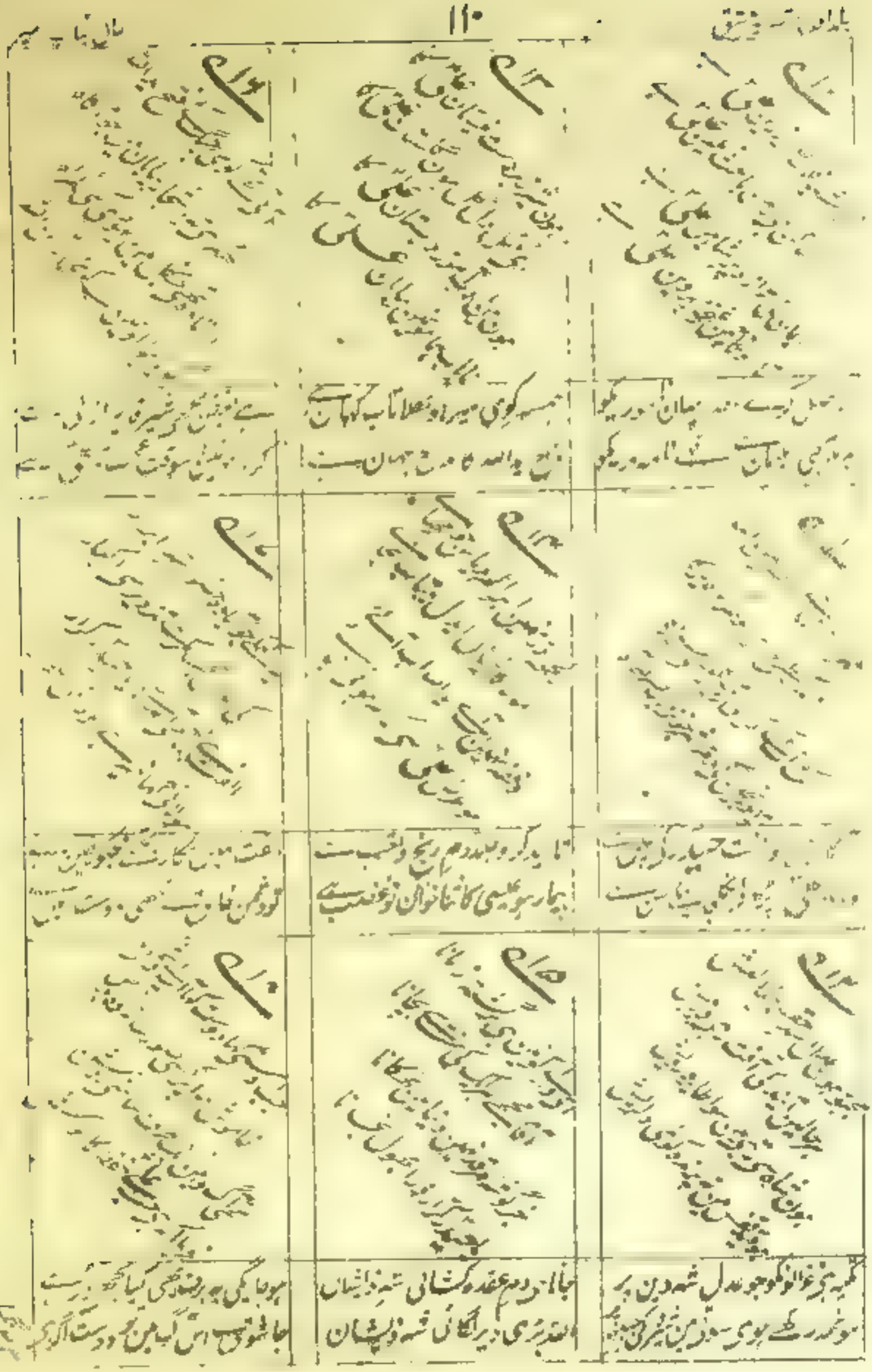

۲۱

اسمر تیرہ سوا ان ہین نحسرو زمین ہے
یہ تا جنہم کا بی منظور ان ہین ہے

۲۲

ہر گاہ پر عجاز یداللہ عیان تھا
ہتھ دور اوسی وقت مگر یب نکان تھا

۲۳

نم آگ ن جا ئی ست نہ گھبرا ئیو تم بیا
یا شیر خدا سکھے چلے جا ئیو تم بیا

۲۴

جو مال ہی قربان شہنشاہ عرب ہے
دربار علی مین تری بیٹی کی طلب ہے

۲۵

شہ ہے یہ اسد کو کھا سکتی ہی بیا
وہ آگ کو ہی نگو بلا سکتی ہی بیا

۲۶

آجہد مال کہیہ اولاد نہیں ہی ہی خدا نے

۲۷

بولی کہ وہ گھر رہوی نا کہان ہے
صدقہ شکر یہ سید خلیل دوجہان ہے

۲۸

کی عرض کہ قدرت معبود ہے آقا
یہ مال بھی فرزند بھی موجود ہی آقا

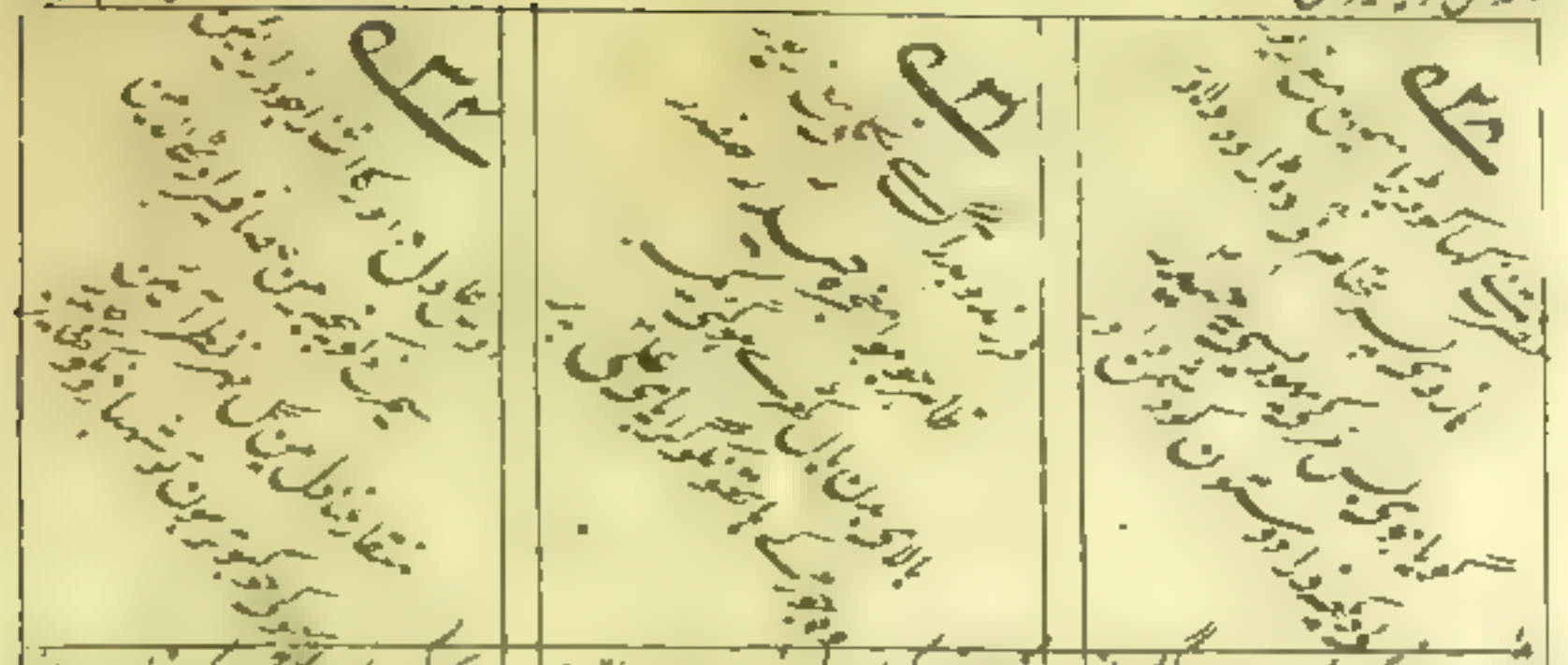

مثل مہ و خور شید رواں ہو گئی دونو
اوس آگ کی شعاوں مین نہان ہو گئی دونو

کی عرض کیا جرم پشیمان ہوا مین
یا حیدر کرار مسلمان ہوا مین

بچھکو ید اللہ اگر حکم دعا دے
سو رستم دستان سی دلیرونکو بجھا دے

بجھنے لگی جب آگ تو گھبرا گئی شعلے
سر پیٹنے کو پیٹ لی کہ تھرا گئے شعلے

وہ دوست علی کی نہ بلا سے نہین
کیون مسند شبیر جلا لی گئی رن مین

مداح کو ڈر کیا حسد اہل ریا کا
تمع مہ تاباں کو نہین خوف ہوا کا

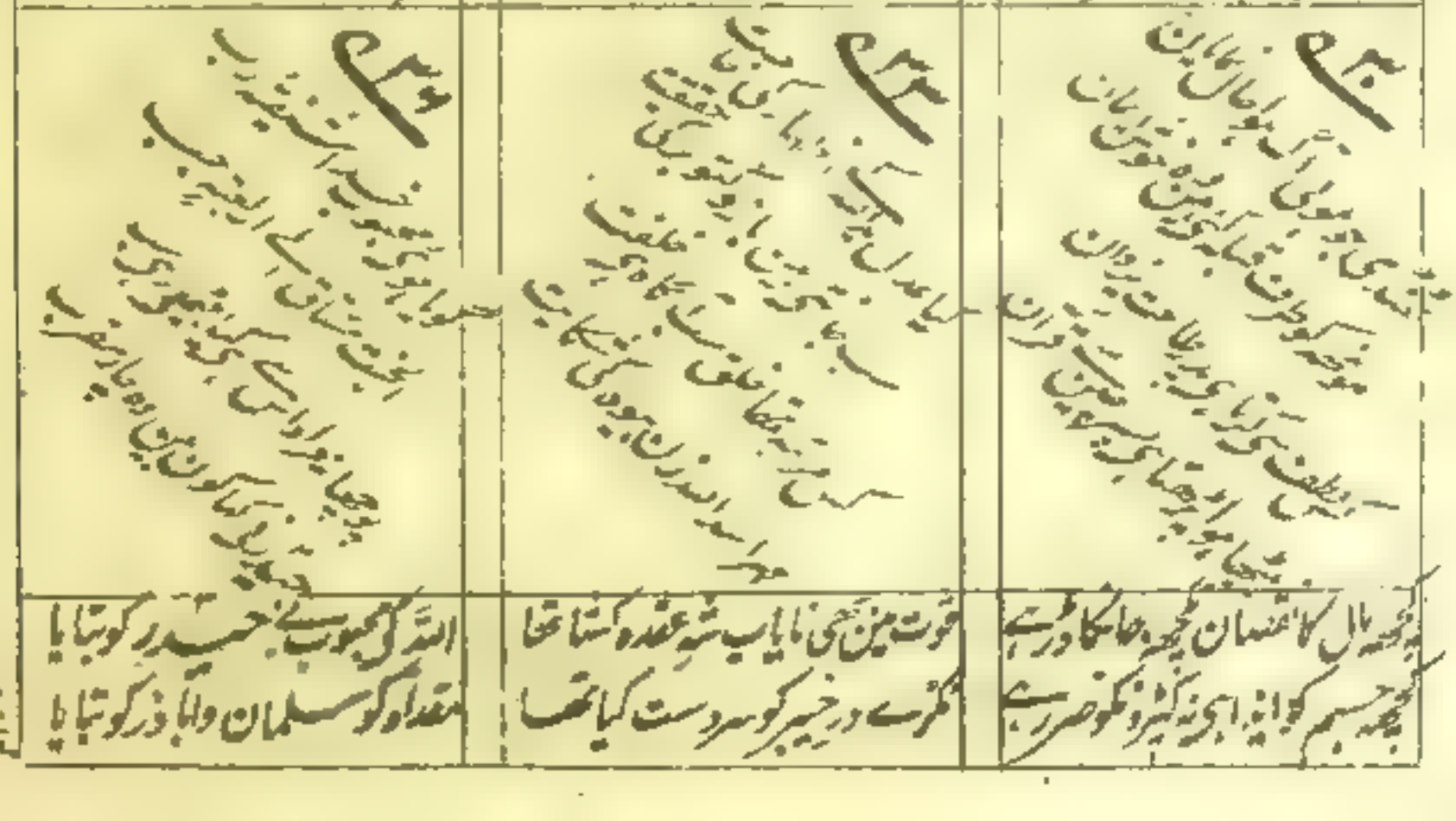

یہ کہہ مال کا نقصان مجھے جانکا ہ ہے
کچھ غم نہین بیٹون کا نہ بھائیون کا غم ہے

موت مین بھی نا یاب تھا عقدہ کشا تھا
کمرے در خیبر کو سر دست کیا تھا

اللہ کی محبوب ہے حیدر کو بتا یا
مقدام کو سلمان و ابا ذر کو بتا یا

۳۷

ملک تفویض کی یہ شاہی کی لیکے زین
مسند دیدہ وہ گو ہوئے کے لیے زین

۳۸

لم ذرین ہونگی عمل یک ضرر کیا
سپہ پر اگر یہ ہی تو سیہ ان کا ڈر کیا

۳۹

الحمد للہ حقی ہر بار زبان پر
کہ فاعتبروا یا اولی الابصار زبان پر

۴۰

ہولف عجب رنگ کا گردو نکی مکانین
تارو نکی رہن ہیں شجر کا ہ کے نہین

۴۱

قمری کو توجہ نہ سوی سرو رہا ہو
معشوق کی الفت دل عاشق ہی صبا ہو

۴۲

گر شتر فساد فراغ سے بولے
تو ہر شیہ کی کہاں شعاعی کی لہولے

۴۳

لالی کی جمین مین گل نرگس جو ملا ہو
گردو نکی شفق مین کل خورشید کھلا ہو

۴۴

تو ہی ذات عاطفت آقا کی سوا ہو

۱۵

یہ مرثیہ بہ نہج تمثیل نگارے
کہ اسمان خدا جنگ میں سفارت نہیں کرتے

۱۶

کاٹھی سے کھنچتی ہوئی تلوار کو دیکھا
بالائے ہوا برق شرر بار کو دیکھا

۱۷

آمادہ حد مرگ کی سیاح کٹرے ہیں
پہلو میں ہر قابض ارواح کٹرے ہیں

۱۸

سلام ان پہ جو کفر کی حد سے نکل آیا
یہ تحفہ بھی نثار بستہ حدیث نکل آیا

۱۹

یہ تیغ شہر یار کی چلنے کی گھڑی ہے
دشمن معبود سنبھلنے کی گھڑی ہے

۲۰

یہ اوج کیا تیغ شہر دوم کی چمک ہے
سیکھا چلن اوس صاعقہ کا برق فلک نے

۲۱

دیکھا یہ سبھوں نے یہ تیغ دو سر یا
تن سامنے تھا شہ کسی یا نہ کسی یا

۲۲

گر ہوش بجا ہوں تو ادھر بھاگ سکل کے
ہے طائر جان دیکھ یہ بجی میں اجل کے

۲۳

یہ شان دم حرب نہ دیکھی نہ سنی ہے
آفاق میں یہ ضرب نہ دیکھی نہ سنی ہے

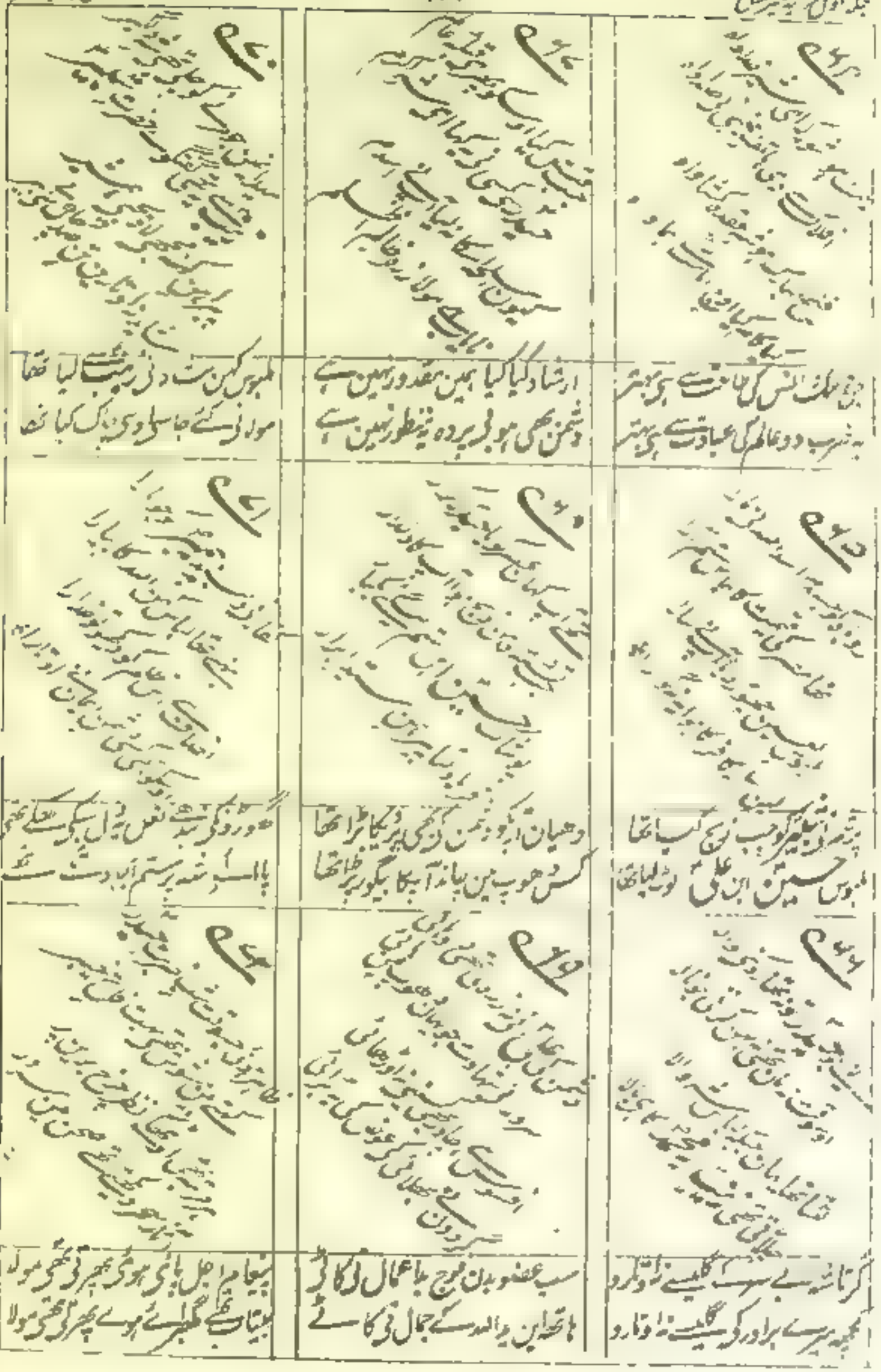

گھبرائی ہوئی یوں شہ صفدر نہیں دیکھا ایسا تو کبھی آپ کو مضطر نہیں دیکھا	تحفہ کوئی ملتا ہے تو لاتی ابھی پیارے معذور نہ ہونا کہ ہم آتی ابھی پیارے	سجدہ میں اجل آگئی سردار کی سر پر تلوار چلی حیدر کرار کے سر پر
واللہ کہ یہ خوف کی تشویش کی جا ہے مختار کو دربار میں مجبور سا پایا ہے	کافور سحر حق کی کرمی نے اوڑایا زنگ رخ شبیر یتیمی نے اوڑایا	سر کھولے ہیں خاصان خدا برہنہ سر شمشیر جفا کھائی ہے سجدہ میں علی نے
اے خوف کہ دل سینہ میں گھبرا ہی رہے ہے مالک کی ملاقات کا دن آ ہی رہے ہے	کرتے تھے سبھی منع پیمبر کے وصی کو کیا روک سکے تھی سب درو دیوار علی کو	بستی و بلند ہیں عجب حشر بپا ہے ہیں غشمیں علی زلزلہ میں عرش خدا ہے

۱۳

کس شخص نے بیجرم و خطا شاہ کو مارا
روزہ سے تھے جناب اسد اللہ کو مارا

۱۴

تھا حال اطہر شہنشاہ عرب کا
اوٹھا در مسجد سے ادھر شور غضب کا

۱۵

ارشاد کیا آپ نے ہی کام ہمارا
کہہ آئے یہ جلدی کوئی پیغام ہمارا

۱۶

انبوہ میں تم آئے تو سر ننگے نہیں
سجدے سے میں ہم آئے مرحبا ننگے نہیں

۱۷

افسوس کوئی موضعہ میں نہ پکارا پانی
انگوٹھے دم تک بن ہاتھ آیا پانی

۱۸

کیا بیٹی تھی ہے ہے شہزادی دو عالم کی
غش کھا کے گری پڑ تڑپ کے ایک بیکسی کے دم کی

۱۹

سر کھولے ہوئے ساتھ جو لوٹ پڑی تھی
چھینی تھی ردا اونٹ پر سوار کیا تھا

۲۰

سر ننگے تھے سن ہاتھ قلب دھڑی تھی
اجیالا دبے پیدر کا کر گیا تھا

۹۱

بشوار ہوئی زیست محمدؐ کی وصی کو
آلودۂ خون دیکھکے ہنستی ہے علیؑ کو

۹۲

سارا شفق خون سے ہوا لال ہے بی بی
خورشید امامت کا عجب حال ہے بی بی

۹۳

ہے خالب کوئی کوئی برسنیوالا ہے
بجروح محمدؐ کا وصی غش میں پڑا ہے

۹۴

دنیا علی کو نوحہ و ماتم نہ بھائے
روتا ہے رن ہمکو گذر جانیکا غم ہے

۹۵

سجن یہ تمہیں ادا ہو گیا بابا +
یوں گھر سے گئے اور یہ کیا ہو گیا بابا +

۹۶

کرتے ہی نظر زخم جبین شہ دیں کا
دل تھام کے دی مار اعمادی کو زمیں پر

۹۷

دنیا میں حق وکی نہ سنائی گئی کیونکر
دیہات یہ تلوار چلائی گئی کیونکر +

۹۸

کچھ موقعہ ستم نہیں بتی حاموش ہیں بابا
تو بولے ہوئی میں نہیں ہوش میں بابا!

۹۹

اللہ کا نمیعہ نہ بچیگا نہ بچے گا
آقائی دو عالم نہ بچے گا نہ بچے گا

شہزادی حضور رسالت مآب کے	ارے گلشن ہستی سے گذر جائینگے !!	ہی عشق محمؐد جب سوئے کوثر گئی حیدر
رہا کے بیڑیوں سے آپ ہمیں لبیک کے	نعمان اسی غم سے مر جائینگے !!	قنبر پہ طرح خاک اوڑا مر گئے حیدر

۴

اے عشق تو نے مجھ کو کیا خاک سے ہم
کیا کیا نہ دکھائی تری چالاکی ہے ہم
دو روز یہاں رہ کے علی کہتے ہیں سب
پیشے کو تو اچھا نہ کیا پر نام کیا ہے

۵

قاتل تجھے ہر صید پہ فتراک ہے تیار
ظالم ترے ہر دام میں ہے خاک ہے تیار
دارائی کا مدار ہے سفاک ہے تیار
سلطان ترے ہر ملک پہ بیباک ہے تیار

۶

ہر ایک کے ہاتھ میں ہے ترے ہاتھ کی مہندی
ہر ایک کے ہونٹوں پہ ہے تیرے پان کی سرخی
ہر ایک کے سینے پہ ہے تیرے ہار کی گلبدنی
ہر ایک کے دامن پہ ہے تیرے گلعذار کی گلبدنی

تمام پدر ہا خلف لاجواب سے
آدم تری قبر کا ہے نشان بتراب سے

سب فیضیاب صورت پرناو پیر ہیں
سب تجھ سے ہیں بادشا اسی در کے فقیر ہیں

کیا آسیے ہیں زنگ کے جمیں تہ بال ہے
سو منھ صاف دیکھیو یہ صفائی کا حال ہے

۷

سو جہ سے زیادہ یہاں جو شہ امام ہیں
دنکا ہی یہ مقام جو پہلے امام ہیں

جی چاہتا ہے جانب جنت سجائیں ہم
بستر اسی بہشت کے در پر لگائیں ہم

بھولا بچا جو صحن میں کوئی مقصود مل گئے
جب چل گئی ہوا گل امید کھل گئے

مدت سے آسمان کمر ہی جھکا ہوا
پر ہے فقط انہیں کے سبب سے رکا ہوا

۸

دیوار و در کو دیکھو تو نہیں کیا آب و تاب ہے
جو رشک ہے دہائی شب ماہتاب ہے

سہرا کہاں یہ جلق فگن ہی ضریح پر
سورج مرا یہیں ہی کرن ہی ضریح پر

۱۱	۱۲	۱۳
ہر صبح سا منی جو نکلتا ہے آفتاب سو ہاتھ کا کلیجہ اچھلتا ہے آفتاب	ہے شہ اپاق روضہ شاہ عرب ہمین دیکھین غلام کیا وہ دربارکب ہمین	اہل عزا ہین منبر زیبا کی سایے مین اہل بہشت بیٹھے ہین طوبا کے سایے مین
۱۴	۱۵	۱۶
ست ہو نکو وہ مقام کہ بنکر سپند ہو جنت کے در کھلین جو وہان آنکھ بند ہو	سب ل[illegible] ہین جو داغ ہن [illegible] کی دل ہن	سب جو نسٹ نلوس عیان خاص و عام کی سو جانسٹ ہین عاشق و پیرو امام کی
۱۷	۱۸	۱۹
ہمر شبہ جبی طواف کا فرش سے حتا نصیب ہو نکی خدا کا وہ عرش ہے	یا مرتضی [illegible] ست بے نہایت ست ہنگام [illegible] وقت عنایت ست	یون اہل طاہر آئے تو گیا خاک آگئی سب جو بخین پاک آ گئے

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

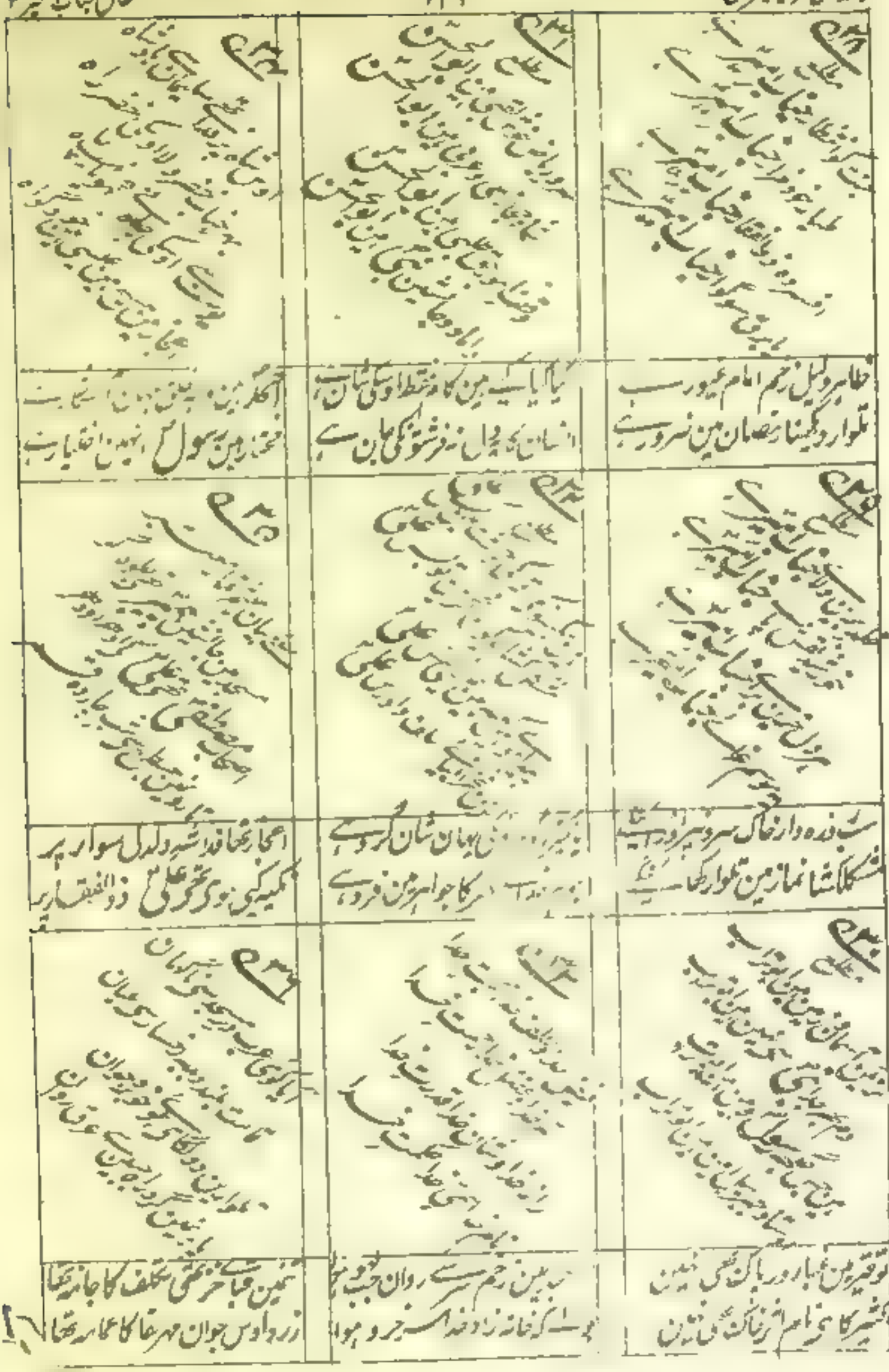

ظاہر دلیل رحم امام غیور ہے — یا آیہ یہ مین کا منطا وسکی شان ہے — انجام مین یہ بھی زبان استغاثہ ہے
تلوار دیکھنا مژہ مان مین سرور ہے — انسان کا ہے یہ وال نہ فرشتونکی جان ہے — محتاج مین رسول کے انبیا مین اختیار ہے

۳۴

جلدی تمام عالم اسلام کو ہے صدمہ
تم ہو بھی احمد مختار کون ہے

سب ہو گئے اسیر اسکی مہم کیا مجال ہے
بے آفتاب صبح کا ہونا محال ہے

چلتا ہو تین بھی جلد فراہم زمانہ ہو
یہ لاش سونپے دشت نجف کو روانہ ہو

۳۵

بھائی محمد حنفی کا کون ہے
مرد کو جان دے وہ بھائی کو ہے

سب جانتا ہوں غدرت پروردگار کی
کیا اعتبار ہے تجھے مجھ خاکسار سے

مردے کو لاد سر سے صدا دی بکائے
تابوت لا ہی اونٹ سے نیچے اوتار لے

۳۶

ہو گا خدا کی ہاتھ سے میرا کام سے
تم میں بتا کو سکا یہ کام سے

استاد ہے زمانہ احسان کا
استاد جو مرے ساتھ کیا ہے جہان کا

مردے کو لاد سر سے صدا دی بکائے
تابوت لا ہی اونٹ سے نیچے اوتار لے

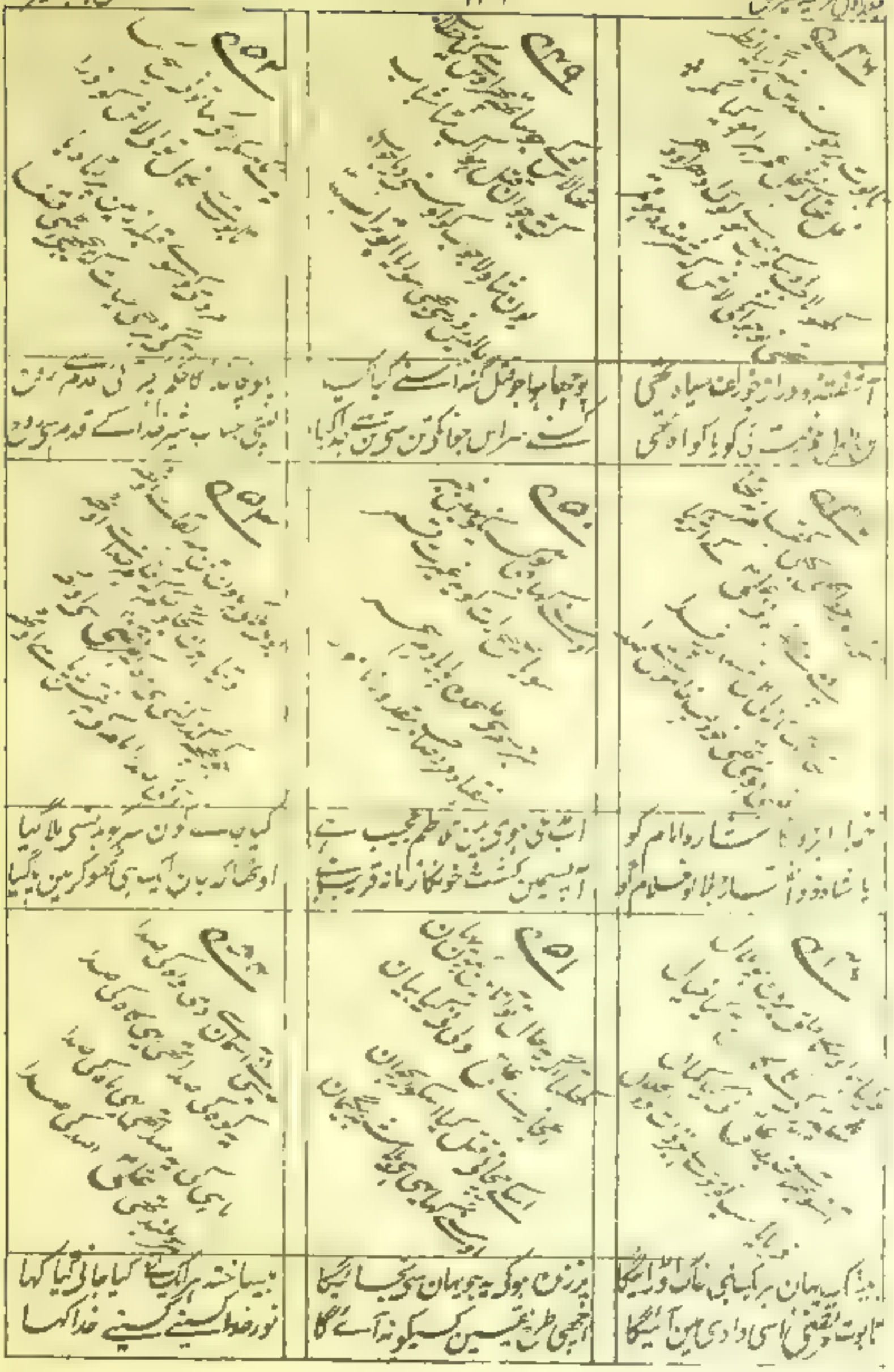

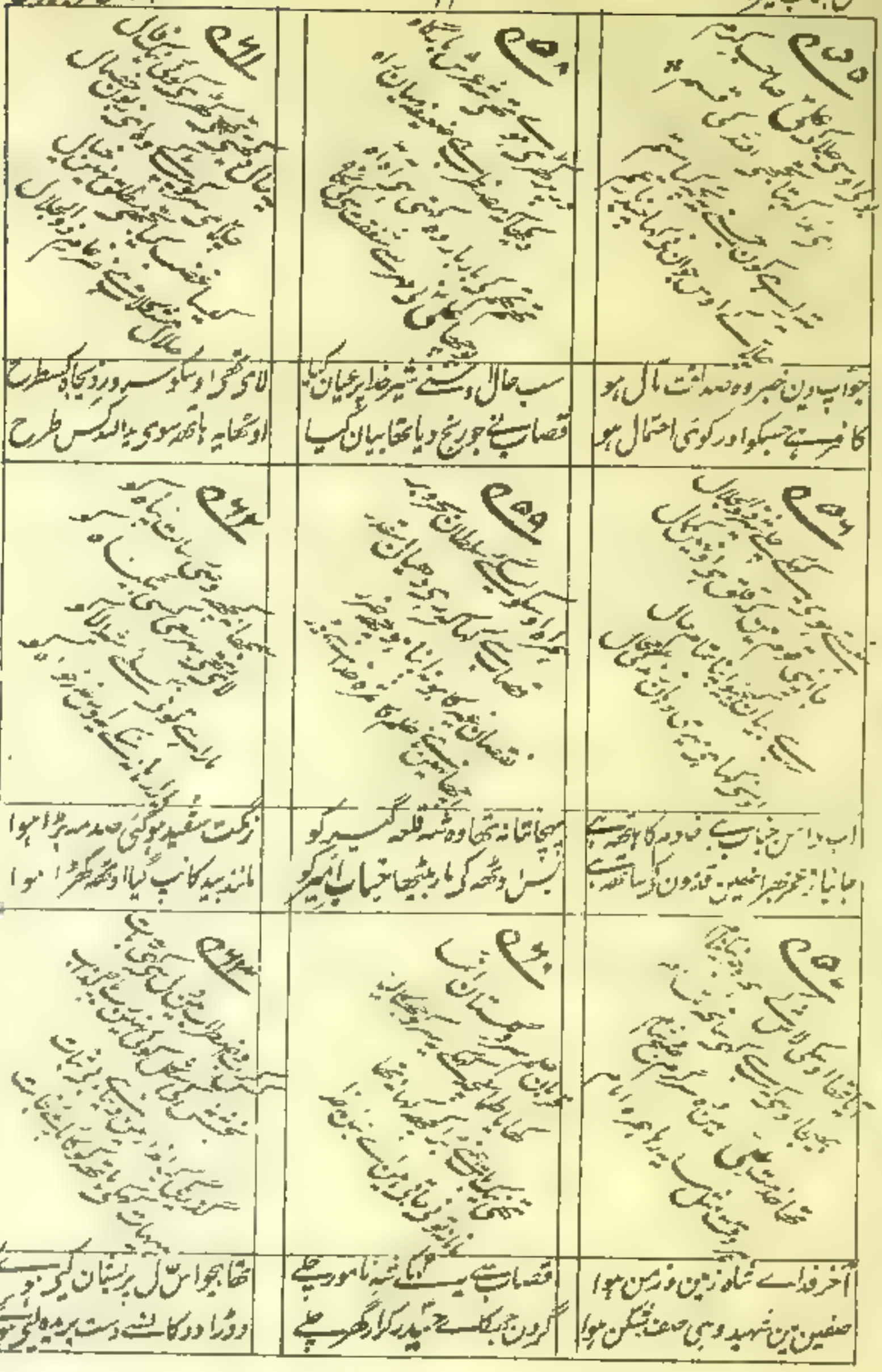

جواب دیں خبر وہ صداقت مآل ہو
کافر ہے جسکو اور کوئی احتمال ہو

سب حال دستے شیر خدا پر عیاں کیا
قصاب نے جو رنج دیا تھا بیاں کیا

لاکے نکالا دستہ کو سر در دیا کہ بسطرح
اوٹھایہ ہاتھ سوی بیالہ کس طرح

اب دامن جناب ہے خادم کا ہاتھ ہے
جانا نہ تم خبر امیں قدموں کے ساتھ ہے

پہچانتا نہ تھا وہ شہ قلعہ گیر کو
بس دیکھ کی مار بیٹھا جناب امیر کو

زخمت شدید ہو گئی صدمہ بڑا ہوا
مانند بید کانپ گیا دیکھ گرا ہوا

آخر فدائے شاہ زمین پر زمین ہوا
صفین میں شہید وہی صف شکن ہوا

قصاب سے یہ کہکے شہ نامور چلے
گردن جھکائے حیدر کرار گھر چلے

تھا جو اس آل پر بستان کیے ہوئے
دوڑا دو کاٹنے دست بریدہ لیے ہوئے

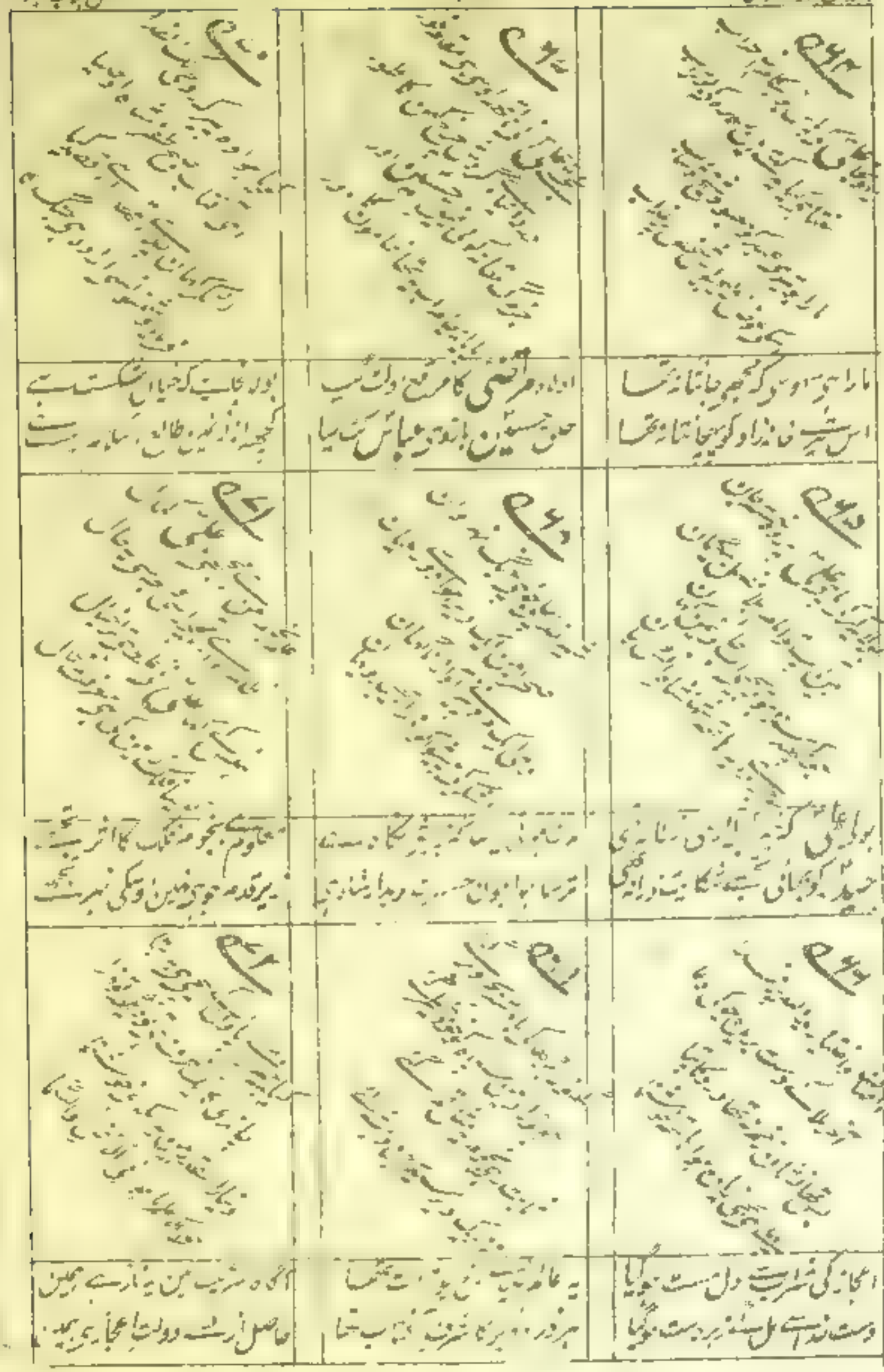

بولی خدا کی بات ہماری نبھانی ہے
ہالف کی کتھی صدا پہ وفا یاد گار ہے
سچ ہی جو ماتھ ہو نصرتی کی یہ تری تلوار ہے

ہشت بہشت پر یہ جہاد و قتال ہے
یہ آخری جہاد شہِ ذوالفقار ہے
سر پر علی کے یہ تری تلوار ہے

آگاہ درک و زیست کو جانتا نہیں
سمشیر ابن لحم غدار سے گیا
اب آمد و شد عہد جہاں پر ہے

ہم جانتے ہیں جو کوئی جانتا نہیں
سیفِ خدا کی مذہ کو تلوار لگیا
یہ عہد شرع عہد جہاں پر ہے

آنکھوں میں روشنی پہ جہاں کی جہاں گئی
سچ یہ ہے خون حسین مفدر بہا گیا
دست خدا سی دولت دین ہاتھ آگئی
یہ تیغ بیدریغ بڑے کام آگئی

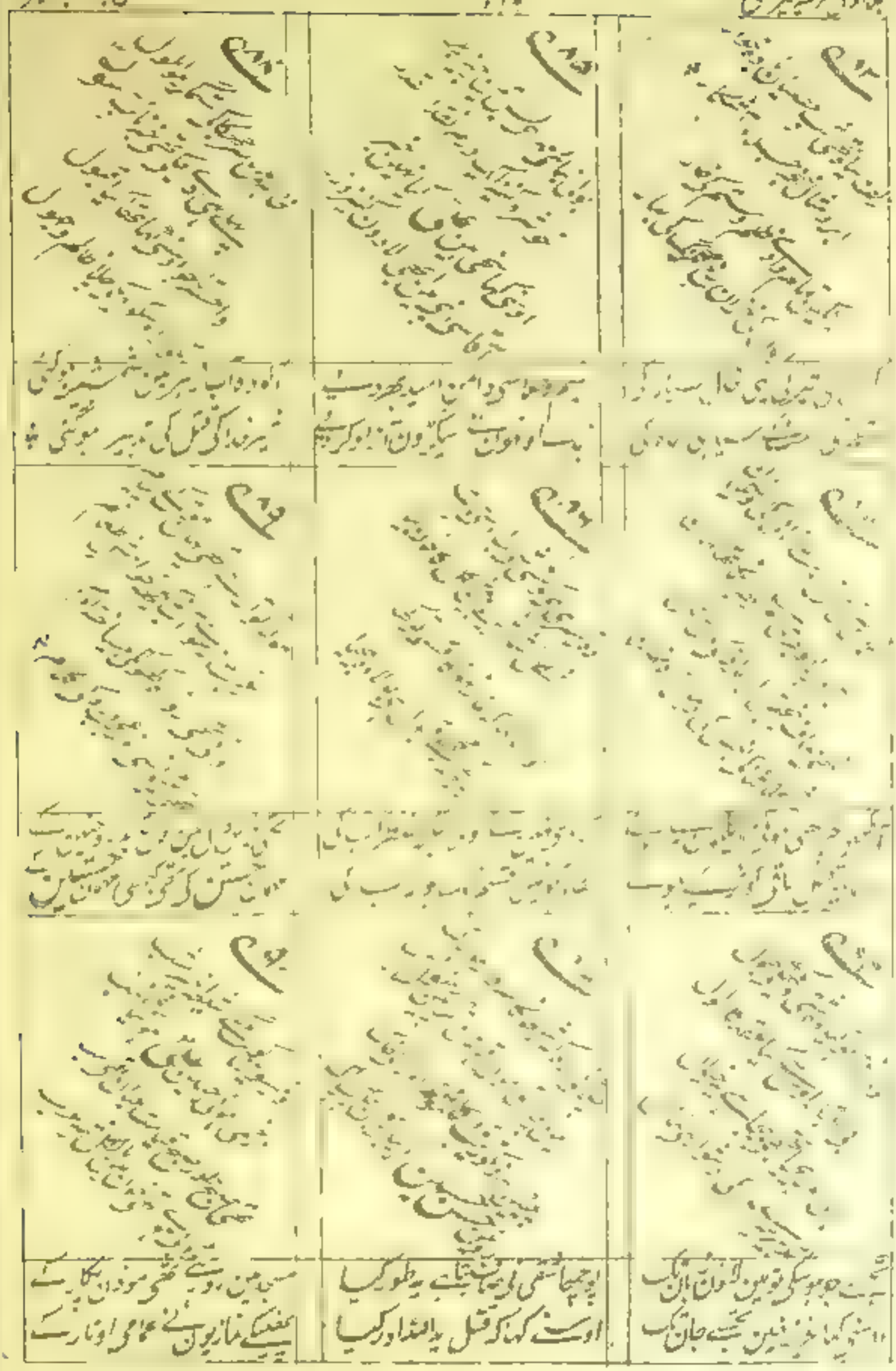

۹۱

دو سدنسی روز رنگ بدلتا ہی آفتاب
ڈوبا ہوا لہو میں نکلتا ہی آفتاب

۹۲

آیا زرہم بادشہ مشرقین پر
لواریں پڑ رہی تھیں ہزاروں حسینؑ پر

۹۳

لو یا وفا کی تیغ ستم و جہل کو بھیجدو
شربت کا جام باپ کے قاتل کو بھیجدو

۹۴

کر نہ چکے تو عفو ہمارا شعار ہے
کل ایک ضرب کا تمہیں بھرا اختیار ہے

۹۵

روز یہ کہتی تھی امام دو عالم سے
گھر میں خدا کے گھر سے علیؑ زخم خوردہ آئے

۹۶

بانی بدی کا نواسہ حسینؑ ہے
اے شمر جن روز کا پیاسا حسینؑ ہے

۹۷

چہرہ ہے زرد جاند سا افشا بدل گیا
سب ہے لہو امام بدن کا نکل گیا

۹۸

اب موت آرہی ہی نظر ہر سو سے
ہٹ جاؤ تم لشکر کی میان بلا دو سے

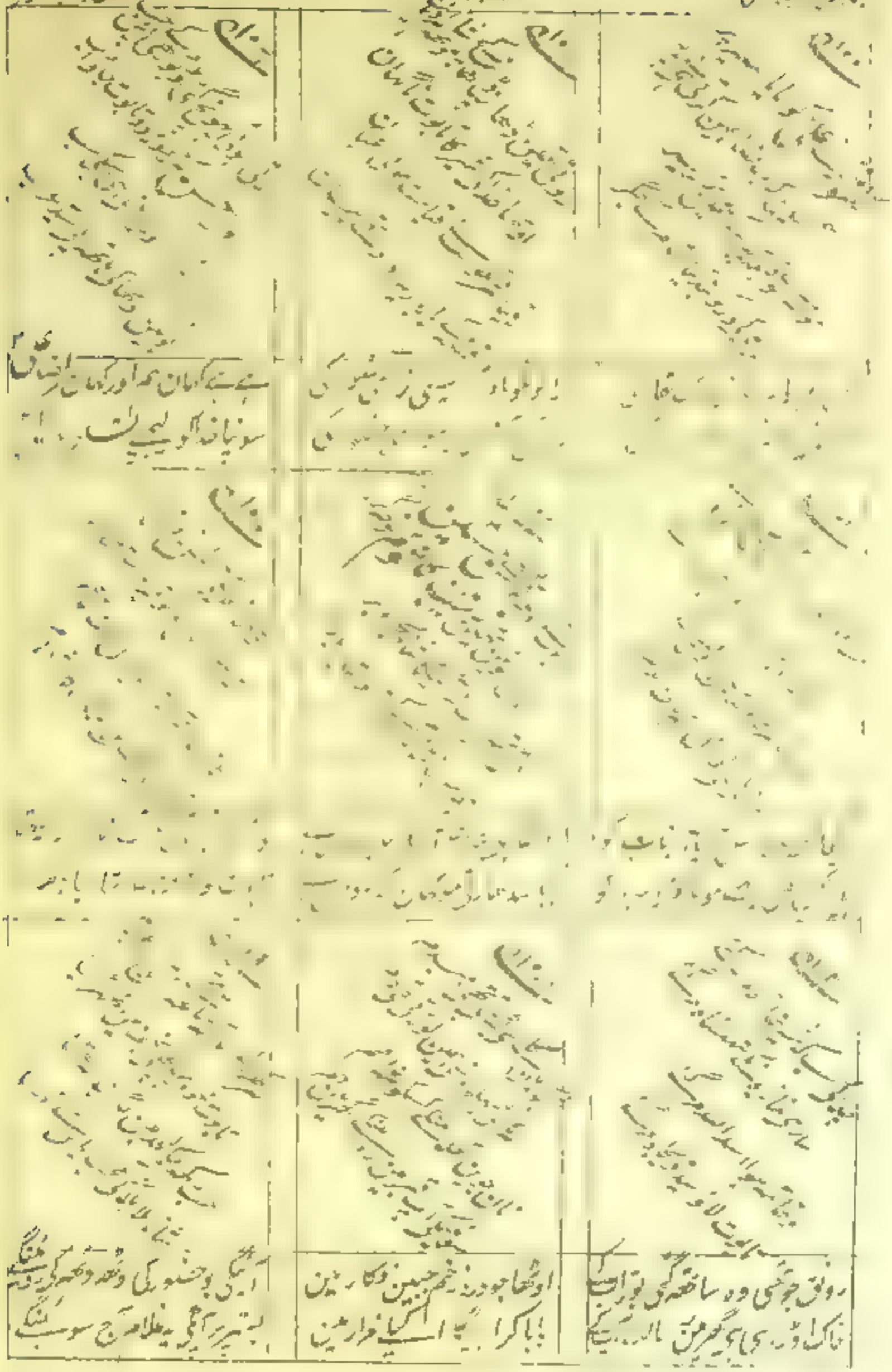

۱۱۰

سر زیر سوا ہی خالق یکتا نہیں کوئی
ما سا بھی پوجنے والا نہیں کوئی

۱۱۱

ہر دم خدا کی شکر کا نعرہ بلند ہے
حمد و ثنائے رب دو عالم پسند ہے

۱۱۲

مانوس ہر سانحہ ہی دو نیا آپ سے
ہوگی یہ خاصیتیں تو نہ ہانسے نہ باپ سے

۱۱۳

الفت نہ مال و زر سے نہ خویش و اقتدار سے
کیا کام تجکو بھائی غریبوں کے نام سے

۱۱۴

ای کاش مر ہی جاؤں غضب سے فضا میں
گر وہ نہیں تو جینے کا دم پھر فزا نہیں

۱۱۵

الفت مگر تجھے کسی معجز نما کی ہے
کیا مشکل ای غریب تری آشنا کی ہے

۱۱۶

ہر دم خدا کی شکر کا نعرہ بلند ہے
حمد و ثنائے رب دو عالم پسند ہے

۱۱۷

ہے یہ سبب فقیر کی راحت کا چین کا
ہوا حسین ہاں وہ پدر تھا مسکین کا

۱۱۸

ای شخص تیرا دوست جہانسے گذر گیا
مجروح تین روز سے تھا آج مر گیا

۱۲۰

ای شاہزادہ خلق کی رہبر کو ہے گیا
جلدی بتا جہاں ہے پیمبر دفن ہو گیا

۱۲۱

موجہ بلا عبا جہاں سے گذر گیا
لٹیا علیؑ کی قبر سے دروازہ گیا

۱۲۲

ای بحر کے نشیب پہ لاکی قبر ہے
اب لیجلو گے تم ہمیں بابا کی قبر پر

۱۲۳

اے وقت زینت شہ مردان پر رہا
ماتم کرو اب وقت جناب امیرؑ کا

۴

شانِ صنعِ صنع کی قاطع دلیل ہے
ہر ہر ملک علی کی فضیلت

جلد سالشت و موجہ ہی ویسی ہی ہاتھ ہے
گہوارا ایسے ہاتھ والیسی ہی ہاتھ ہے

گویا تھی فصلِ حق سی زبان ذوالفقار کی
کھولیں جو تین باتین فاطمہ زہرا سی ہاتھ کی

۵

جوہر شجیعِ شاہِ امام حسن حسین
حسان تمام اہلِ کے ذی فنین

حیران ہے عقل صنعِ خدائی جنبل میں
بجلی کو جڑ دیا ہی دلِ جبرئیل میں

لے صاحب آہ خلق ہیں بولی ہی ذوالفقار
موجہ کو چھپا ہی میانین روئی ہی ذوالفقار

۶

ہیں دعا ثنا کی بھی مستحق ہر ہر مسلمان کو
حاضر ہے ذبہ ہم اہلِ دسکی سلام کو

یارانِ ہمراہ کی اہلِ ماہین فلک کا ہو
صبح کا بان ہو تو چہرہ سمک کا ہو

جو کہا ہی سات سیہ تاب میر سے

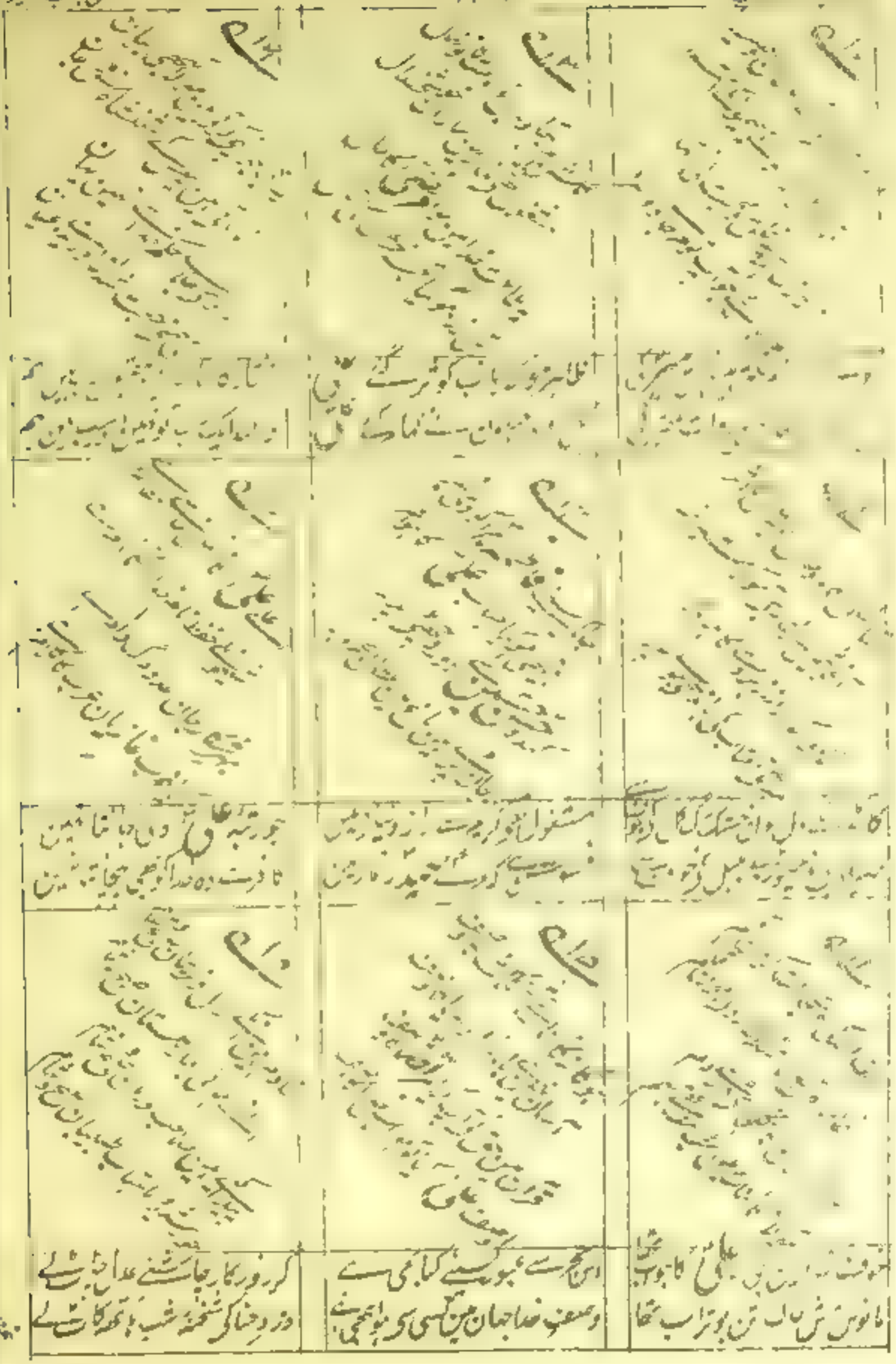

۱۹

طاؤس نیست گلشن ہستی کو چھوڑ دے
مرغابچی نہ آب پرستی کو چھوڑ دے

۲۰

ہر باغبان کی دولت دنیا کی آرزو
تھی عظیم کی شکم میں ہمیشہ رسول کی

۲۱

خاتم ہی کی نسبت مشکل کشا ہے
اگر موئے میں خسیر کے بھی دست رضا ہے

۲۲

بلبل صفت کلام ہے ہر گلعذار کا
گل ہے یہ باغ دہر علی کی بہار کا

۲۳

ہے مہ جو عروج شہ لاجواب کی
ہر شب ہے دیدہ عاشق آفتاب کی

۲۴

تھا وقت ایک سب کہیں جانا ضرور تھا
ہر ایک جا وہی نبی کا ظہور تھا

۲۵

وہ کھلا دو جگ کی سیر کو مشکل کشا ہے
اور ہے کھولہ دیکھ لے وہ خضر آپ ہے

۲۶

طائر ہیں عقدی غنچہ انجم کے کھول لے
بلبل گل قمر کو زر گل سی ہول لے

۲۷

دشمنوں کو خط شوق ہوں
وہ جبین جو بیریان ہوں گرداب ہو

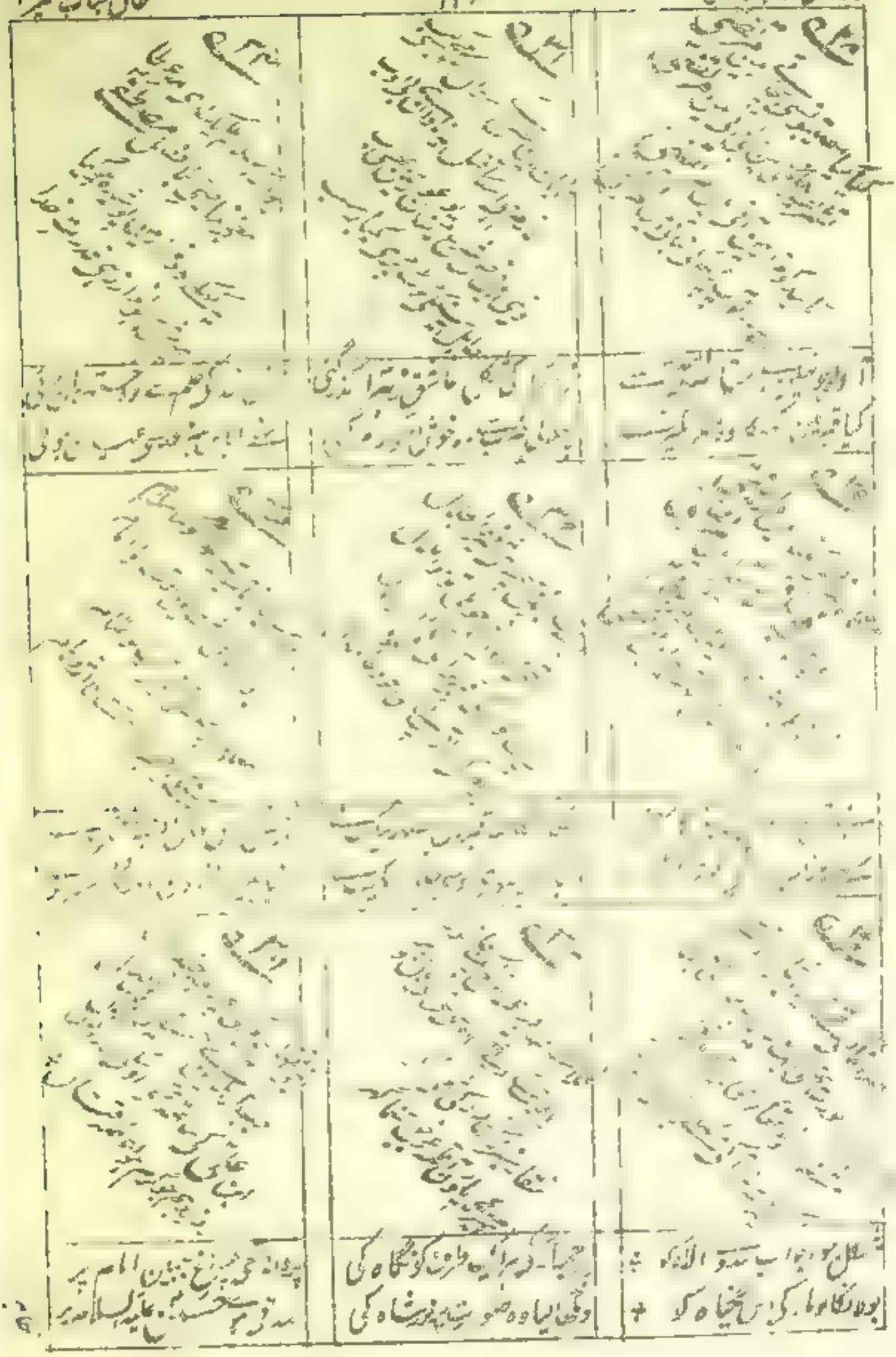

سلام مو جواب سلام الذکر ÷ | بیان۔ دوسرا یہ طرز کو نگاہ کی | پیدائش حضرت بنیان الام پر
بولا نگاہ ما کی اس بیاہ کو + | دکھلیا وہ صورت شہ دین شاہ کی | سلام تو ہو حضرت علیہ السلام پر

جب یہ منادی ہی ہوتی رہے
شرمی سر جھکائے علی سوچتے رہے

لالی جن میرے پاس ہاتھ ہی کوئی
لینا جو اپنا زر وہ دنیا ہاتھ سے

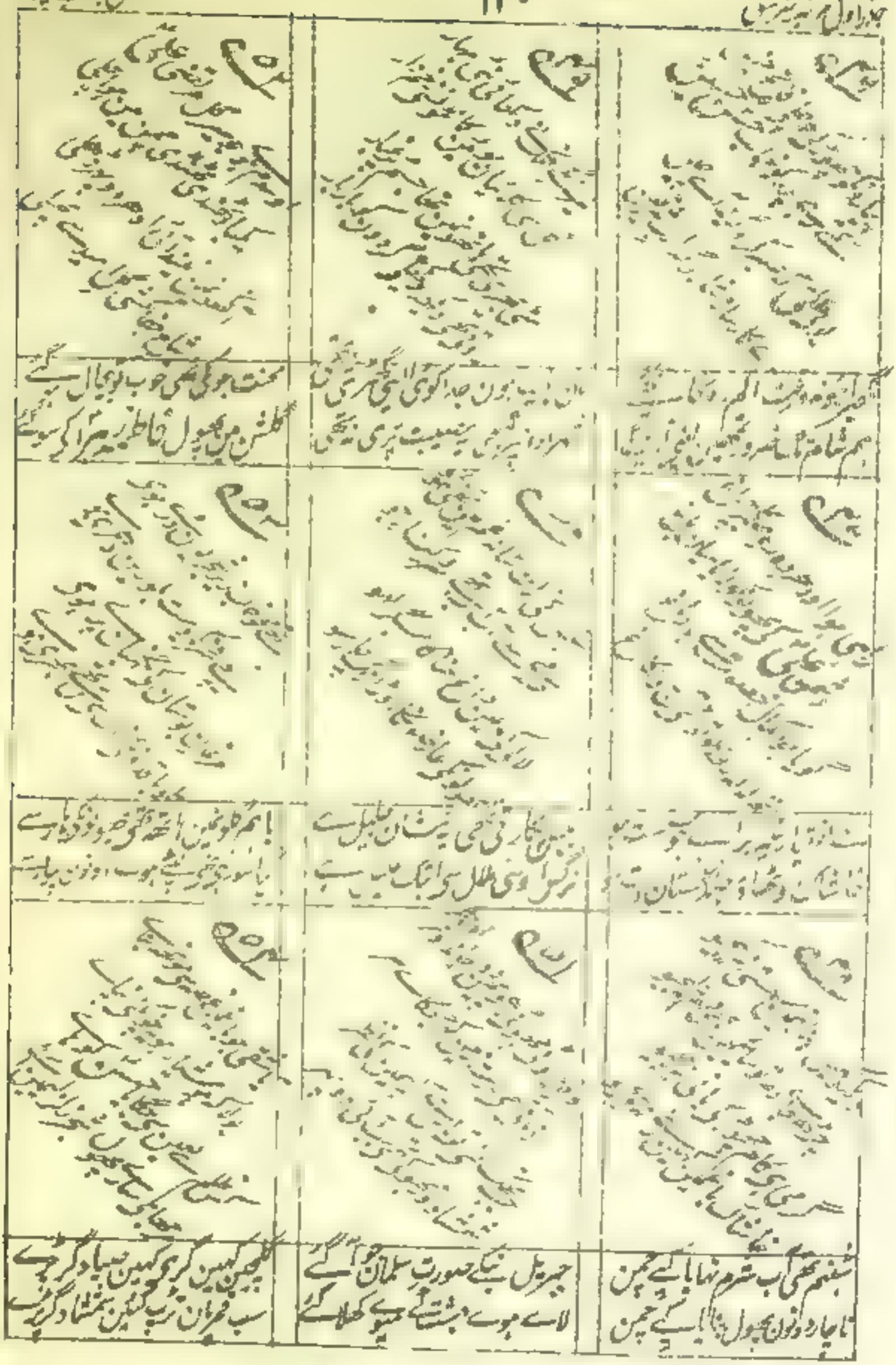

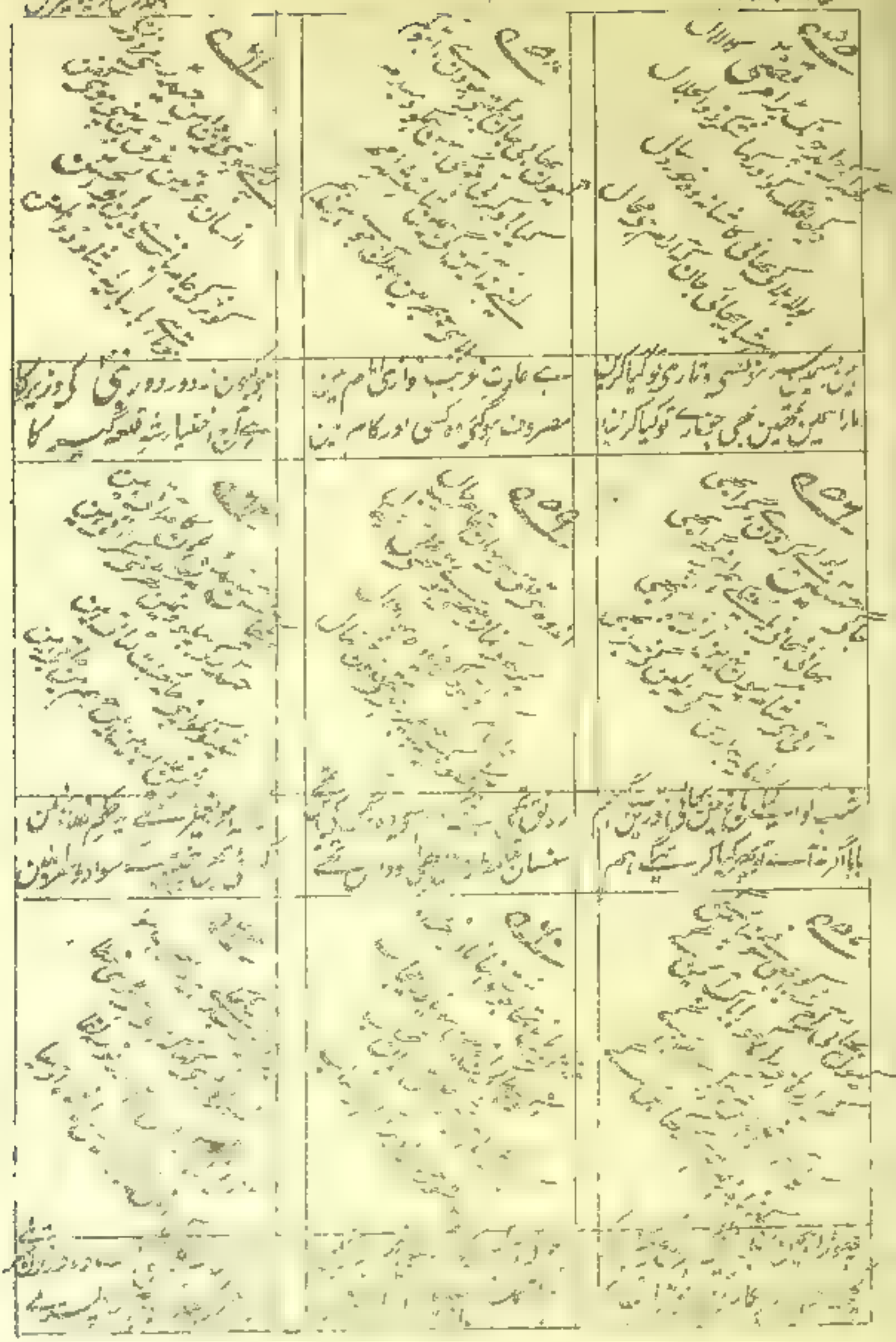

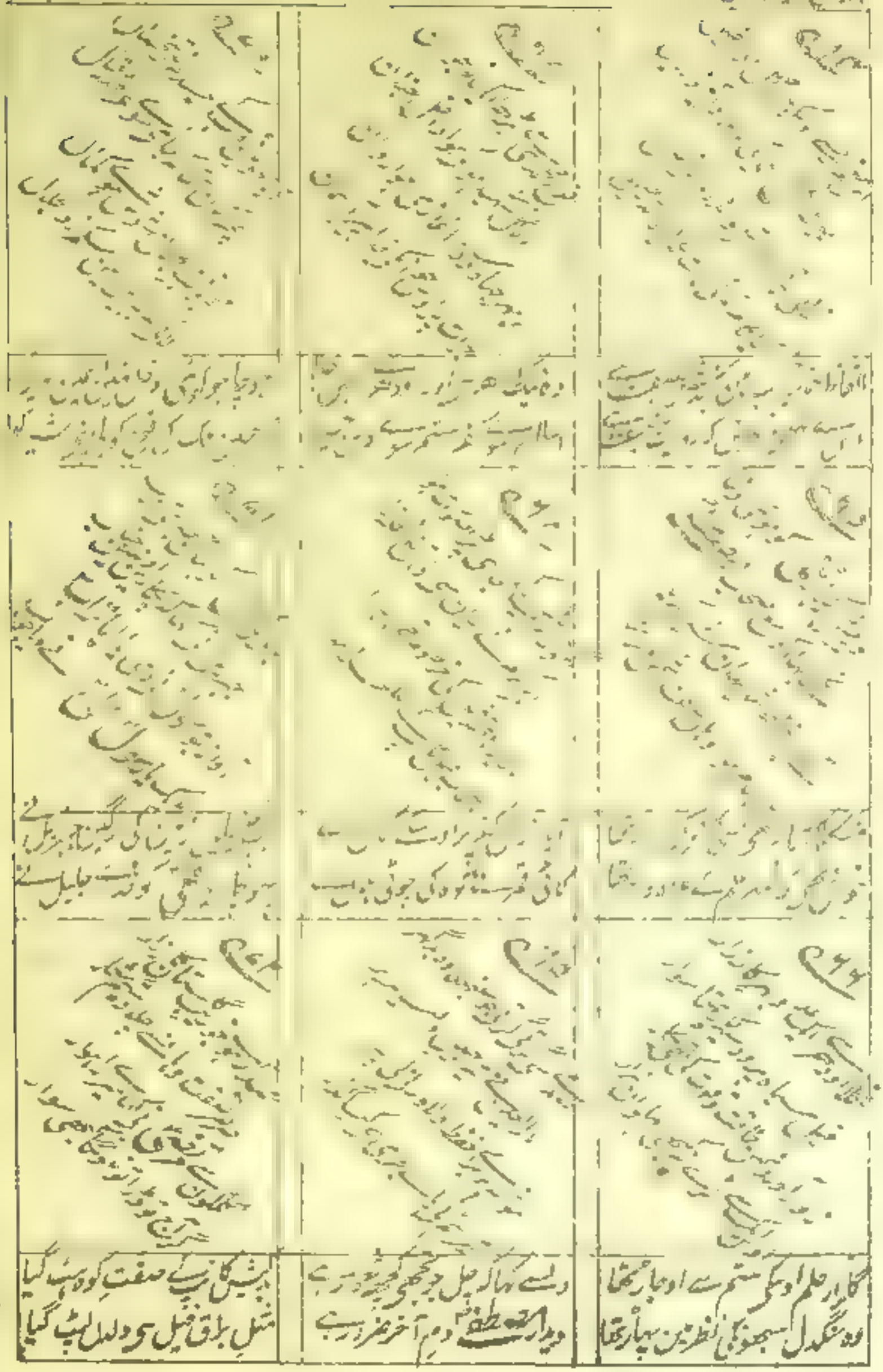

	او سدن کی خصومت سے ابھی کہہ جا ہے	دو ٹکڑی کو لی حقا کو می مرد و دل کیا
	بجلی کو ایک خطبہ ٹھہر نا محال ہے	بالفعل کی موخصہ سو فوجہ حسین نکل کیا
	دشمن کی جان خنجر فولاد میں چھپی	اب ہی قریں بلند جو تھی پست ہو گئے
	بجلی جو بھاگی دامن صیاد میں چھپی	بیش آ کے زیر سایہ زبردست ہو گئے
	او نچا ہوا جو صاعقہ مرتضیٰ علی	سکان نہ سپہر کی آنکھیں جھپک گئیں
	چلائے آسمان سے عیسیٰ کہ یا علی	بجلیاں یہ ایک جگہ پہ تھک کر گئیں

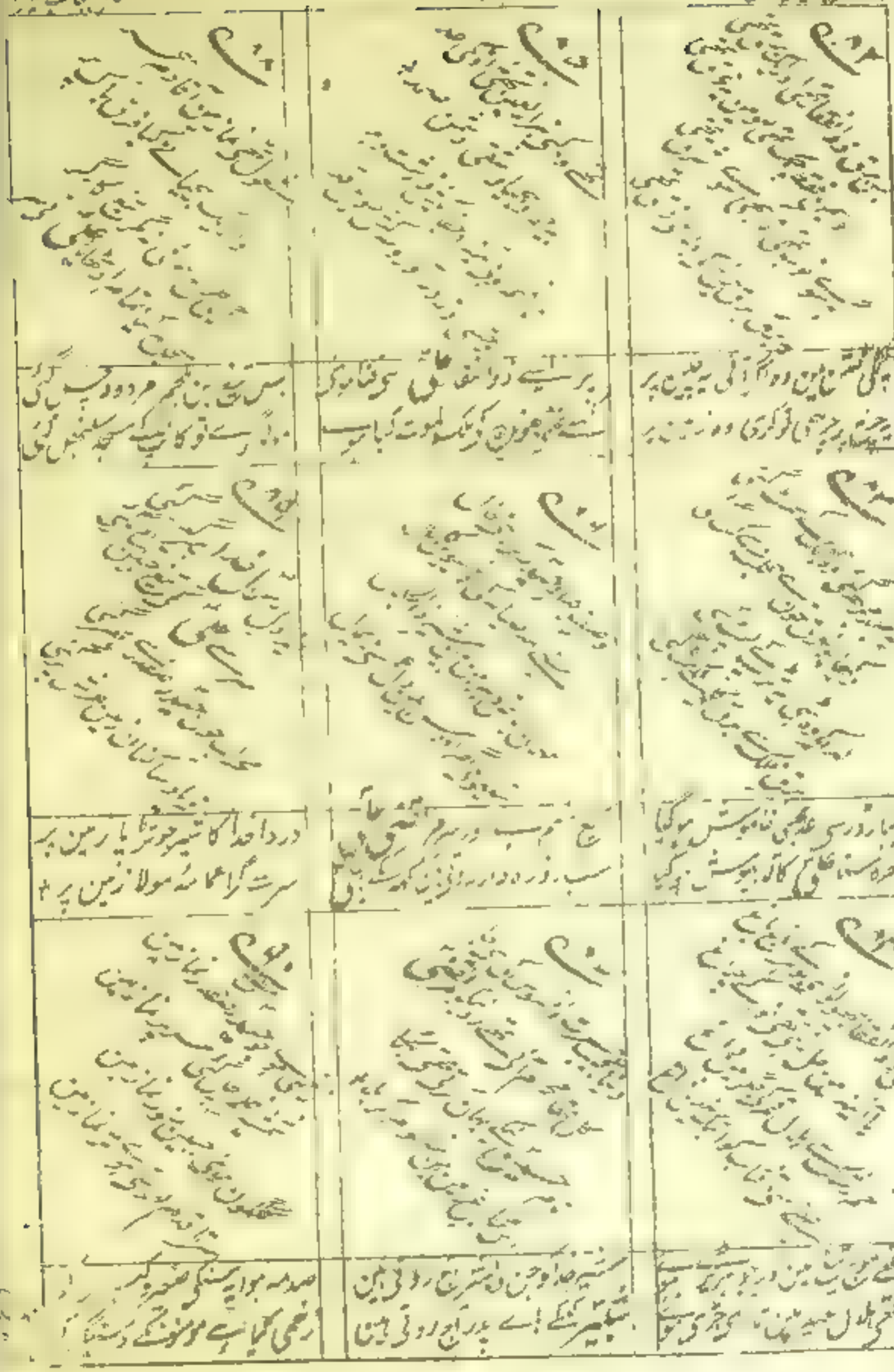

۹۱

ہاں اے دل غمزدہ تجھکو ہے کیا ہوا
کس لئے تو ہے اسقدر محزون و مبتلا

۹۲

ہے کون سی وہ چیز جو تجھکو نہیں ملی
کیا وجہ ہے کہ تجھکو نہیں ہے کسی سے دل لگی

۹۳

تو کون ہے کہ تجھکو ہے اتنا ملال و غم
کیا ہے سبب کہ تجھکو نہیں ہے کسی سے کم

۹۴

اے دل تجھے ہوا ہے کیا کس لئے تو ہے بیقرار
کیا ہے سبب کہ تجھکو نہیں ہے کسی سے کم

۹۵

اے دل تجھے ہوا ہے کیا کس لئے تو ہے بیقرار
کیا ہے سبب کہ تجھکو نہیں ہے کسی سے کم

۹۶

اے دل تجھے ہوا ہے کیا کس لئے تو ہے بیقرار
کیا ہے سبب کہ تجھکو نہیں ہے کسی سے کم

دیدار آخری ہے نبی کی ذرا کا
دیکھے آئین جبل کی حال جناب امیر کا

موکھے پر ملی تھی خاک یتیمانہ جامہ تھا
ہر سمت قبا سیاہ تھی کالا عمامہ تھا

عارض میں زرد گاش رخ فدرے کا
ہیں سر دا تھے پاؤں جناب امیر کا

تھا حال غیر از انام فلک احتشام کا
چوما گلا حسینؑ علیہ السلام کا

ہشیار تھے حسینؑ سے اب ہم تمام ہیں
بابا نے کی قضا وہ زمانہ نہیں رہا

اور دیا یہ حال خبر تشنگی کا آقا ہوا
رسی بندشی تھی ہاتھ میں سر تھا گلا جدا

اور وہ جہان سے مالک و مختار مر گئے
آقا ذرا کہ حسینؑ دگر ار مر گئے

اس بیکسی سے بھائی کی موقع پر نگاہ کی
بسیاختہ حسینؑ نے چلا کے آہ کی

۱۰۹

ہے ہی خدا کی شیر کہا اور گر پڑے

۱۱۰

پہ سادہ باسعجھوں کے جناب امیر کا

۱۱۱

سے تیغ ذوالفقار کی جوہر گئی کمر

۱۱۲

معبود کا مصلے و نمایاں دھر گیا
دنیا سے رب منبر و محراب اوٹھ گیا

۱۱۳

ہم سب کی زندگی کی سہاری کی میر ہو

۱۱۴

لوگو گدھر میں جلد تباہ حسینؑ کو

۱۱۵

عباس قوی پشت باز و حسینؑ کا

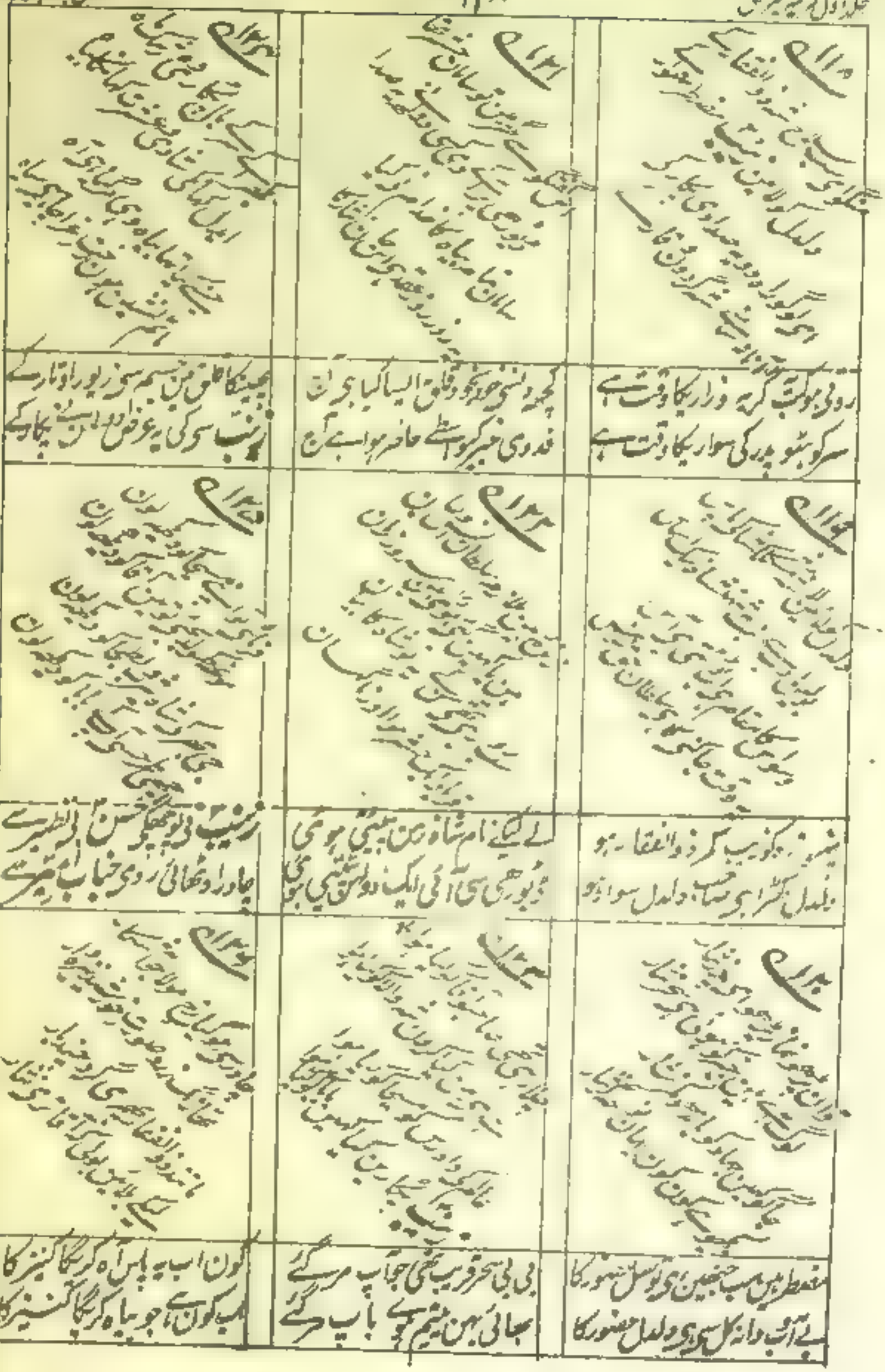

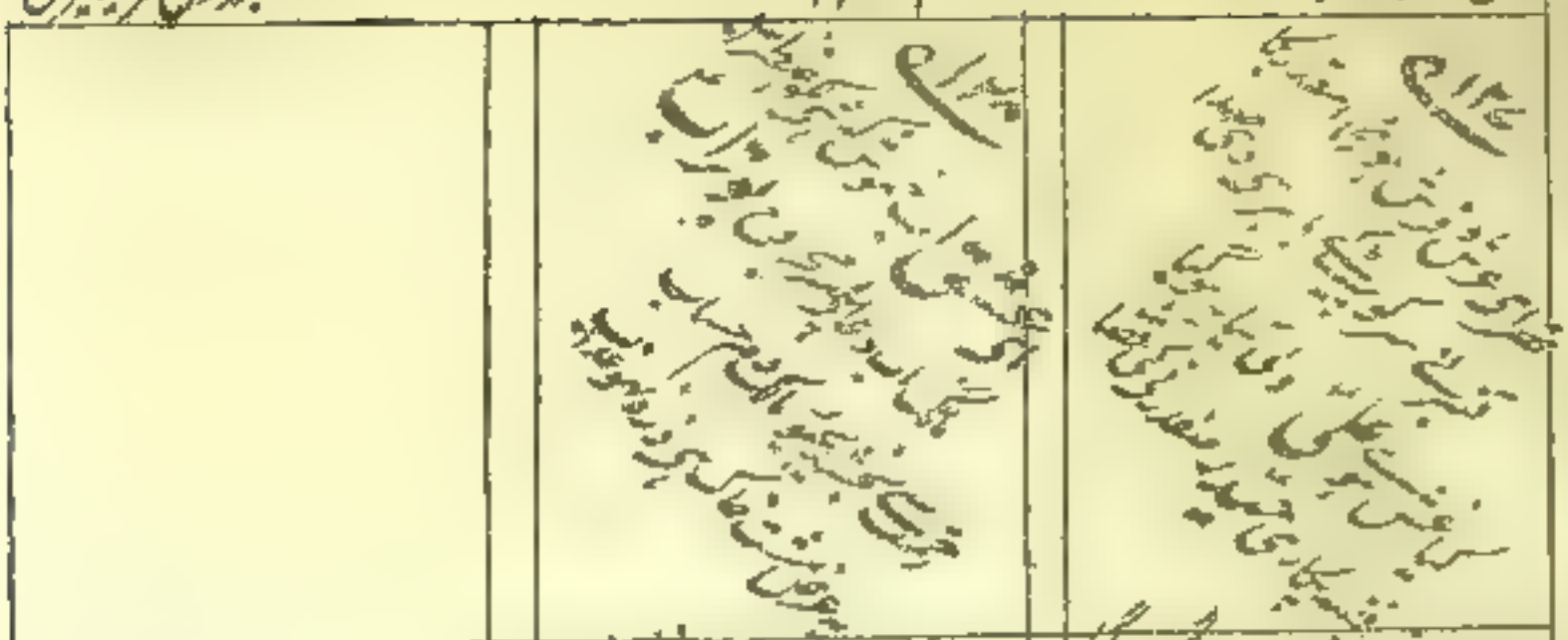

مرے حضور با غبان سی گذرگئے
ای ذی نیاز ہو نہ اذیت فشار میں

قنبر غضب ہوا اسد اللہ مر گئے
آئین مدد کو حیدر صفدر فرار میں

۴
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا

۵
کون بیکس ہے جو سینہ کی حسین کو
کون بیکس ہے جو سینہ کی حسین کو

۶
بج قمر فرد ہے ماہ منیر کا
بج قمر فرد ہے ماہ منیر کا

۴
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا

۵
اللہ کی عم میں بجلے حسین کو
اللہ کی عم میں بجلے حسین کو

۶
سفر ہے آفتاب جناب امیر کا
سفر ہے آفتاب جناب امیر کا

۴
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا

۵
جو پوچھا ہے کسے ہیں شبیر کے
جو پوچھا ہے کسے ہیں شبیر کے

۶
مشتاق مجھ سے ہی نعت لب کا
مشتاق مجھ سے ہی نعت لب کا

۴
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا

۵
افسوس ہم جناب برادر سے چھپ گئے
افسوس ہم جناب برادر سے چھپ گئے

۶
وہ ماتھ تھی جناب رسالت مآب کی
وہ ماتھ تھی جناب رسالت مآب کی

۴
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا
ذکر ہے حسن کے طور و طریق و بیان کا

۵
اور قد اپنے لاشہ شبیر گیا
اور قد اپنے لاشہ شبیر گیا

۶
مولی نشانی فاطمہ زہرا کے لال کی
مولی نشانی فاطمہ زہرا کے لال کی

۱۰

جب تک بیان نہ کرلیں اپنا آفتاب
ہم بھی نہ کھولیں منہ سے کسی پر لبِ خطاب

جب تک نہ ہو حسینؑ کی رخصت کا انتظام
ہم بھی نہ کھولیں منہ سے کسی پر لبِ خطاب

آنسو بھائی فاطمہؑ کے دونوں آنکھ سے

۱۱

اب آپ کے نہ آنے تک اے صبح تیرہ رات
تنہا نماز شب کو پڑھیگا حسینؑ آج

اب آپ کے نہ آنے تک اے صبح تیرہ رات
تنہا نماز شب کو پڑھیگا حسینؑ آج

۱۲

ہو ہو کے رخصت آپ کو بھیجا بری ہوئے
دیوروں نن سے دیور نن بھائی بکھری ہوئے

ہو ہو کے رخصت آپ کو بھیجا بری ہوئے
دیوروں نن سے دیور نن بھائی بکھری ہوئے

۱۳

افسوس کون جاتا ہے اور اکیلا جدا ہوا
اسکو جو بھیجا خاک میں بھائی نہ کیا ہوا

افسوس کون جاتا ہے اور اکیلا جدا ہوا
اسکو جو بھیجا خاک میں بھائی نہ کیا ہوا

۱۴

ہیہات کیا کہوں میں برسے خدا جانے کیا ہوا
بھائی کو بھیجا خاک میں بھائی نہ کیا ہوا

ہیہات کیا کہوں میں برسے خدا جانے کیا ہوا
بھائی کو بھیجا خاک میں بھائی نہ کیا ہوا

۱۵

ہے ہے غضب انھیں کی پڑے بھائی مرگئے
دولت نہیں وہ کثرت اور روضیاں نہیں

ہے ہے غضب انھیں کی پڑے بھائی مرگئے
سب گھر میں ہیں حسنؑ مجتبیٰ نہیں

۱۰۶

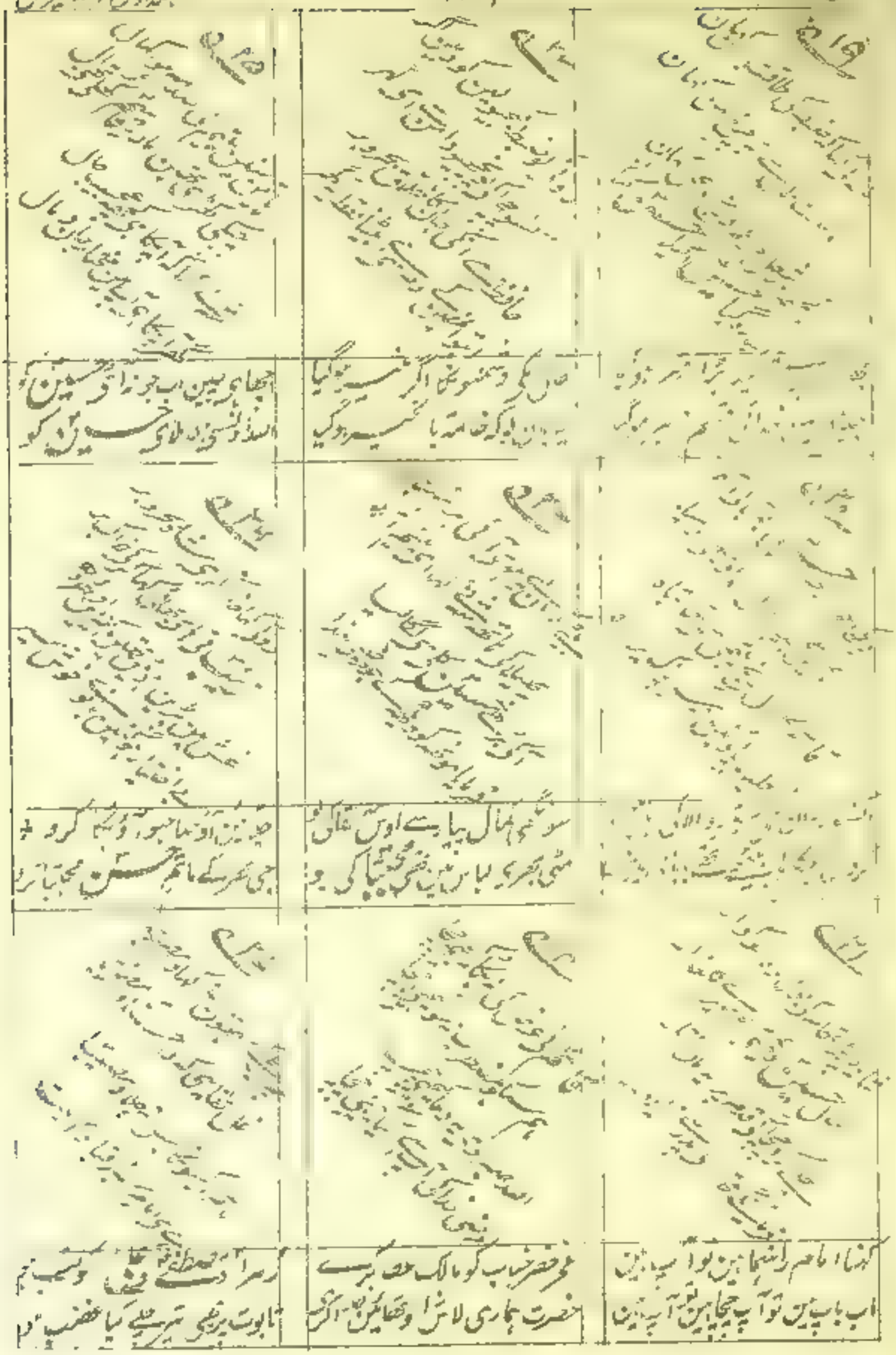

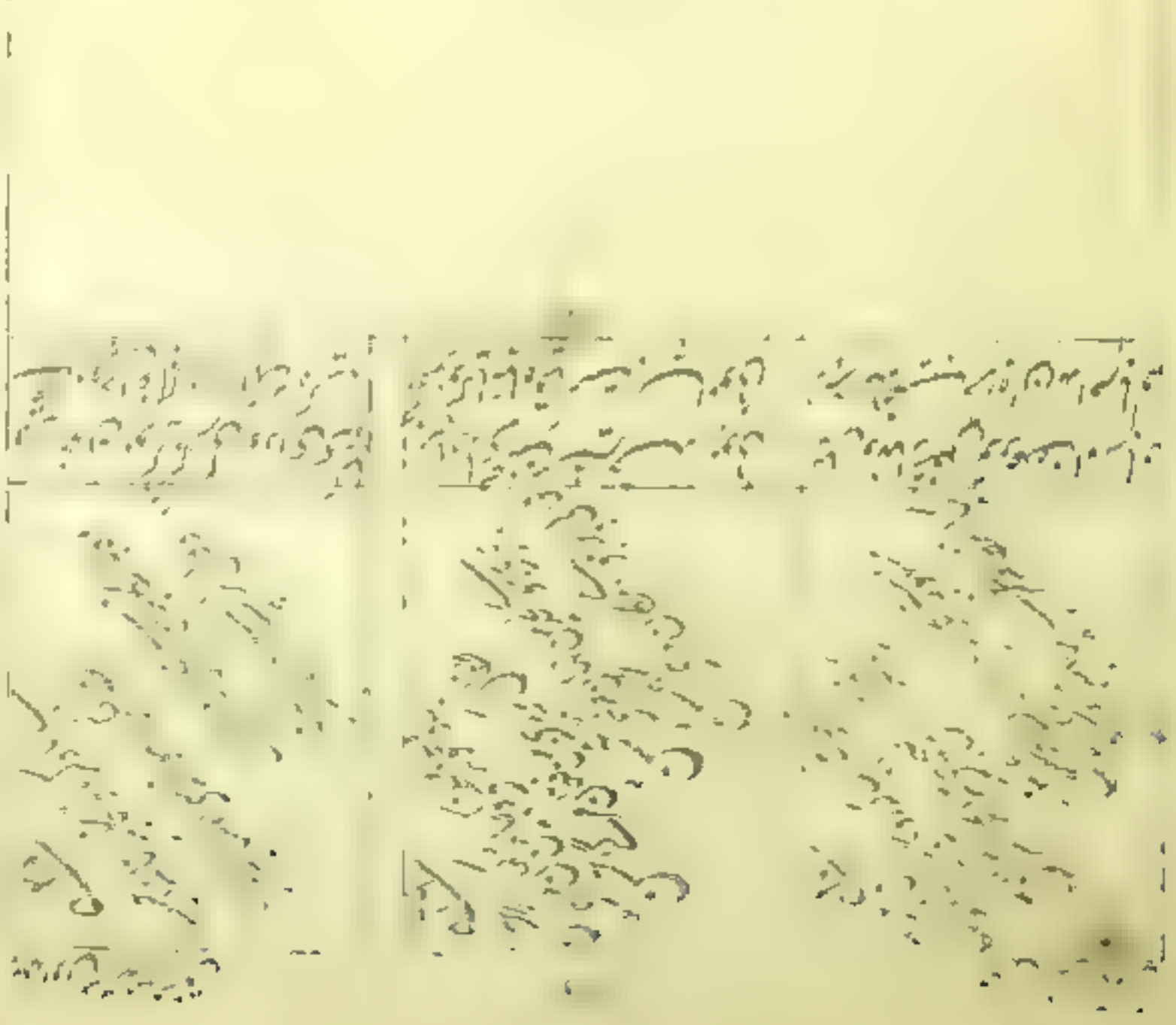

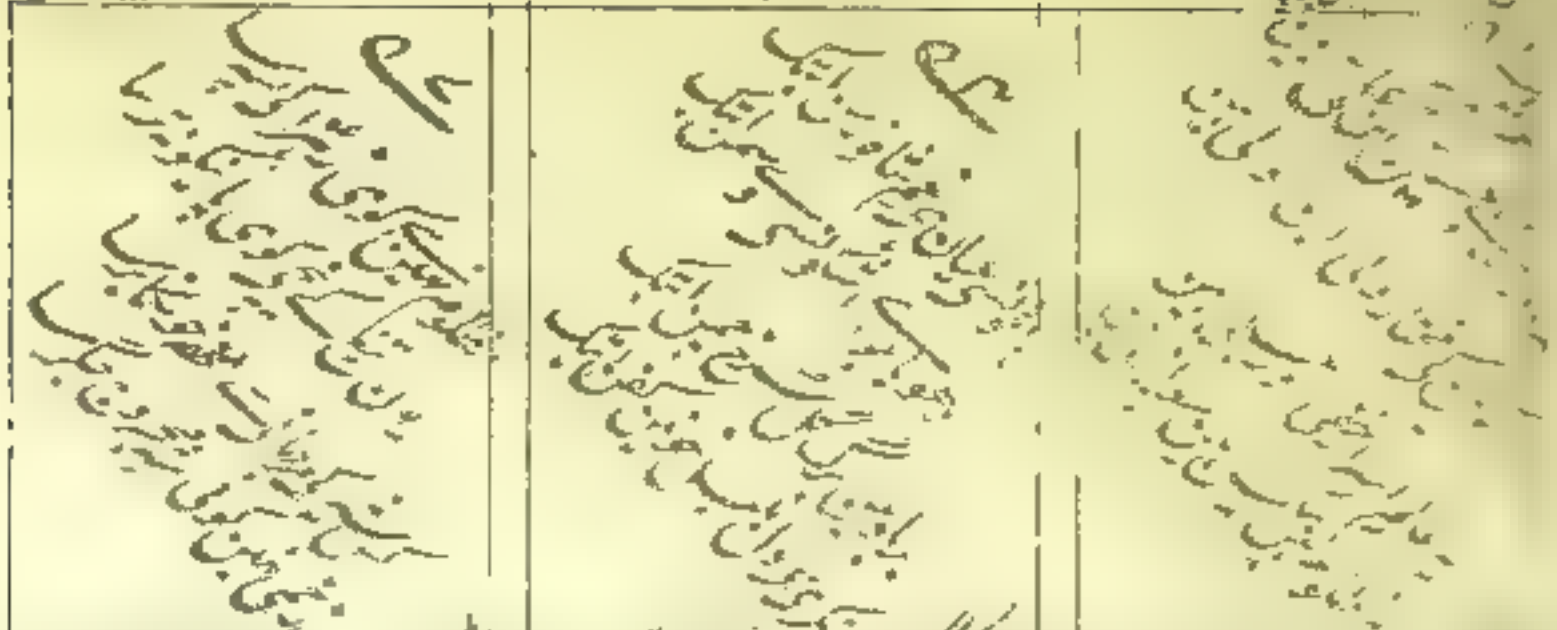

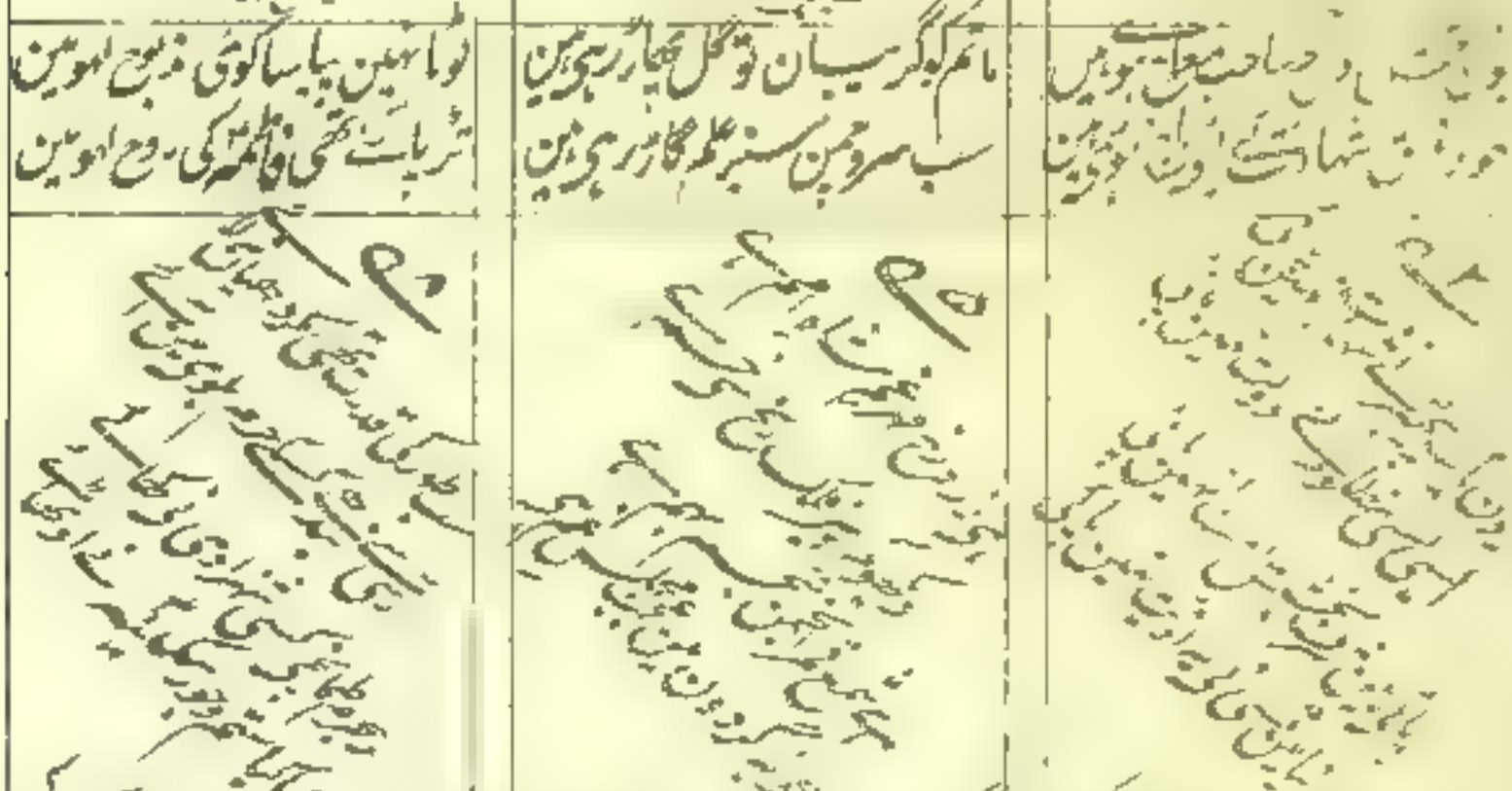

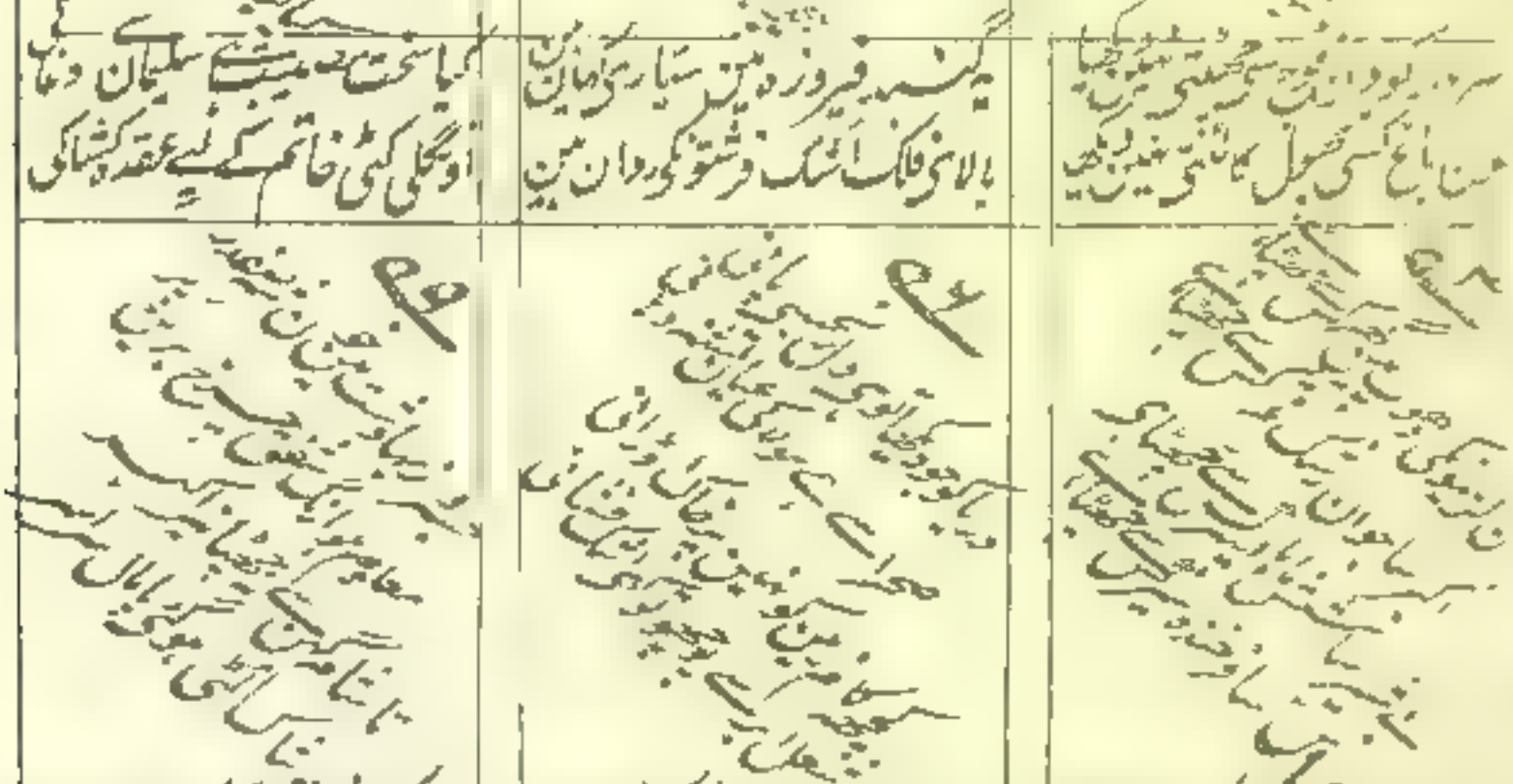

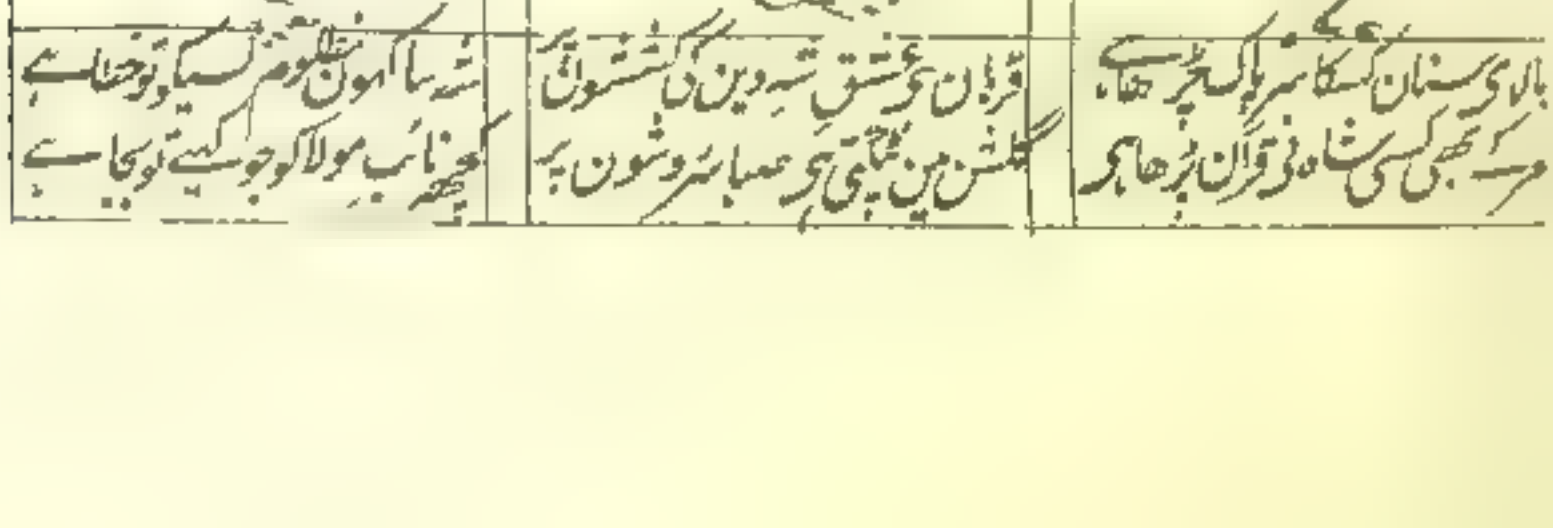

۱۳

کیا مجمع خلق و محل و رازیں مسلم
شطرنج کی بازی کا آغاز ہیں مسلم

۱۴

احباب کو پیغام سفر دیتا ہیں مسلم
قتل شہ و لاتی جبر و تیز ہیں مسلم

۱۵

رنج و غم مہر و مہ و ماہی کی دن آئے
کو غیر رب و لطجا کی تباہی کی دن آئے

۱۶

مردان خدا زاہد و غازی ہوئی پیدا
آواز اذان کی نمازی ہوگی پیدا

۱۷

بارو تو بے ذکر جو یاروں نے اوٹھایا
سجادہ مہتاب ستاروں نے اوٹھایا

۱۸

سیاہ کاور خوب بیابانی
اسوقت عجب ہوگا سامان نیا
آواز اذان بھی کہیں آواز دے

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۳۷

اسوقت جو در کا ہو دربان کہیں جا ہم
جو دل میں ہو ارمان وہ کہہ لیں کہ چلے ہم

۳۸

آرام کا ساماں یہاں کچھ بھی نہیں ہے
یہ دھوپ ہے کمبل نہیں تو سایہ گھنا نہیں

۳۹

الطاف زیادہ شہ ابرار کریں گے
والضحیٰ وہ بھی سوا پیار کریں گے

۴۰

سینے سے لگایا اور کہا مسلم بہادر
مونھہ چوم لیا پیار سے پہلو میں بٹھا کے

۴۱

اٹھیں جو قدم رو کیو شادی و فرح سے
بازو سے لپٹ جائیو مچھلی کیطرح سے

۴۲

ظالم نے گلا کاٹ لیا جس گھڑی بانو کی
کیا کہنے ہے بازو میں سن بانو کی کھنچا

۴۳

انکو بسی وقت خفا کیجیو بیٹا
ساتھہ اسکے شب و روز نہ پھرا کیجیو بیٹا

۴۴

بہلائیو غم انکو جو کھائی ہوئی سنا
غصہ جو کریں سر کو جھکائی ہوئی سنا

۴۵

بولی میں بھیجے پریشان چلے ہم
لو صاحبو اللہ نگہبان چلے ہم

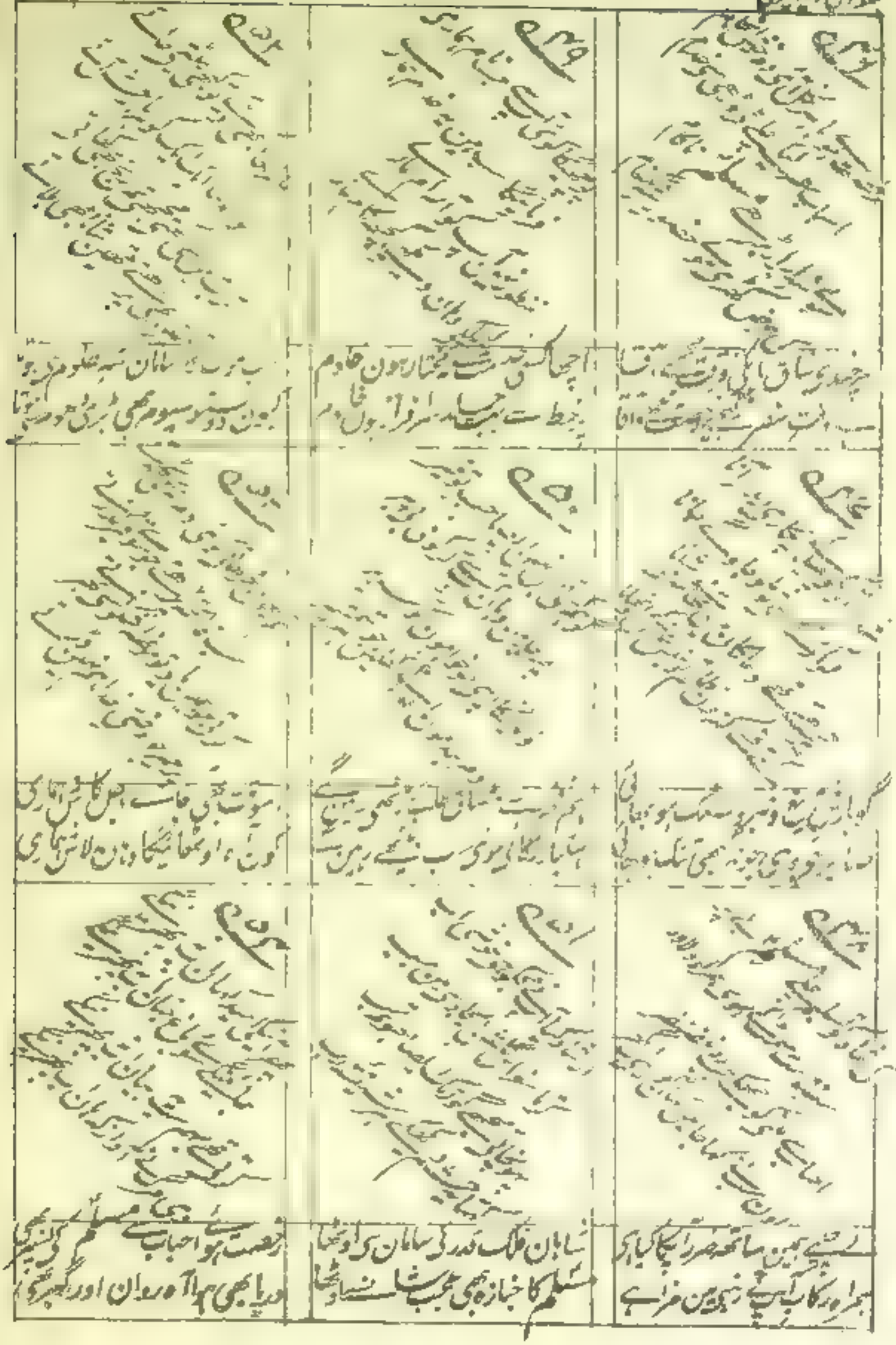

۱۹۱

بہو ساعت مسعود تو جاتی ہین مسافر
کچھ بات بری ہو تو پھر آتی ہین مسافر

۱۹۲

پھر جاہی جو کوئی یہ خادم نہ پھرے گا
سو باد جسے مرکے تو مسلم نہ پھرے گا

۱۹۳

ہو جاتی ہے مسلم کہ مدینہ ہی سے

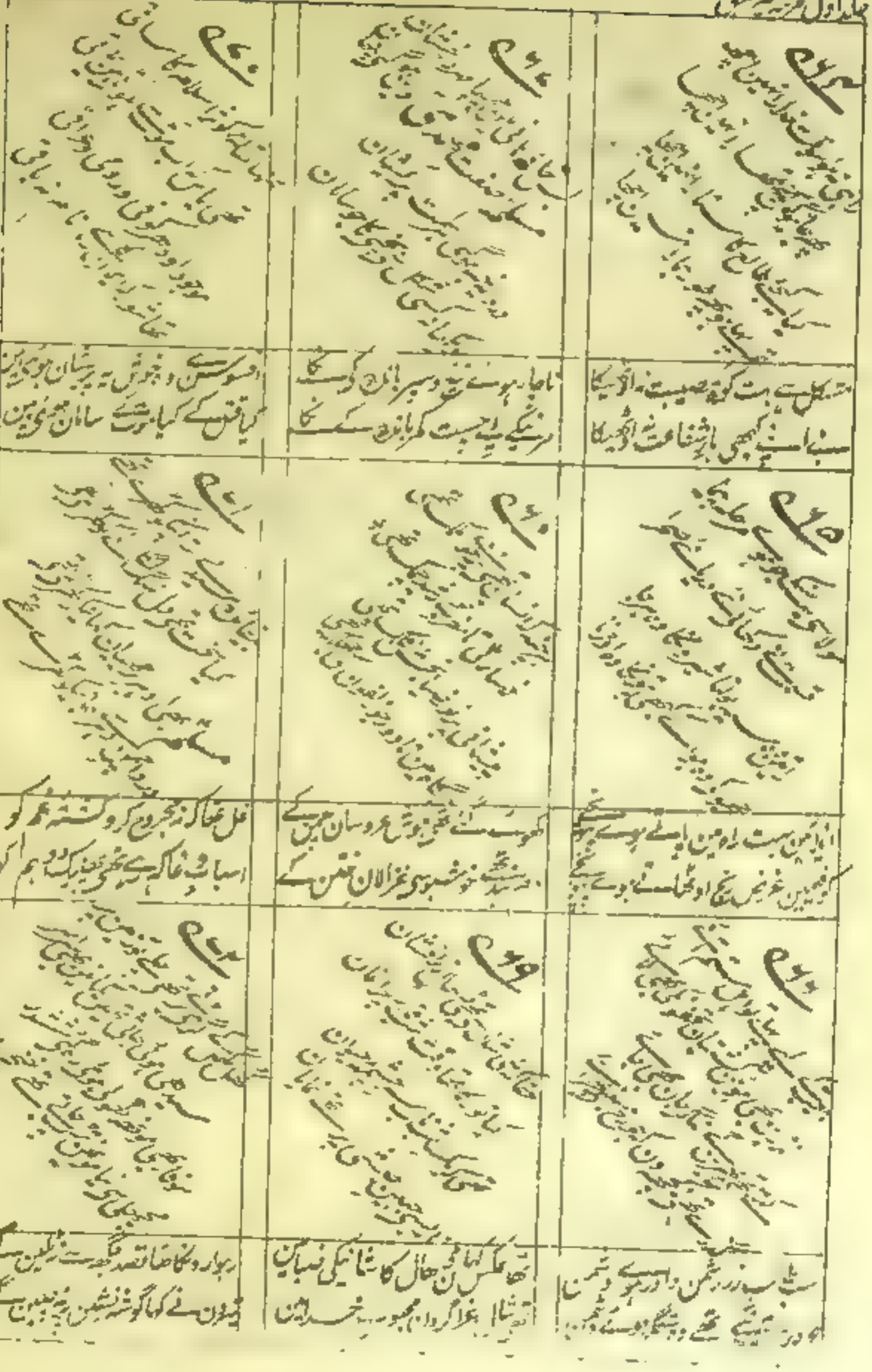

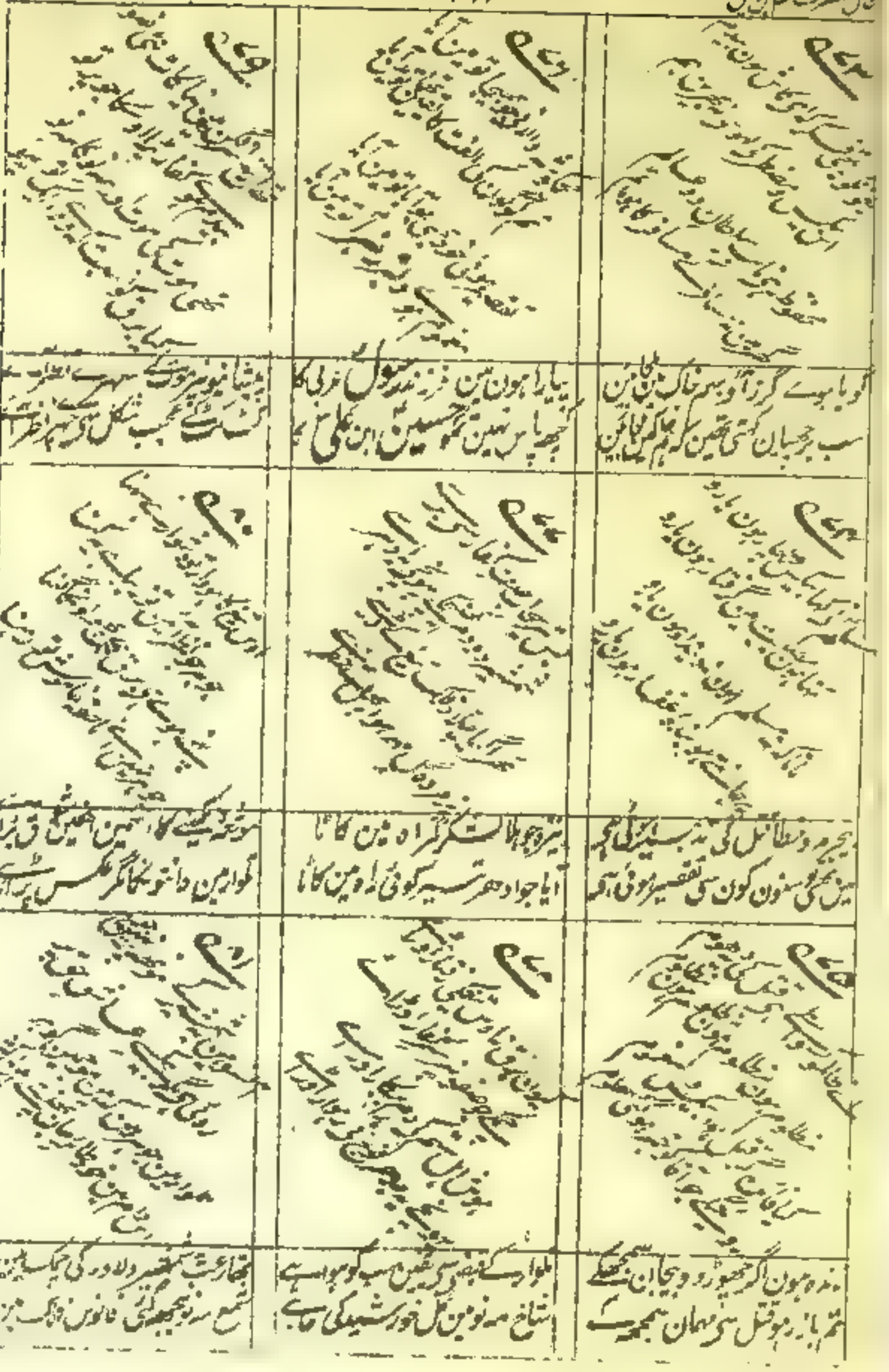

۴۲

یہ قاصد جہاں ہے حسین دعوی عطا اسکا
ہر ایک سینہ کار کی سر پر ہے خط اسکا

۴۳

مہر فلک مہر و تلطف کو گرایا
تھا شور کہ یوسف کو چاہ میں گرایا

۴۴

کہدی کہ غلام آپ کا مہمان کوئی دم
استحالین ہے آیا کا قاصد یہ ستمگر

۴۵

اب ایک جہان نائب حضرت ہے پسر کا
متغون میں غلام آپ اسوقت گھر کا

۴۶

فریاد جراحت بھی مگر اشک فشاں ہے
فوارہ لہو کا تن مسلم سے رواں ہے

۴۷

اعدا نے کیا مکر کا اظہار اوسی جا
دیندار کو روکی رہے سنار اوسی جا

۴۸

کہتے تھے کہ جاؤں جو باؤں شہ دین کو
کہتے ہیں جفا کار یہ ہو قتل تو تدلو

۴۹

بابا سے ہوا رشاد کہ بیٹے کی خبر لو

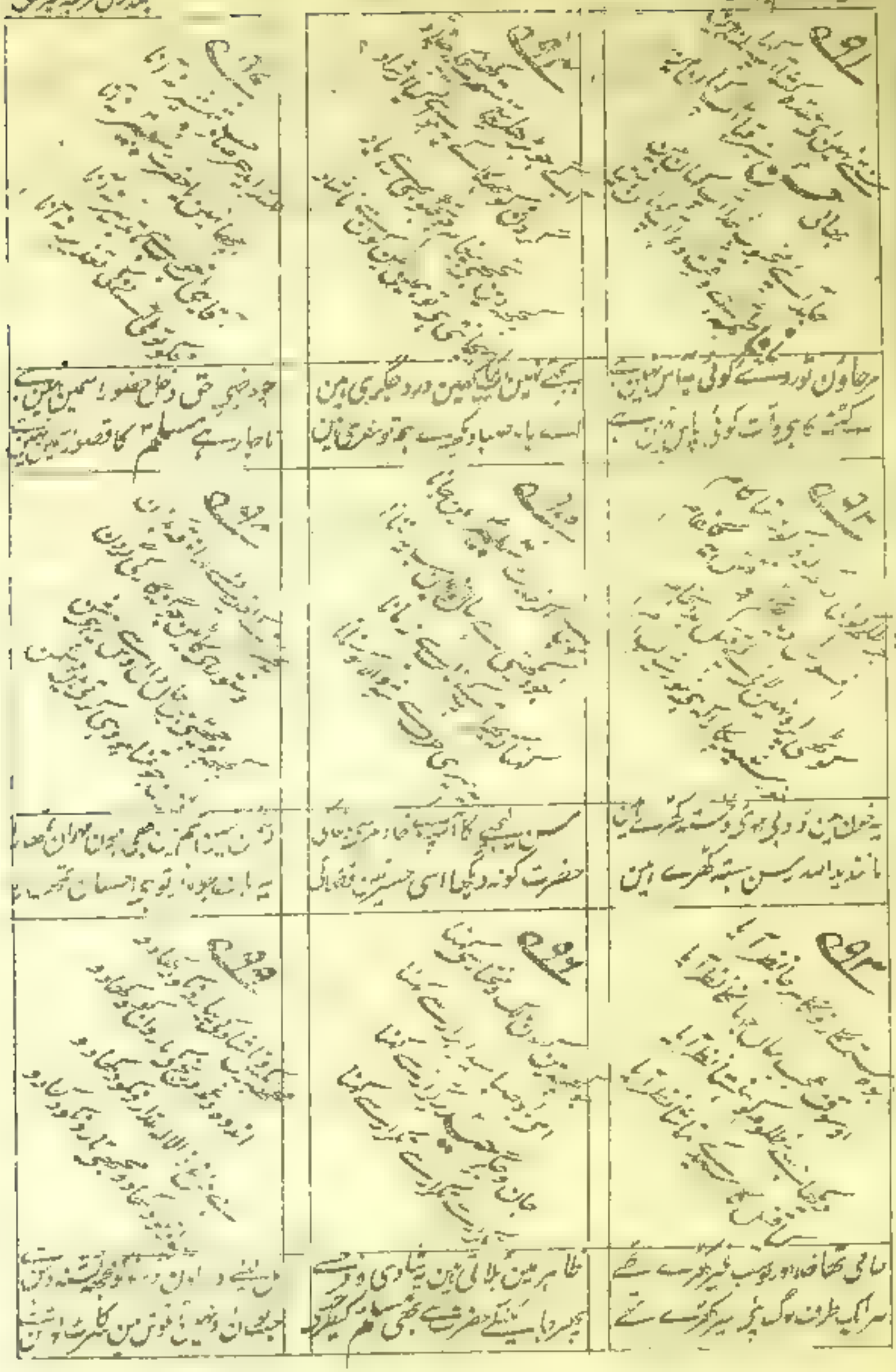

مسلم
ٹھہرا جو سر مسلم ذیجاہ زمین پر
تھرا گئے تن پاک گرا آہ زمین پر

مسلم
قسمت کے برگشتہ نظر آتی ہے لوگو
کیا دیکھیے بابا کی خبر آتی ہے لوگو

مسلم
تجھ سر سا بالا ہے و جلدیہ بریں ہے
بابا کے بدن پر سپر و زرہ نہیں ہے

مسلم
یاد شہ دیں ہیں سبھے کو ترے مسلم
اعدا نے بھی جانے کے کہا تھے مسلم

مسلم
آنکھوں سے رواں اشکوں میں موتی ہے ترے
کیا جانے کیوں خواب میں روتی ہے ترے

مسلم
رہ رہ کے گلے تیرے میں چلاتی ہیں رقیہ
روتی ہوئی بابا کو لیے جاتی ہیں رقیہ

مسلم
یوں بانو کو اعدا نے رسن بند کیا تھا
گویا شب مہ کاتن مہ میں گہنا گیا تھا

مسلم
پانی جو ہوا آنچہ دل بیکس سے بعیت کے
پھیکی سبھی سبدوں شہ دیں ہو لب کے

مسلم
بھی فکر کر اہل ستم و جور برے ہیں
تسخیر مدا خیر کرے طور برے ہیں

۱۰۹

بھیجو خوش خبری دی کہ بہت دل کو قلق ہے
پلائی کلیجہ غم واندوہ سے شق ہے

۱۱۰

ہے قصد سفر عجلہ امید ملے گا
شبیر بہت جلد برادر سے ملے گا

۱۱۱

سب ظلم کہوں بی ادبی آپ کی ہے
محتاج کفن لاش سر راہ پڑی ہے

۱۱۲

گھر میں جو گئی سب کو پکاری شہ مضطر
کس درد سے زینب کو پکاری شہ مضطر

۱۱۳

ماتم ہمیں لازم ہے فدائی کا ہے ماتم
بو خاک بسر بھائی کہ بھائی کا ہے ماتم

۱۱۴

آئی ہے تمہی کی بلا مر گئے بابا
کچھ صاف تو فرمائی کیا مر گئے بابا

۱۱۵

ہے قصد سفر عجلہ امید ملے گا
شبیر بہت جلد برادر سے ملے گا

۱۱۶

بیماری عصیاں کی مسیحا ہو بچا لو
مسلم کا تصدق مجھے پاس اپنے بلا لو

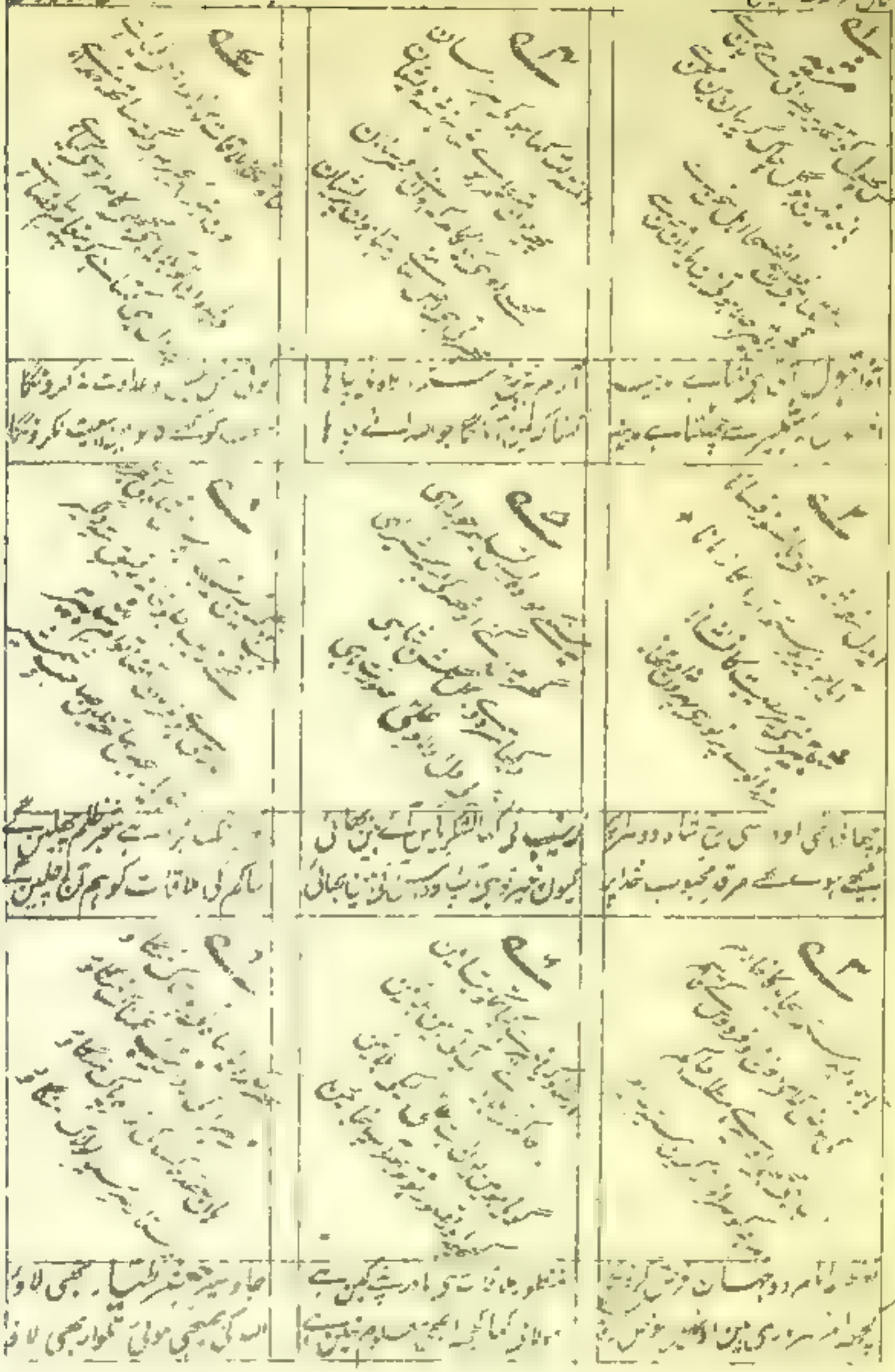

۱۴

۱۳

۱۲

۱۱

آقا کہ تو ہلو میں نہیں ہوگا یہ خادم
نعلین جہاں بوسی دہن ہوگا یہ خادم

افواج یزید ستم آرا کے مقابل
تا شام ہو سب خاک سیہ جیب تو ہو آئین

۱۰

۹

۸

۷

۱۹

قاسم کے قرین کوئی شجاع اسنے نہ پائین
نزدیک کسی فاطمہ کے جا سنے نہ پائین

۲۰

بگڑین تو ابھی لاشوں سے رن پاٹ جائین
حاکم کا گلا آج ہمین کاٹ بے آئین

۲۱

کیسو ہین کہان جا سنے لشکر مین ہین
روشن ہے شب قدر کہ ہے چاند سپہر مین

۲۲

ہمراہ چھ سو فوج وفادار ہوسے ہین
یا موت سے ہر خلد مین تیار ہوسے ہین

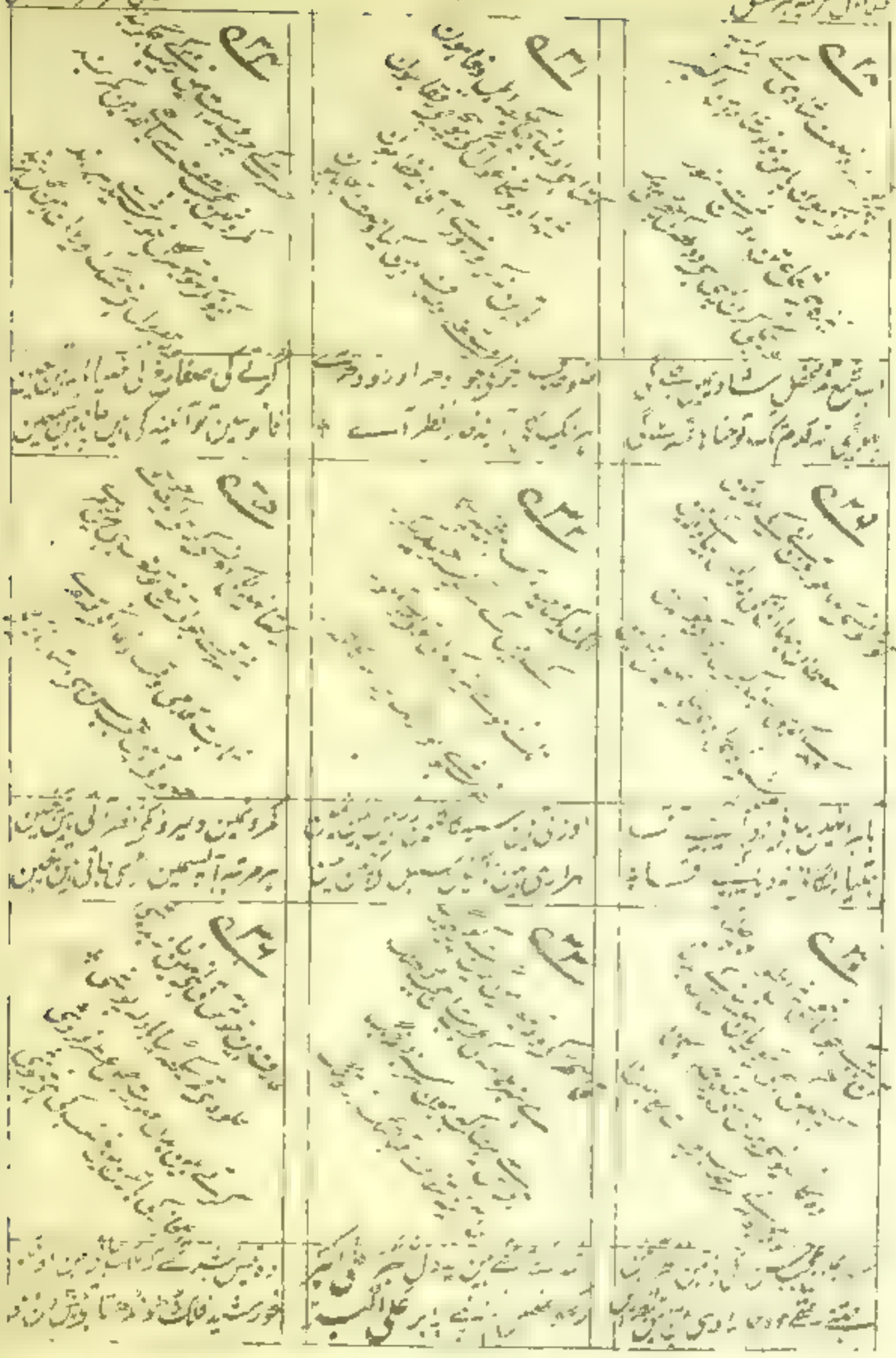

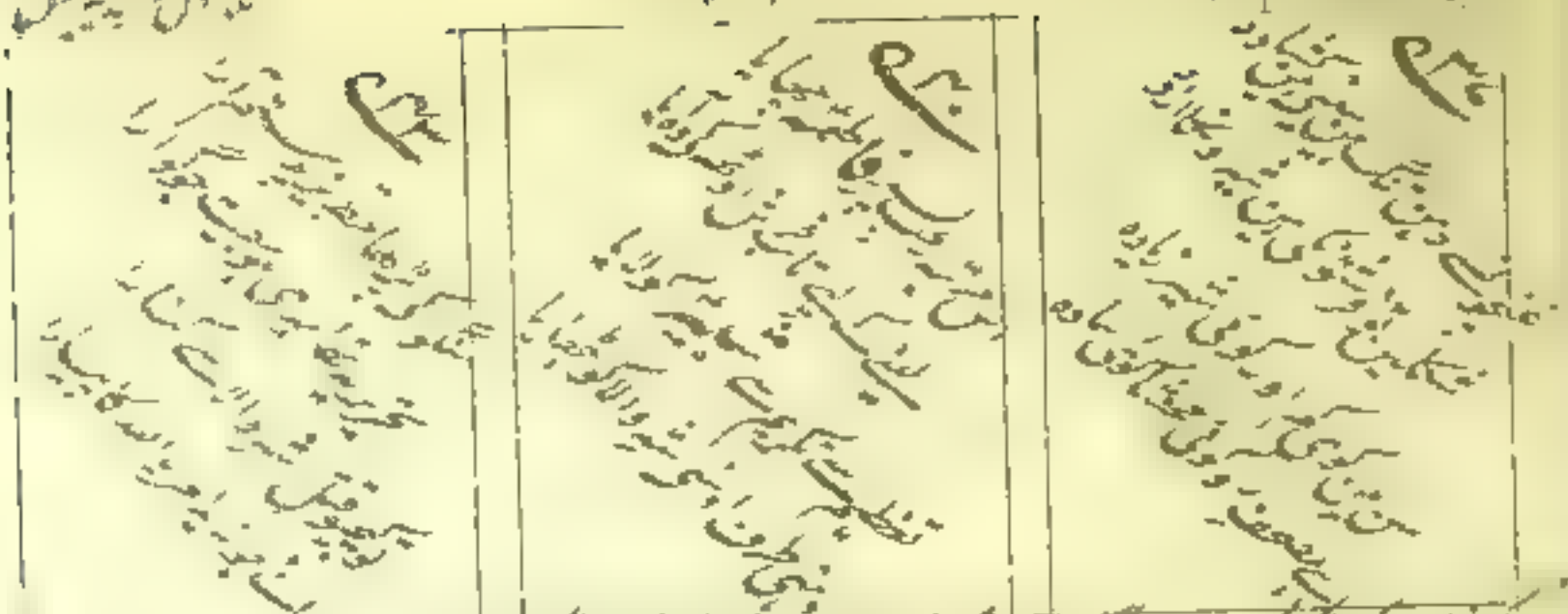

جو شاہ کے حاکم کی نہ زنہار چلے گی
دم برق کا بھر کیجیے وہ تلوار چلے گی

رکھی تیغ و سپر جاؤ گمراہ کے آگے
رکھی ہوئی تھی سیف علی شاہ کے آگے

زنہار ہو پاس نام نرمی کا
سر کاٹ کے بھیجو اور جسے چاہو ابن علی کا

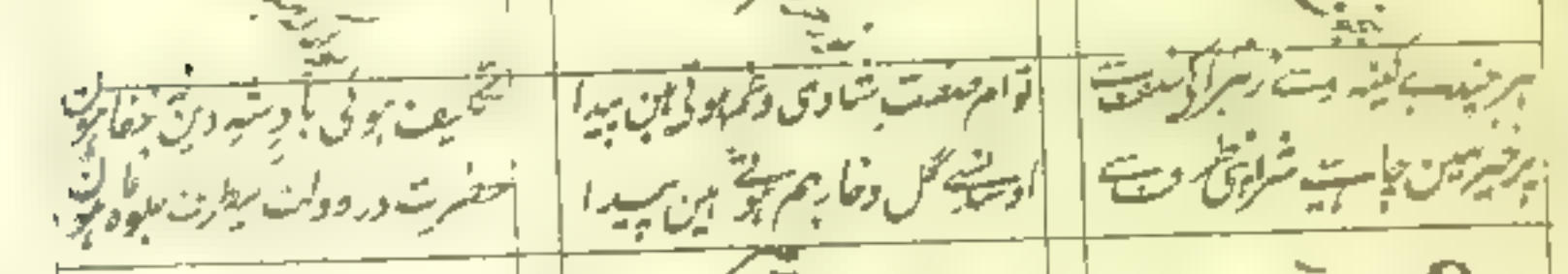

ہر چند ہے کینہ دست زبردست کی سنت
پر چیر ہمیں چاہیے شمشیر ہی خصومت

تو ام صفت شادی و غم ہوتی ہیں پیدا
او سا نہیں گل و خار ہم ہوتے ہیں پیدا

تحریف ہوئی بادشہ دیں جو خفا ہوں
حضرت در دولت سے بطرف علیوہ ہوں

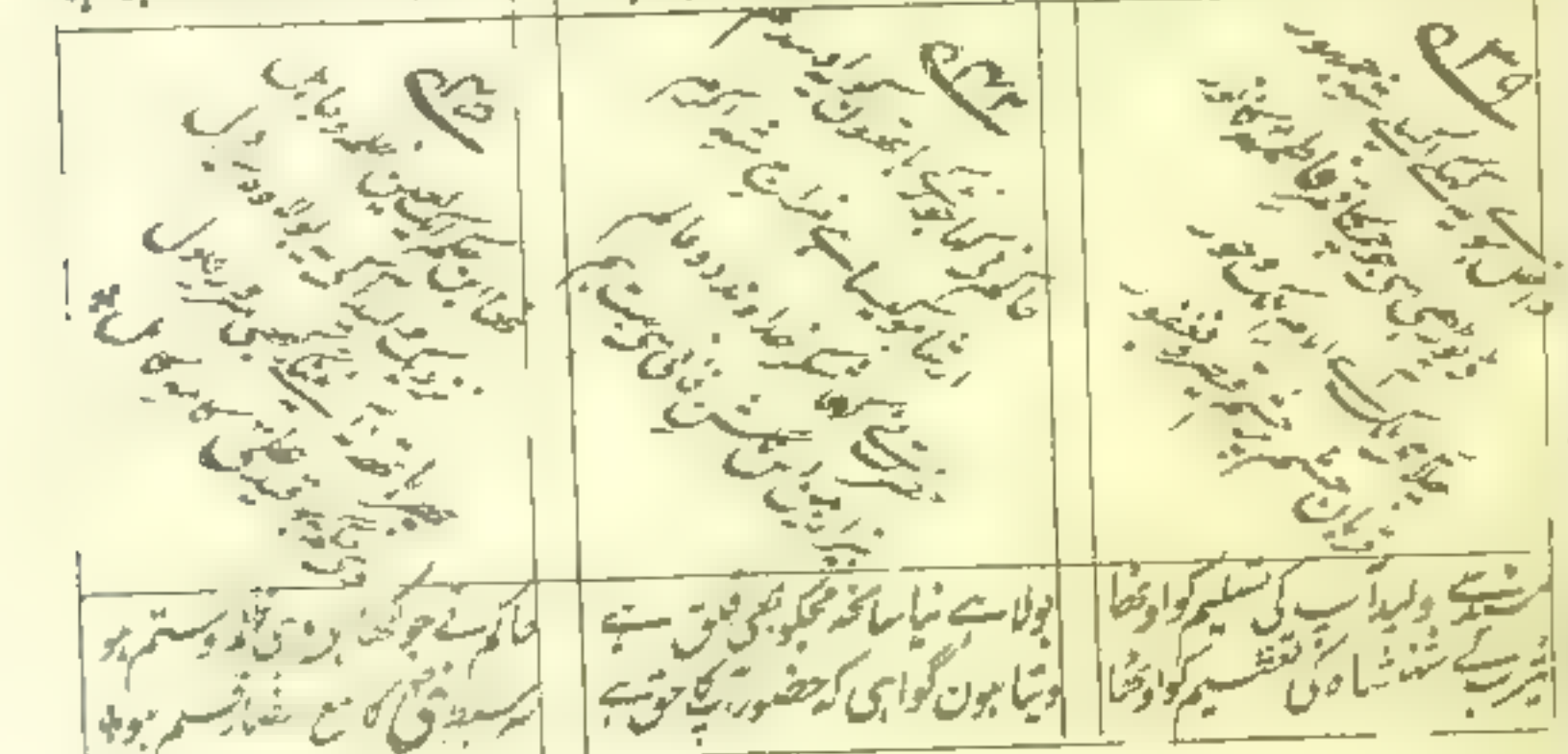

ہے سند ولید آپ کی تسلیم کو اوٹھا
تیرے کے شہنشاہ کی تعظیم کو اوٹھا

بولا ہے نیا سانحہ مجھکو بھی فلق ہے
دیتا ہوں گواہی کہ حضور آپ کا حق ہے

حاکم سے جو کہا ہوں ہی خلد و ستم ہو
سر سبز تبھی کا مع نفار قسم ہو

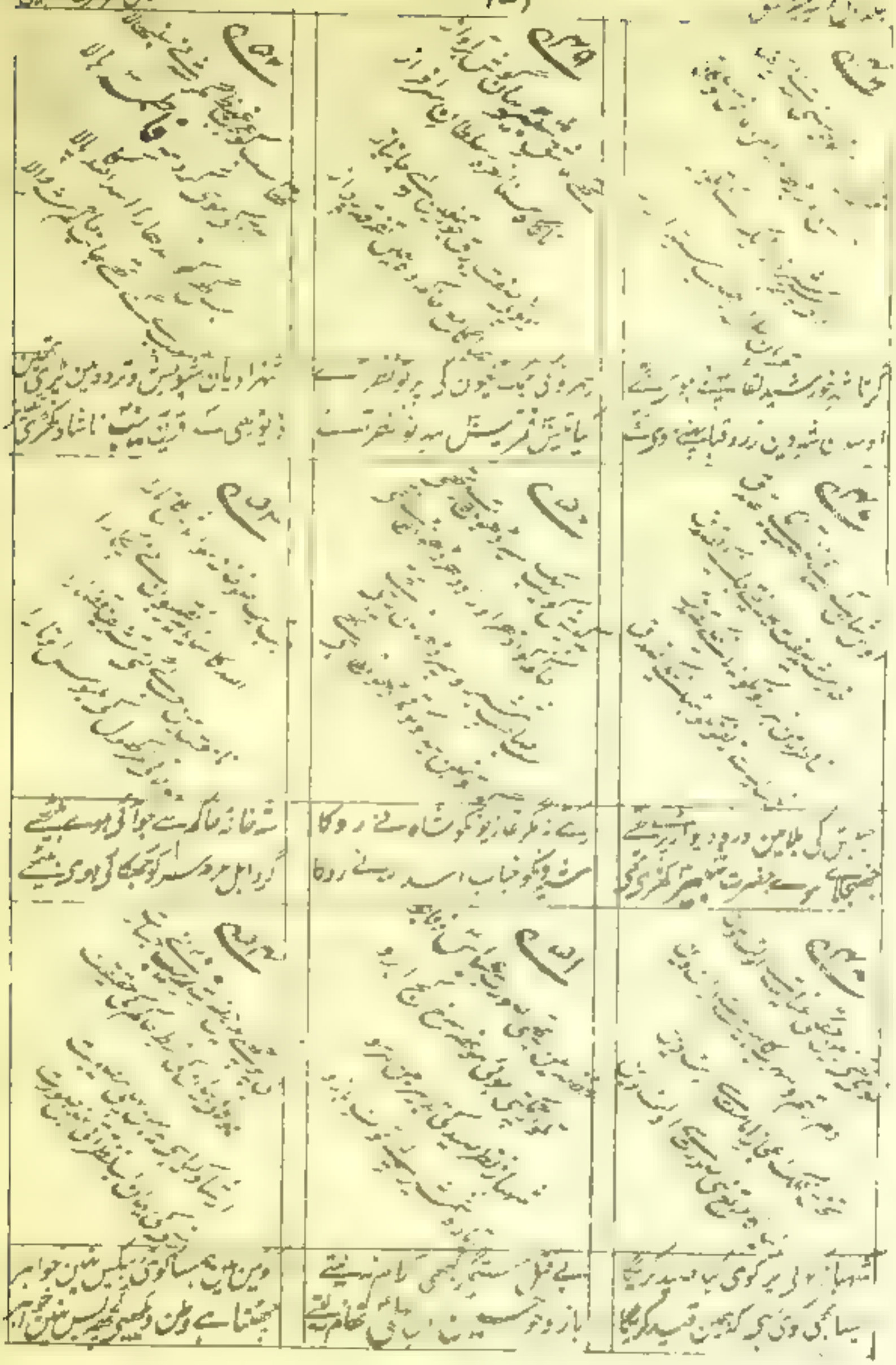

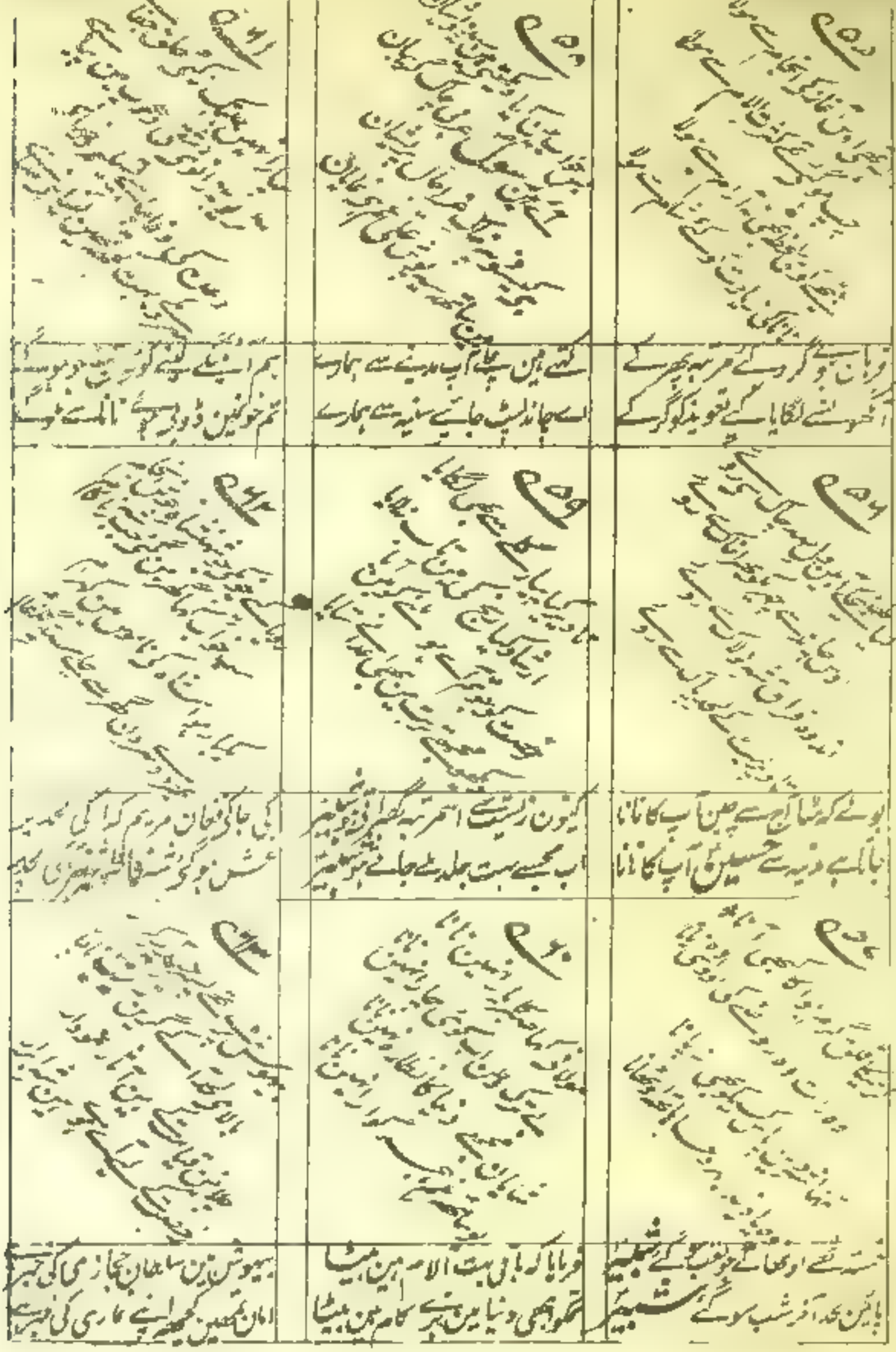

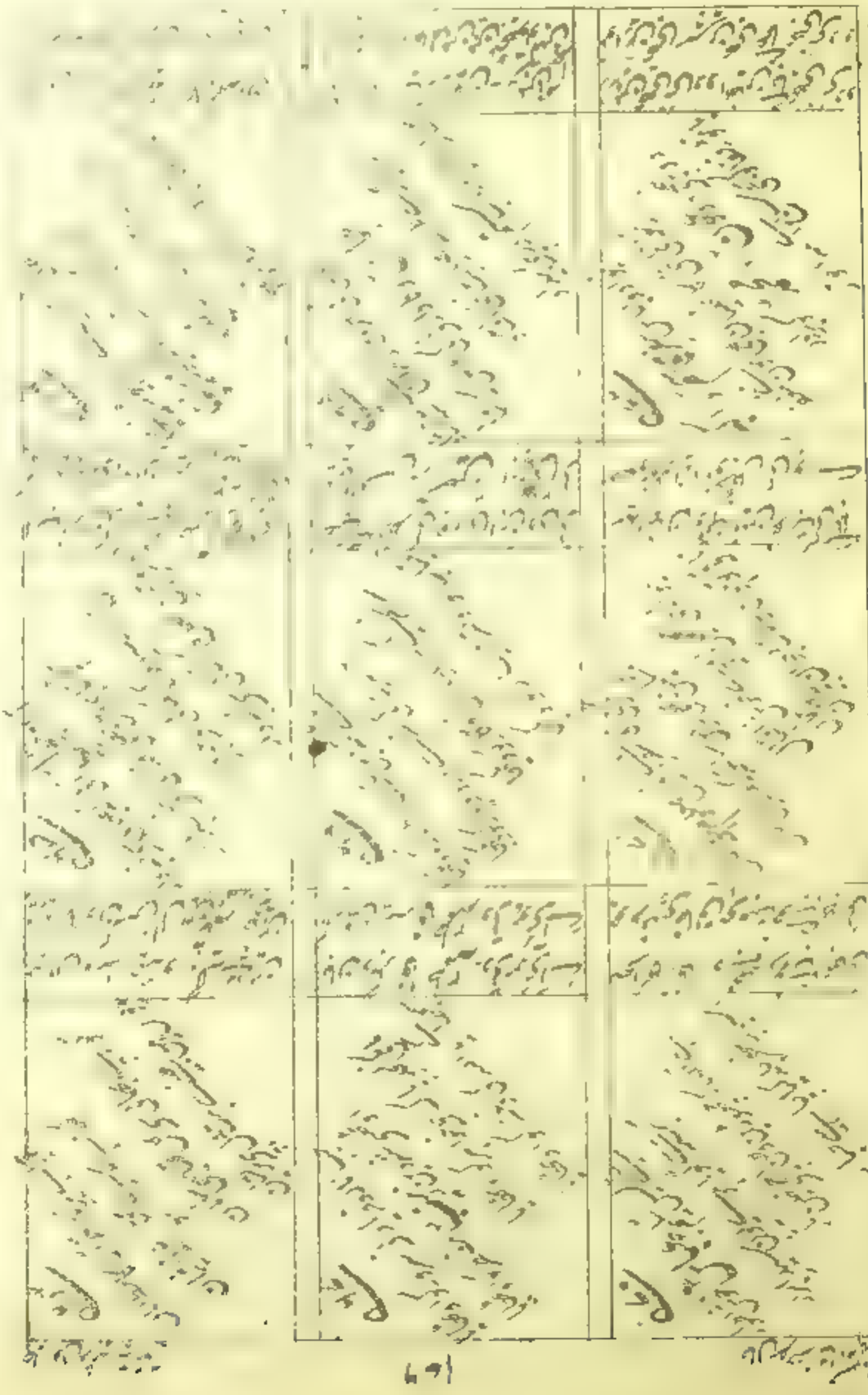

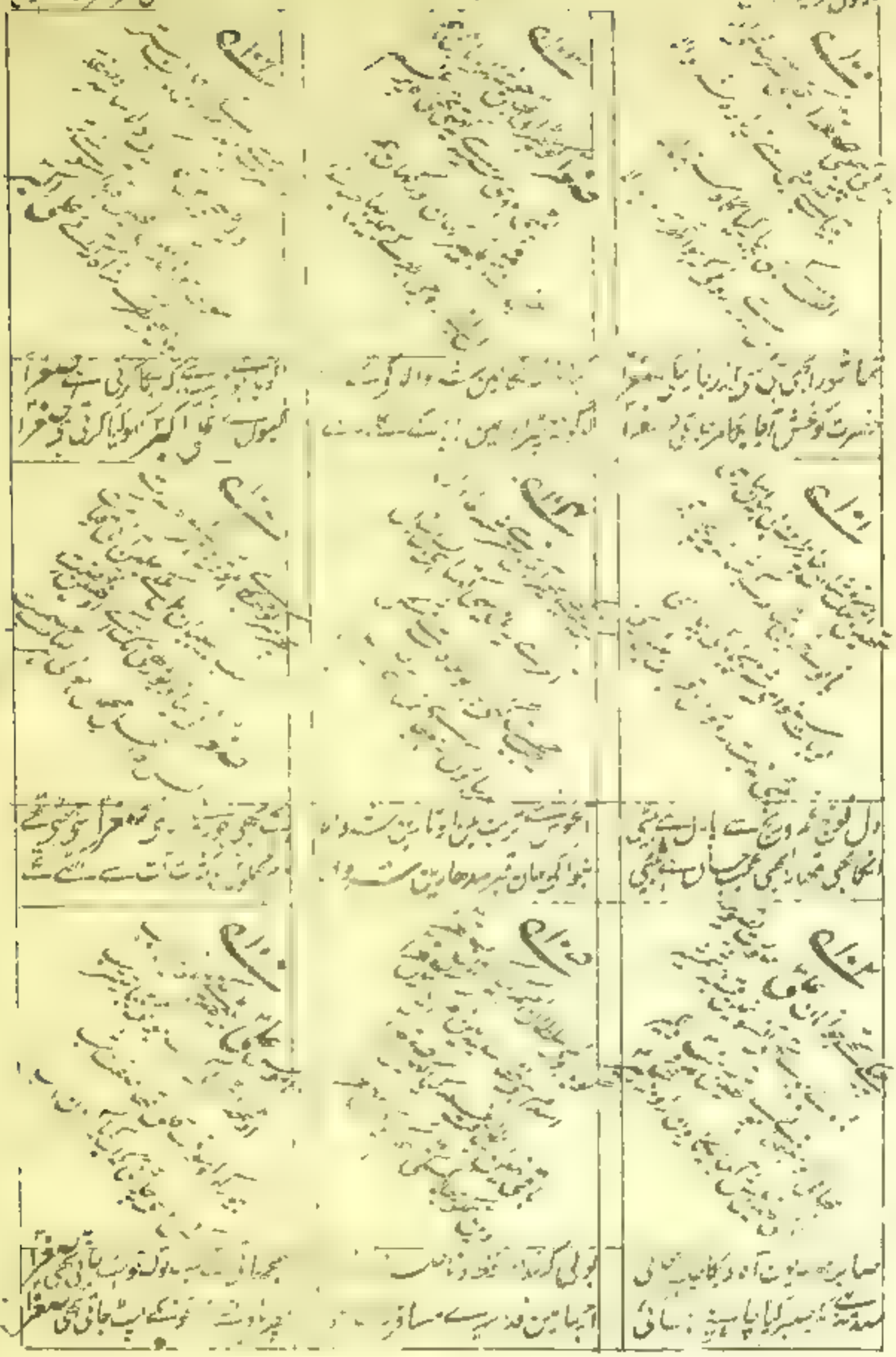

۱۱۰

بلبل ہیں حسینؑ کی یہ چلے کے خدا کی
جاتی ہے سواری لبِ شیرِ خدا کی

۱۱۱

ہیں ساتھ میں بیبیاں سو سوار ہیں
سلطان بھی ابن بھی ابن بھی ابن بھی

۱۱۲

ہے ذکر کہ اس شہر پر آفت ہے بلا ہے
شیعوں کا شہنشاہ مدینے سے چلا ہے

۱۱۳

ہمپر جو بلا آئیگی رد کون کریگا
مشکل ہے مصیبت میں مدد کون کریگا

۱۱۴

سب کہتے ہیں ہمکو کہ سبھی پیر جواں تھے
انکو رونکی سایہ میں شہ کون و مکاں تھے

۱۱۵

سنا دی ہی کسی وقت جو دل شاد کرو ہے
سچ ہے مجھے تم لوگ بہت یاد کرو ہے

۱۱۶

رکھوگے کشت ابھی اگر قدر ہی ہے
احسان ہے تم سب کا حسینؑ ابن علیؑ ہے

۱۱۷

پھر لے سلامت تجھے اللہ سفر سے
خالی نہ پھرے ہم کبھی شاہا تری در سے

۱۱۸

حامی وہی مالک وہی مختار وہی ہے
میرا بھی تمہارا بھی مددگار وہی ہے

۱۱۹

پیش آپکے ہاتھ سے عدو سا گئے ہارے
لکھیں ہے اگر گئے ہاتھ ہمارے

۱۱۸

روئیں سبھی سب بچے پھپھیر کی اجاڑ
جیتے ہے تو رہے ہے صحبت غم تربت بابا

۱۱۹

گھر میں بن جائیں عزا خانہ یا ہی حسین پر
گھر اٹھتی ہیں بیکسی سے کروٹیں ہی بن پا

۱۲۰

شفقت سے بلا باہے ترس کھا بیٹے یا یا
اب لے جا ہے تو لے جا بیٹے یا یا

۱۲۱

ہر گز نہ ہے جان ولی ابن ولی کی
رہ جائے مگر بات مسیحا ابن علی کی

۱۲۲

بیمار علی آتی ہے جا بند کرو
سینے سے لگا ؤ بیوی آو علی اکبر

۱۲۳

جلد ہی سدھ آئی ہو کیوں فکر سفر میں
کچھ اور رہو کے حواس ہو جائیں گھر میں

۱۲۴

ہستی سے ہے ہر ایک جہاں میں
مانوس سے ہر ایک جہاں میں

۱۲۵

آ ہستہ سنبھالے مرے بیمار کو لاؤ
چھٹتی ہی بلا سب مجھے بیمار کہیں گے

۱۲۶

ہو گا نہ کبھی اس کو مرے لاڈ کی ٹوٹے

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۶

پھر خیر سے دیکھیں رخ گلفام تمہارا
صبانی صد و سی سال رہے نام تمہارا

۱۳۷

جلد بکر جمعیت سفر کرے

وہ ماہ جبیں جاوے پہ رہے

۱۳۸

ملنے بس اس سے ہاتھ وہ ہلاوے علی اصغر
کچھ بس نہیں کہ جاوے میں جاوے علی اصغر

۱۳۹

پر فرصت تو مشغول سامان ہمارے
سب خاکہ کہ ہیں ہیں ارمان ہمارے

۱۴۰

بھجوا مجھ کو ہم عنبریں گیسو رشتہ کا
جھوٹ جانتا ہے تو جھوٹ نہ بھیجا

۱۴۱

وہ ہیں اب ہوئی ملاقات ہیں سے

۱۴۲

صغرا کو جو دیکھا وہ سے نزدیک سے جا
صغرا کو جو دیکھا وہ سے نزدیک سے جا

۱۴۳

بدلی کی سناؤں کبھی موضع دھوئیگی لوگو
سنیہ پر ابھی لیکے بس سوئیگی لوگو

۱۴۴

صغرا کو جو دیکھا وہ سے نزدیک سے جا
صغرا کو جو دیکھا وہ سے نزدیک سے جا

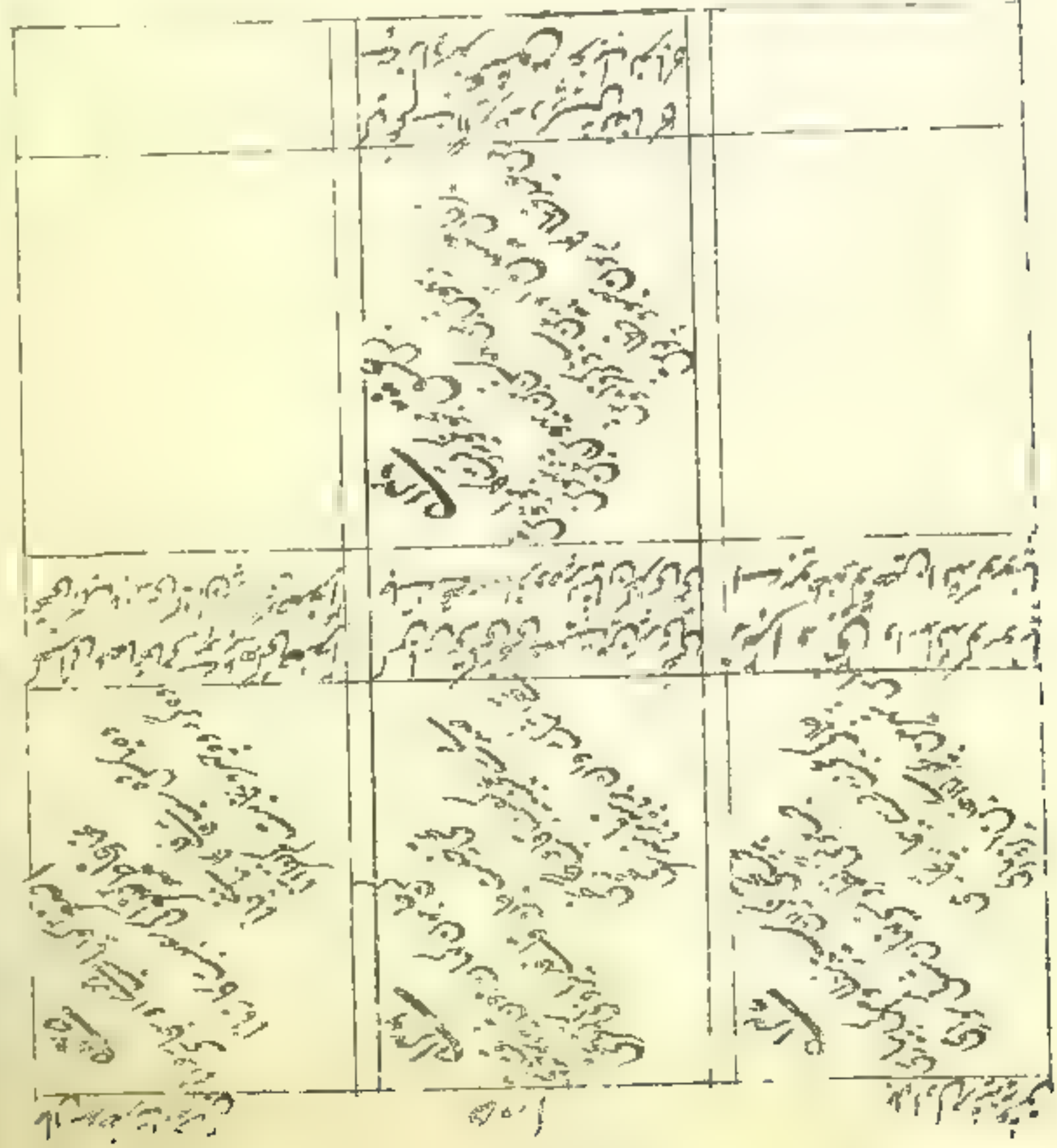

اندیشہ ہے تاریکی لیے ماہ کا جانا	آرام کہ مضطر زمانا دشوار ہے	جب کثرت غم ہوتی ہے فکر نہیں ہوتی
پوچھے دل صد مزلت کوئی شاہ کا جانا	زانو سے دبا بیٹھا وہ شمر غضب ہے	کہتے ہیں کہ بیمار کو صحت نہیں ہوتی
تم بیچ میں ہو سب کے رسا اخلاق ہوا ہے	اب پھر وہ زمیں میں شفا پائی ہے غرا	شبیر سی ہے آنس ہے وہ خستہ فگر کو
کیا فضل حکیم علی الاطلاق ہوا ہے	یہ تھی خبر بالیدہ جھپٹ جائی ہے غرا	عکس رخ شہ جاتی ہے ذریں سپر کو
تو ملو کہ ذرا اے تن زار میں طاقت	فریاد کہ جب چرخ نے بیداد گری ہے	وہ زخم ہے یہ موم جو آب تیغ سے
پھر نے سے بہت ہوئی ہے بیمار میں طاقت	بیمار ہے بلبل کل نہ ثمر ہے نہ کلی ہے	

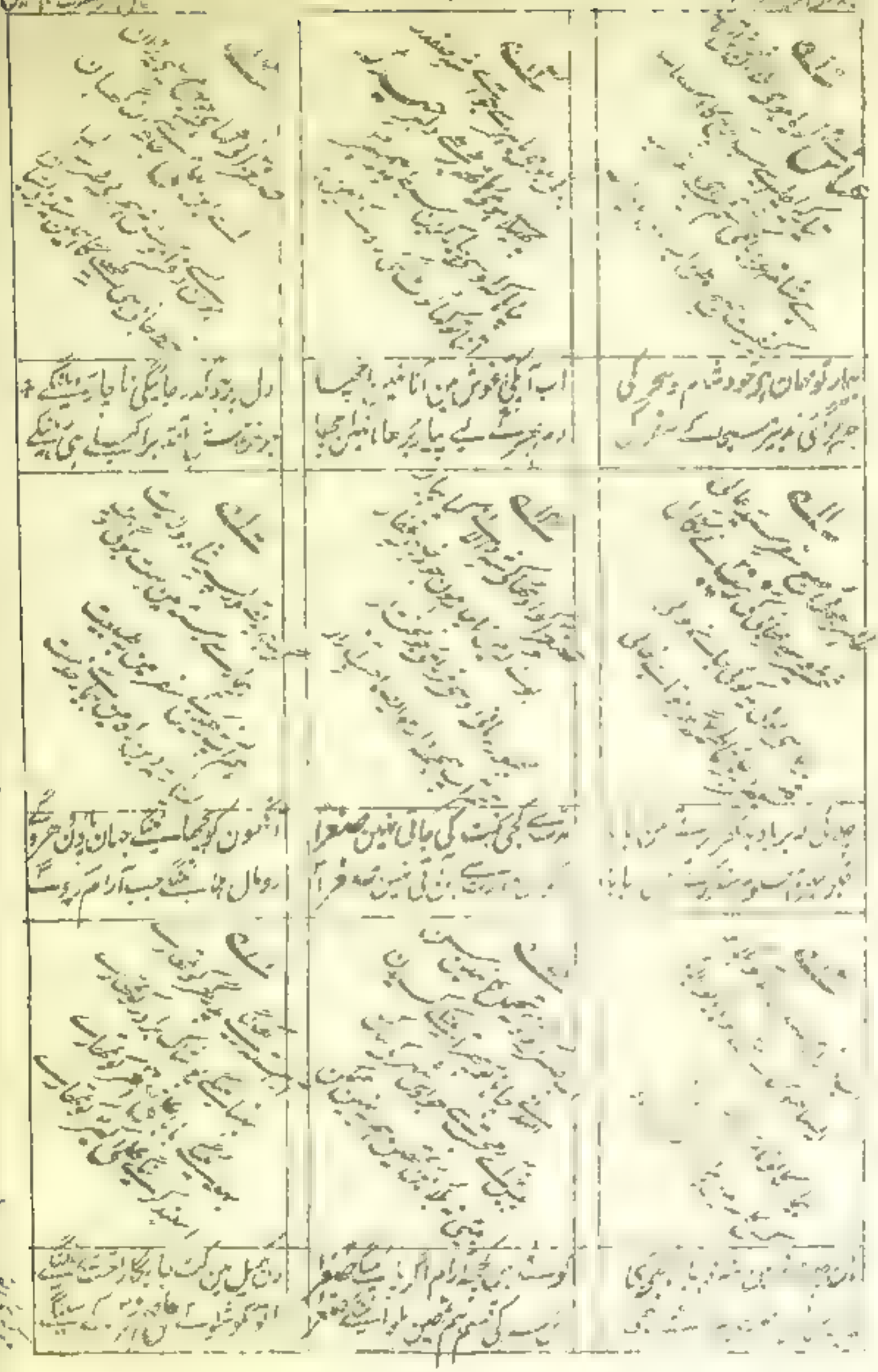

۱۹

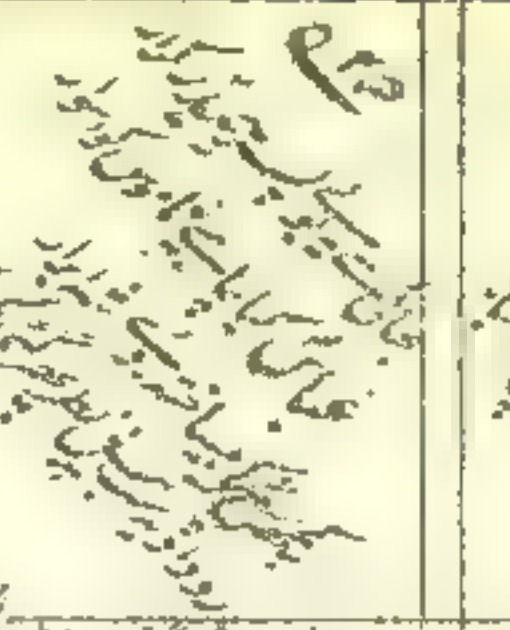

تب تن جو کریں زور سی آہیں تو تسم کو
بابا کہیں رستے میں کراہیں تو تسم کو

۲۰

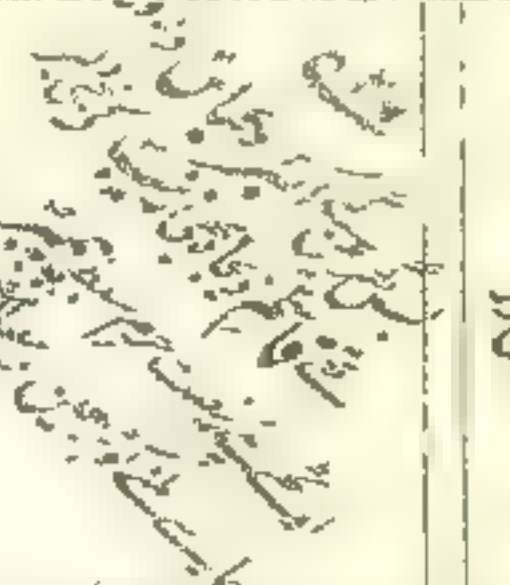

جس گھر میں ہمارا وہ کسی کے نہیں ہم
جو دوں کی میں یہ بیٹی سمجھانے کے نہیں ہم

۲۱

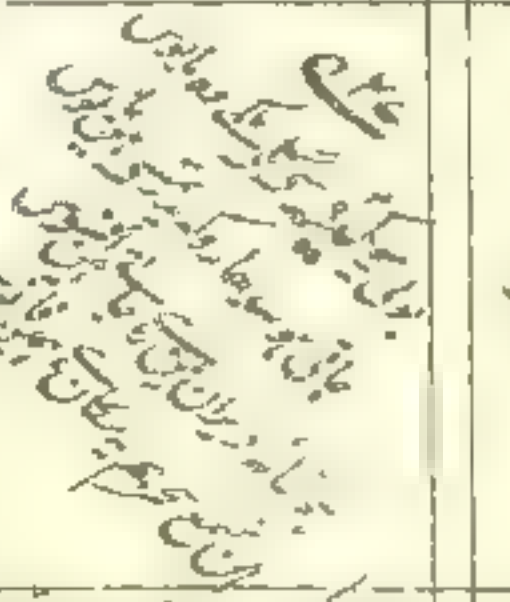

کس در کھلیں آغوش سے دیں ہی
دولہ سے سے مرغیہ کو دل آہیں ہی

۲۲

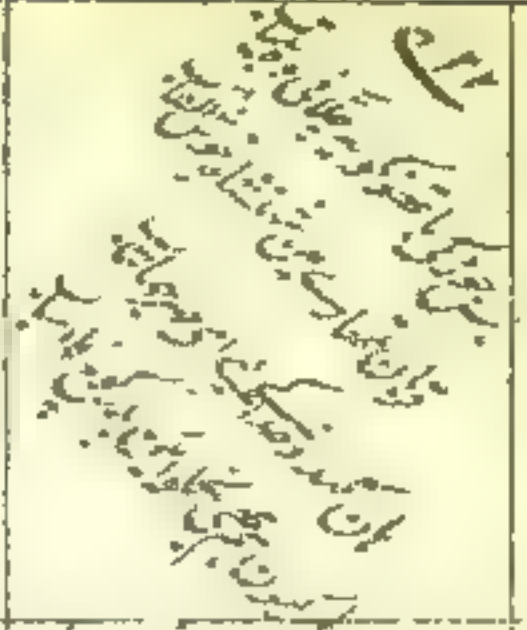

اسباب بہت کم شہ صفدر ہے ہمارا
نیزہ پہ ہر یکہ ہیں پیمبر ہے ہمارا

۲۳

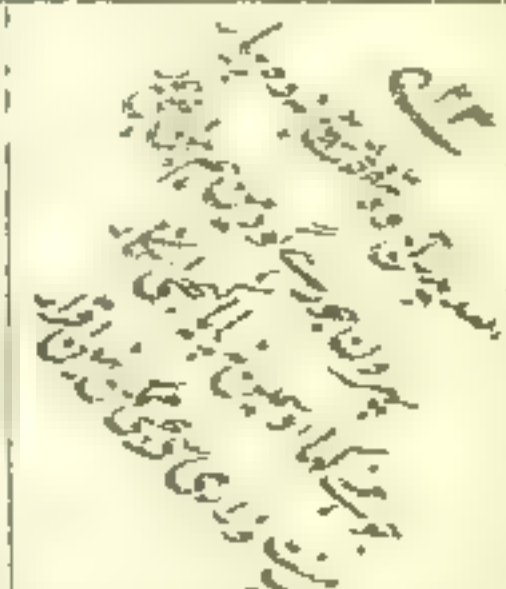

مسکوں در و دیوار سے ٹکرا کے پھریں گے
تھانے گا ہمیں کون جو گھبرا کے پھریں گے

۲۴

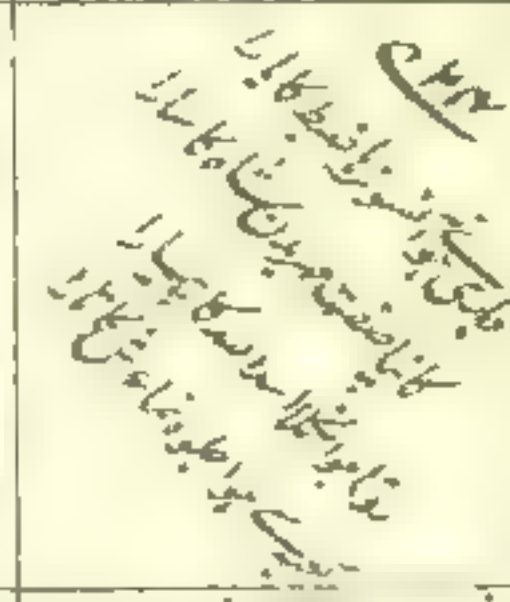

ہے ہے ہمیں کیا جانیے کیا ہو گا ہمارا
ہو گا جو کچھ اللہ کا ہو گا ہمارا

۲۵

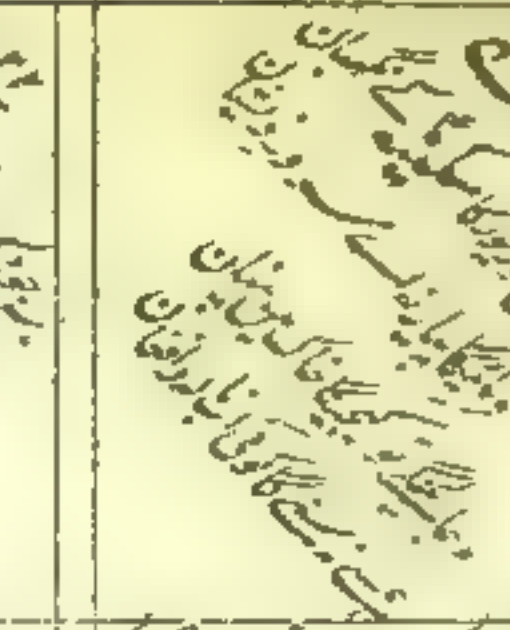

اعدا کا یہ لوٹنے کا ہے ہم کو نہ ڈر آج
عباس کماں ہوں گے جو ہو سوار آج

۲۶

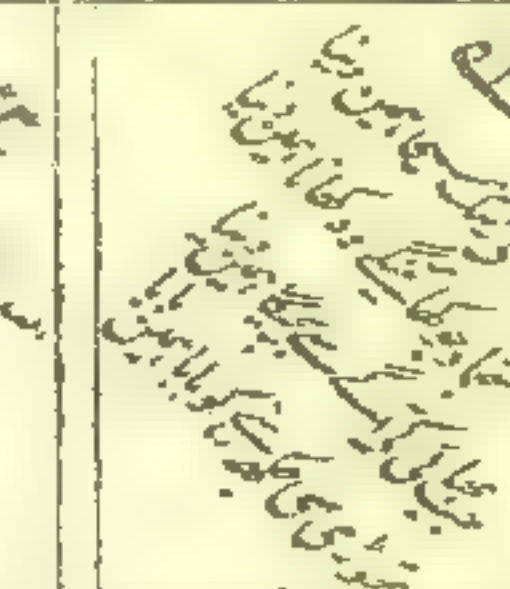

صغرا نے کہا آہ نہ بابا سے کہیں ہم
تم گھر سے چلے صاحب دنیا چلی ہم

۲۷

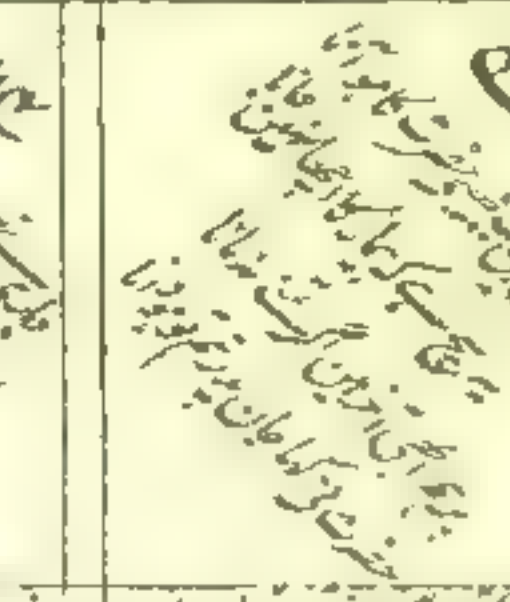

ہل ما سے مرے صورت پروانہ ہیں
ولی ہیں شمع صفت کوئی نہیں ہے

۳۰	۳۱	۳۲
ہم سونگے کہولے ہوئے اخوش لکھنؤ میں	کیا پیر نہیں بیٹھ رہے لکھنؤ میں	سیا بھی جو ہوا ساتھ لکھنؤ میں
۳۳	۳۴	۳۵
ہو گی ہمیں خدمت اولاد کروگی	ہے سوار ہو ٹھاخانہ سلطان رسل سے	ہوتی ہے سوار آنحمد مختار کی پیاری
۳۶	۳۷	۳۸

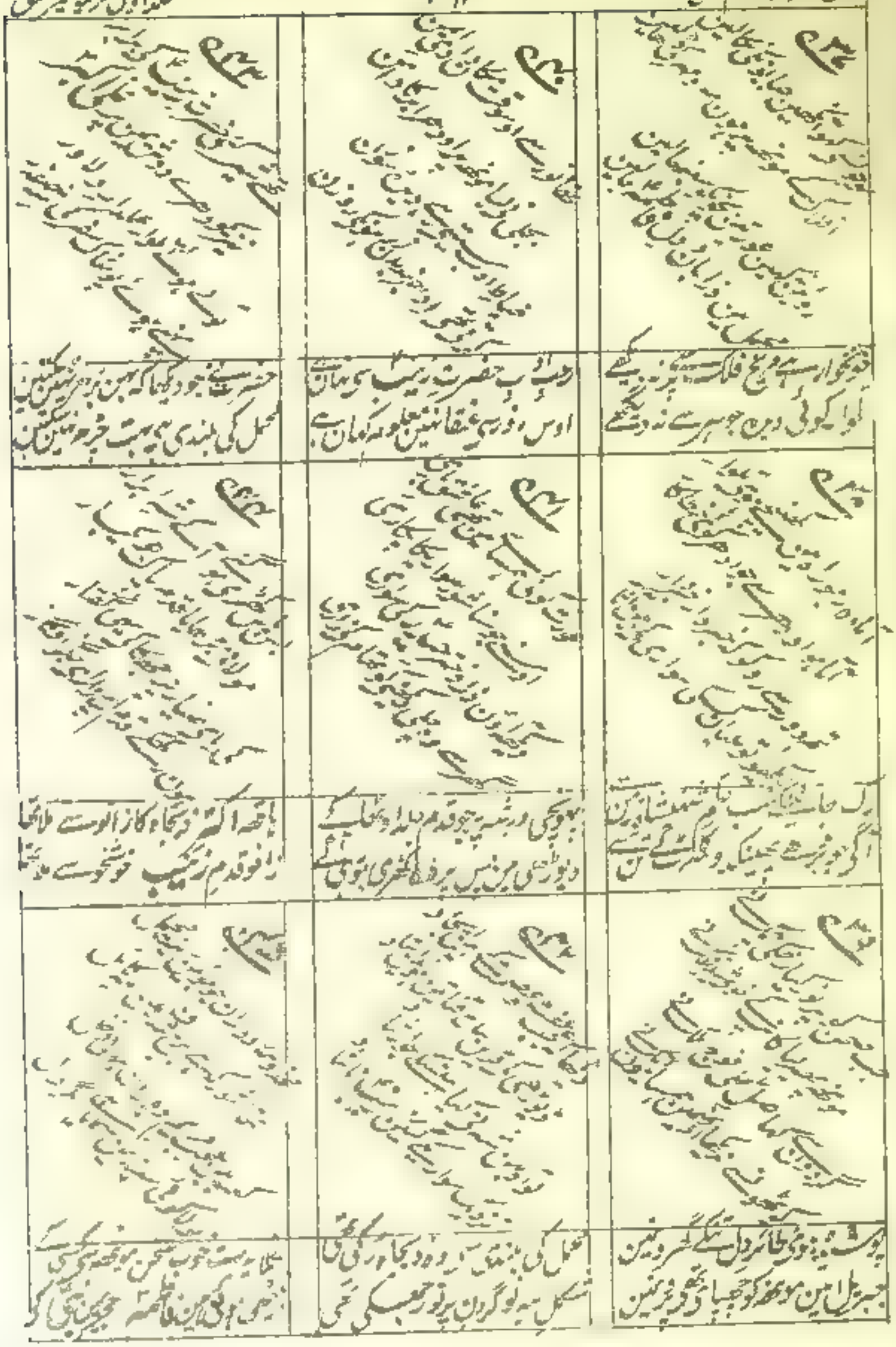

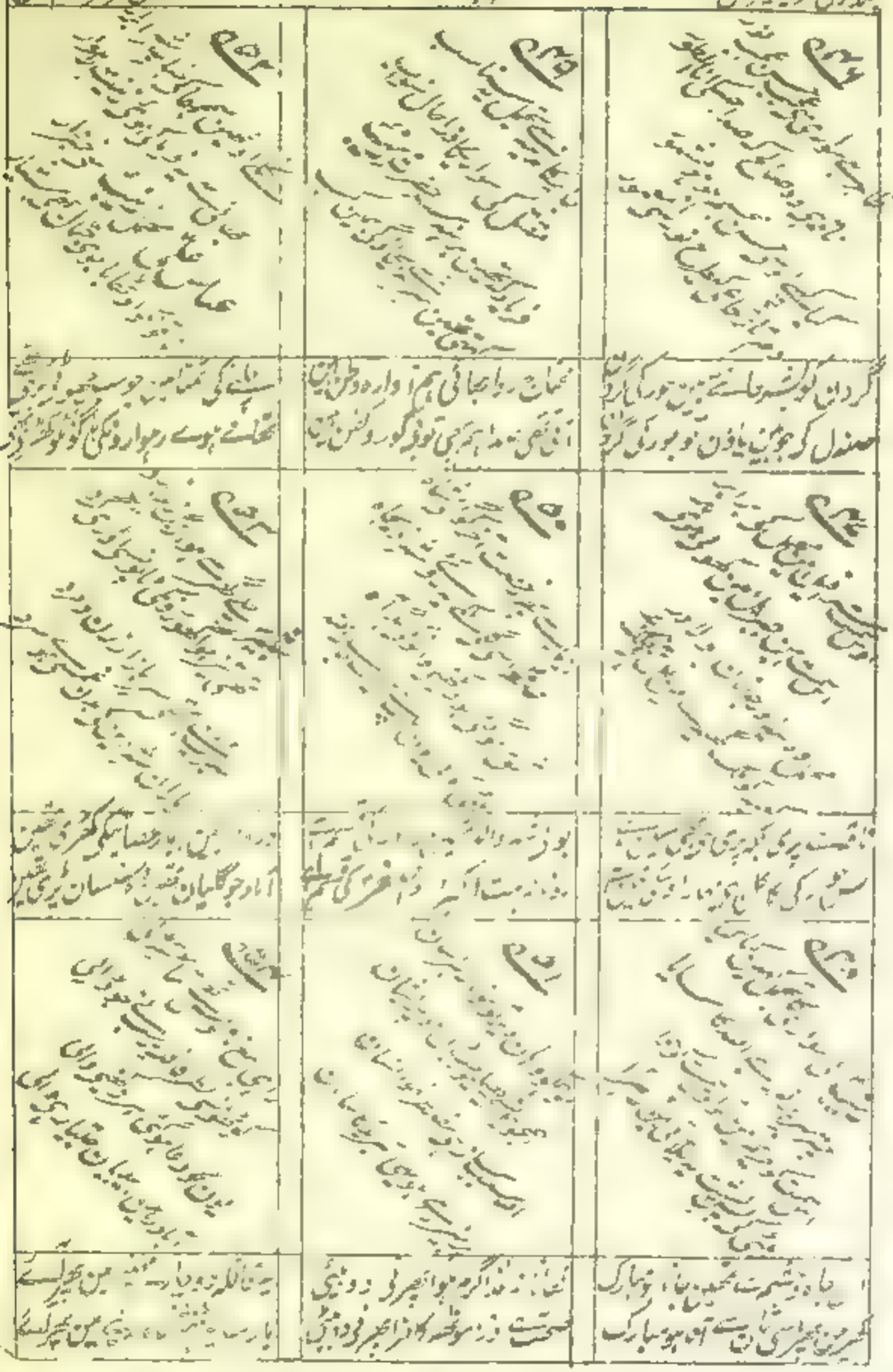

۱۳

سجدہ دیا شہ نے تو زمین سے تا رو کی بدلا
کیا فیض قدم تھا کہ زمین رشک فلک تھی

۱۴

ماتم سے لیے خاک سے پھر یکو بہ اٹھا
زانو کے قریں ایک کمر بند دھرا ہے

۱۵

کچھ رنگ کو تن بدلی ہوا
کچھ تاب سے تگ ران وہی صورت تھی ہوا

۱۶

پستی و بلندی میں جو ملتی نہ پڑے
جوں چھولوں میں اوس ایسی ہی تا رو میں ملا ہے

۱۷

افسوس ہے اس ابر خزاں باغ پہ ہی پر
آئی ہے جو ہاتھ سے سیمیں ابھی ایسا

۱۸

تو رو نہ ابھی سوگ ہے او سدن کے روتا
او مجھ جا و بگا دنیا سے تو ای جن مجھی رو

۱۹

گل تھا شہ دلگیر کو ہونا سے بچا ہے
لو حضرت شبیر کو ہونا سے بچا ہے

۲۰

با بند قبا بند ہوئے
از جن سے کمر بند ہوئے

۲۱

او ہوں نا دھو
سایا

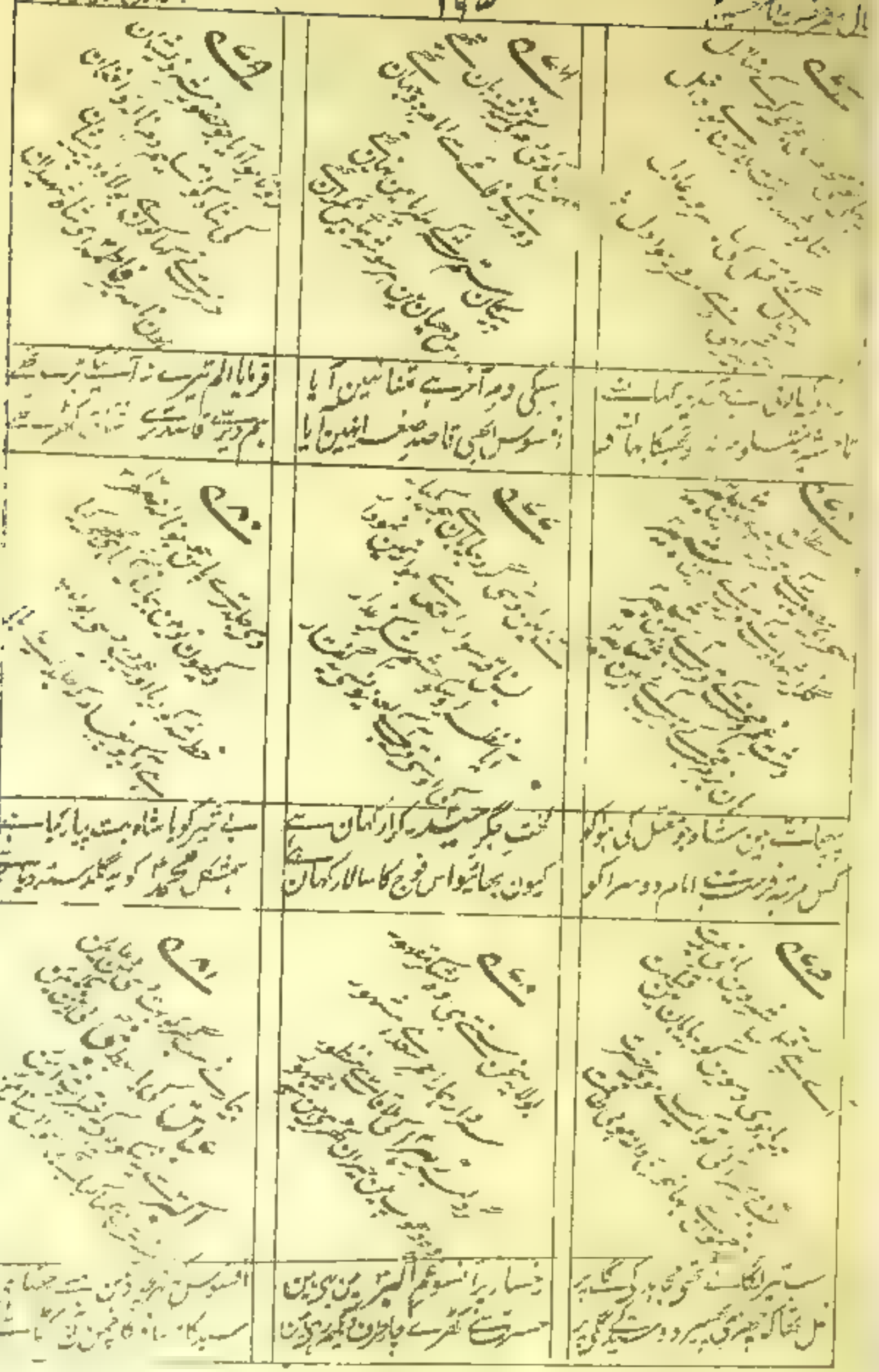

۱۹۶

آنسو تھمیں جی پر جو بھی رہی ہی ہی ہاں
ہر دم ہمیں اعضا شکنی رہتی ہی ہاں

دیکھا نہ گیا آہ محل سے نکل آئے
خط بند کیا شاہ محل سے نکل آئے

ہوئے کہ ہوس رہ گئی شیدا کو نہ دیکھا
دنیا سے چلے فاطمہ زہراؑ کو نہ دیکھا

۱۹۷

بڑھتا ہے فلق نالۂ مرغان ہوا سے
کچھ خون کی بو آتی ہے دامان ہوا سے

در پیش سفر ہے ہمیں اب رات کی گھڑی ہے
گھیرے ہیں جفا کیش اجل ہاتھ کی گھڑی ہے

افسوس کہ دنیا کو لٹتے ہوئے دیکھا
بابا کا گلا ظلم سے کٹتے ہوئے دیکھا

۱۹۸

لکھتے نہیں خط کیوں تہ لکھیر خفا ہو
بارے یا حضرت تبلیرؑ خفا ہو

مہمان صفت نور چراغ سحری ہیں
جا جلد کہ ہم عارف فانی سفری ہیں

روروکے تربتا تھا ن پاک رہیں ہم
ناتے سے گرا قاصد غمناک رہیں ہم

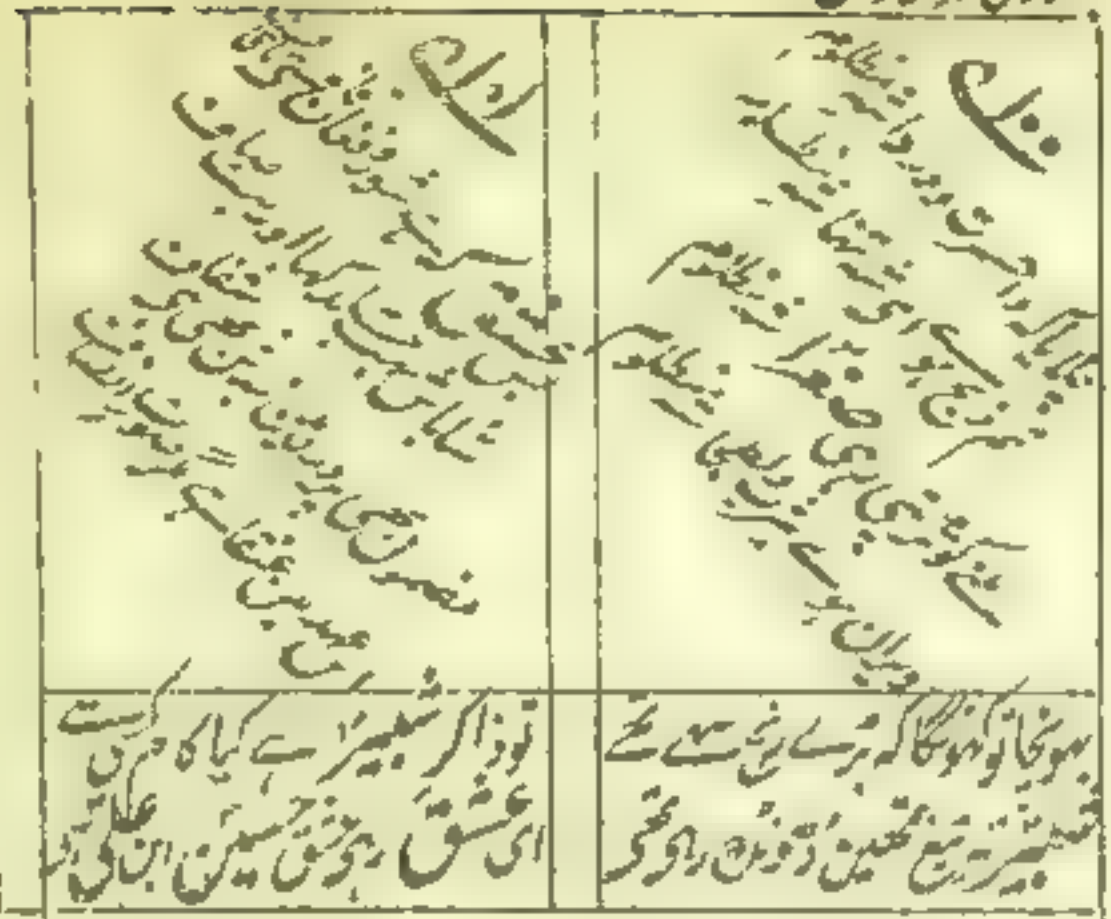

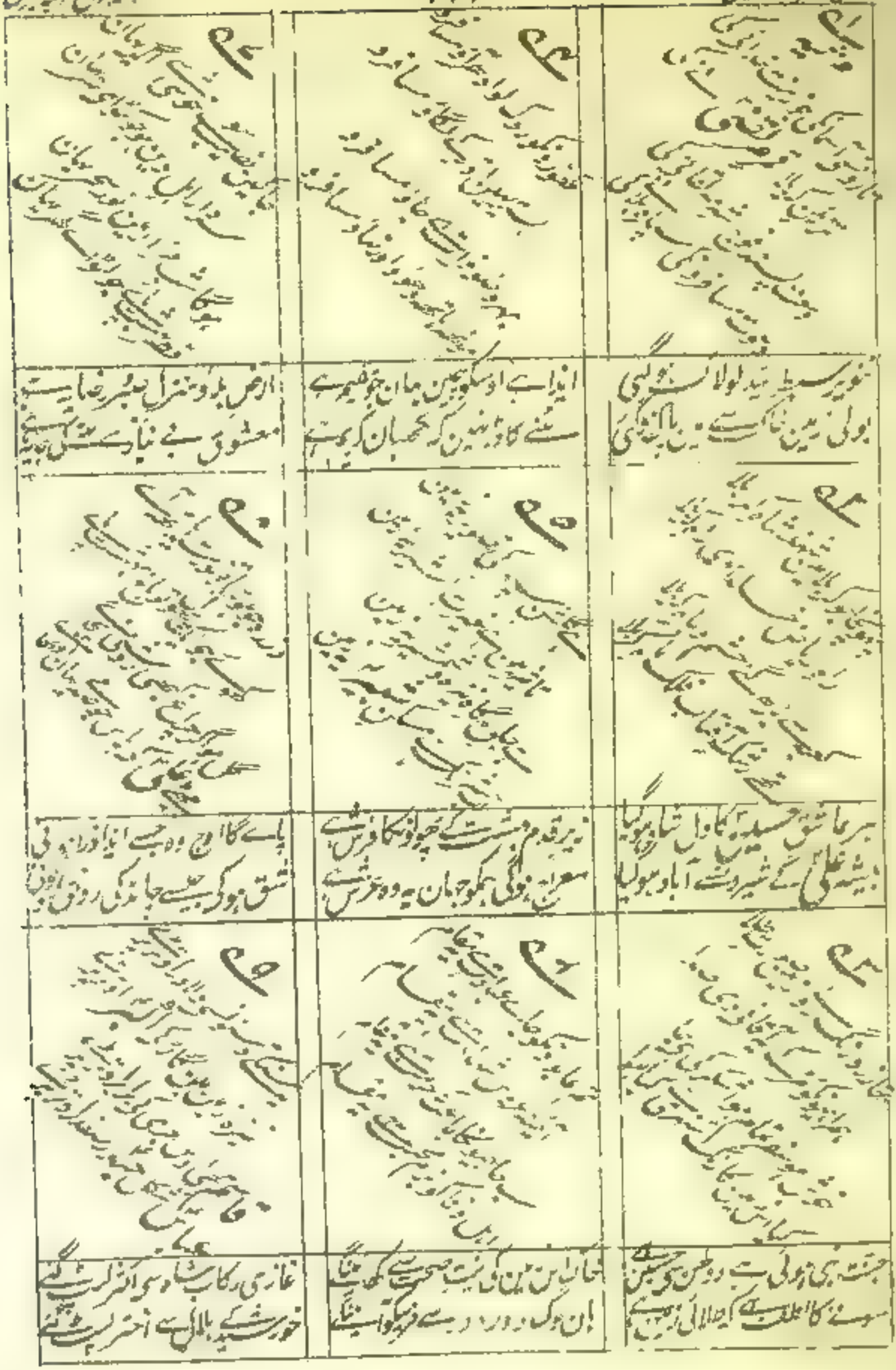

تو پیر سبط نبی ہے تو لال ہے علی کی — ایذا ہے اوسکو جس میں ہاں جو ضعیف ہے — ارض بلا و منزل صبر رضا ہے تیری
بولی زمین خاک سے تو پائنگی — سننے کا ڈر نہیں کہ نگہبان کریم ہے — معشوق بے نیاز سے کیا التجا ہے تیری

ہر عاشق حسینؑ کا دل شاد ہو گیا — ہر قدم وحشت کے چھونکا فرش ہے
بیشہ علی کے شیر وں سے آباد ہو گیا — معراج ہوگی ہمکو جہاں یہ وہ عرش ہے

جنت ہی ہوگی ہے وہ وطن جس کے واسطے — خاک اس زمین کی ہیت صحت سے کھائینگے
سونے کا اہلبت کے یہ لالی زمین ہے — ان لوگ دور دور سے فرش کو آئینگے

غازی رکاب شاہ سے اکثر لپٹ گئے — پائے گا اوج وہ جسے ایذا فراہوئی
خورشید کے ہلال سے اختر لپٹ گئے — شق ہو کی جیسے چاند کی روح اوس میں

سب خلق تحت حکم امامِ حجاز ہو
عمرِ خضر ہو تیرہ برس کا عمر ہو دراز

بعد قاضی باون سے انچاس آگے
حضرت کی بائیسویں ہو یہ خاد فرد آگے

ہر سمت شرابِ شاد و ہو بیدار دل سے گے
پُر خار بیشہ بین گل فردوس کھل گئے

دیکھا جو ورسبلہ رسول کریم کو
غش آگیا کسد بین و بارا کلیم کو

ہو اس کی بہار عیان بکھری رہے
پھولوں سے کپڑے تلے بسی رہے

اشکال زمکی سے بگڑ یکا لطف ہے
امجاند اکی راہ مین لڑ یکا لطف ہے

یوسف کمر سے ہین ابی سال تک
اس کا غبار سرمۂ چشم شہید ہے

مرجائین ہم سا سے ہزارون بر سے
آفاک سامنے ہو لڑائی تو بن پڑے

۲۱

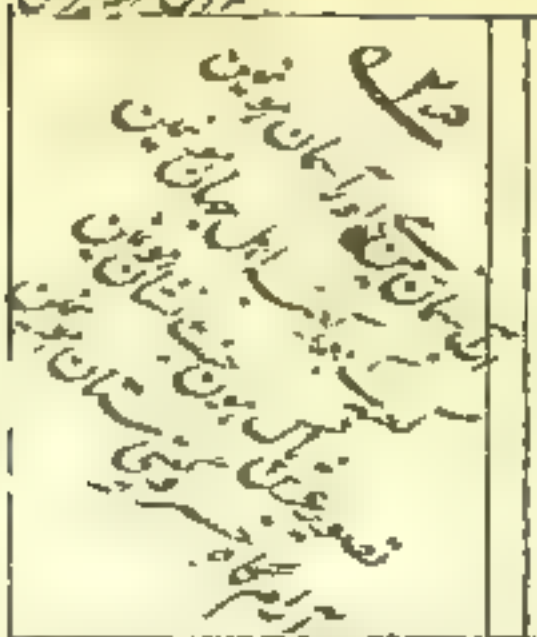

جو سنو جو اب جا تو شرر ریز ہو کہین
بارھین سرد ہونکی سوا میز ہو کہین

۲۲

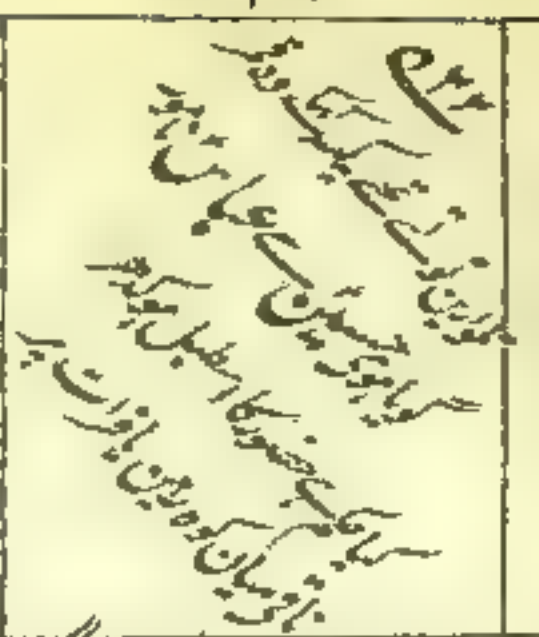

تجویز بارگاہ معلے ہے کس جگہہ
شہ نے کہا کہ بھائی مناسب ہو جس جگہہ

۲۳

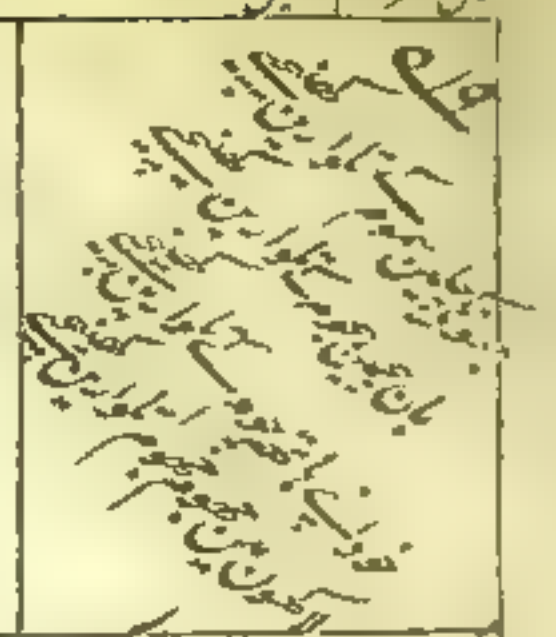

جس سے گناہگار بچین وہ سفینہ ہون
مین دولت نبیؐ و علیؑ کا خزینہ ہون

۲۴

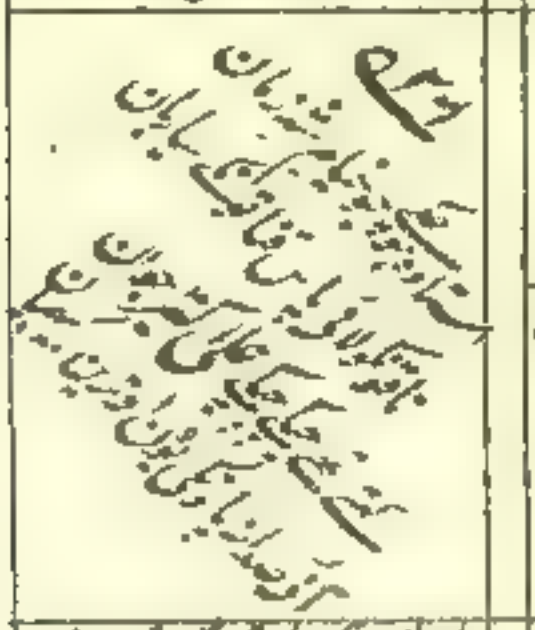

سب ہون شہید تو ہمین قبر بن عطا کری
جا سے حشر کو بھی نہ اوٹھین خدا کرے

۲۵

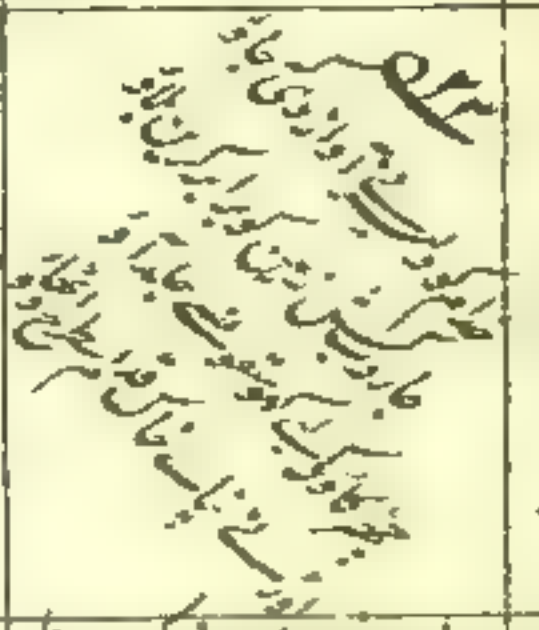

یہ جا ہے خیمہ شہ صفدر کیواسطے
آئینہ ہو زمین سکندر کیواسطے

۲۶

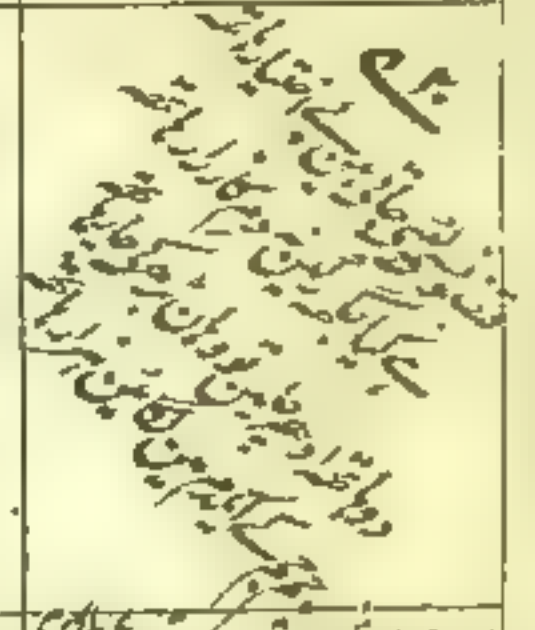

جا ہی ادب سے ہا دلبر زہرا قریب ہین
بولے نہ کوئی سید والا قریب ہین

۲۷

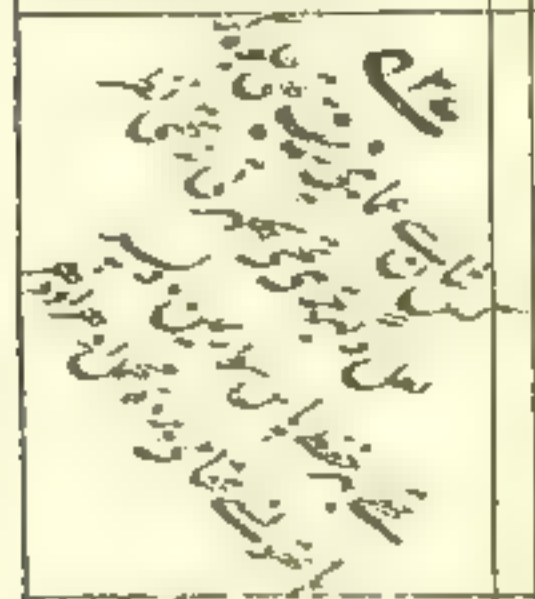

چرچے ہون کیا نمک سے تہ تیغ حسینؑ کا
افسانہ رہ گیا رقم سے حسینؑ کا

۲۸

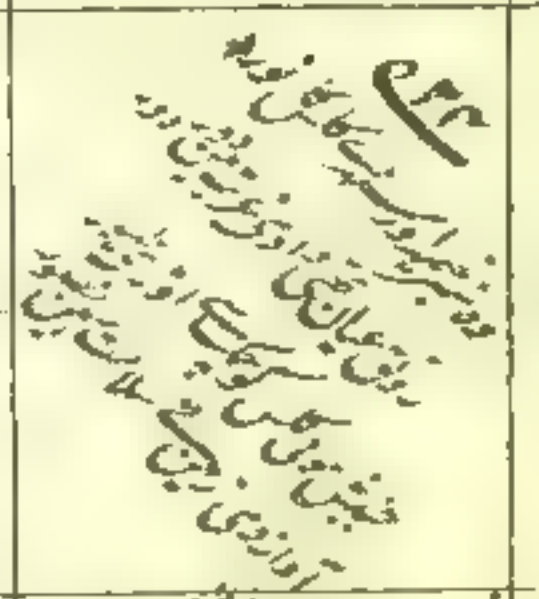

خیمہ بیا ہا ہے شہ خوش خصال کا
سرسبز ہون یہ فیض ہے زہرا کی لال کا

۲۹

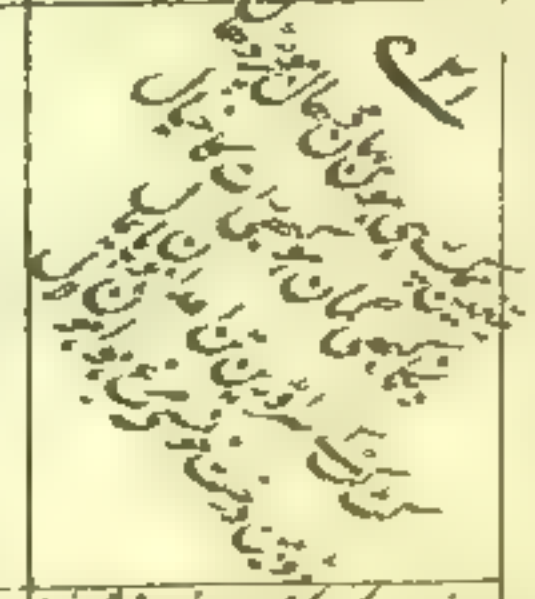

ہنہنا وہان فرات بہان تھی رکی ہوئی
ناقہ کی آنکھین بند جین گردن جھکی ہوئی

۴۰

اب دور اس مقام سے چھوڑ بڑی زمین
جنگل ہین یا بہت مناوی آتی ہے ان

۴۱

یارب یہ شوکت شاہ غریب ہو
بھائی ہین کوہین سے رہا ہیں

۴۲

آفاق بدلے بدلین گلی تو سا ہو
دیتے ہین جان نیک علی ایسے کا ہو

۴۹

پھر سے ہین ایک شہر سے جنگل ہین اب
اصغر نے بہان ہین رکھا دیسے

۴۳

ہر جا پہان مل ہے مودت دیکھیے
یوسف ہین آپ روپ بازار بکیے

۴۴

ساتھ ہاتھ ہین شہ ذیشان لیے ہوے
کس سے لوترین کو دین قران لیے ہوے

۴۵

قابل اس استطاعت کے ہین تو ان نہین
تمسا کوی حسین سے اے گھر ہین جوان نہین

۴۶

ساز سفر جہاد کا سامان سب کیے
بابا کا یہ لباس پھوپھی جان لیجیے

۳۷

۳۸

۳۹

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

۴۶

۴۷

۴۸

۴۹

۵۰

۵۱

۵۲

۵۳

۵۴

۵۵

۵۶

۵۷

۵۸

۵۹

۶۰

۶۱

۶۲

۶۳

۶۴

۶۵

۶۶

۶۷

۶۸

۶۹

۷۰

۷۱

۷۲

۷۳

۷۴

۷۵

۷۶

۷۷

۷۸

۷۹

۸۰

۸۱

۸۲

۸۳

۸۴

۸۵

۸۶

۸۷

۸۸

۸۹

۹۰

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

۱۳۶

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۷

۱۵۸

۱۵۹

۱۶۰

۱۶۱

۱۶۲

۱۶۳

۱۶۴

۱۶۵

۱۶۶

۱۶۷

۱۶۸

۱۶۹

۱۷۰

۱۷۱

۱۷۲

۱۷۳

۱۷۴

۱۷۵

۱۷۶

۱۷۷

۱۷۸

۱۷۹

۱۸۰

۱۸۱

۱۸۲

۱۸۳

۱۸۴

۱۸۵

۱۸۶

۱۸۷

۱۸۸

۱۸۹

۱۹۰

۱۹۱

۱۹۲

۱۹۳

۱۹۴

۱۹۵

۱۹۶

۱۹۷

۱۹۸

۱۹۹

۲۰۰

۲۰۱

۲۰۲

۲۰۳

۲۰۴

۲۰۵

۲۰۶

۲۰۷

۲۰۸

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

۲۱۸

۲۱۹

۲۲۰

۲۲۱

۲۲۲

۲۲۳

۲۲۴

۲۲۵

۲۲۶

۲۲۷

۲۲۸

۲۲۹

۲۳۰

۲۳۱

۲۳۲

۲۳۳

۲۳۴

۲۳۵

۲۳۶

۲۳۷

۲۳۸

۲۳۹

۲۴۰

۲۴۱

۲۴۲

۲۴۳

۲۴۴

۲۴۵

۲۴۶

۲۴۷

۲۴۸

۲۴۹

۲۵۰

۲۵۱

۲۵۲

۲۵۳

۲۵۴

۲۵۵

۲۵۶

۲۵۷

۲۵۸

۲۵۹

۲۶۰

۲۶۱

۲۶۲

۲۶۳

۲۶۴

۲۶۵

۲۶۶

۲۶۷

۲۶۸

۲۶۹

۲۷۰

۲۷۱

۲۷۲

۲۷۳

۲۷۴

۲۷۵

۲۷۶

۲۷۷

۲۷۸

۲۷۹

۲۸۰

۲۸۱

۲۸۲

۲۸۳

۲۸۴

۲۸۵

۲۸۶

۲۸۷

۲۸۸

۲۸۹

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

۲۹۸

۲۹۹

۳۰۰

۳۰۱

۳۰۲

۳۰۳

۳۰۴

۳۰۵

۳۰۶

۳۰۷

۳۰۸

۳۰۹

۳۱۰

۳۱۱

۳۱۲

۳۱۳

۳۱۴

۳۱۵

۳۱۶

۳۱۷

۳۱۸

۳۱۹

۳۲۰

۳۲۱

۳۲۲

۳۲۳

۳۲۴

۳۲۵

۳۲۶

۳۲۷

۳۲۸

۳۲۹

۳۳۰

۳۳۱

۳۳۲

۳۳۳

۳۳۴

۳۳۵

۳۳۶

۳۳۷

۳۳۸

۳۳۹

۳۴۰

۳۴۱

۳۴۲

۳۴۳

۳۴۴

۳۴۵

۳۴۶

۳۴۷

۳۴۸

۳۴۹

۳۵۰

۳۵۱

۳۵۲

۳۵۳

۳۵۴

۳۵۵

۳۵۶

۳۵۷

۳۵۸

۳۵۹

۳۶۰

۳۶۱

۳۶۲

۳۶۳

۳۶۴

۳۶۵

۳۶۶

۳۶۷

۳۶۸

۳۶۹

۳۷۰

۳۷۱

۳۷۲

۳۷۳

۳۷۴

۳۷۵

۳۷۶

۳۷۷

۳۷۸

۳۷۹

۳۸۰

۳۸۱

۳۸۲

۳۸۳

۳۸۴

۳۸۵

۳۸۶

۳۸۷

۳۸۸

۳۸۹

۳۹۰

۳۹۱

۳۹۲

۳۹۳

۳۹۴

۳۹۵

۳۹۶

۳۹۷

۳۹۸

۳۹۹

۴۰۰

۴۰۱

۴۰۲

۴۰۳

۴۰۴

۴۰۵

۴۰۶

۴۰۷

۴۰۸

۴۰۹

۴۱۰

۴۱۱

۴۱۲

۴۱۳

۴۱۴

۴۱۵

۴۱۶

۴۱۷

۴۱۸

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۵

۴۲۶

۴۲۷

۴۲۸

۴۲۹

۴۳۰

۴۳۱

۴۳۲

۴۳۳

۴۳۴

۴۳۵

۴۳۶

۴۳۷

۴۳۸

۴۳۹

۴۴۰

۴۴۱

۴۴۲

۴۴۳

۴۴۴

۴۴۵

۴۴۶

۴۴۷

۴۴۸

۴۴۹

۴۵۰

۴۵۱

۴۵۲

۴۵۳

۴۵۴

۴۵۵

۴۵۶

۴۵۷

۴۵۸

۴۵۹

۴۶۰

۴۶۱

۴۶۲

۴۶۳

۴۶۴

۴۶۵

۴۶۶

۴۶۷

۴۶۸

۴۶۹

۴۷۰

۴۷۱

۴۷۲

۴۷۳

۴۷۴

۴۷۵

۴۷۶

۴۷۷

۴۷۸

۴۷۹

۴۸۰

۴۸۱

۴۸۲

۴۸۳

۴۸۴

۴۸۵

۴۸۶

۴۸۷

۴۸۸

۴۸۹

۴۹۰

۴۹۱

۴۹۲

۴۹۳

۴۹۴

۴۹۵

۴۹۶

۴۹۷

۴۹۸

۴۹۹

۵۰۰

۵۰۱

۵۰۲

۵۰۳

۵۰۴

۵۰۵

۵۰۶

۵۰۷

۵۰۸

۵۰۹

۵۱۰

۵۱۱

۵۱۲

۵۱۳

۵۱۴

۵۱۵

۵۱۶

۵۱۷

۵۱۸

۵۱۹

۵۲۰

۵۲۱

۵۲۲

۵۲۳

۵۲۴

۵۲۵

۵۲۶

۵۲۷

۵۲۸

۵۲۹

۵۳۰

۵۳۱

۵۳۲

۵۳۳

۵۳۴

۵۳۵

۵۳۶

۵۳۷

۵۳۸

۵۳۹

۵۴۰

۵۴۱

۵۴۲

۵۴۳

۵۴۴

۵۴۵

۵۴۶

۵۴۷

۵۴۸

۵۴۹

۵۵۰

۵۵۱

۵۵۲

۵۵۳

۵۵۴

۵۵۵

۵۵۶

۵۵۷

۵۵۸

۵۵۹

۵۶۰

۵۶۱

۵۶۲

۵۶۳

۵۶۴

۵۶۵

۵۶۶

۵۶۷

۵۶۸

۵۶۹

۵۷۰

۵۷۱

۵۷۲

۵۷۳

۵۷۴

۵۷۵

۵۷۶

۵۷۷

۵۷۸

۵۷۹

۵۸۰

۵۸۱

۵۸۲

۵۸۳

۵۸۴

۵۸۵

۵۸۶

۵۸۷

۵۸۸

۵۸۹

۵۹۰

۵۹۱

۵۹۲

۵۹۳

۵۹۴

۵۹۵

۵۹۶

۵۹۷

۵۹۸

۵۹۹

۶۰۰

۶۰۱

۶۰۲

۶۰۳

۶۰۴

۶۰۵

۶۰۶

۶۰۷

۶۰۸

۶۰۹

۶۱۰

۶۱۱

۶۱۲

۶۱۳

۶۱۴

۶۱۵

۶۱۶

۶۱۷

۶۱۸

۶۱۹

۶۲۰

۶۲۱

۶۲۲

۶۲۳

۶۲۴

۶۲۵

۶۲۶

۶۲۷

۶۲۸

۶۲۹

۶۳۰

۶۳۱

۶۳۲

۶۳۳

۶۳۴

۶۳۵

۶۳۶

۶۳۷

۶۳۸

۶۳۹

۶۴۰

۶۴۱

۶۴۲

۶۴۳

۶۴۴

۶۴۵

۶۴۶

۶۴۷

۶۴۸

۶۴۹

۶۵۰

۶۵۱

۶۵۲

۶۵۳

۶۵۴

۶۵۵

۶۵۶

۶۵۷

۶۵۸

۶۵۹

۶۶۰

۶۶۱

۶۶۲

۶۶۳

۶۶۴

۶۶۵

۶۶۶

۶۶۷

۶۶۸

۶۶۹

۶۷۰

۶۷۱

۶۷۲

۶۷۳

۶۷۴

۶۷۵

۶۷۶

۶۷۷

۶۷۸

۶۷۹

۶۸۰

۶۸۱

۶۸۲

۶۸۳

۶۸۴

۶۸۵

۶۸۶

۶۸۷

۶۸۸

۶۸۹

۶۹۰

۶۹۱

۶۹۲

۶۹۳

۶۹۴

۶۹۵

۶۹۶

۶۹۷

۶۹۸

۶۹۹

۷۰۰

۷۰۱

۷۰۲

۷۰۳

۷۰۴

۷۰۵

۷۰۶

۷۰۷

۷۰۸

۷۰۹

۷۱۰

۷۱۱

۷۱۲

۷۱۳

۷۱۴

۷۱۵

۷۱۶

۷۱۷

۷۱۸

۷۱۹

۷۲۰

۷۲۱

۷۲۲

۷۲۳

۷۲۴

۷۲۵

۷۲۶

۷۲۷

۷۲۸

۷۲۹

۷۳۰

۷۳۱

۷۳۲

۷۳۳

۷۳۴

۷۳۵

۷۳۶

۷۳۷

۷۳۸

۷۳۹

۷۴۰

۷۴۱

۷۴۲

۷۴۳

۷۴۴

۷۴۵

۷۴۶

۷۴۷

۷۴۸

۷۴۹

۷۵۰

۷۵۱

۷۵۲

۷۵۳

۷۵۴

۷۵۵

۷۵۶

۷۵۷

۷۵۸

۷۵۹

۷۶۰

۷۶۱

۷۶۲

۷۶۳

۷۶۴

۷۶۵

۷۶۶

۷۶۷

۷۶۸

۷۶۹

۷۷۰

۷۷۱

۷۷۲

۷۷۳

۷۷۴

۷۷۵

۷۷۶

۷۷۷

۷۷۸

۷۷۹

۷۸۰

۷۸۱

۷۸۲

۷۸۳

۷۸۴

۷۸۵

۷۸۶

۷۸۷

۷۸۸

۷۸۹

۷۹۰

۷۹۱

۷۹۲

۷۹۳

۷۹۴

۷۹۵

۷۹۶

۷۹۷

۷۹۸

۷۹۹

۸۰۰

۸۰۱

۸۰۲

۸۰۳

۸۰۴

۸۰۵

۸۰۶

۸۰۷

۸۰۸

۸۰۹

۸۱۰

۸۱۱

۸۱۲

۸۱۳

۸۱۴

۸۱۵

۸۱۶

۸۱۷

۸۱۸

۸۱۹

۸۲۰

۸۲۱

۸۲۲

۸۲۳

۸۲۴

۸۲۵

۸۲۶

۸۲۷

۸۲۸

۸۲۹

۸۳۰

۸۳۱

۸۳۲

۸۳۳

۸۳۴

۸۳۵

۸۳۶

۸۳۷

۸۳۸

۸۳۹

۸۴۰

۸۴۱

۸۴۲

۸۴۳

۸۴۴

۸۴۵

۸۴۶

۸۴۷

۸۴۸

۸۴۹

۸۵۰

۸۵۱

۸۵۲

۸۵۳

۸۵۴

۸۵۵

۸۵۶

۸۵۷

۸۵۸

۸۵۹

۸۶۰

۸۶۱

۸۶۲

۸۶۳

۸۶۴

۸۶۵

۸۶۶

۸۶۷

۸۶۸

۸۶۹

۸۷۰

۸۷۱

۸۷۲

۸۷۳

۸۷۴

۸۷۵

۸۷۶

۸۷۷

۸۷۸

۸۷۹

۸۸۰

۸۸۱

۸۸۲

۸۸۳

۸۸۴

۸۸۵

۸۸۶

۸۸۷

۸۸۸

۸۸۹

۸۹۰

۸۹۱

۸۹۲

۸۹۳

۸۹۴

۸۹۵

۸۹۶

۸۹۷

۸۹۸

۸۹۹

۹۰۰

۹۰۱

۹۰۲

۹۰۳

۹۰۴

۹۰۵

۹۰۶

۹۰۷

۹۰۸

۹۰۹

۹۱۰

۹۱۱

۹۱۲

۹۱۳

۹۱۴

۹۱۵

۹۱۶

۹۱۷

۹۱۸

۹۱۹

۹۲۰

۹۲۱

۹۲۲

۹۲۳

۹۲۴

۹۲۵

۹۲۶

۹۲۷

۹۲۸

۹۲۹

۹۳۰

۹۳۱

۹۳۲

۹۳۳

۹۳۴

۹۳۵

۹۳۶

۹۳۷

۹۳۸

۹۳۹

۹۴۰

۹۴۱

۹۴۲

۹۴۳

۹۴۴

۹۴۵

۹۴۶

۹۴۷

۹۴۸

۹۴۹

۹۵۰

۹۵۱

۹۵۲

۹۵۳

۹۵۴

۹۵۵

۹۵۶

۹۵۷

۹۵۸

۹۵۹

۹۶۰

۹۶۱

۹۶۲

۹۶۳

۹۶۴

۹۶۵

۹۶۶

۹۶۷

۹۶۸

۹۶۹

۹۷۰

۹۷۱

۹۷۲

۹۷۳

۹۷۴

۹۷۵

۹۷۶

۹۷۷

۹۷۸

۹۷۹

۹۸۰

۹۸۱

۹۸۲

۹۸۳

۹۸۴

۹۸۵

۹۸۶

۹۸۷

۹۸۸

۹۸۹

۹۹۰

۹۹۱

۹۹۲

۹۹۳

۹۹۴

۹۹۵

۹۹۶

۹۹۷

۹۹۸

۹۹۹

۱۰۰۰

۴۹

ناگاہ دی صدا کسی نے شہ دیس سے
شہزادو آؤ ماں کیا ہے جو دیر سے

۵۰

کشتی تھی گردنوں میں ہم ہاتھ تھے لگے
کیوں لے گیا ہیں کوئی نکالو نکال کے

۵۱

سر پر گرا فلک تو ملق میں خیال ہے
تھمتا رہیں کا باؤں تو نیچے محال ہے

۵۲

بیٹھا ادب سے خدمت آقا میں جو گیا
دربار بادشاہ زمن کہہ کے بولیا

۵۳

رد ہوں بلا میں قلب تھہر جائے گیا کریں
آؤ بچھا بچھا کے مصلے دعا کریں

۵۴

گرنے کو ہے خبر ہوشہ ثقلین کو
فدیہ بلائے دوڑ کے بھائی حسین کو

۵۵

حیران تھیں یہ شکل تھی ہر ایک بات کی
آنسو بھر آئے آنکھ میں جب کچھ نہ بن سکی

۵۶

خیمہ و خاص ہلنے لگا دم ہے گھٹا ہوا
گویا کسی بیس کا گھر ہے لٹا ہوا

۵۷

ہے حشر کی سفر کی نہ مجھ کو کام ہے کچھ
دم بھر محل میں بیٹھ کے آرام لیجیے

۵۵

تھا صحن میں یہ سب کہ دم بھر کی دیر ہے
آن کی بنے رہے تھی ہوا سب بھلے ہوئے

۵۶

یہ حال ہے کہ حال یہاں سب کا غیر ہے
شبیرؑ نے کہا کہ ابھی تک تو خیر ہے

۵۷

خیمہ کا ہے یہ رنگ کہ تاب نظر نہیں
دم پر بنی ہوئی ہے تمکین کچھ خبر نہیں

۵۸

بستی کوئی قریب اگر ہو تو چلیے چلیے
خیمہ اٹھا کے جلد کہیں اور لے چلیے

۵۹

سب جو وطن کو جلد چلینگے گھر اوٹی ہیں
روتی ہوئی یہاں سے چلی جاؤ گی بہن

۶۰

اسوقت ہو گیا ہے خدا جانے کیا ہمیں
ہم ڈر رہے ہیں گود میں لیلو چھپا ہمیں

۶۱

بہتر اب اس سے ہے کوئی جا ہیں
آگے جو ہیں یہاں سے یہ حکم خدا ہمیں

۶۴

سنتے تھے بولتے ہوئے گو دشمن تھے ہم حسین
بر خوف سے پکار نہ سکتے تھے ہم حسین

۶۵

کہتی تھیں جبکہ بیکس و بے یار و یاور اے
دو میری ہمعین محمل ہوئی جاتی ہیں یا علی

۶۶

لیکن زبان حال سے کہتے تھے ہم حسین
کوسوں وطن سے دور ہیں بیکس و بے وطن

۶۷

کس مقتول سے علی اکبر بولو تم
سوزا گیا ہے رنگ کرانین چلو بولو تم

۶۸

آباد نصر سرور والا ہم رہے
ہم سب کے بادشاہ کا دنیا میں دم رہے

۶۹

جنگل میں ایک رات بجو بی بسر ہوئی
اوجبے اذان کو اکبر مہر دسحر ہوئی

۷۰

کہنا طلب کیا ہے بی کی بدیدہ سے
تکلیف دی ہے تم کو امام غریب نے

۷۱

ظاہر ہے شان رحمت حق کی نزول کی
معراج ہے پیمبری ہے سواری رسول کی

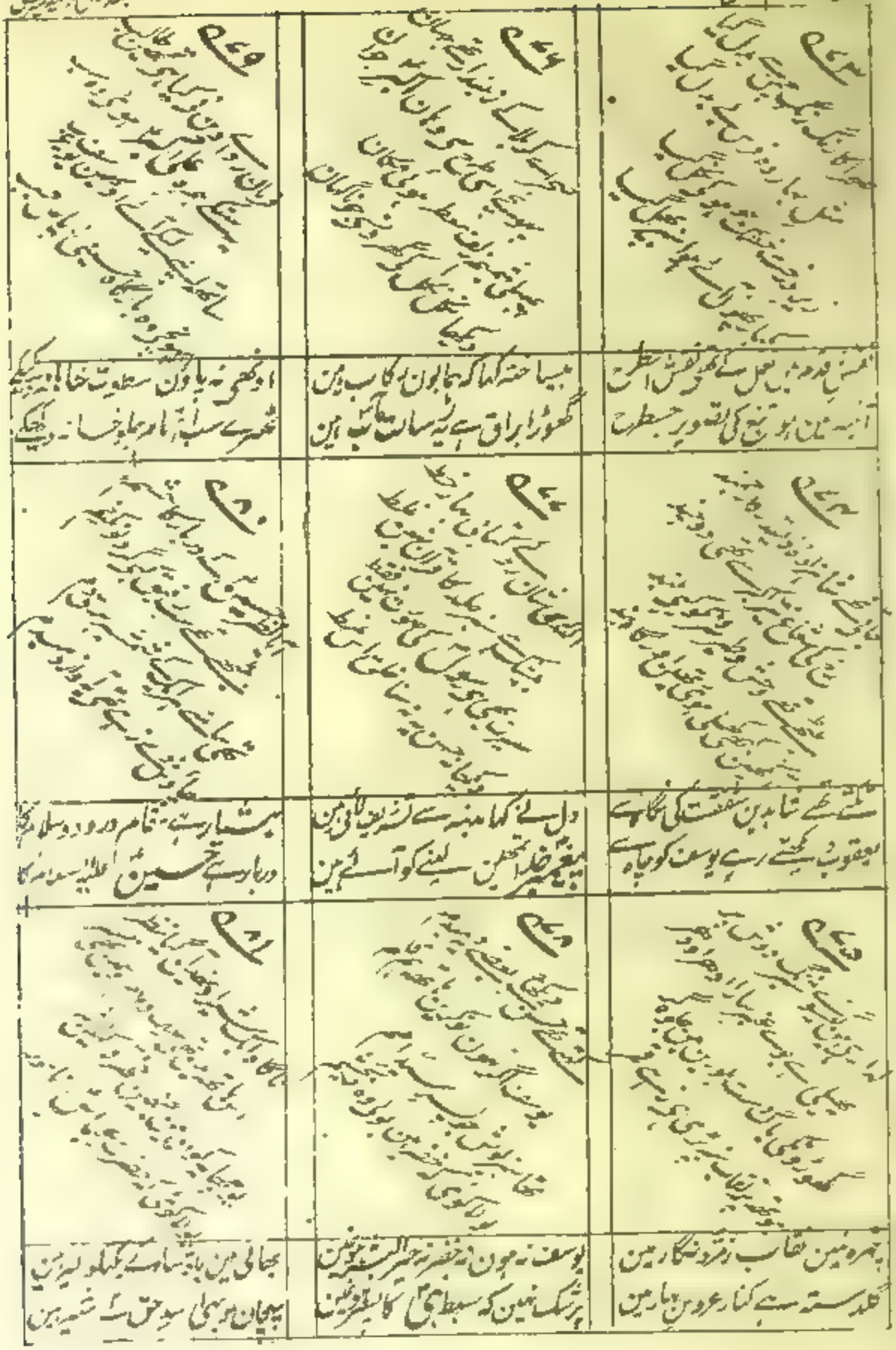

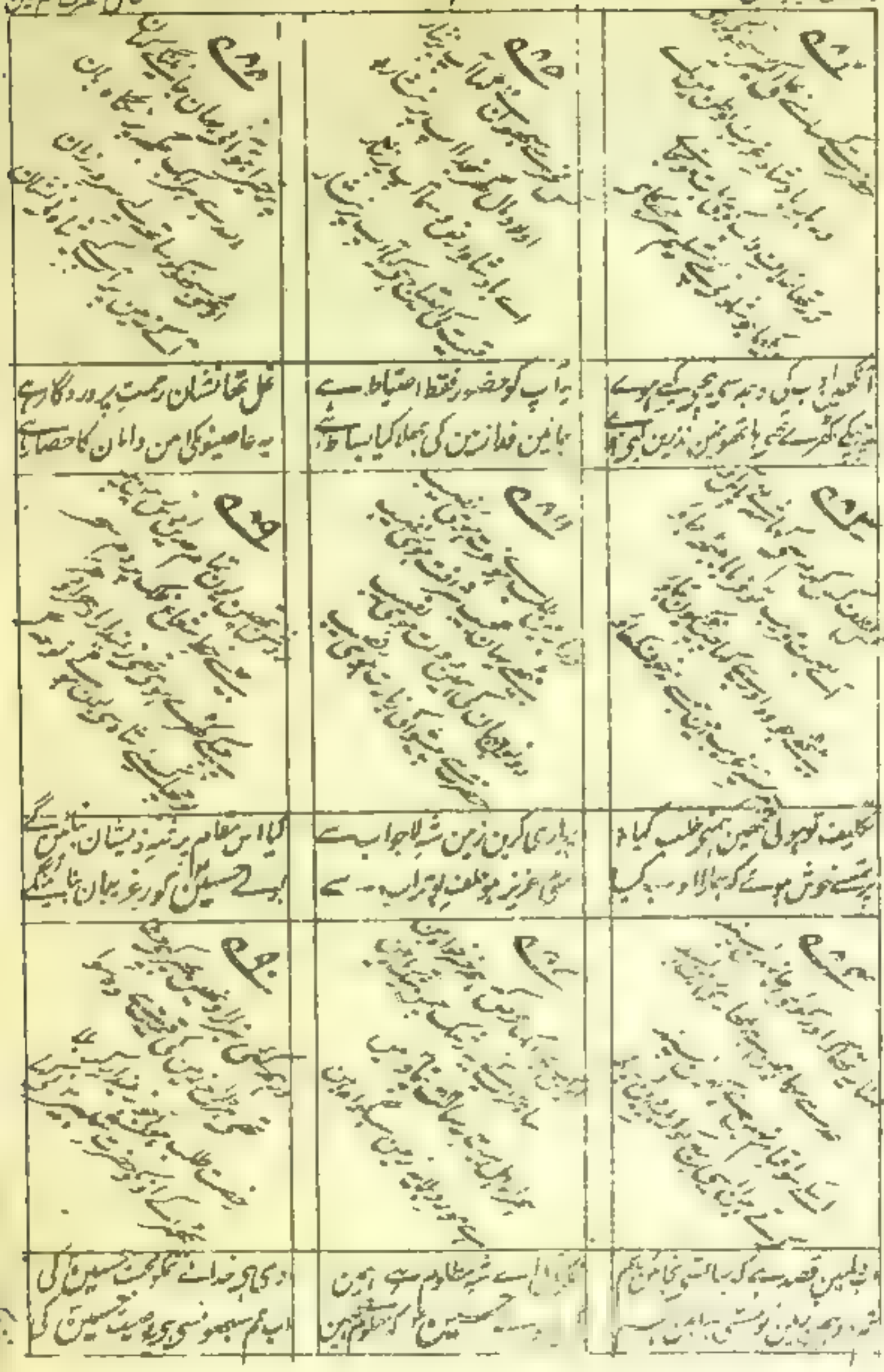

۹۱

خاطر شکستہ ہو نہ کسی غم نصیب کی
خوش ہو گی تجھ سے روح حسینؑ غریب کی

۹۲

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۹۳

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۹۴

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۹۵

سچ ہے جگہ خدا کی خدا کی رسول کی
بی بی زمین آپ کے بھائی کی حل کی

۹۶

سب زائروں کے تین کا ساماں کیجیو
دو تین دن میں ہر ایک کو مہمان کیجیو

۹۷

دم بھر میں دشت خطر ناک بھر گئی
جس سمت شاہ دیں کی سواری گذر گئی

۹۸

تھا کون پوچھتا جو حسینا امام کا
تر تھا گئے گے خونِ حسینا امام کا

۹۹

جلوہ کیا سر سید بوتراب نے
سر سو کئے سجدہ کیا آفتاب نے

۱۰۰

خاطر شکستہ ہو نہ کسی غم نصیب کی
خوش ہو گی تجھ سے روح حسینؑ غریب کی

۱۰۱

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۱۰۲

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۱۰۳

دربار میں یزید کے جب آپ کو گئے
بولا یزید آپ کو دیکھا تو رو دیئے

۱۰۴

سچ ہے جگہ خدا کی خدا کی رسول کی
بی بی زمین آپ کے بھائی کی حل کی

۱۰۵

سب زائروں کے تین کا ساماں کیجیو
دو تین دن میں ہر ایک کو مہمان کیجیو

۱۰۶

دم بھر میں دشت خطر ناک بھر گئی
جس سمت شاہ دیں کی سواری گذر گئی

۱۰۷

تھا کون پوچھتا جو حسینا امام کا
تر تھا گئے گے خونِ حسینا امام کا

۱۰۸

جلوہ کیا سر سید بوتراب نے
سر سو کئے سجدہ کیا آفتاب نے

۱۰۱

۱۰۲

۱۰۳

۱۰۴

۱۰۵

۱۰۶

۱۰۷

۱۰۸

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۶

سجدہ میں سر کو شمر لعین کاٹتا رہا
زانو سے دیر تک یہی سینہ ہلا رہا

۱۲۷

موسے گلے سے خنجر شمر لعین ہٹا
ہنگام ذبح بھی یہی ہیں بانی نسین ہٹا

۱۲۸

کوسے ردا بو پر ہے عیان نا فاطمہ
سر پر رہا سایہ دامان فاطمہ

۱۲۹

سناباس کی وفا دل وجان سے نثار ہے
تیری ثنا کروں گی میں نانا رسولؐ ہے

۱۳۰

اس بن میں ذبح ہا دشہ رحم دل ہوا
واحسرتا میں شہر خدا سے خجل ہوا

۱۳۱

وہی جان قبر پا دشہ تشنہ لبان پر
بس مر گیا تڑپ کے فرات حسین پر

۱۳۲

مشتاق ہوں زیارت شاہ دلیر کا
روضہ دکھا دی فاطمہ زہرا کی شیر کا

۱۰

عشق میں طرب کی قدر کہاں جانتے ہیں نیک
بام فلک کو سقف مکان جانتے ہیں نیک

کاذب اول ہو کا نہ ان صاف و خوش خو ہم
معشوق جو یہاں ہے تو کیا ماشقو کو غم

کسکا یہ احتیاط یہ اجلال و جاہ ہے
ہمسایۂ آفات اور کوئی بادشاہ ہے

۱۱

خارو کی علم فاطمہ کے گل و خار کو
رستے میں گلشن فردوس جانتے ہیں نیک

۱۲

ٹھہری جو غیر از رہ زمین پر نگہ حسین
آئی یہاں نظر نہ کوئی جز گہ کہیں ؛

رہبر اجب حال ہے وسوقت امین کی
فریاد رس غریب کا یا یہ امین کی

۱۳

جاتے ہیں جہاں جو دھوپ کی شدت میں کھو ظلک
جنت میں زیر سایہ طوبی وہ سوتے ہیں

محشر میں جو نہ خسرو آفاق کا خادم وہ کیا ہوے
جو صاحبان تخت تھی حاکم وہ کیا ہوے

او سوقت اس لباس میں ہوتے ہیں سب شاہ و گدا ہی خلق کفن پوش و ننگی سب

۱۹

ساری پیمبر اپنی حفاظت کی فکر میں
لیکن رسولؐ تجھ کو تری امت کی فکر میں

۲۲

اسدم نشانِ شاہِ امم کی ہے روشنی
مظلوم کربلا کو علم کی ہے روشنی

۲۵

عترت ہے لاابن سعید عناد تمہارا کو
جائیں ہیں یہ ان سلف اتحاد کو

۲۰

ہوتی ہے جاں نثار جو یہ جانبازیاں
تم سب پہ ختم ہوں گی رسالت مآبؐ کی

۲۳

دیکھو نہ حال فاطمہؑ کی نور عین کا
اے اہل حشر قافلہ آلِ حسینؑ کا

۲۶

اور کیسی جانکاہ و غم افزا ہے یہ گھڑی
سب سے جدا ہوئی ہے دلاسا جو کوئی دے

۲۱

ہوں گی نہ بہار کہ پھوٹے گا باغ نور
میدان حشر ضو سے بنے گا چراغ نور

۲۴

پھر سب شہید رحم نہ آیا ہے آپ کو
کم بین بند چین ہوئے سر اتارتے

۲۷

عترت جو اس کی ہے یہ تمہارے ہے خاندان
تسدید ذوالجلال کو تک کے ہے خاندان

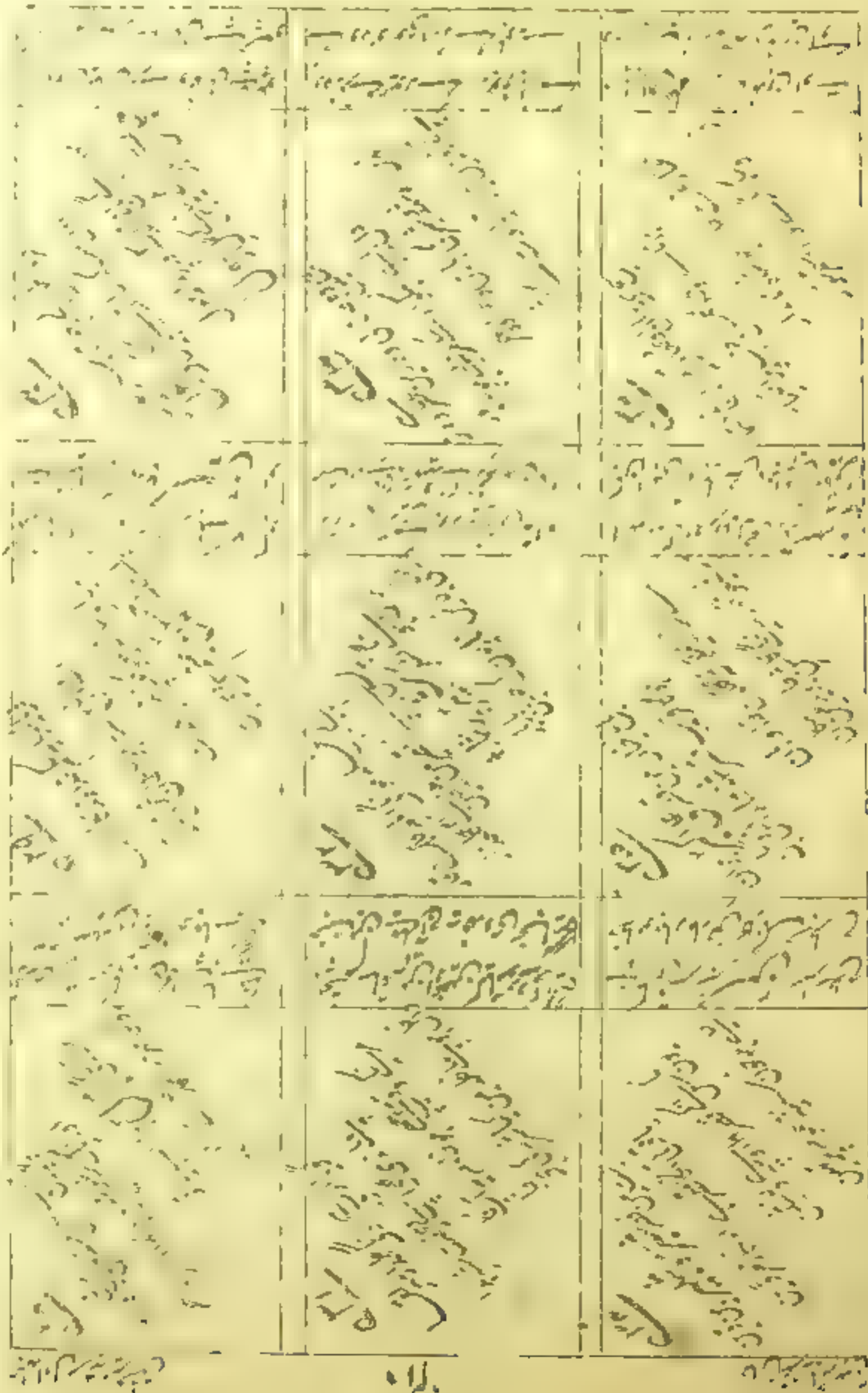

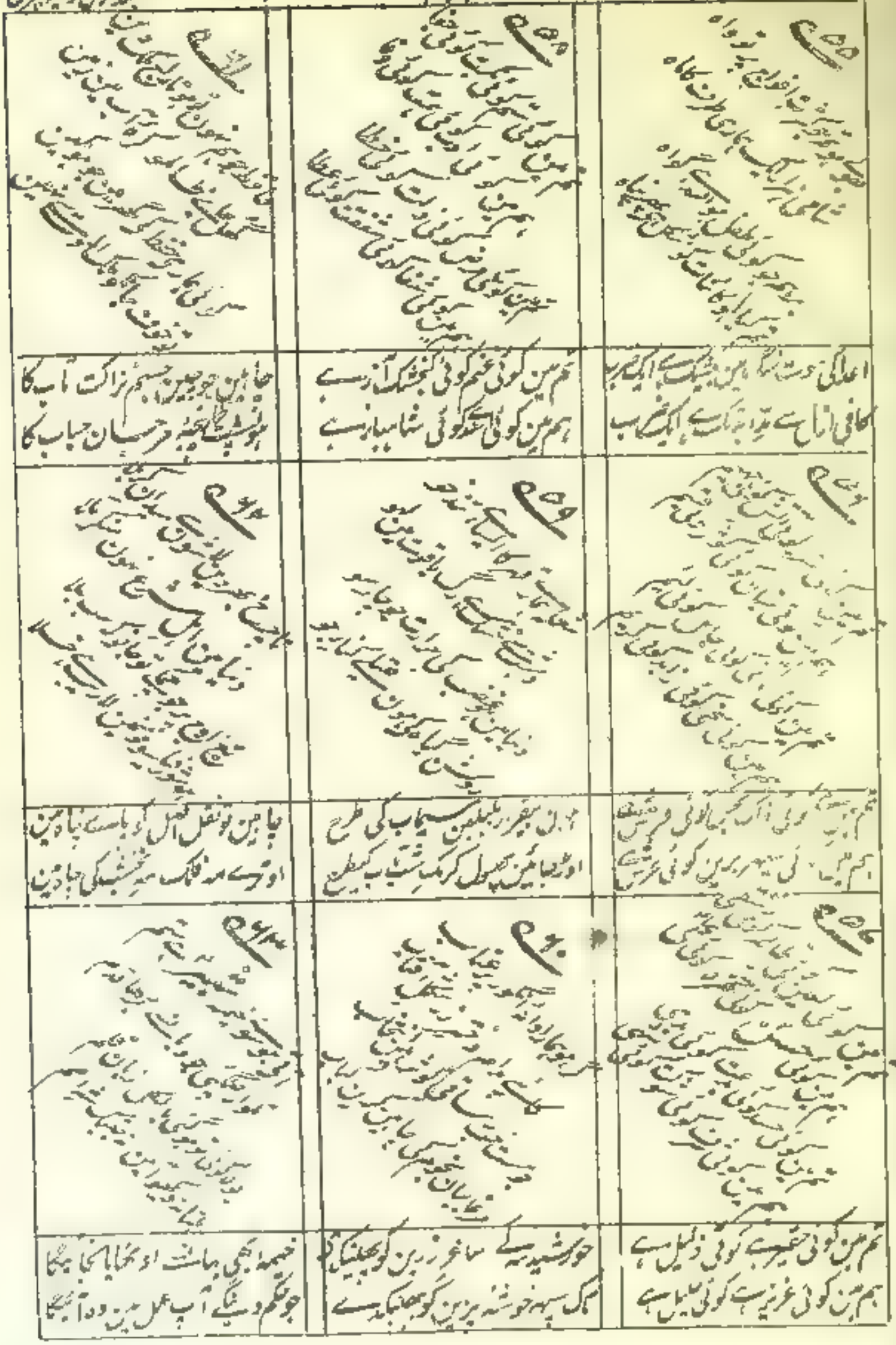

اعدا کی دست رس سے ہیں باہر یہ ایک طرح
ہم میں کوئی غم کوئی کفِ خاک آزر سے
جا ہیں جو چین جسم سے نزاکت تمام کا

کافی انام سے مدد اتنا ہے ایک طرح
ہم میں کوئی عدو کوئی شاہِ مبارز سے
ہو نشستگاہ فرقِ سنان حباب کا

موعظہ کا لب حسین سے موڑا جا چکے	شہ بوسے پا چھوڑ دو کیا انتظار ہے	چھٹتے ہی دوست و سر پہ مرا ہو گیا
تو ذکر کو باغ خلد کو چھوڑا جا چکے	مہمان دو جہاں ہیں ہمیں اختیار ہے	آیا جو وقت ظہر تو کوئی نہ پا سکا

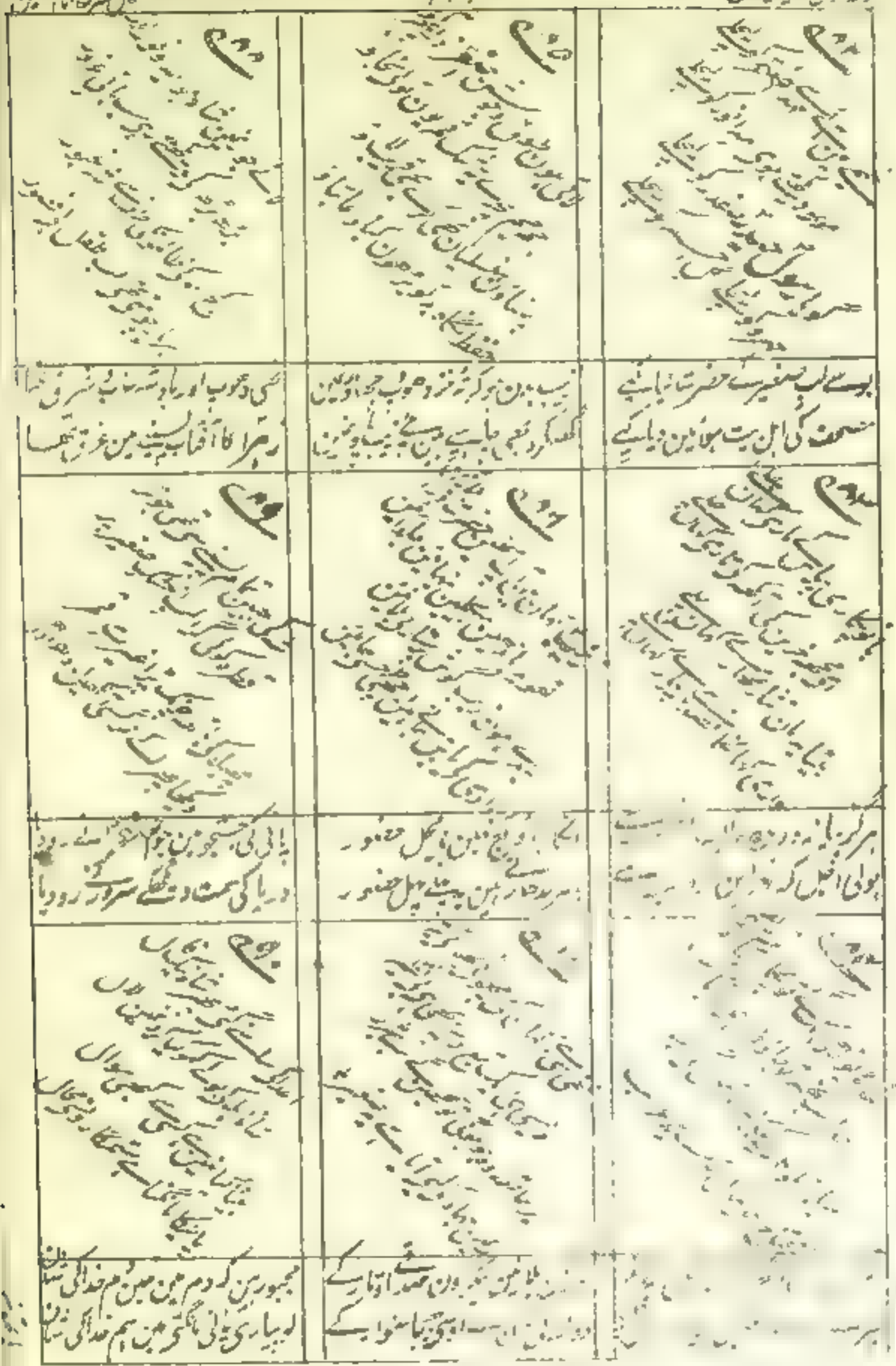

۹۱

اٹھو بوحشت سے کھو سکے بچا و جھل پڑا
بس خون موکھت دودھ کی بدلے نکل پڑا

۹۲

صدقہ غریب و بیکس و مضطر کی لاش کا
صدقہ علی اصغر کی لاش کا

۹۳

دل سے ملا دم نخا کہ شکایت قضا کی ہے
تسلی ہم انکو دیتے ہیں قدرت خدا کی ہے

۹۴

وہ کور تیوری ہاتھ وہ موٹھ زرد ہو گیا
باندھیں جو مٹھیاں تو بدن سرد ہو گیا

۹۵

ابزاد بھوا سے بیکس کا لال ہے
تھرا کے یوں زمین نے کہا کیا مجال ہے

۹۶

آخر گرا جدھر کیا کوئی دم تو بھی حسین
تھا تھی ہی قبر و یہ کیے رویا کیے حسین

۹۷

جسکا ہر مو اول تھا عالم بدل گیا
بجلی تڑپ تڑپ کے جو دم نکل گیا

۹۸

شبیر کی بھوں کو کب کر بلا تھا

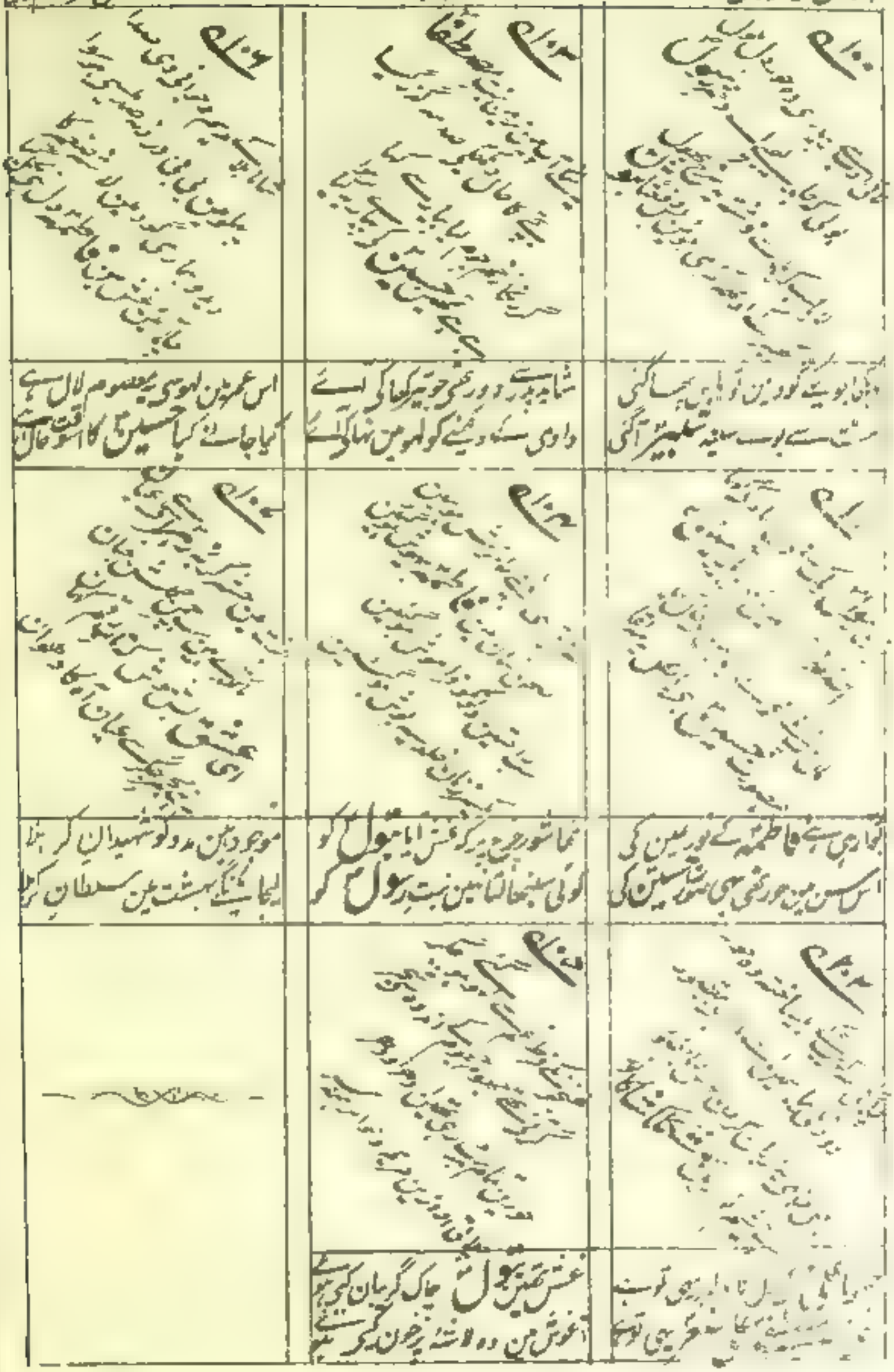

۴	۴	۴
پر صف اعدا و ہی کچھ رہم و رہ ہے مہمان کربلا سے معلے گواہ ہے	کیا دل کو عشق خالق اکبر ہیں کل پڑے اٹھے دعا کو ہاتھ کہ آنسو نکل پڑے	یہ شب ہے تیری یاد میں رو رو کے ہمسفر کل سے تمام راتیں ہیں سونی دسہلے
۴	۴	۴
کوفی ہیں کریم شہ مشرقین سا حر سا ہو تو یہاں تو وفا حسین سا	آنکھوں میں ہو یہ بند کسی پر نظر ہو کب حلق کٹ گیا مجھے یہ بھی خبر نہ ہو	بولیں ہوا ہی بند ہر اختر اوداس ہے مہتاب شکل چہرۂ اصغرؑ اوداس ہے
۴	۴	۴
مونہہ تھا سفید رنج سے ماہِ منیر کا غل تھا کہ دست چرخ ہیں کاسہ ہے شیر کا	دل جاگنے کا لطف اوٹھانا تو خوب ہے پیاسے کو آبِ نیند نہ آئے تو خوب ہے	بی بی بٹھا ذرا نوی سناد بچانہ پر پڑھ دیں دعا لشاد و امین جانماز پر

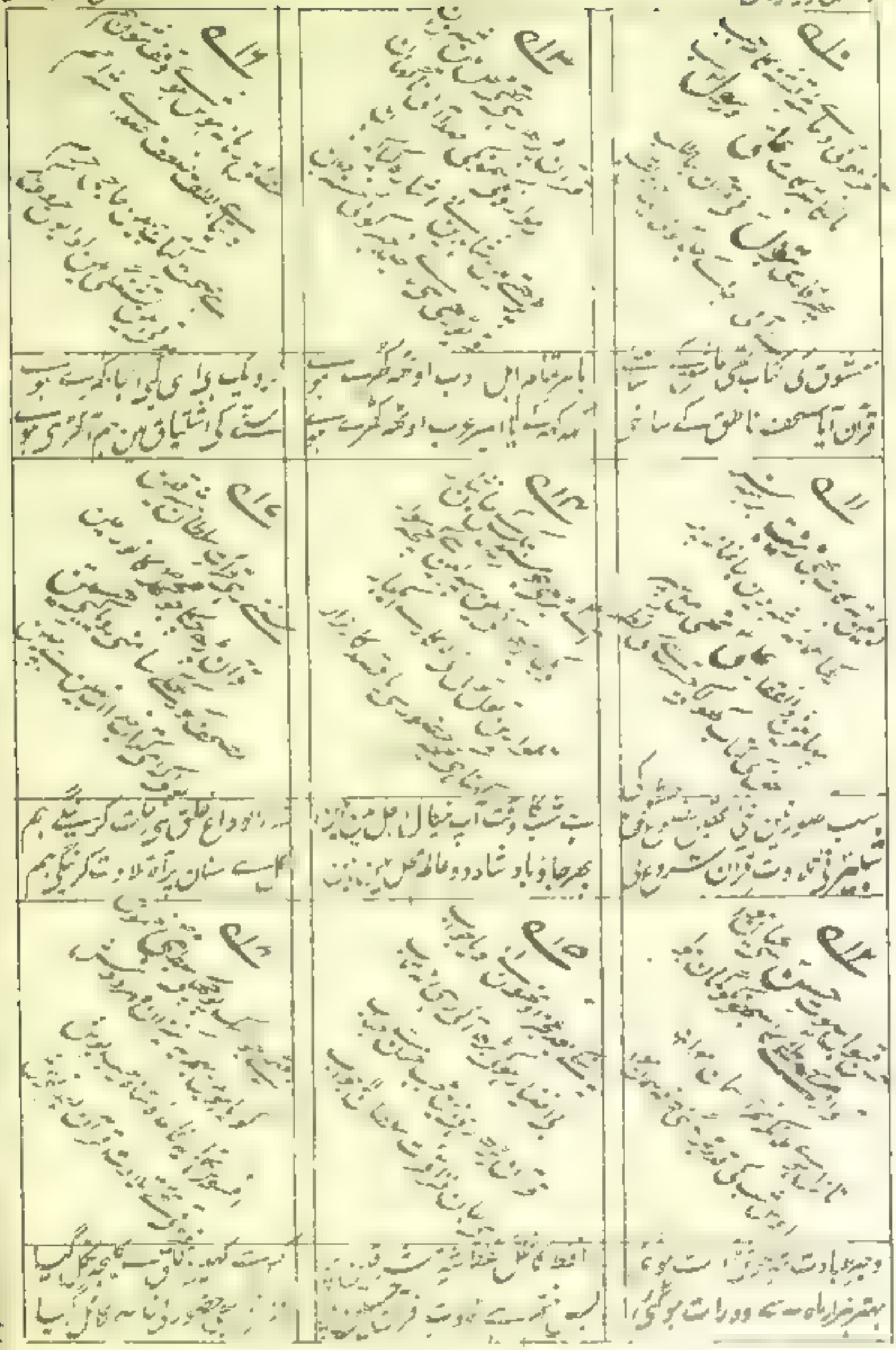

۲۱

ہمان ہے ورفا فاطمہ کی نور عین کا
ہے دشمنوں میں جانی والا حسین کا

۲۲

اوس روز سے ہی ماتم شاہ انام ہیں
موباف اسلیے نہیں گیسوئے شام ہیں

۲۳

دشمن نہیں کسیکا غم داد کی سوا
کوئی نہیں غریب کا امداد کے سوا

۲۴

رو کی تھی جسنے راہ امام زمان وہی
کس بیکسی سے کہا شہ والا نے ہاں وہی

۲۵

تشویق سے اشارہ پہ جانبازی کے گئے
دودھ کی دانتوں سے برائی لب سے گئے

۲۶

دل کل نہیں جو دو، مون تن ہی سب ہے
پیسر ہے خاک ہو بھی دہن ہی سب ہے

۲۷

جولی میں فلک سے تر بانہ کسا ہوا
بجلی ہیں تلوار کے جانباز کسا ہوا

۲۸

بجھ جو ہیں نام مرنے شکا زمانہ ہو
آپس میں سب گروہ نہ ہو

۲۹

بستر بھی ہو گئی تربت جانباز ہو
سب کی مدت عزیز شہادت دہاں ہو

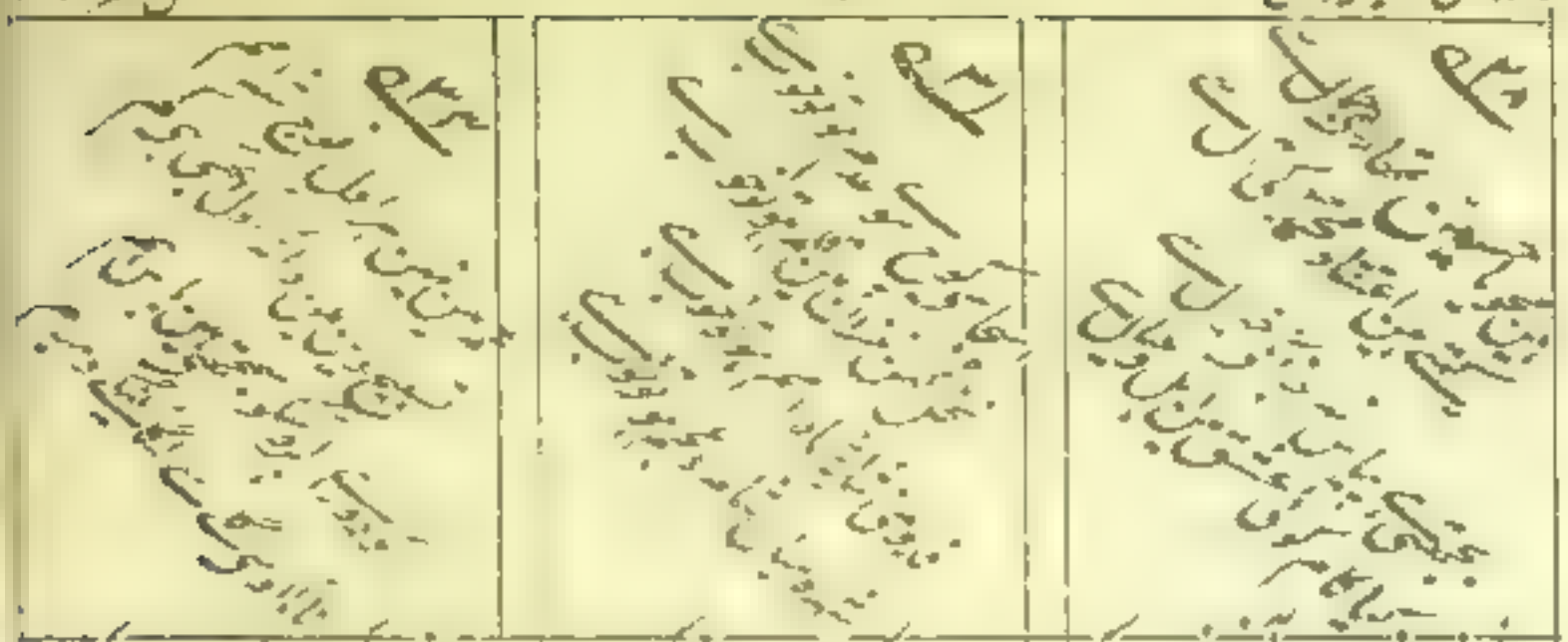

سنے لگتے ہی اشتیاق میں آغوشِ حوض کے
پیر مغاں ترک پلانے دیا ساغر کا
ہنسنے لگے سب زہاد عشق میں تو ہوا میں کھا گیا
موجہ سے بن گیا جامہ شرابِ طہور کے
اچھا ہوا جو سب نے بلایا چراغ کا
تو سب سے بڑھ کے کل وہی جنت میں جا گیا

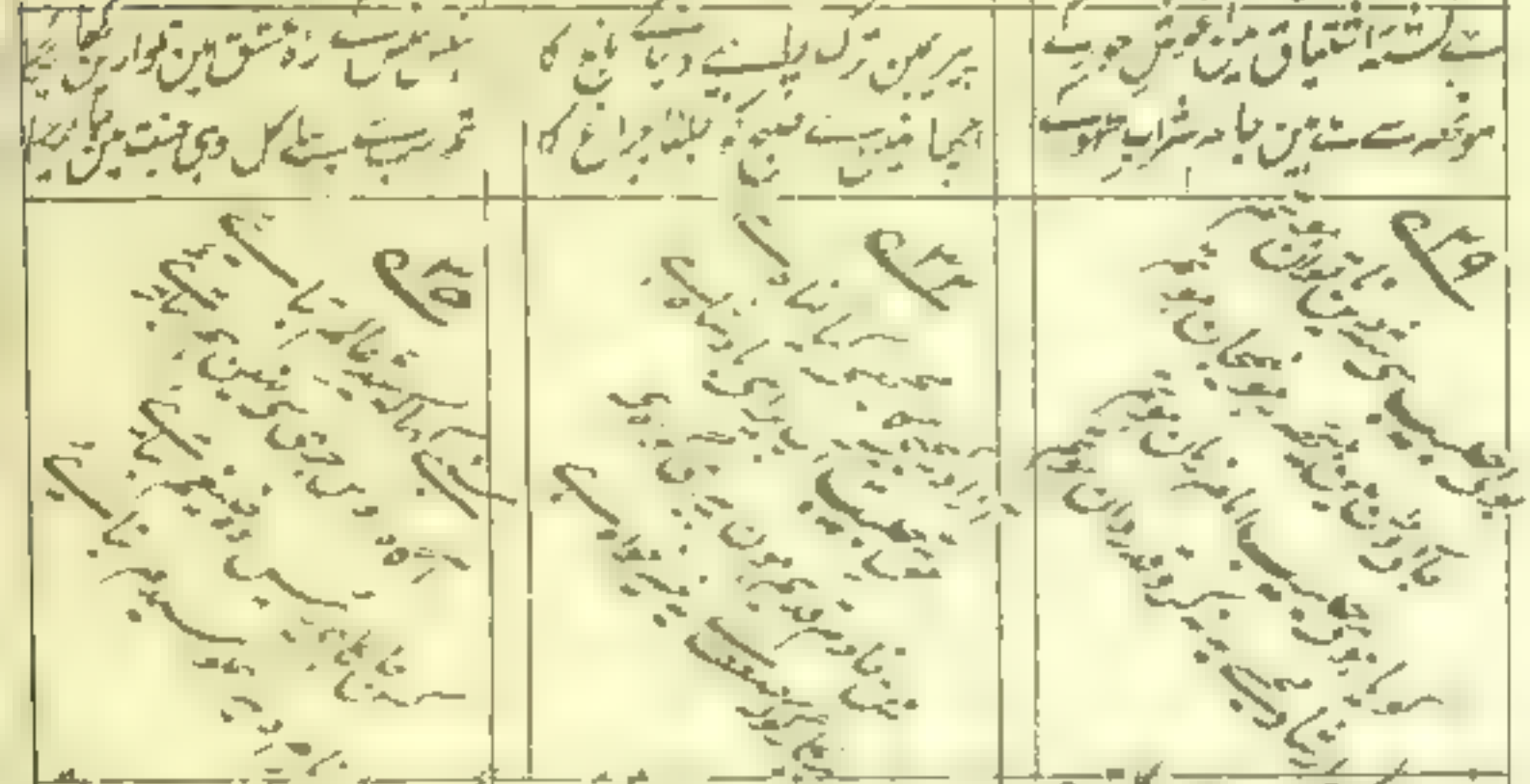

سنتے ہی کہا حبیب نے یہ بات ہنس کے
سنتے ہی ساتھ زاد میں پیر مغاں کو
گویا ہوئے خضر کہ یہ جا ہے ہوس کی
دیدیجئے گا آپ جناب امیر کو
دیکھا ہے تم نے حوب و سیہ جا بجا ہوتم
کویا ہوئے حضور کہ یہ جا ہے ہوس کی

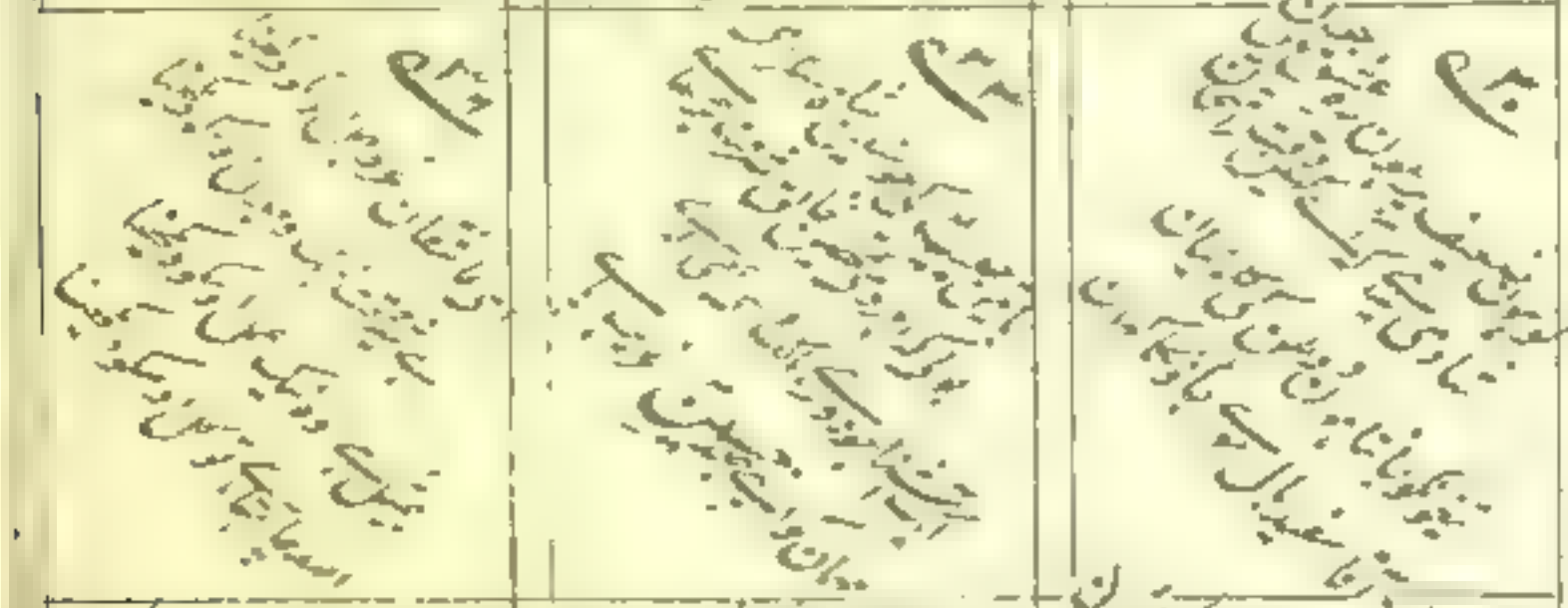

پیر مغاں بادشاہ دو عالم کو سامنے
میرے لیے وہ شیر مرد میدان ہے
مانند صبح تیرہ شبی کے ساتھ ہو لیا
خار و خس میں اگا ہے محبت کا پھول اسے
لاکھوں میں سیکڑوں میں ہزاروں میں ایک ہے
نظارہ دو تین دن و دفا دار و نیک ہے

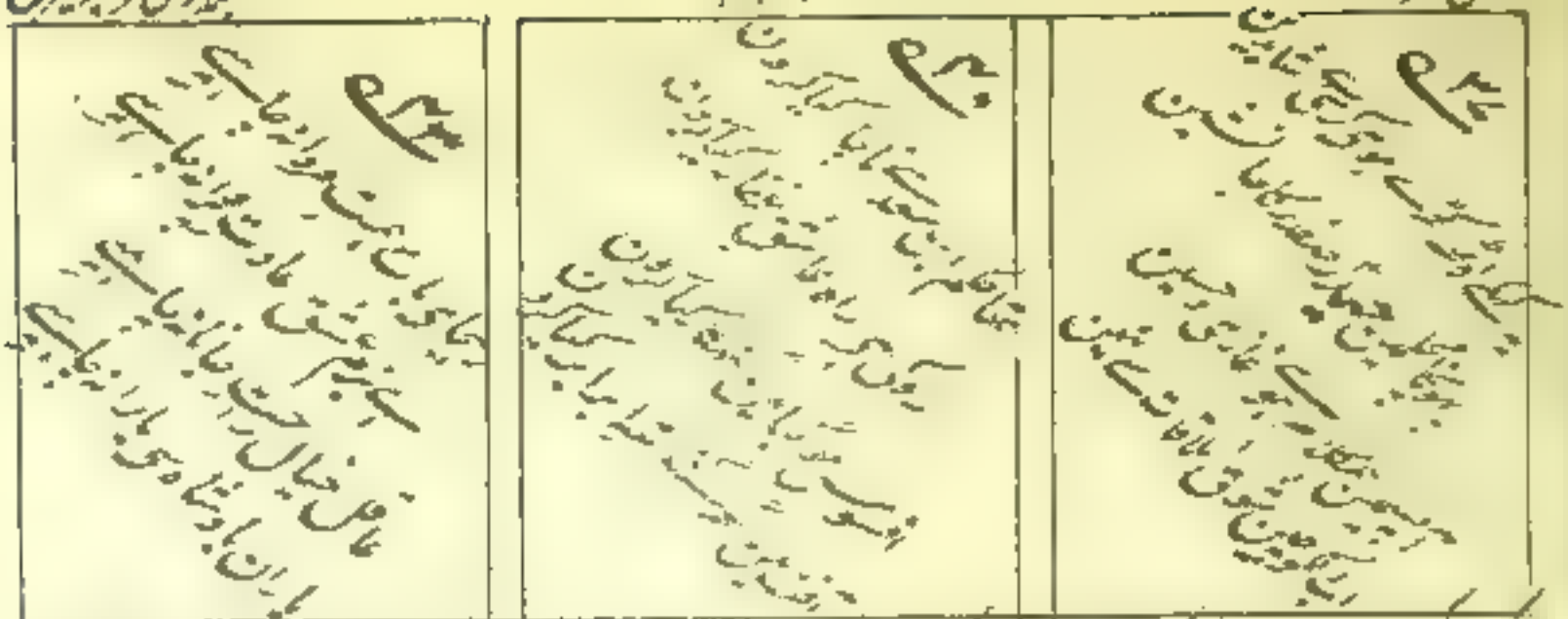

۳۶

جب دیکھیے ہو صحبتِ اہلِ رذالت کو چلو
آقا سے اذن لیکے ملاقات کو چلو

۳۷

مجکو عدو سے ملنے کی دعوت ہے بہر دین
دعوت کا قرآن بھی ہے یہ حکم دین کا

۳۸

دن ہے جہاد کا شہِ مشرقین کا
کہتا ہوں کل بچھوڑ یہ وادیِ حسین کا

۳۹

یہ بات سنتے ہی حر کا رنگ فق ہوا
حر ماہ فاطمہ کی تصور میں سو گیا

۴۰

تکرار کی عبث دل و جان تم نے کی حسین
کیا کام تھا جو آپ نے قبر رسول سے

۴۱

وقتِ طلوع تیر ہمارا قریب ہے
ہشیار ہو کہ صبح تمنا قریب ہے

۴۲

حر نے کہا مصیبت و رنج و بلا میں تھا
بابا تمہارے واسطے مشکل کشا میں تھا

۴۳

تو جانِ دیں امام جو ہے تن حسین کا
طلعت کی ہے یہ بخشی ہوا اوستاد کو

۴۴

سر کٹ کے ہو نثار رہِ خدا حسین
دریا میں مع رفقا جائے گا حسین

۹۱

آیا جو شاہ دیں کا ادھر سے ادھر جانکر رویا
خوش ہو کے مقتدا نے بھی گھبرا کر رویا

۹۲

تھا شب کو جسکا ذکر وہ قاتل کب آ پہنچا
بولے امام دیر نہیں ہے اب آ پہنچا

۹۳

جلدی سے اعتناق میں تو بن بڑھا گیا
خود آ لپٹنے پر وہ ولی ساتھ فرط کیف

۹۴

پہلا نشان صبح ظفر کا عمل گیا
ہیرا عقیق زرد کی رنگت سے بدل گیا

۹۵

میدان میں ادھر ہی دھری رہ گئی نسیم
حر کا سلام شاہ کو ہو جا گئی نسیم

۹۶

کیا شان ہر جری کی جلال اجل میں تھی
قرآں ہاتھ میں تو سر دوش بغل میں تھی

۹۷

مہمان کو علی کا پسر ڈھونڈھتا تھا
سرور انبیا کا جگر ڈھونڈھتا تھا

۹۸

آگر ہاں جو پہنچا کوثر مین جین سے
جنت ملی ہے گلشن خیر النسا سے

۹۹

موزہ نکال پاؤں سے نیزے کی گر گئے
دو دن کی پیاس آنکھوں میں تلوے بھر گئے

۵۹

شب زندہ دار و قاری و عابد و متقی
سلمان سے ہمنشیں تھے تو بوذر سے ہم قدم

۶۰

جو آفتاب تیغ کی ہوتی شعاع میں
ہر روز ساتھ دھوپ کے پھیلی ضیا کی بو

۶۱

عنبر سے بال لعل سے لب نور سے بدن
مرنیکا شوق ابرو و نیرنگ پر ہوئے

۶۲

آنکھیں ملیں علم کا جو شمہ دیکھ بھال کے
بچے کو ہاتھوں ہاتھ اوٹھایا سنبھال کے

۶۳

دے کے کہا نشان کی پھریرہیں ذرا ذرا
چل خضر سخی کا دامن تیرت در آ رہے

۶۴

آبادی و بہار جہاں وہ دلیر تھے
گلشن میں پھول تھے تو بستاں میں شیر تھے

۶۵

حوصلے دے رفیق جو شاہ رسول کو
ایسے جری سے نہ علی و رسول کو

۶۶

جو آفتاب میں جو کسی مہ لقا کی بو
ہر روز ساتھ دھوپ کے پھیلی ضیا کی بو

۶۷

عنبر سے بال لعل سے لب نور سے بدن
مرنیکا شوق ابرو و نیرنگ پر ہوئے

۶۸

آنکھیں ملیں علم کا جو شمہ دیکھ بھال کے
بچے کو ہاتھوں ہاتھ اوٹھایا سنبھال کے

۶۹

آخر میں تھا کمال ترقی شروع میں
مسجد میں ہو سکے مدینہ رجوع میں

۷۰

کیوں اوج پر ناؤ کی شرف کی ہوا رہے
سایہ میں شاہ کے وہ بھتیجا تمہارے ہے

۷۱

دے کے کہا نشان کی پھریرہیں ذرا ذرا
چل خضر سخی کا دامن تیرت در آ رہے

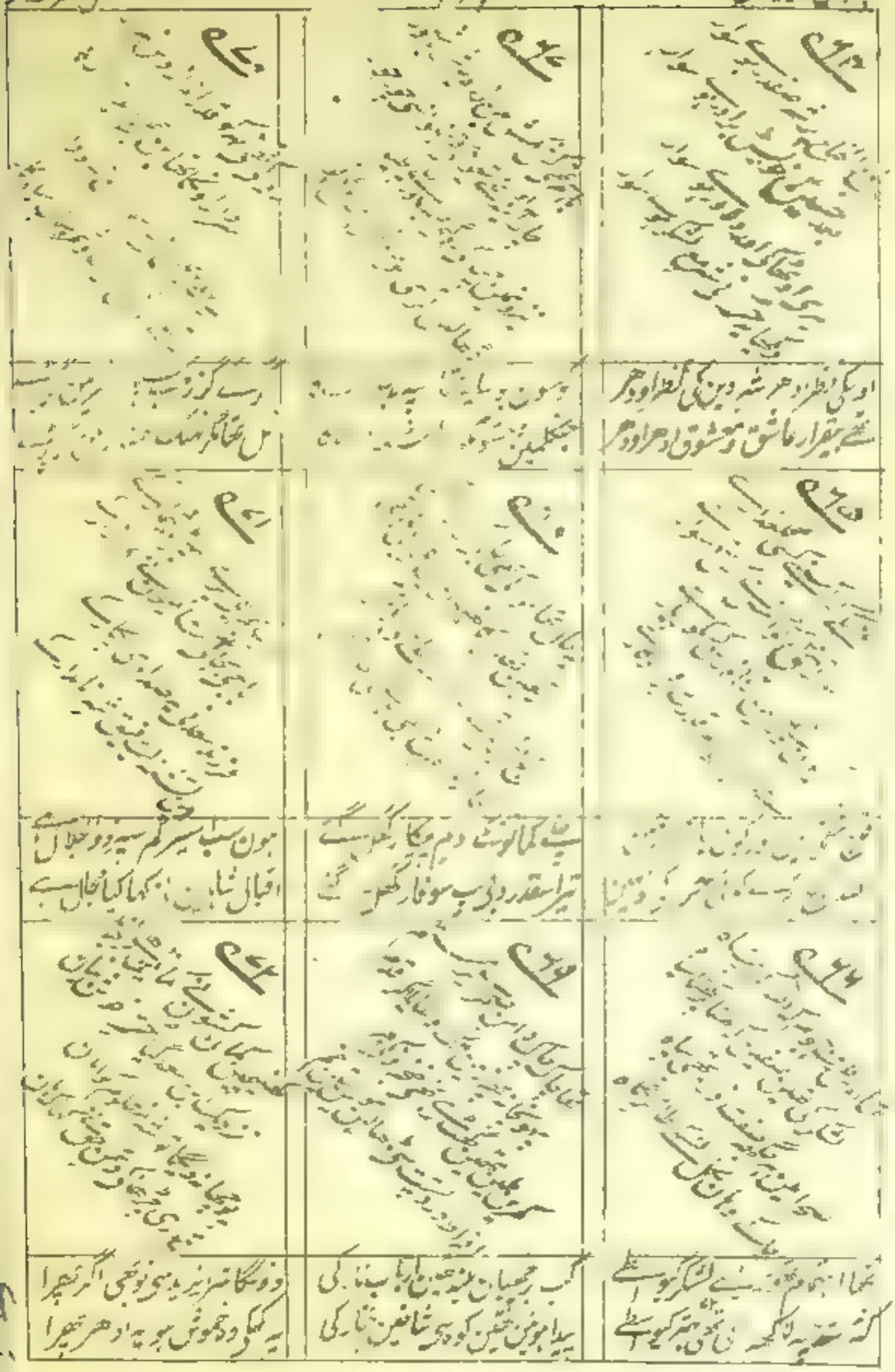

اوپکی نظر ادھر شہ دین کی نظر ادھر
تھے بیقرار عاشق و معشوق ادھر ادھر

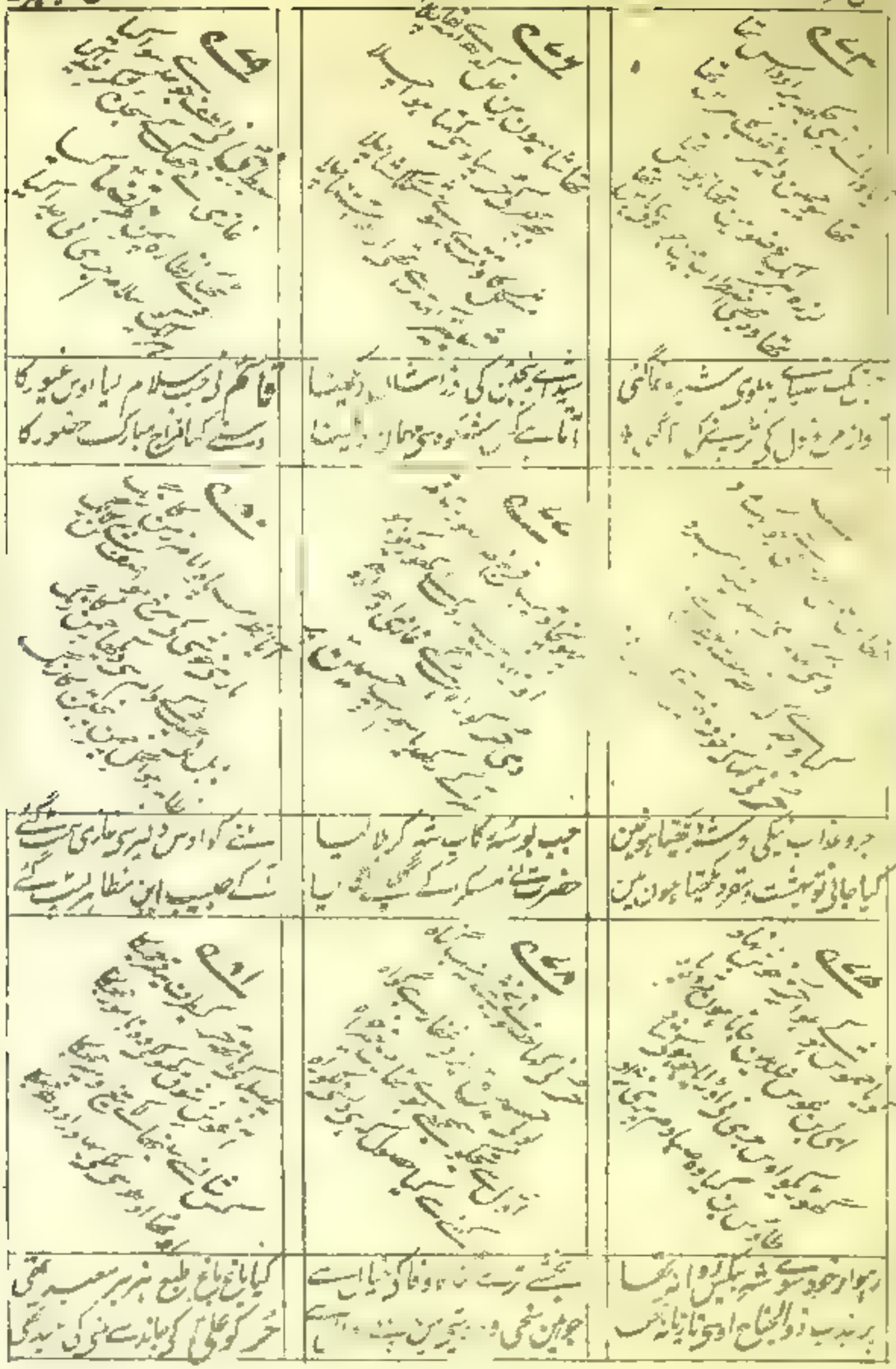

نیک سیرت بادوی شہزادہ ہمراہی
واسطے رخصت کے حضرت کے آگئی

سید السجدین کی خدمت میں جا کر دیکھنا
آتا ہے کیا کیا شوہر و ہمراہ دیکھنا

قاسم نے جب سلام کیا اور عمو کا
دستے کیا افراج مبارک حضور کا

جب بوسہ گاہ شہ کربلا لیا
حضرت نے مسکرا کے گلے سے لگا لیا

سنتے کو اوس دلبر کی عاری ہے گئے
تنکے حبیب ابن مظاہر لے گئے

رہوار خود سوئے شہ بیکس روانہ کیا
پر بند بہ زوالجناح اوسے نامزد کیا

سب تجھ سے تر ہے نہ وفا کر دیا ہے
جو ہیں سنجی و بیجو ہیں سنجی ہیں

کیا باغ باغ طبع ہنر پرور سبھی
حر کو علی کے باندے سنی کی بندگی

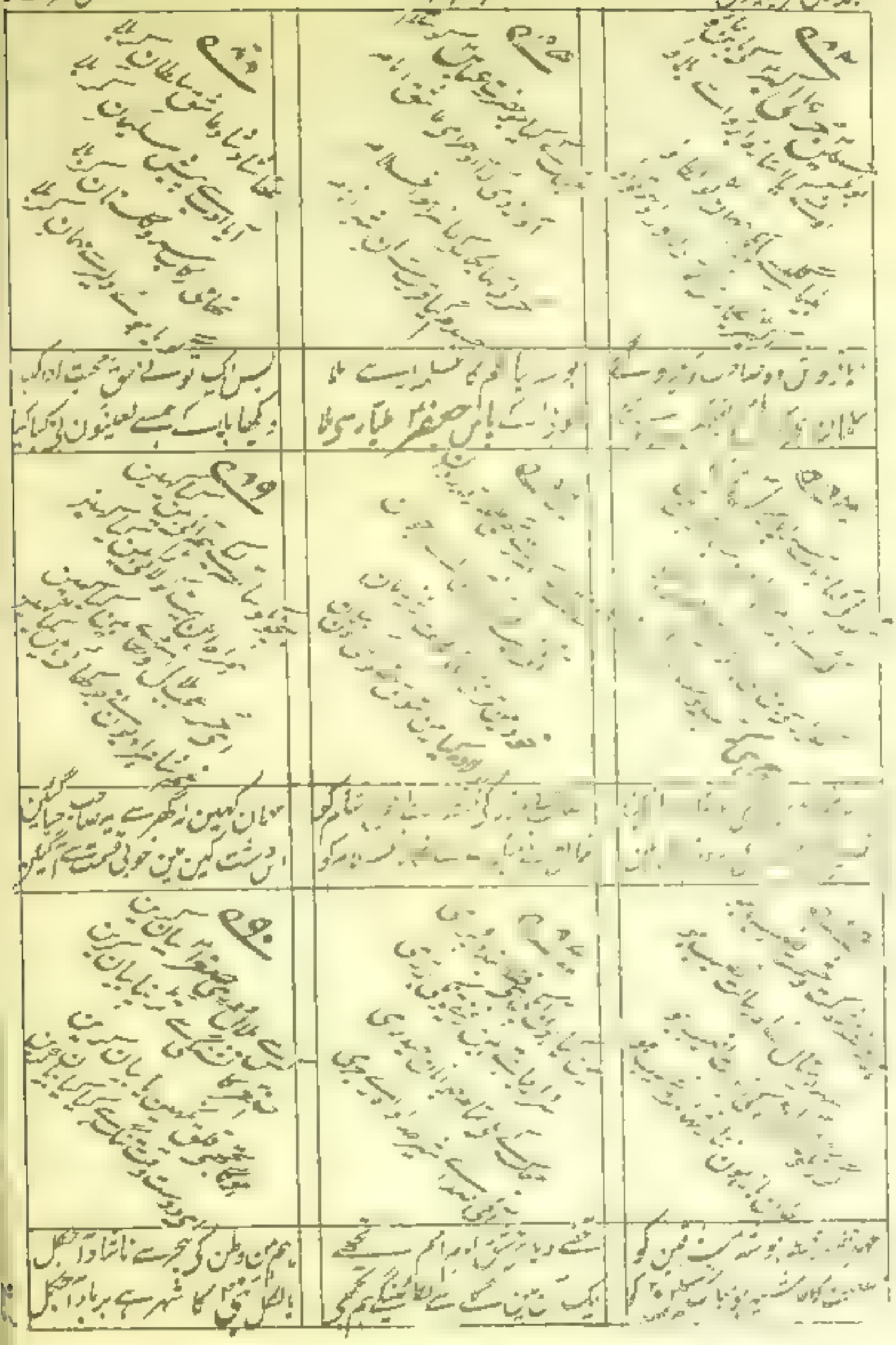

۹۱

پھر جا سب جہان عرش یہ ہے یا زمین ہے
بیعت بزید کی تو نہ ہوگی حسین سے

۹۲

لو پھر بگیا وہ کانٹے اب محال ہے
اے حُر بغیر حسین نہ بارِ دو عین محال ہے

۹۳

رویا مصیبت پسر بوتراب پر
آنسو ٹپک پڑے شہِ دیں کی رکاب پر

۹۴

پانی پیے ہوئے ہوں سیر یا جاب ہوں
آقا کی جوت دشمن میں میں تب آب ہوں

۹۵

بیکار ہو کوشتہ آب و طعام ہے
سیر اجل سے آج یہ قصہ تمام ہے

۹۶

کیا ہو گئے رسول خداوند پاک کے
ہیں بے مثال آئینے بروئے خاک کے

۹۷

ہوگی نہ دفن لاش کسی گلعذار کی
کچھ غم نہیں خوشی ہے یہ پروردگار کی

۹۸

اے حُر اسی سیاہ میں رہ بھی سیاہ ہے
کی عرض تھا جو بانیِ کوفہ کی خود وہی گواہ ہے

۹۹

بھولی سی بات کہتے ہیں بچے کی اس زبان
فدیہ نے دی صدا کہ علی کی امان تجھی

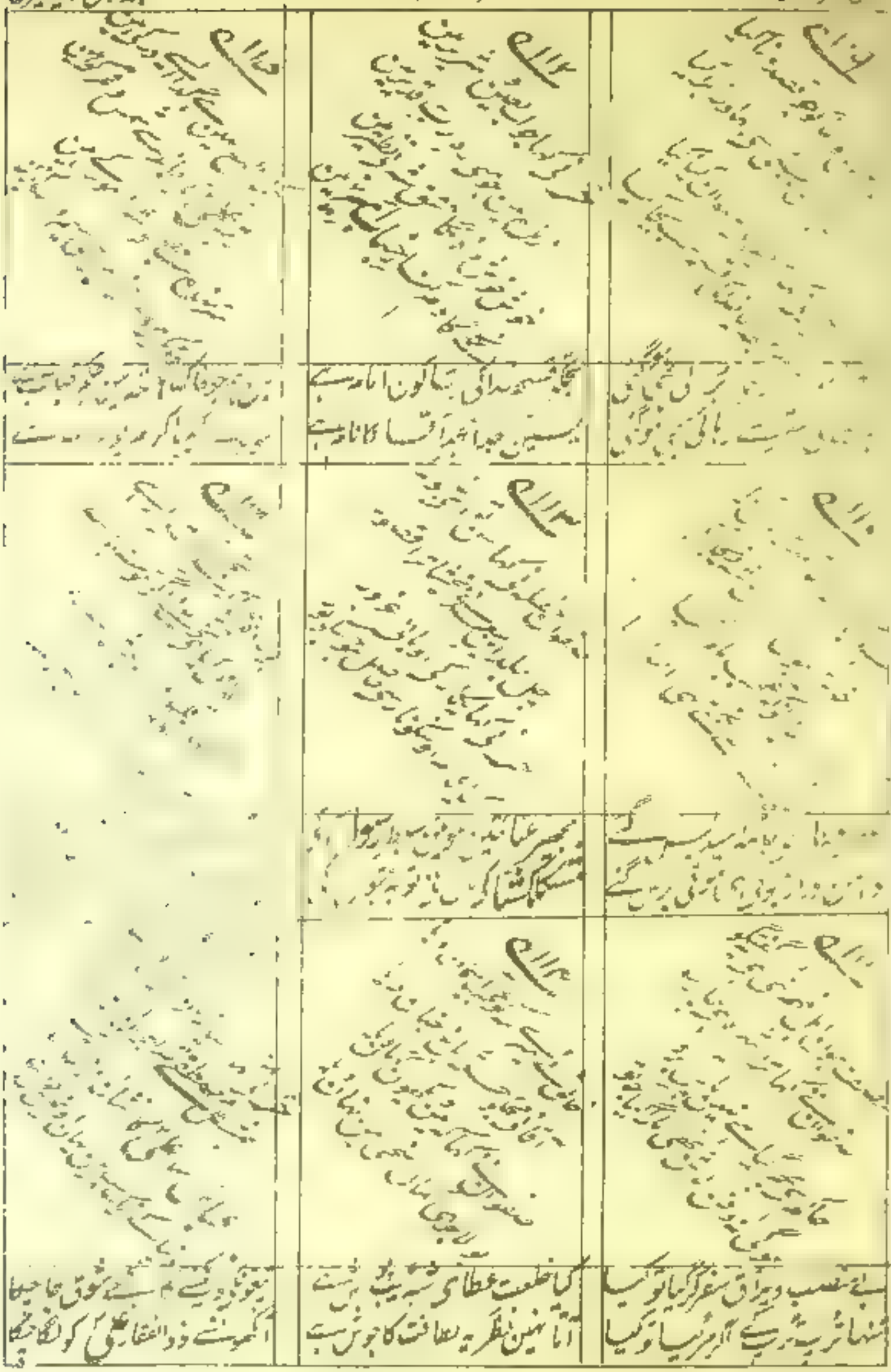

۱۱۸

پھر بولیں یوں حال شق شہ مہ جبین کا
کہدوں خدا کے بعد ہوں بندہ حسین کا

۱۱۹

فرمایا کیا ہے دست و دامن دور سے
لو اثر دہی کا موجہ نخل یا نور ست

۱۲۰

اللہ رے زور عاشق مشکلکشا علی
رہوار برسے کھینچ لیا کشتے یا علی

۱۲۱

کی ہو گی قدر فاطمہ کی نور عین سے
جسکے اوسی کو کھا دیئے ہوتے حسین نے

۱۲۲

دی جب ندا کہ یہ ہنگام غور ہے
گردش کا دن ہے شاہ کی مہمان کا دور ہے

۱۲۳

سینے کو دیکھکے طرف پشت پھر پڑا
حرنی فدا شہا جو وہ آمر کے گر پڑا ہو

۱۲۴

واہ ری بلا کہ مرکھپا رہے
ہر ہڑ ہڑا کے آپ ہی شامت کو شان جائے

۱۲۵

تھا نا شانشان روانی خلاف ہو گئی
خلق خدا کی سوا سے زمین صاف ہو گئی

۱۲۶

ای تیر شاخ نخل ظفر تیری ہاتھ سے
تا مہدی کے لیے اسد اللہ ساتھ ہے

۱۲۱

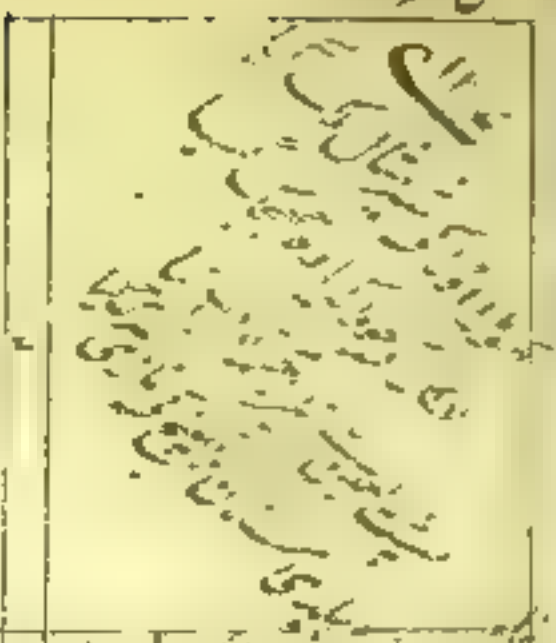

تھا چلہ دلیر تو مثل ہرا جبا ہوا
جاتا ہے شیر صید کا موقعہ دیکھتا ہوا

۱۲۲

تو ہے تیر جو مہ نو سے شستے تو تن ہو
شہ آسمان جہانی شستے ترش ہوے

۱۲۳

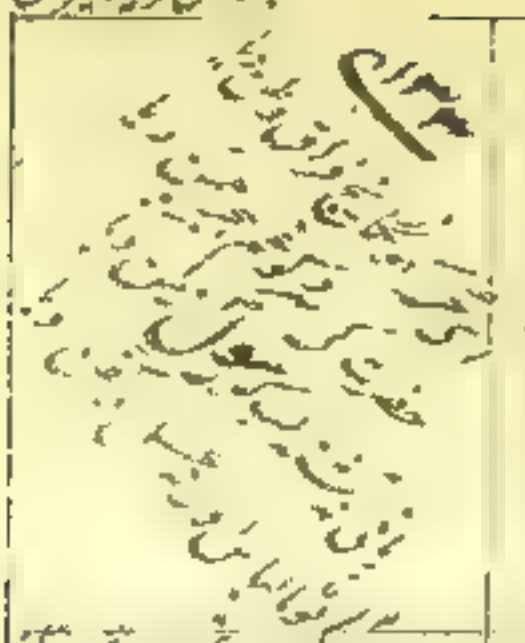

ہم بعد اسکے سپہ غم
جن سے ہماری حق میں

۱۲۴

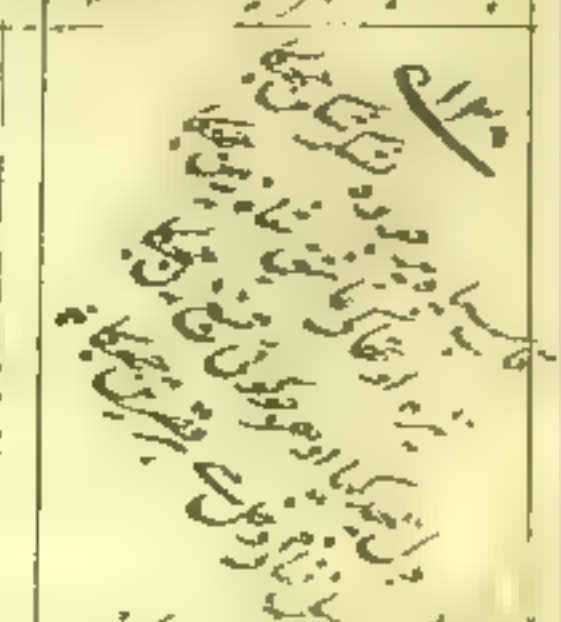

کھا تیر جو تھا زخم نیزہ غازی کی فوج نے
رکھے نہ ہارون ڈالدیے ایک موج نے

۱۲۵

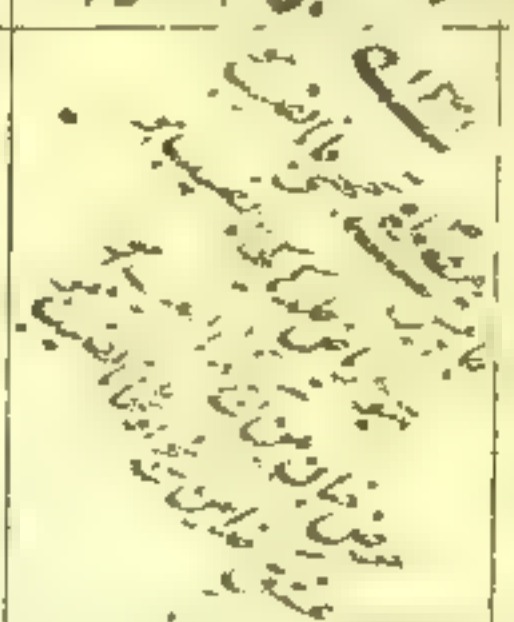

در پیش ہمکو بھی یہی راہ دیوان ہے
تو ہی جو راہ میں تو یہاں بارات ہے

۱۲۶

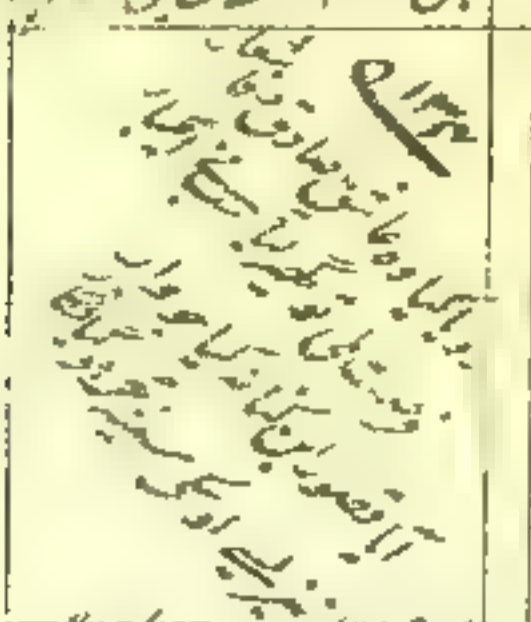

حر نے لگائی تیغ لعین خاک پر گرا
پردہ ادھر گرا یہ بہادر ادھر گرا

۱۲۷

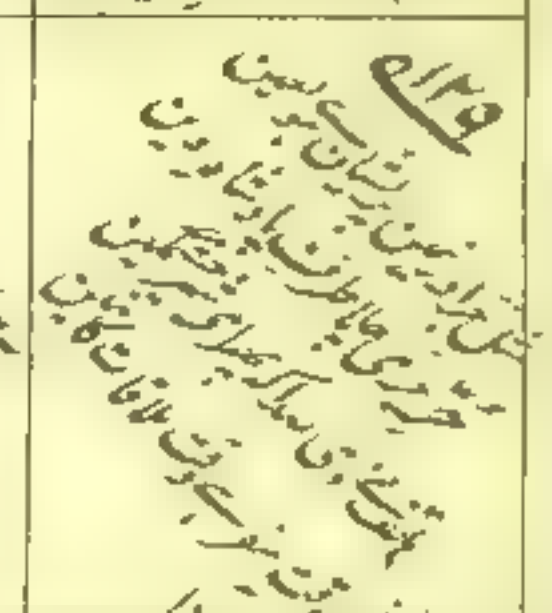

رہوان ہے منتظر ترے آنیکی دھوم ہے
حور و ملک بابت جلد بریں پر جوم ہے

۱۲۸

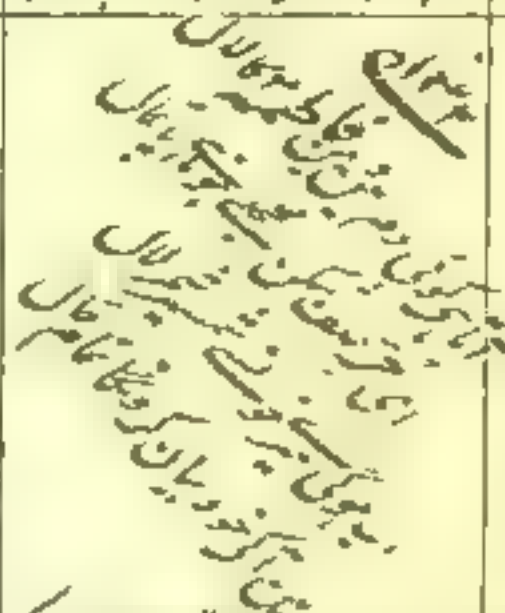

سنتے ہی سب لگا بھنکنے محمد دل ملول کو
سب رحم تن کو دیکھا ہا رسول کو

۱۲۹

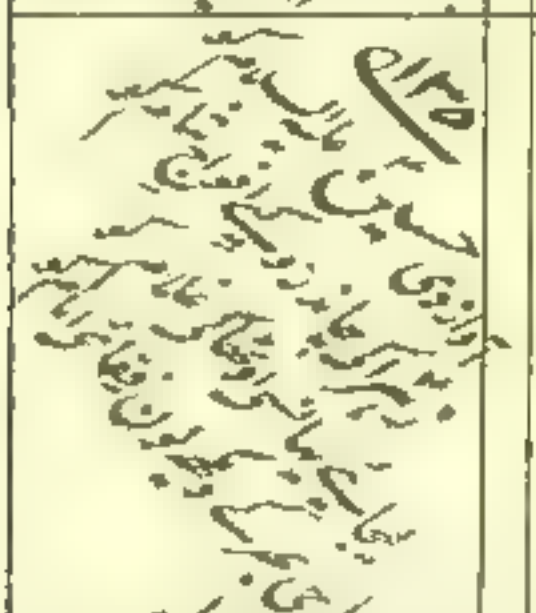

آواز سنکے شاہ امم کو تعب ہوا
اکبر کو دیکھکے بولے غضب ہوا

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

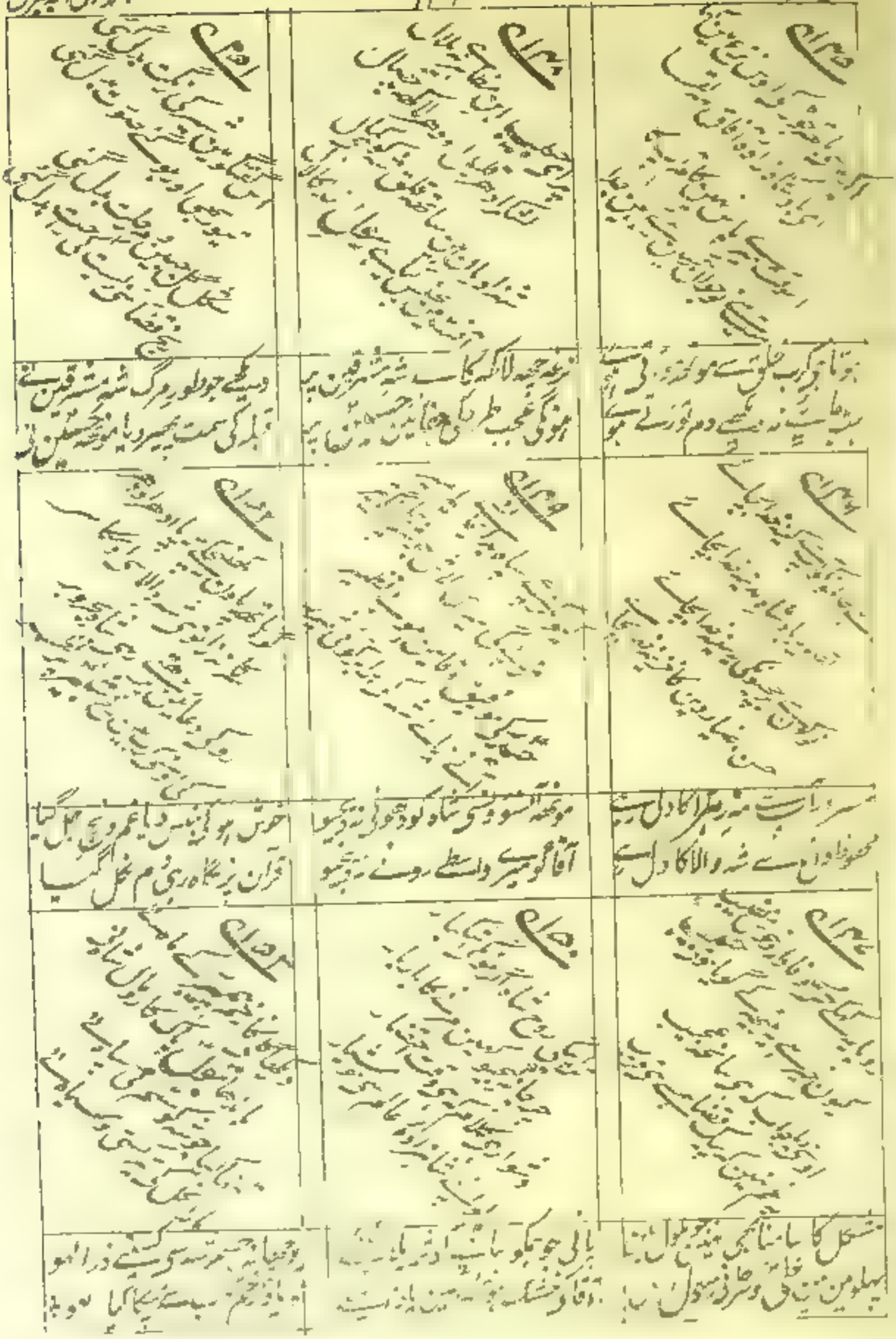

۱۷۴

ہوا ان لبِ جاں بخش سے مورد بفضل خدا جی ہوں
ولے تیرے ہی ہونٹوں کے صدقے مہا جی ہوں

۱۷۳

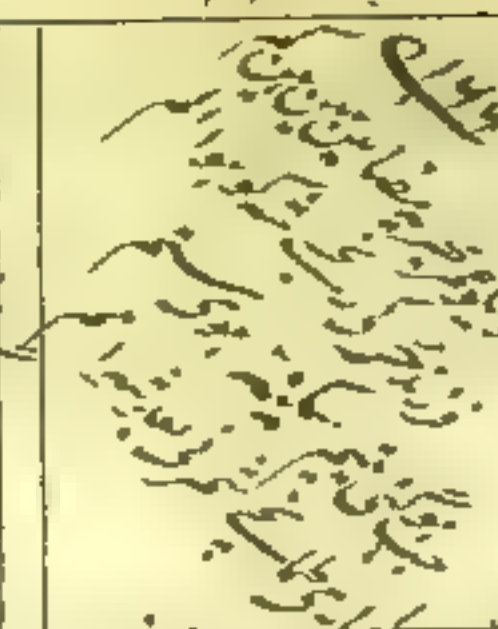

کہا ماجو سر کو جسم شہ حق تلاش سے
سجاد کو وہ بنی دیا شہ کی لاش سے

۱۷۲

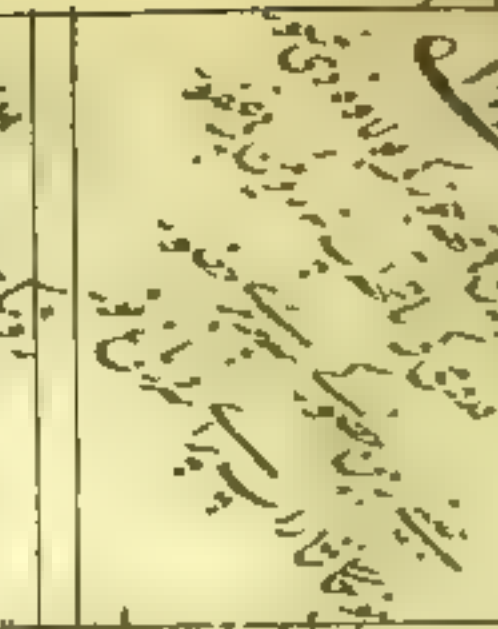

بیمار بن نہیم ہین دے لگے اسیر بن
بابا حسین ذبح ہوے ہم اسیر بن

۱۷۵

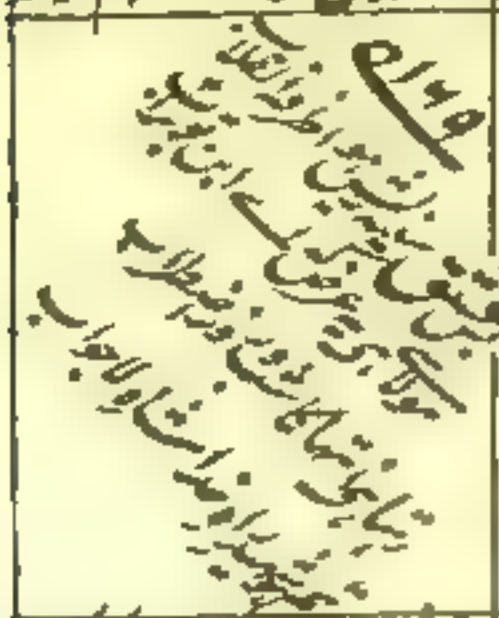

اعوتی لطف بن اوی وقت بکا لیا
بس لاش سے جھر اکی گلے سے لگا لیا

۱۷۴

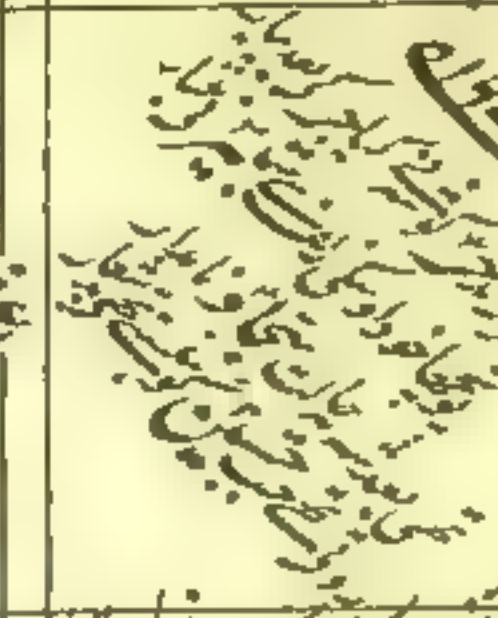

تھی تعزیت کہان کہ عدو سب زمانہ تھا
پشت یتیم کو خطر تازیانہ تھا

۱۷۶

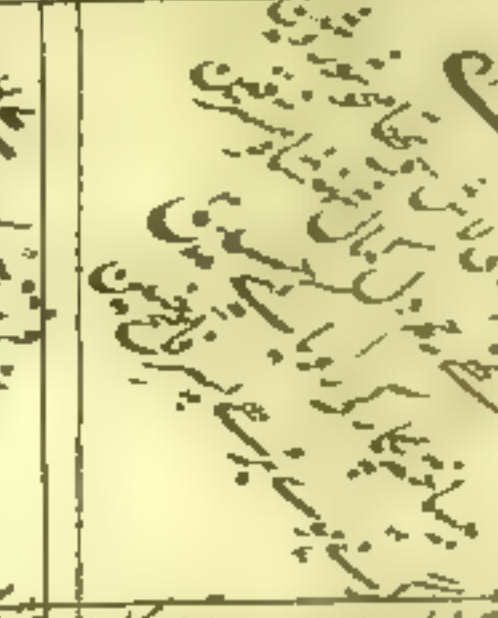

جو غم والم سے بچانے مین کدا کرو
آقا مدد کہا وقت سے جلدی مدد کرو

۱

۲

۳

۴

۵

۶

۷

۸

۹

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۲۸
فرمایا کہ اب کیا ہی کہ شاہ نے بخشا
اپنے شہ مظلوم سے اندے نے بخشا

۲۹
یون تو کسی بستی کو اوجڑتی نہین دیکھا
ایسا کبھی قسمت کو بگڑتے نہین دیکھا

۳۰
کس لطف کی قصہ کہ یہ آئی ہی نیو سے
فردوس سے جبریل امین لاتے ہیو سے

۳۱
ہم دعوت اعدا سی پریشان ہوے ہین
مہمان کی دعوت کی یہ سامان ہوے ہین

۳۲
آگہی خدا وجہ عداوت نہین کوئی
اب بھائی کی بہن کی تو سوکت نہین کوئی

۳۳
آنسو گری ہوئی ہی دختر سر کے
تا دیر ابھی روئی اصغر کے مرنے

۳۴
یہ کوہ مصیبت سے جانی ہین دم مین
سر دیکے ہین ہم تو چلے جانی ہین دم مین

۳۵
نکلی ہے شاہ و بحر فاقہ کشی کی
لوگون کو دیا آب مگر فاقہ کشی کی

۳۶
نہان کو یہ دنیا مین بسنا ہی نہین تھا
بستی مین کسیکو کوئی کھرنا ہی نہین تھا

۳۸

کی عرض کہ جاتا ہون خدا ہونگورن مین
لے آیا ہون زخم شہادت کی چوٹ مین

لٹ جائین حرم سب کچھی منظور یہی ہے
ہون قتل حسینؑ اب کچھی منظور یہی ہے

ویران جہنستان علیؑ دیکھہ سکیگا
تو چاک گریبان علیؑ دیکھہ سکیگا

۳۹

یا تو ہی سب ذات تو ہیر کا گئین ہے
ہے عطر پسینا ن فردوس جبین ہے

ایسا ستم اس طور کی بدعت نہین کرتے
مہمان بلاکے یہ عداوت نہین کرتے

محسن سے لڑین ہیگو نکا اسلوب نہین ہے
غافل ہی سمجھہ تو یہ ستم خوب نہین ہے

۴۰

سایہ سر خیمہ ہی رسولؐ عربی کا
سو جان سی عاشق ہی دل و جان نبیؐ کا

رونق ہے اسی چاند سی افلاک مین باقی
ہے ایک یہ دم خیمۂ ناپاک مین باقی

ہون خیمہ کے

۴۹

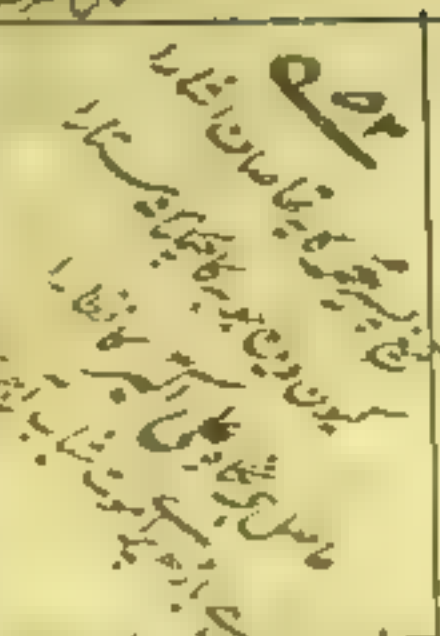

۴۹

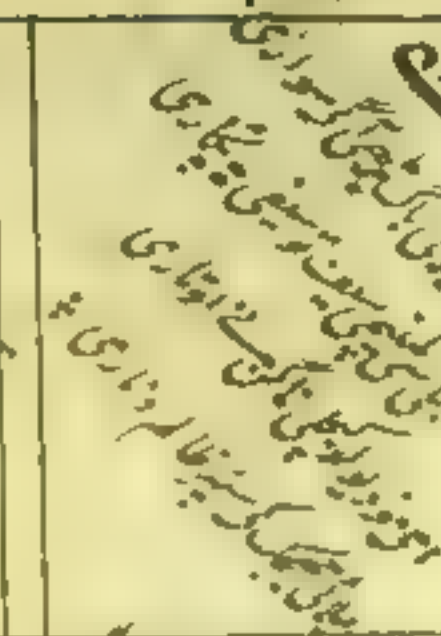

۵۲

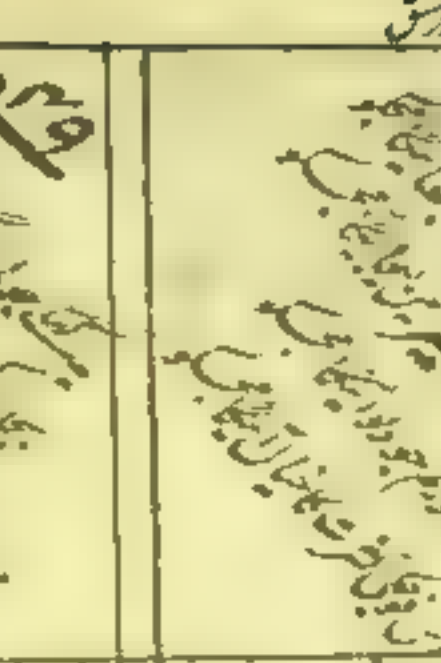

۱ مرے تو جگر تو مرا مہ جبین منظور
جو ہو طلب زر جی سی گذرنا نہین منظور

ہم بھی سفری ہین کہ دم موت بھی آئے
وہ تیغ کھینچی وہ لگے ملوت بھی آئے

جو ایمن جوان ظالم و سفاک بڑی ہین
تو دیکھنا بیدم وہ کوئیدم مین پڑیگی

۵۳

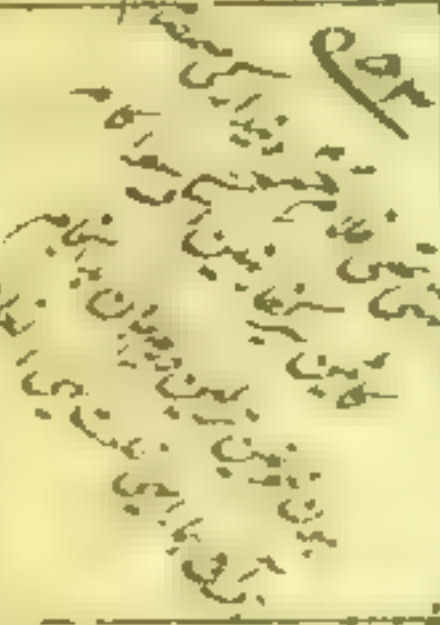

۵۰

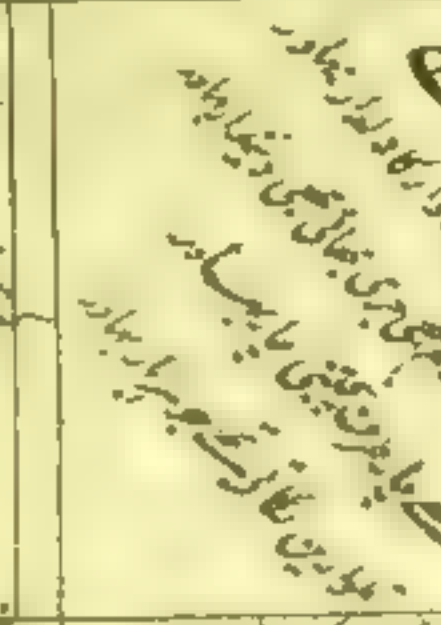

۵۴

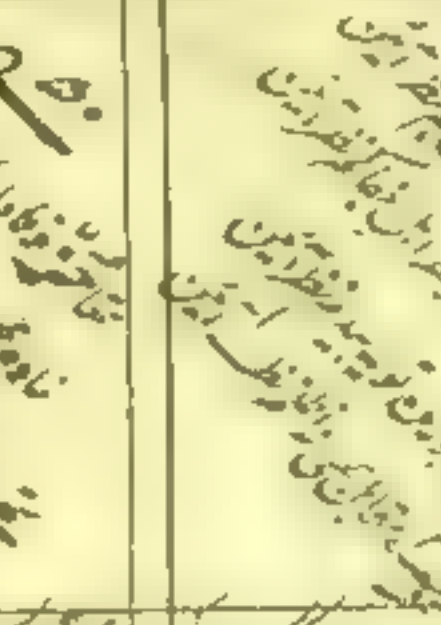

۱ حول جو ہے نامرد و ڈراتی ہین تجھی کو
ایمان یک کی دھرو نظر آتی ہین تجھی کو

تھا شور کہ دھانو کو اوٹھاؤ نہ دغا ہے
اتنے مین کہین جا بان رکتی ہین کمان سے

شمشیر علم ہے چمن آرائے وغا ہین
یوسف کی قسم رونق بازار وغا ہین

۵۵

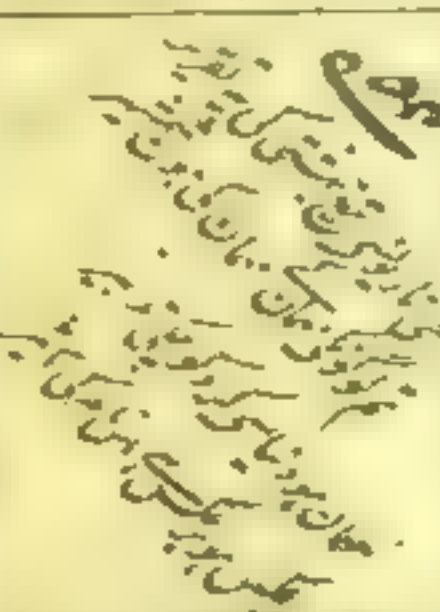

۵۱

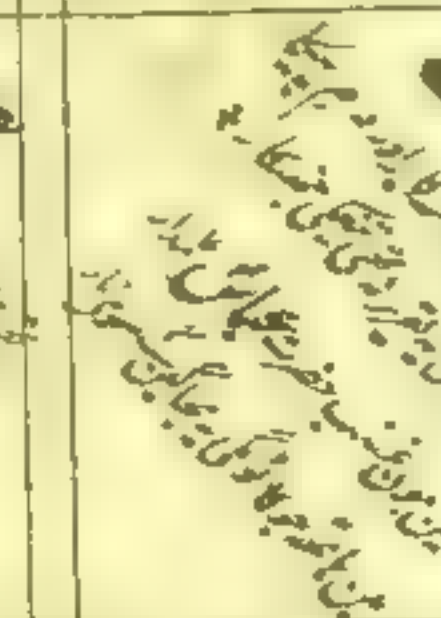

۵۶

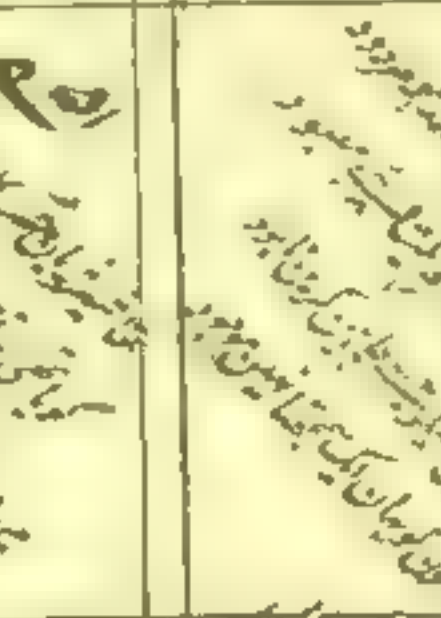

۱ حول جو ہے نامرد و ڈراتی ہین تجھی کو
ایمان یک کی دھرو نظر آتی ہین تجھی کو

تم سب کو سروتن کی بھلائی کا رہیگا
بھائیکو بھان پاس نہ بھائیکا رہیگا

تم نار سقر سے کبھی آزاد نہو گے
جو چلی تیغ سے تو بادنہو گے

۵۷

دہشت یہ بڑھی موت کا رستا نظر آیا
گرتی ہوئی برق ابر برستا نظر آیا

۵۸

نجم سحر نکہت و خشاں ہوا آقا
جانباز غلام آپکا بیجان ہوا آقا

۵۹

الفت کے سفر پر جو کمر ہم نے کسی ہے
مرنا رہِ الفت میں دلیروں کو ہنسی ہے

۶۰

جانبا حسینؑ آج سے ہی نام ہمارا
اچھا ہوا اچھا ہوا انجام ہمارا

۶۱

بیتاب ہو دل سنکے عدم ہوتی ہیں خصمت
تم مڑ کے ادھر دیکھ لو ہم ہوتے ہیں خصمت

۶۲

کیا لوٹتے ہو جا بطرف خال پر اسدم
رکھو تو ذرا نعش بجستن پاک پر اسدم

۶۳

تائید دم نزع ہی بس کام علیؑ کا
ہر دم تن سے نکلتا ہی تو لو نام علیؑ کا

۶۴

مشکل ہی تو آسان ہوتی جاتی ہی ہمارے
ہشیار رہو بوے حسینؑ آتی ہی ہمارے

۶۵

لایا ہی عجب راہ پر اللہ ہمارا
حامی ہی سر دست ید اللہ ہمارا

۱۴

بین لونڈیان اونپر تو جو ختی ہووے کم ہی
شہزادیونکی پیاس کا لیکن مجھی غم ہی

۱۵

بین شہادہون مان رووے مجھی خاتمہ ہوجا
عریان نہ کہین آج سر فاطمہ ہوجا

۱۶

فخر کنیزی مین جو لیتی اوسے فضہ
پر سا بھی اگر وتبی تو دیتی اوسے فضہ

۱۷

بین لونڈیان اونپر تو جو ختی ہووے کم ہی
شہزادیونکی پیاس کا لیکن مجھی غم ہی

۱۸

بین شہادہون مان رووے مجھی خاتمہ ہوجا
عریان نہ کہین آج سر فاطمہ ہوجا

۱۹

فخر کنیزی مین جو لیتی اوسے فضہ
پر سا بھی اگر وتبی تو دیتی اوسے فضہ

۱۷۴	۱۷۵	۱۷۶
دیکھا جسے پر سا دہی دنیا کو گھڑی تھے ہو جس سے قیامت میں قیامت وہ گھڑی تھے	کس سے کہوں جو گذری ہے تنہا کل گلی پر بیچ رہم چھری چل گئی بابا کے گلے پر	بیچ رہم شہ جن و بشر ذبح ہوئے ہیں آغوش میں دادا کے پدر ذبح ہوئے ہیں
۱۷۷	۱۷۸	۱۷۹
کہا رہ جبہ حمر تجلود لا سا بھی نہ دیگی بیبی کو مگر باپ کا پرسا بھی نہ دے گی	تجلو بسر شاہ نجف دیکھکے روئے کچھ بس نہ چلا میر طرف دیکھکے روئے	ممتاز ہوں معبود بہادر کی طرح سے نام شہدین پر ہوں فدا حر کی طرح سے
۱۸۰	۱۸۱	۱۸۲
اشک آنکھوں سے ٹپکا کیے حسرت کی لگی میں دنیا سے جو لیا گود میں چلائی سکینہ	فرق شہ ابرار بدا کام سے کاٹا سر شمر نے ہم بیٹوں کے سامنے کاٹا	

۱

تاریک ہے شب ماہ ہے اندوہ کشی میں
آئینہ ہے آغوش عروس حبشی میں

۲

بالائے فلک سم تھے سب اپنی جگہ پر
افشاں تھی مگر سونپکی اوراق سیہ پر

۳

تارے ہیں فلک پر کہ یہ موتی ہیں عدد پر
ہے پھولونکی چادر کسی بیبیں کی لحد پر

۴

انصار میں رہبر کا پسر جاگ رہا تھا
تا رد کو لیے ساتھ قمر جاگ رہا تھا

۵

کچھ شک نہیں ان رات کی تھی مرگ کی صورت
تھا چاند قلق سے کل صدبرگ کی صورت

۶

کیا صحن میں سر کو لے بکا کرتی تھیں بیبیں
شبیر کے جینے کی دعا کرتی تھیں بیبیں

۷

تھی گاہ کشاں نالہ جانکاہ کا نقشہ
تھا زیب ملک فاطمہ کی آہ کا نقشہ

۸

لعبے ضعف رہ وا سد کر لی تھی عباس
سر رکھ کی صدا دشت میں کرتی تھی عباس

۹

اے جان پدر ہو گی خوشی امت جد میں
بھولے کی عوض ہو گی تم آغوش لحد میں

۱۱

شاہین بیٹھیں در خیمہ کی ہوا سی زین پر
خاک راہ تعلیر لکاری جسم پر

۱۲

وہ المجرم سی شہ ناشاد کی رخصت
تھی مہربون سی باغ مین ہم شاد کی رخصت

۱۳

سیدانیان ڈیوڑھی مین کھڑی تھی غضب کی
تعلیر پر اس شت مین تلواریں چلین گی

۱۴

جنبش تھی عیان سبزہ صحرای بلا سے
لہرین ہیں مگر فازم خضر ایسی ہوا سے

۱۵

زینب کی سپر نیزہ سپہ کھوسے لگے
شیرون کی طرح نیجہ کو تولنے لگے

۱۶

سب جمع ادھر دشمن اللہ نبی تھی
سو جور ادھر ہاشمی و مطلبی تھے

۱۷

صدمہ یہ ہوا تیغ شعاعی کی چمک سے
جو چھوٹ گئی سکی سپر ست فلک سے

۱۸

پر گرد شجر دھوپ نہان چھاؤن کے نیچے
ذرہ نہ ٹھہرتی تھی زمین پاؤن کے نیچے

۱۹

سب تھے شہ حسن حسن بشباب علی اکبر
تھے قلب مین لشکر کے جناب علی اکبر

۱۹

یہ سنکے کہا اے حبیب ابن مظاہر
تم سے ہے یہ آس حبیب ابن مظاہر

۲۰

جینا ہی یہ مجھکو تو مرنا ہی ہمارا
ہی پہلی جوانون سی بجا پیر ہمارا

۲۱

منظور نہین تم کو تحقیق ہین تمھارا
رہمونسی ہوتن جو ضعیفی مین تمھارا

۲۲

اس وصف کے صدقے مہ تابان تو ہو تم
شایان خلافت ہے وہین جاکے رہو تم

۲۳

اولاد کی خاطر سے یہ فرمایا حسین نے
ہم آپ جہان کو رکو محتاج رہینگے

۲۴

فرمایا پس مرکے بھی زندہ رہینگے
کفار کی رخ قبلۂ عالم کی نہ کرینگے

۲۵

ان باتونکو سنکے یہ کہا ہستی نے اوقا
مین پیر ہون کیون مجھسے بھلا ہستی نے اوقا

۲۶

آیا ہی نہین اوسدم کہ ہزار اون مین گھری تھی
ہوئی نہین خاطر شکنی میرے قدر کی

۲۷

آیا ہی نہین اوسدم کہ ہزار اون مین گھری تھی
دعوت ہوئی کس طور سی ہمراہ کی میرے

۲۸

کچھ بات جب آئیگی امام ازلی پر
تو پہلے فدا ہوگا حسینؑ ابن علیؑ پر

۲۹

یون مورد الطاف جوانی مین پدر کا
جب پیر ہون تو پیرہن تن ہاتھ اسی کے لگا

۳۰

یون تو نے شہنشاہ خوش اقبال کو چھوڑا
مرنے دیا فاطمہؑ کے لال کو چھوڑا

۳۱

الصاف کرو جان و دل اشک و لگن سے
جو رون نہ ابھی تم تو رؤگے کفن سے

۳۲

ملتی ہے اسی گھر کی غلامی مین جو تمکین
پیر ہمین کسی اور کو سردار کہون مین

۳۳

حامی ہی وہ مجھ بیکس و محبوس بلا کا
بندے کو اگر ہی تو سہارا ہی خدا کا

۳۴

دنیا سے ذرا دل کو سروکار نہین ہے
ایک اوسکے سوا کوئی مددگار نہین ہے

۳۵

کس منہ کو وصل یہ زبان سر کرے ہے
آقا ہی جب باب شہنشاہ نجف ہے

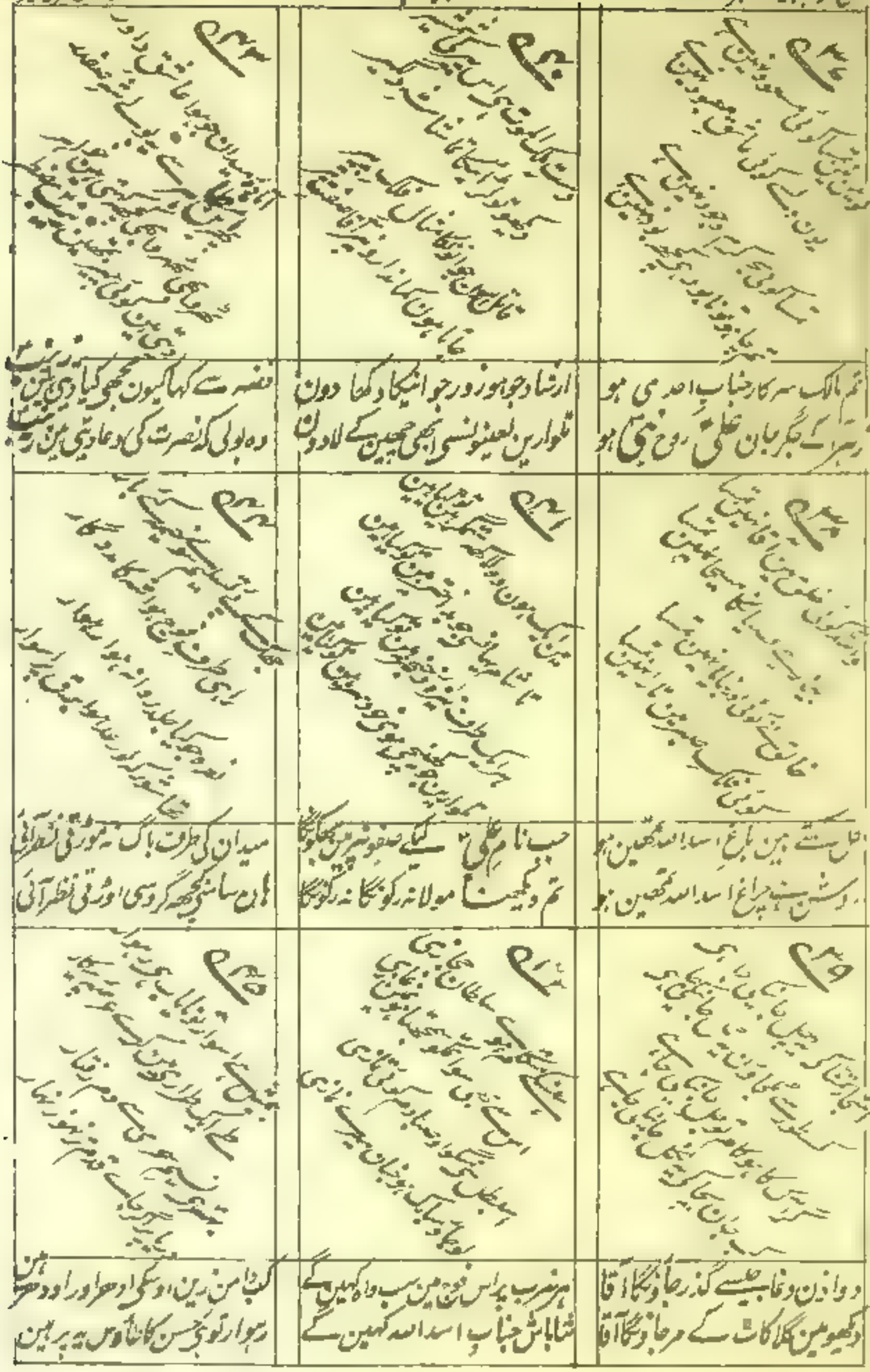

تم مالک سرکار جناب احدی ہو
رہبر کے جگر بان علی روح نبی ہو

ارشاد جو ہو زور جو انکا دکھا دون
تلوار ین لعینونسی ابھی چھین کے لادون

فضہ سے کہا کیون مجھی کیا دیتی ہین زینب
وہ بولی کہ نصرت کی دعا دیتی ہین زینب

دو اذن و غا جیسے گذر جاونگا آقا
دیکھو مین نگاہ کے مر جاونگا آقا

حب نام علی کیلئے صفون پر مین بھاگونگا
تم دیکھنا مولا نہ رکونگا نہ رکونگا

میدان کی طرف باگ نہ موڑی نظر آئی
اس سانس مین کچھ گرد سی اوڑتی نظر آئی

ہر ضرب پہ اس فوج مین سب واہ کہین گے
شاباش جناب اسد اللہ کہین گے

کب دامن زین اوسکی ادھر اور ادھر ہین
رہوار تو ہے حسن کا ناوس پہ پر ہین

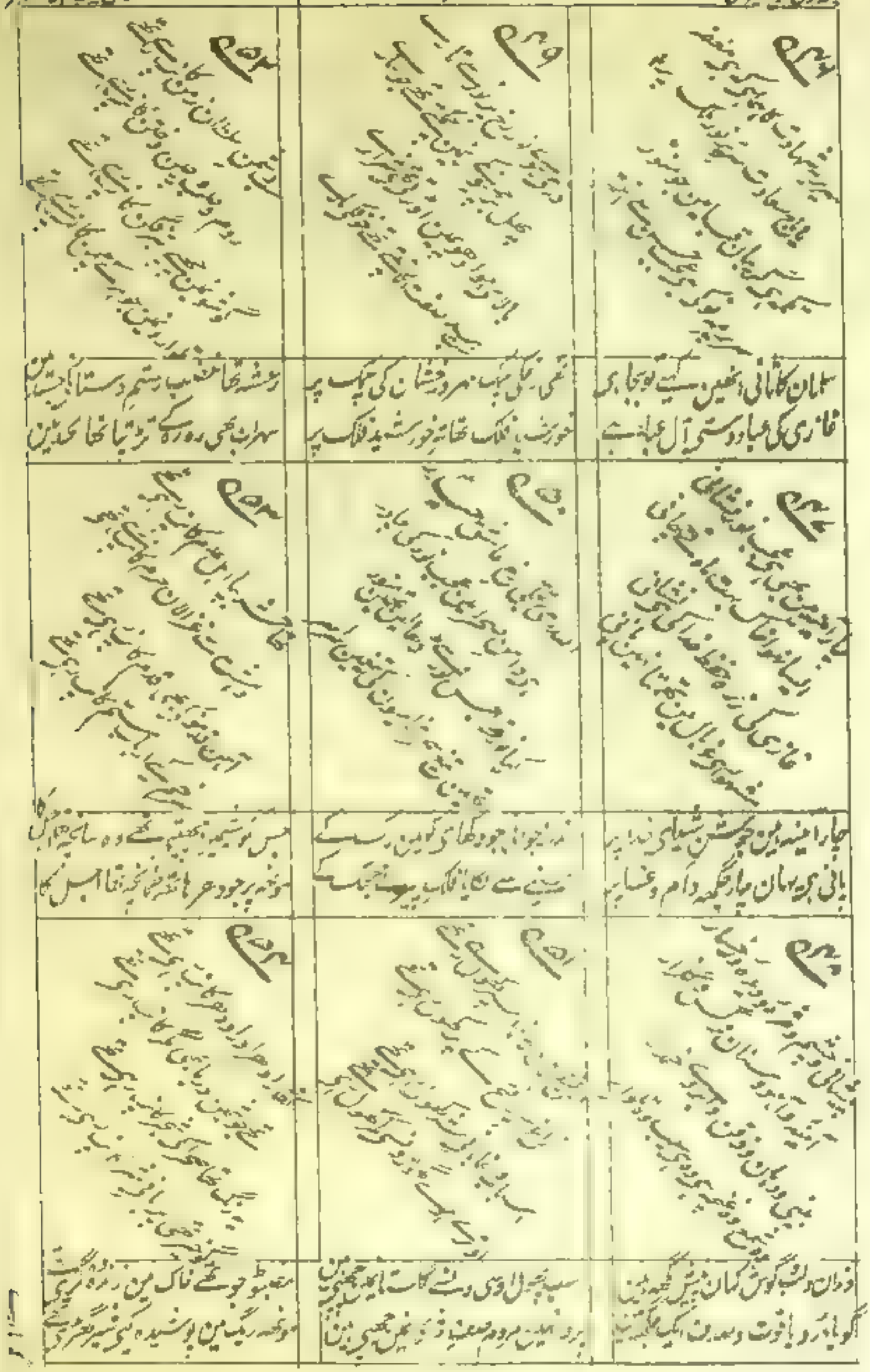

۲۶۳

کسکام کا مدعا صفوں میں ستم ہے
باہر ہیں زیادہ جو تقطیع میں کم ہے

ہر ضرب میں جانوں کی لعینو تو پڑی تھی
از من کہ قضا غیر زمیں گر نہ گڑی تھی

پھل میرزہ دشمن پر اگر جلوہ نما تھا
بالائے الف مد کسی نے کہاں قضا تھا

۲۶۴

ہو وہ تو کیا حال یہی وجہ حصر تھی
کچھ ماضی و آئندہ کی متعلق نہ خبر تھی

ہر ضرب میں جانوں کی لعینو تو پڑی تھی
از من کہ قضا غیر زمیں گر نہ گڑی تھی

پھل میرزہ دشمن پر اگر جلوہ نما تھا
بالائے الف مد کسی نے کہاں قضا تھا

۲۶۵

ہر بیت میں کس مصرع شمشیر دودھ ہے
جس خانۂ تن میں یہ گئی دو او سید ہے

ہو وہ تو کیا حال یہی وجہ حصر تھی
کچھ ماضی و آئندہ کی متعلق نہ خبر تھی

پھل میرزہ دشمن پر اگر جلوہ نما تھا
بالائے الف مد کسی نے کہاں قضا تھا

۲۶۶

ہی ماتا و تلوار کا کیا روپ سے دیکھو
ڈھاوٹ کو سائین میان دھوپ سے دیکھو

جس خانۂ تن میں یہ گئی دو او سید ہے
ہر بیت میں کس مصرع شمشیر دودھ ہے

مردے نے بہت خوف کی صدمے جو سہے تھے
چھپ جانے کی آنکھوں میں جگہ ڈھونڈھے تھے

۳۶	۳۵	۳۴
پہنچے جو ان رعب سے یہ سکی چمک مین ہی خوف سے عیشہ بدن پیر فلک مین	عش مین ہے حدو کو چمک وسکی نشانی سونا ہوا کسیر کہ چانہی نظر آئی	آقا فہمین ودر صبر و شجاعت کے جو فن ہین تم جانتے ہو دونون ہم بابا کے حلین ہین
۳۹	۳۸	۳۷
ابرو کو جو کاتا تو فلک سے نکل آئی تھی برق فلک توقع سے نکل آئی	کہ خون کے دریا سے نہاتی ہوئی نکلی ڈھالون سے کبھی پھول اڑاتی ہوئی نکلی	مستاق اجل ساری وفادار کھڑے ہین ہتھکل نبی مرنیکو تیار کھڑے ہین
۴۲	۴۱	۴۰
ابرو کو جو کاتا تو فلک سے نکل آئی تھی برق فلک توقع سے نکل آئی	پانی کی طرف دیکھتے ہین شرم کی جا ہے کیا شاہ کے بچون سے ہمین پانی سوا ہے	ہین شاہ عباس تو تم شیر کے مشتاق اعزا کا اشارا ہی کہ ہین تیر کے مشتاق

۴۴

۴۵

۴۶

او سوقت کی بدشیک ہمین تشویش بڑی ہی
سب پر دگی زینب مضطر کی کھڑی ہی

چلائی یہ فضہ کہ ہوا خواہ کو مارا
فریاد رفیق اسد اللہ کو مارا

مشکل سے پھرے گرد کہا شکر کی جا ہی
صدقے ہوے ہم فاطمہ بالخیر ہوا ہی

۴۷

۴۸

۴۹

خورشید صفت صف سی ن کا ب ہا
رہو رہی تو خمہ کھولے ہوے اپنا

اس گلشن ایجاد سے مرجھا کے ہی ہین
ڈوبی ہوئے ہین خون مین دم توڑ رہی ہین

بیکان وہ نکالے مجھے حسین ابن علی نے
پرتیر تن شہ سے نکالے نہ کسی نے

۵۰

۵۱

۵۲

اس وقت ہوے تین ہی پھر ابن مظاہر
وارث ہی ہوے گر ہی ابن مظاہر

کیا دین ہم آنکھون سے ہماری گھڑی ہی
سر کھولے ہوے نعش پہ بیٹھی ہی گھڑی ہی

ہم بھی تو اسی خاک پہ رہتے ہین پڑے ہی
بس رو کہ اسد ہم کہ بہت رو کی پیارے

۱۹۱

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۲

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۳

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

رجا دنگے تم ہاتھ ابھی ہاتھ سے مل کے
صابر کوئی شبیر سا دنیا میں نہیں ہے
رخسار پر اشک ستہ معلوم ہے تھے

مرجا ینگا معصوم ہو وہ ہاتھ سے مل کے
صابر کوئی شبیر سا دنیا میں نہیں ہے
صہبا کر وٹیں لے لیکے وہ دم توڑ رہے تھے

۱۹۴

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۵

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۶

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

تو لال جگر موسے نکل آئیگا پھٹ کے
دل رنجیدہ دلگیر کا بیٹے سے ہٹیگا
اسد ربہ او بخدا تھی شہنشاہ امم تھا

مرجائیگا عباس جو قد موسے لپٹ کے
شبیر کا سراپ کے دامن میں کٹے گا
وہ عبد رہے تھے شاہ کا گو سینہ میں مدد تھا

۱۹۷

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۸

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

۱۹۹

فرمایا یہ کہہ کے ابن مظاہر نے اے حبیب
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ
ہم تم ہیں اب دو یار شہ کربلا کے بیچ

بیٹے کے شہ کو دیکھ کے روئیگا باپ بھی
افسوس کہا سید ذیجاہ نے اوسکے
یہ کہکے حبیب تجہ صابر نے قضا کی

ہے کیا عجب کہ ہم بھی ہوں اس کربلا کے بیچ
قبلہ کیطرف پاؤں کیے شاہ نے اوسکے
بیٹے حسینہ ابن مظاہر نے قضا کی

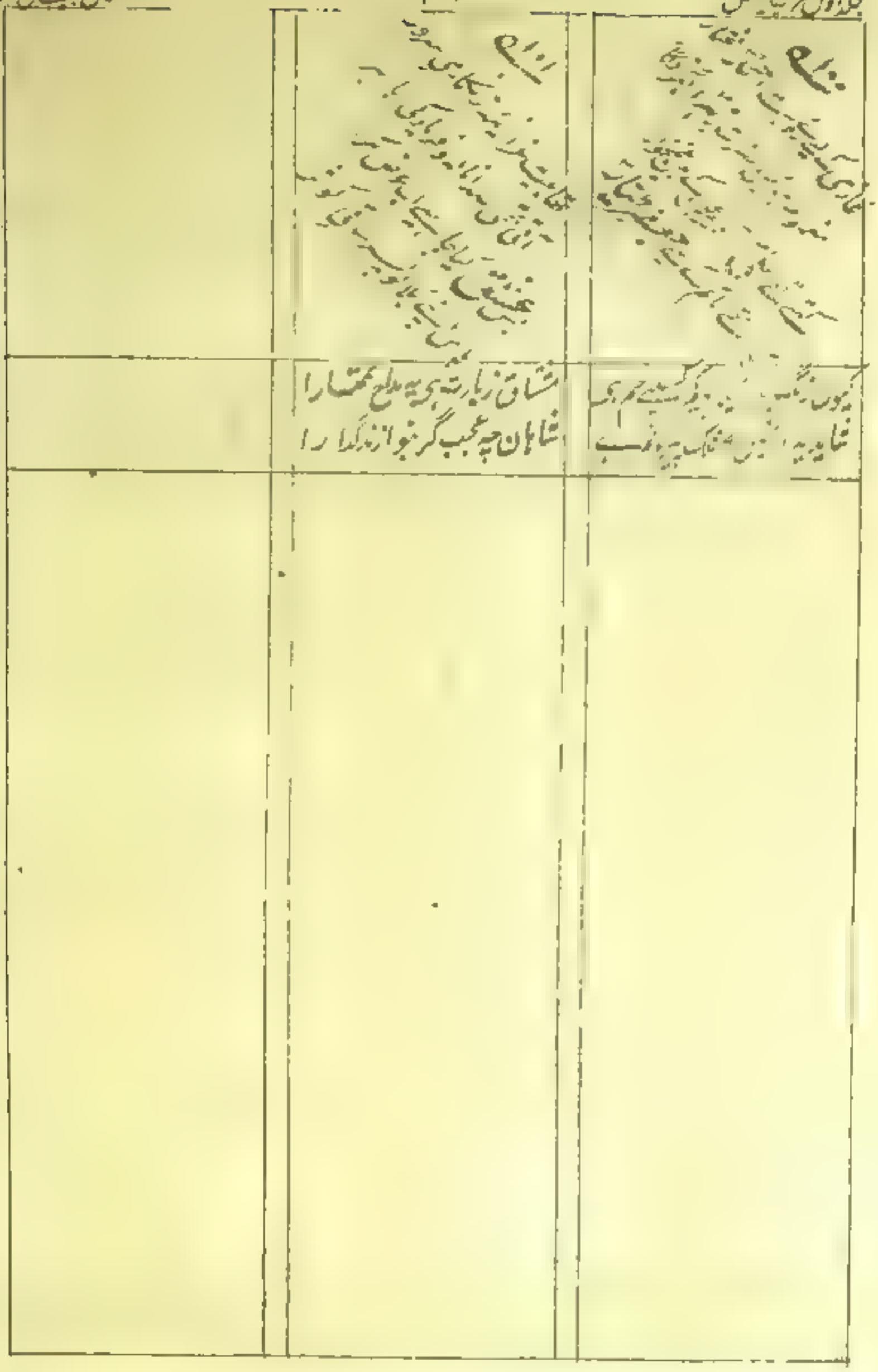

مشتاق زیارت ہی یہ مدلح ممتاز را
شاہان چہ عجب گر نوازند گدا را

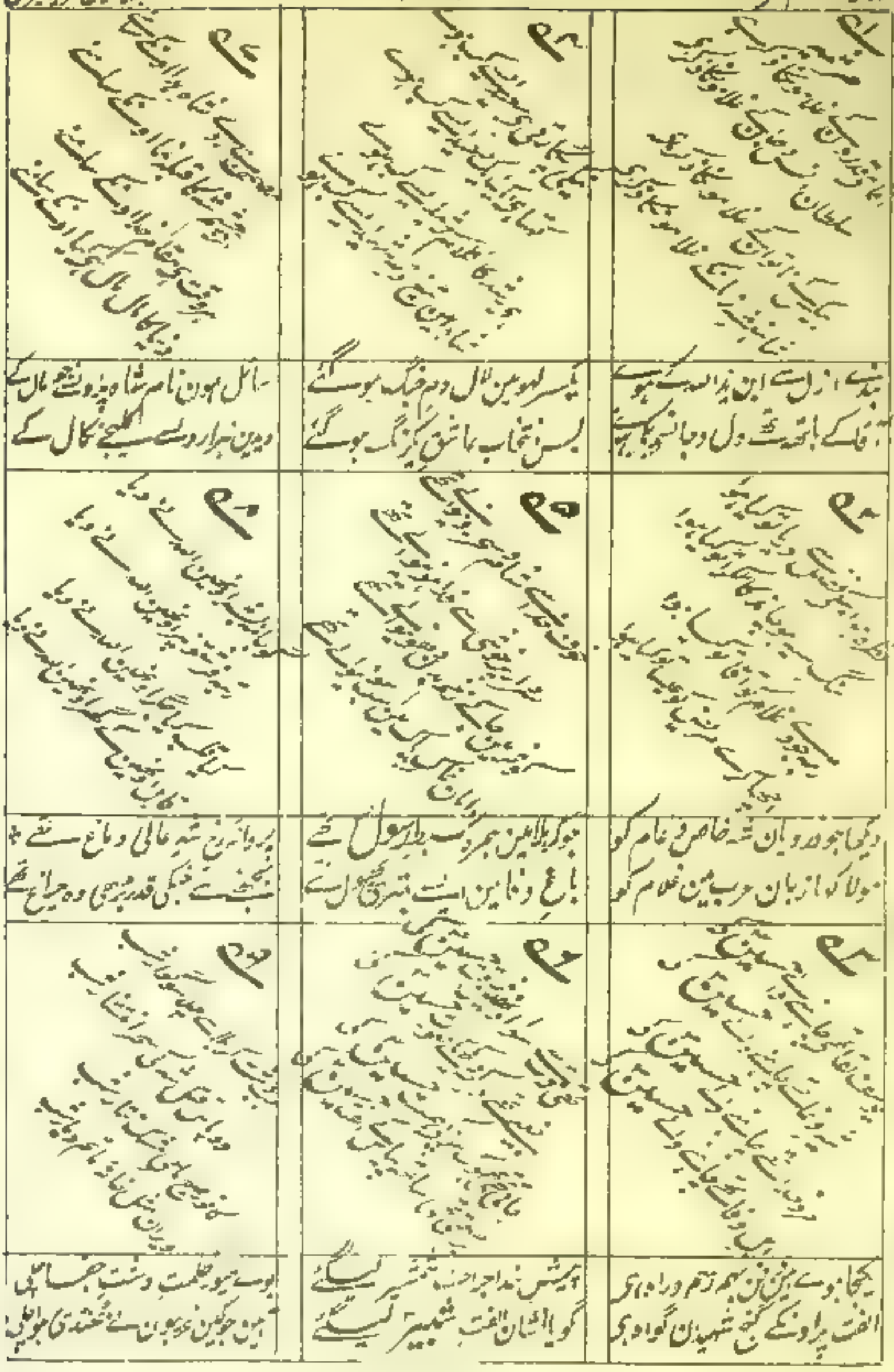

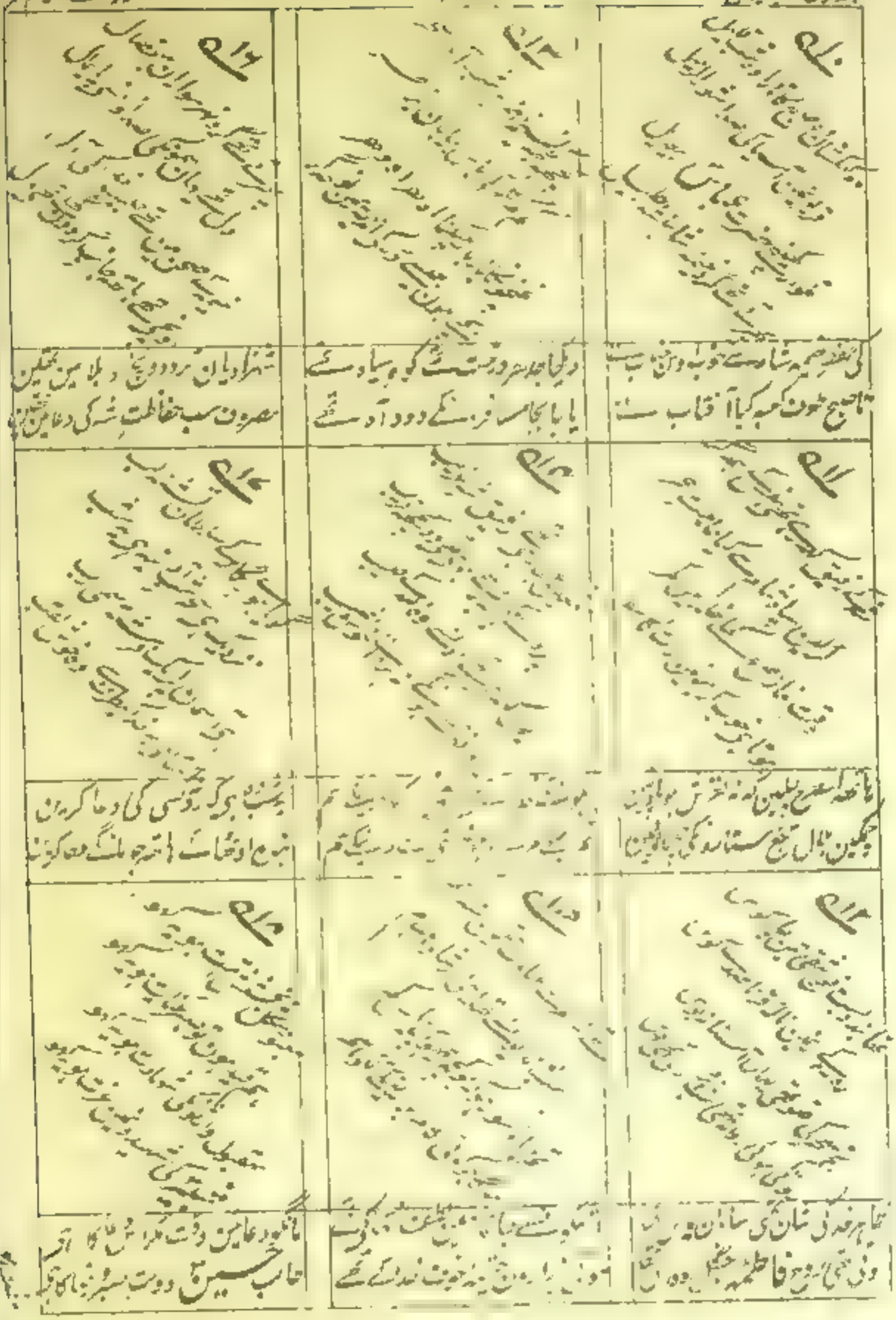

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۰

۲۱

۲۲

کون سے بیابان جا بسے ہو
تم سب کے سامنے ہمیں ناغریب ہو
دیکھا ہو در دے تو سافر یہ کہ گئے

۲۳

۲۴

۲۵

ہوا ہو نہ سے سبب تیر پیو تو
سونا ہوا سے اور رہا حاصل کیا ہو

۲۶

۲۷

۲۸

ہی اسکاف لشکر کین ہر کتاب میں

۲۷۶

زینب کا مونہہ مثل سحر کی مثال تھا
جو نزع مین بتول کے چہرے کا حال تھا

۲۷۷

اونچہ کے کہین کنیز بہالنسی نجائیگی
اچھی طرح سے پاؤن سکینہ دبائیگی

۲۷۸

تلوارین کھینچے پیر و جوان ساتھ ساتھ ہین
قبضون پر اسطرح بھی دلیرون کے ہاتھ ہین

۲۷۹

بیکس ہین بیدمز ہین لوگون کے جی نہین
منھ سے ہاتھ جوڑ کے بولین کہ جی نہین

۲۸۰

مین کہ رہی تھی کٹکے مونہہ تیغ شاہ کا
نقشا کھینچا ہوا ہے مگر مہر آہ کا

۲۸۱

بڑھتی ہی فوج صاحب تشہیر کیا کرین
ناحق ستائے کوئی تو پھر غم کیا کرین

۲۸۲

دل خون ہو گیا رخ روشن کو دیکھکے
بے فیض صبح ہوتی ہون گردن کو دیکھکے

۲۸۳

تصویر یا بروے شہ گردون سا ن ہے
قبضے مین اس ملول کے جھریکے پاس ہے

۲۸۴

مقتل سے قاسمؑ ولی اکبرؑ کو لائینگے
خیمہ مین ہم ابھی تو کئی بار آئینگے

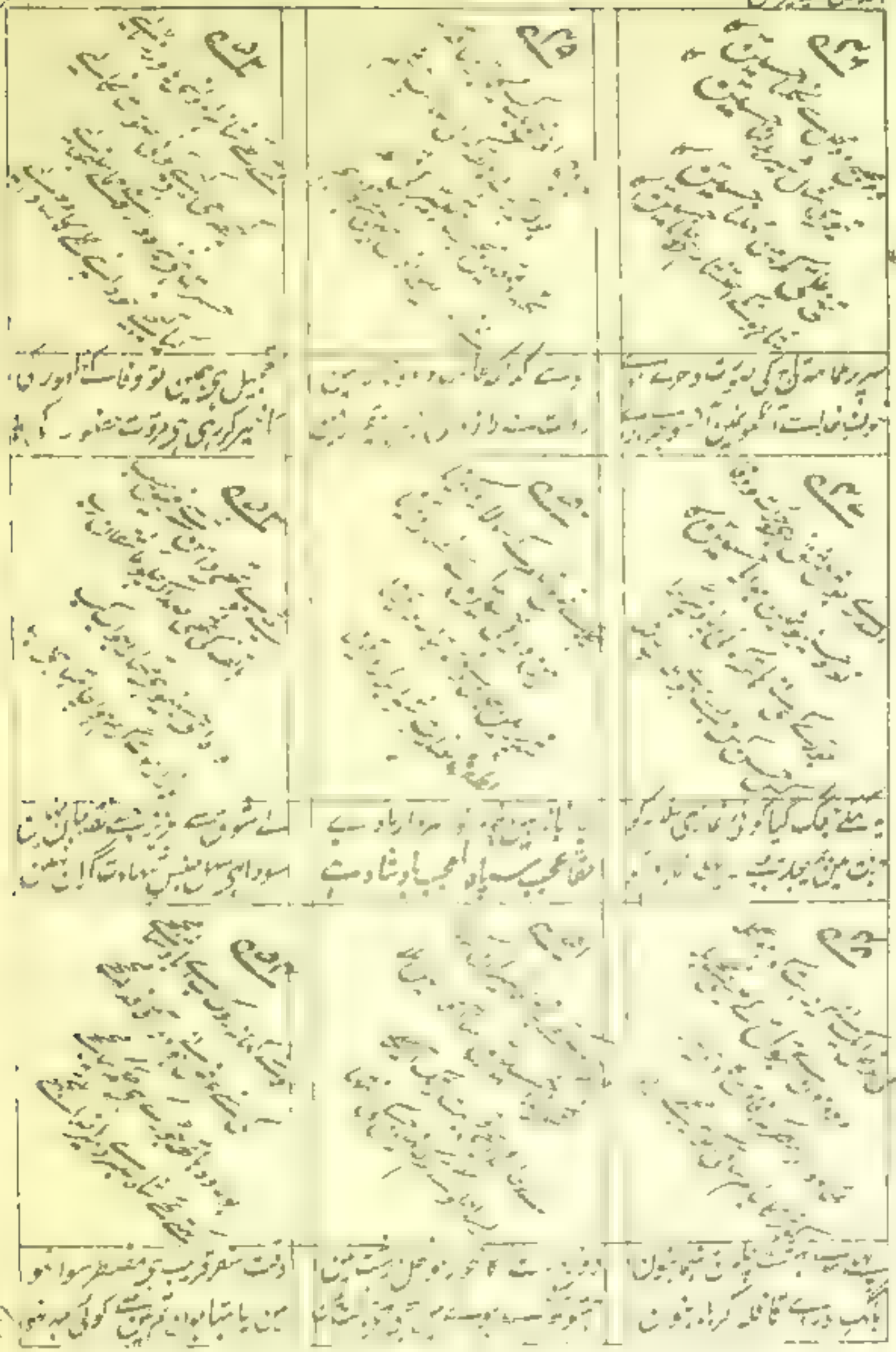

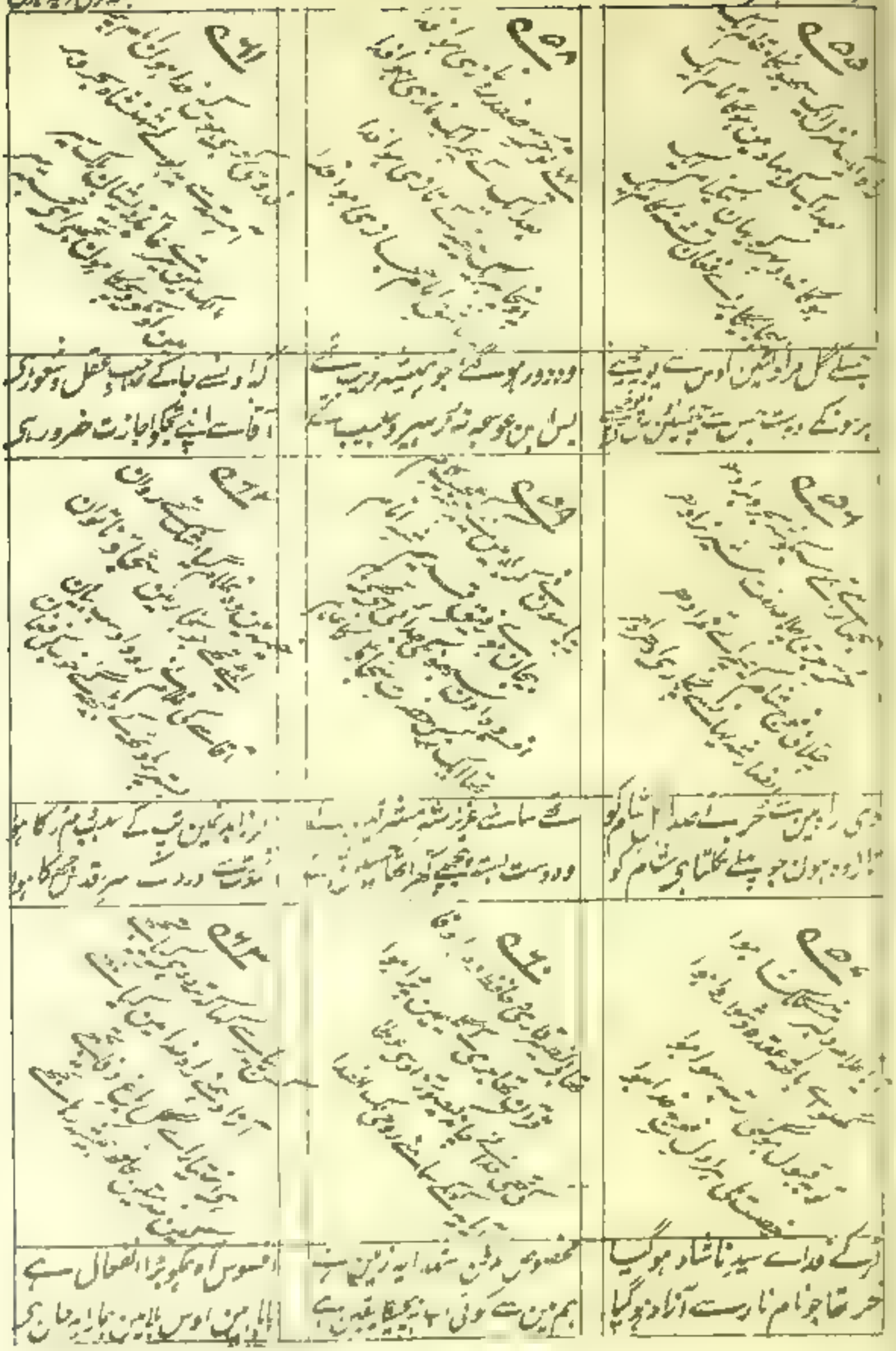

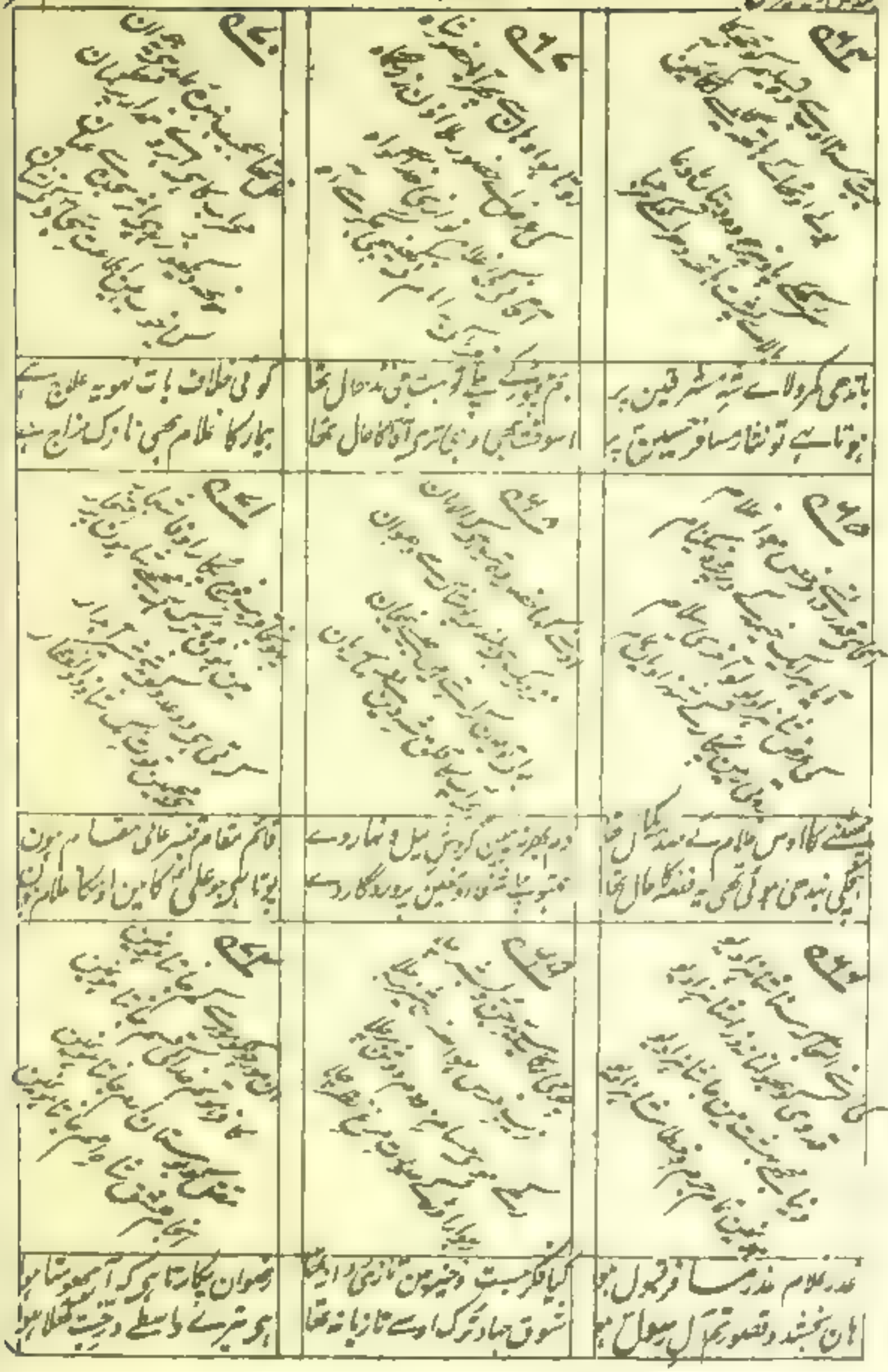

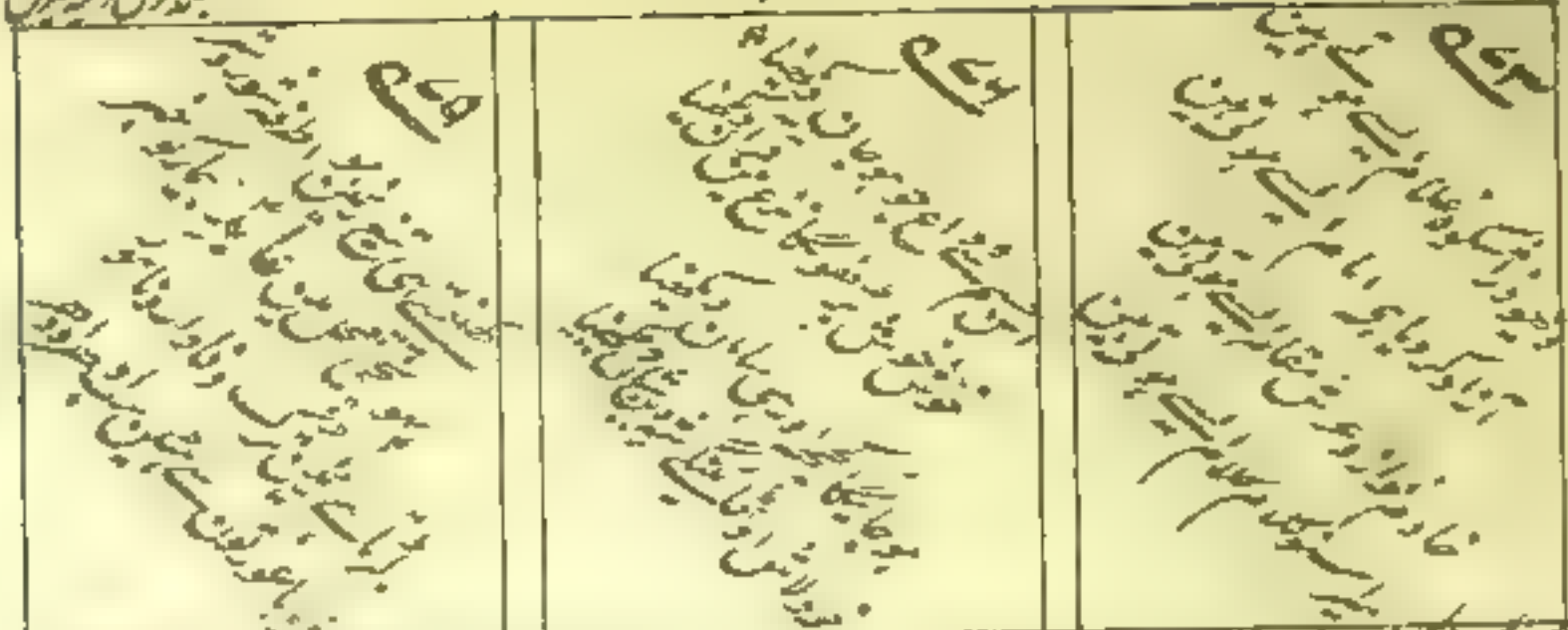

کیونکر ہو فکر حفظ خیال جہاد ہے
یہ سر ہے اور راہ وہی شاہ عرب سے ہے
کوئی اوٹ سے پردہ ہے بت اضطراب ہے

قرآن تمام نام خدا تجکو یاد ہے
نجد کی سلطنت کا زمانہ قریب ہے
اڑتا ہے بھوک پیاس میں تجکو حجاب ہے

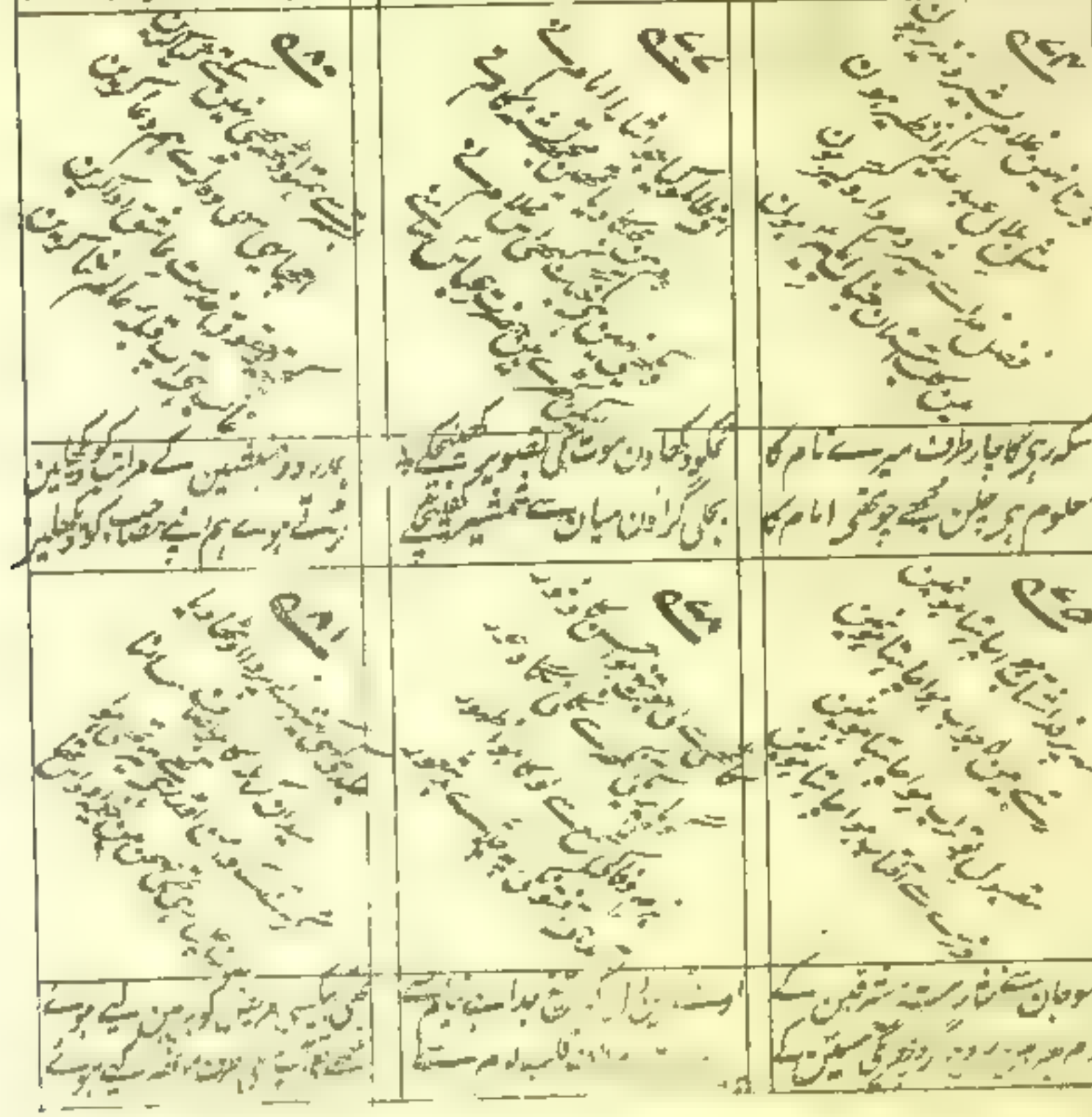

سکہ رہے گا جا بر طرف میرے نام کا
تجکو دکھا دوں موت کی تصویر تیغ کے
بار دو مشین سے مرات کو دیکھیں

معلوم ہو چلن تجھے چوتھی امام کا
بجلی گرا دوں میان سے شمشیر کھینچ کے
رستے ہوئے ہم اپنے رصاب کو دیکھیں

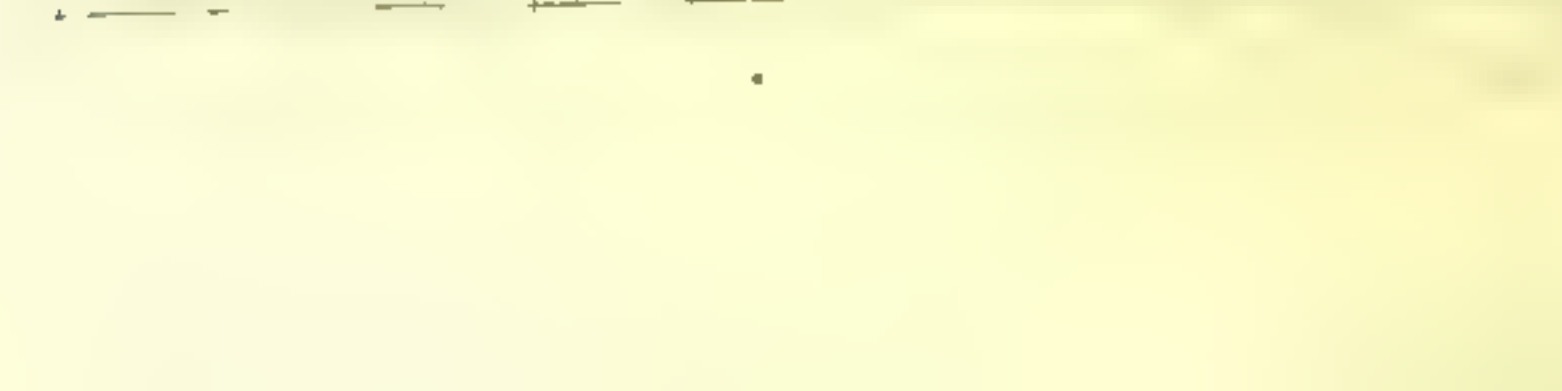

سو جان سے نثار ستہ ستر قبیں کے
[illegible]
[illegible]

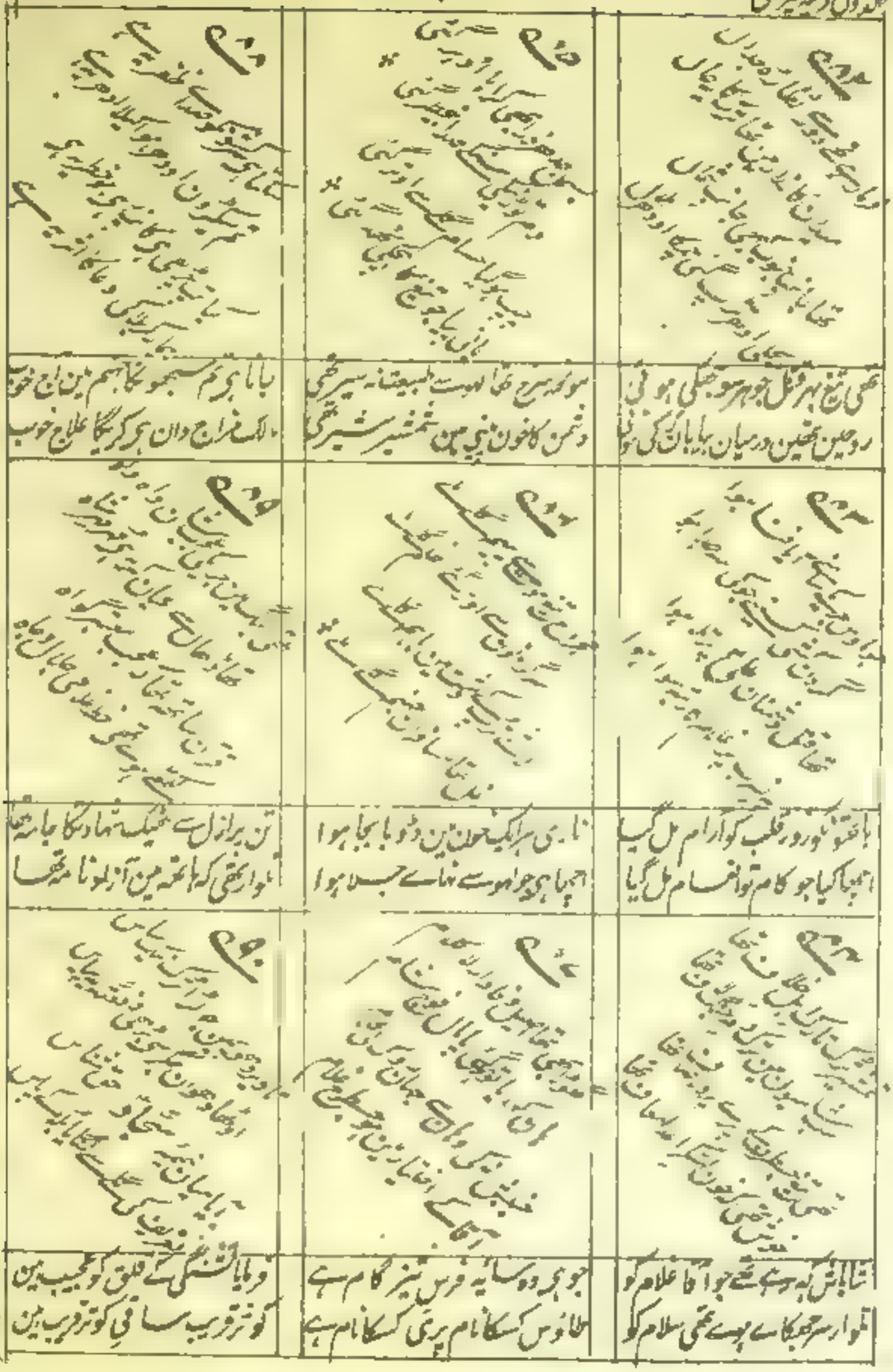

۹۱

مرنیکو پھر گیا وہ جری حق کی راہ مین
تینون سے چور ہوکے گرا زیر گاہ مین

۹۲

بستر سے کی نگاہ تو مندے پڑے ہوے
دل اہتمام کے بغیر عصا، وقعہ کھڑے ہوے

۹۳

صدمہ ہوا تڑپ کے جہانسے گذر گیا
کی جسکے باپ بیٹون کو تسلیم مر گیا

۹۴

دی جسنے جان زندۂ جاوید ہو گیا
ذرہ ملا جو خاک مین خورشید ہو گیا

۹۵

یون غم سے بدمین خون کے دھبے پڑے ہوے
جامہ مین جیسے نعل بدخشان جڑے ہوے

۹۶

ہمراہ دشمنان شہ ہشت قین تھا
تا وقت نکلہ در پے قتل حسین تھا

۹۷

خاک سیہ کو خاک شفا شاہ نے کیا
ہمکو بھی داخل شہدا شاہ نے کیا

۹۸

بولا کوئی یہ غم لہین کا غلام تھا
کیا اس بریہی قوم تھی کیا اسکا نام تھا

۱۰۱

ثنا

ثنا خدا کی جو خلق خدا میں ہر آن ہے
ہر ایک وصف سے بالا و برتر از بیان ہے
وہ ذات پاک ہے ہر عیب سے منزہ و مبرا
ہر ایک شے پہ اسی کی ثنا و حمد روا ہے
وہ ہے قدیم ازل سے ابد تلک باقی
وہ ہے ہمیشہ سے موجود اور ہمیشہ رہے گا
وہ ہے خالق ارض و سما و کون و مکاں کا
وہ ہے مالک ہر دو جہاں کا
وہ ہے رازق ہر ذی روح کا
وہ ہے حاجت روا ہر بشر کا
وہ ہے مشکل کشا ہر بندے کا
وہ ہے دستگیر ہر عاجز کا
وہ ہے پناہ ہر بے کس کا
وہ ہے ملجا ہر غریب کا
وہ ہے ماویٰ ہر بے نوا کا
وہ ہے مددگار ہر بے یار کا
وہ ہے غمخوار ہر غمگین کا
وہ ہے غم گسار ہر مصیبت زدہ کا
وہ ہے چارہ ساز ہر بیمار کا
وہ ہے طبیب ہر دردمند کا
وہ ہے مرہم ہر زخمی کا
وہ ہے شافی ہر بیمار کا
وہ ہے کافی ہر محتاج کا
وہ ہے وافی ہر ضرورت مند کا
وہ ہے ہادی ہر گمراہ کا
وہ ہے رہنما ہر بھٹکے ہوئے کا
وہ ہے راہبر ہر راہ گم کردہ کا
وہ ہے راہنما ہر مسافر کا
وہ ہے سہارا ہر بے سہارا کا
وہ ہے آسرا ہر بے آسرا کا
وہ ہے ٹھکانا ہر بے ٹھکانے کا
وہ ہے ٹھور ہر بے ٹھور کا
وہ ہے ٹھاؤں ہر بے ٹھاؤں کا
وہ ہے ٹھکانا ہر بے ٹھکانے کا
وہ ہے ٹھور ہر بے ٹھور کا
وہ ہے ٹھاؤں ہر بے ٹھاؤں کا

۱۰۲

ثنا

ثنا محمد مختار کی جو ہے شایاں
ثنا علی مرتضیٰ کی جو ہے زیبا
ثنا فاطمہ زہرا کی جو ہے لازم
ثنا حسن مجتبیٰ کی جو ہے واجب
ثنا حسین شہید کربلا کی جو ہے فرض
ثنا علی زین العابدین کی جو ہے حق
ثنا محمد باقر کی جو ہے ضرور
ثنا جعفر صادق کی جو ہے لابد
ثنا موسیٰ کاظم کی جو ہے ناگزیر
ثنا علی رضا کی جو ہے ناچار
ثنا محمد تقی کی جو ہے ناگزیر
ثنا علی نقی کی جو ہے ناچار
ثنا حسن عسکری کی جو ہے ناگزیر
ثنا حجت قائم کی جو ہے ناچار

۱۰۳

ثنا

ثنا ہے ان کی جو ہیں ساقی کوثر
ثنا ہے ان کی جو ہیں شافع محشر
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب معراج
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب قرآن
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ذوالفقار
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دلدل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عمامہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب قبا
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب تاج
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب نگین
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب خاتم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب انگشتری
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب مسند
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب تخت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب اقبال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دولت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عزت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حشمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب جاہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب منزلت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب رتبہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب مرتبہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب شان
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عظمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب جلال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب کمال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب فضل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب علم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حکمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دانش
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عقل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب فہم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ادراک
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب شعور
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ہوش
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حواس
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ادراک
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب شعور
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ہوش
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حواس

۱۰۴

ثنا

ثنا ہے ان کی جو ہیں ساقی کوثر
ثنا ہے ان کی جو ہیں شافع محشر
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب معراج
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب قرآن
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ذوالفقار
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دلدل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عمامہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب قبا
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب تاج
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب نگین
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب خاتم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب انگشتری
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب مسند
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب تخت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب اقبال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دولت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عزت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حشمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب جاہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب منزلت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب رتبہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب مرتبہ
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب شان
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عظمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب جلال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب کمال
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب فضل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب علم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حکمت
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب دانش
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب عقل
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب فہم
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ادراک
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب شعور
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب ہوش
ثنا ہے ان کی جو ہیں صاحب حواس

۱۱۱

اوسنے کہا کہ ہون مین گنہگار یا حسین
رحمت مآب ہے تری سرکار یا حسین

خوش ہوکے اہلبیت نے بھیجا ہے تجھ کو یان
معصوم تیرے حق مین دعا کرتے ہین یہان

۱۱۲

اللہ رے تیرے ظلم کی عادت ہے کیا بری
اک بے گناہ کو تو نے ستایا ہے کس قدر

۱۱۳

دوڑا غلام خیمہ کی جانب خوشی سے یان
دیکھا ہے آج صبح سے کس حال مین حسین

اب تو بھی چھوڑ جائیگا اس حال مین ہمین

۱۱۴

اسکے گلے کو کاٹ کے موجود ہے جو یان
ہوجائیگا غلام کو آقا نذر دیجیے

۱۱۵

اب کیونکر اسکے گھر مین یہ جاکر خبر کرین
ہے ہے غلام غازی و ذبیح کی لاش ہے

۱۱۶

دوڑا غلام خیمہ کی جانب خوشی سے یان
دیکھا ہے آج صبح سے کس حال مین حسین

اب تو بھی چھوڑ جائیگا اس حال مین ہمین

۱۱۷

اسکے گلے کو کاٹ کے موجود ہے جو یان
ہوجائیگا غلام کو آقا نذر دیجیے

۱۱۸

اب کیونکر اسکے گھر مین یہ جاکر خبر کرین
ہے ہے غلام غازی و ذبیح کی لاش ہے

۱۱۹	۱۲۰	۱۲۱
تھا مہر کو جو اب تن پاش ماہ تست بوسے بہشت آرہی تھی اوسکی آتش سے	محرکی شب رہائی جہان سے نہ پا سکا ماتم کرو حسینؑ کا مہمان مر گیا	تھا ایک خشر جمعہ کی دوپہر تک یہاں لیکن مرے نہ تھے جو حضرت کے ہمراہیان سے
۱۲۲	۱۲۳	۱۲۴
رن سے پھرے نہ تھے جو چاک گریبان کئے ہوئے ان کو زمین جو ان کا رشتہ دے ہوئے	باہر نہ جب پرندہ دوسکی تن سے گیا سر اوپر اور ادھر تن دوسرے کی تن سے	ورنہ کسے یہ ہاتھ نہ تھا مروت نہیں رہا لاشا کہیں رہا سر اقدس کہیں رہا
۱۲۵	۱۲۶	۱۲۷
کیا جانے کون ہے جسے مقتل میں تھا جگر ہے ہے یہ کس کی لاش کو بے گور و کفن	کون اب کرے گا نصرت و یاری حسینؑ کی بس خاتمہ ہوا کئی یاران حسینؑ کا	آفاقیت ہوں ہوں جو زمین و زمان ہوں جیتا ہوں یا مرا ہوں تمہارا غلام ہوں

۴۵

رہین سیدھی تلوار ہین موقعہ مٹر رہی ہین
یہ دنکو بجاؤ کہ دشمن لوٹ رہی ہین ۔

۴۶

جگر ہین یہ بھوکہ یہ پیاسے علیؑ کے
نواسے علیؑ کے نواسے علیؑ کے

۴۷

عدو بیحجان بنکے وہ صدمے سہتے تھے
گلون پر گرمیچے پھر رہے تھے ۔

۴۸

مصیبت روح کی بھیجے ہوئے ہین
شہادت کے پرفشہ بنائے ہوئے ہین

۴۹

گرانی مین پہلے پہن کہدے انکو
مگر آجکی جنگ اب سہدے انکو

۵۰

وہ زرہین عجب خوشنما خوشدرونکی
چمکتی ہوئی کلگیان مغفرون کی

۵۱

نثار شہ نیک خو ہوتے آئین ۔
ترے سامنے سرفرو ہوتے آئین

۵۲

بزرگی ہو ترکون مین رحمت سے تیری
مدینہ نو بنین بلد قدرت سے تیری

۱۱۵	۱۱۴	۱۱۳
شجاعت سے ہے آئینہ جوہر اہل نبی سکھائے سر ہوئے تیغون کی رفعت کا پھل ہمین	ساجت سے کہتی ہون آسان نہ سمجھو مین لونڈی ہون مجھ سے کسی مان نہ سمجھو	نہین ہے بہت لوگ رتبے بڑے ہین انھین کے پسر کربلا مین لڑے ہین
۱۱۸	۱۱۷	۱۱۶
لڑے جو رہ حق مین کیا لوسکو ڈر ہے مجاہد کو تیغون کا سایہ سپر ہے	یہ مضطر ہو دنیا سے سو تھ موڑنے مین کہین سب کہ ڑے نہ دم توڑنے مین	یہ ہم تم تنا پنا نہ بیگانہ ہو گا بیان حشر تک سب کا فسانہ ہو گا
۱۲۱	۱۲۰	۱۱۹
کہین سب یہ لڑکے نہین ہونے والے لڑائی نئی ہے نئے لڑنے والے	ادب سے مین تم دونو کے نام لونگی کلیجے کو بلی دلکو بھی تھام لونگی	دکھاتا ہے تسبیح نیا طور عالم یہ عجب اور عالم ہے وہ اور عالم

۱۹
بچے کو دودھ گر کبھی دیتی ہے ماں مرے
پانی دیا ہے تشنہ لبی کو کبھی مرے
بیٹی کبھی بہن کبھی بیوی کبھی مرے
کیا کیا نہ اس دیار مین ہم پر ستم ہوئے

۲۰
یہ سینہ نہ بچون سے جو چاک ہوگا
تو جوہر ان آنکھون مین خاک ہوگا
مکے اور مدینے ہم مر کے آئے
دعا کیجیے ہم ابھی مر کے آئے

۲۱
سروں پر اگر بجلیان بھی گرینگی
پھر یگانہ وعدہ جب تک آنکھین بھر بن گی
کسے یاد کیا جانے کیا چاہتی تھی
ابھی اور کچھ مین کہا چاہتی تھی

۲۲
ہمارے مزارون پر آئینگے غازی
نما ہونکی تیغین چڑھائینگے غازی
چھد ینگے سنا تو نے کیسے کہے
لگائینگے سینہ سے اکبرؑ پہ سینے

۲۳
ادھر سیکڑون تشنہ خون مین غرقہ
ادھر چند پیاسون سے ماحول گھیرے
بناز زندگی کی ہے جینے پر اونکے
گرا مین لہو ہم پسینے پر اونکے

۲۴
ابھی آئے لاشے نہ گھبرا دامان
اوڑھا نے کو چادر نکلوا دو امان

۳۱	۳۲	۳۳
دعا ئین مجھین دونگی دزات پیارو بھلا کیون نہو واہ کیا بات پیارو	پرستار ہون اکبر نوجوان کی یہ ہے جانتے جانتے خوشی اور مان کی	ترین ہم ذرا تم غلم کو سنبھالو کہا شاہ نے بھائی ہم کو سنبھالو
۳۴	۳۵	۳۶
ہمارے گھرانے کے شہرے بڑے ہین علی جب لڑے ہین اکیلے لڑے ہین	بلا دہو اللہ اذ کو بچا لے کہا مڑ کے زینب نے نغمہ بلا لے	گہبراؤ بیٹا نہ گھبرا ؤ بیٹا کرین کچھ تصدق چلے آؤ بیٹا
۳۷	۳۸	۳۹
اسکیلے لڑو گے تم ہا ہو دو نو خدا کی عنایت سے جیتا ہو دو نو	سبھی اذن قاسم سے لے ہین گئے سب بچا نے کو ڈیرے ہین	الگ جا کے بچون کو بہلاؤ لوگو نو ترتا ہی صدقہ سرک جاؤ لوگو

۱۴۱	۱۴۲	۱۴۳
۱۴۴	۱۴۵	۱۴۶
۱۴۷	۱۴۸	۱۴۹
۱۵۰	۱۵۱	۱۵۲

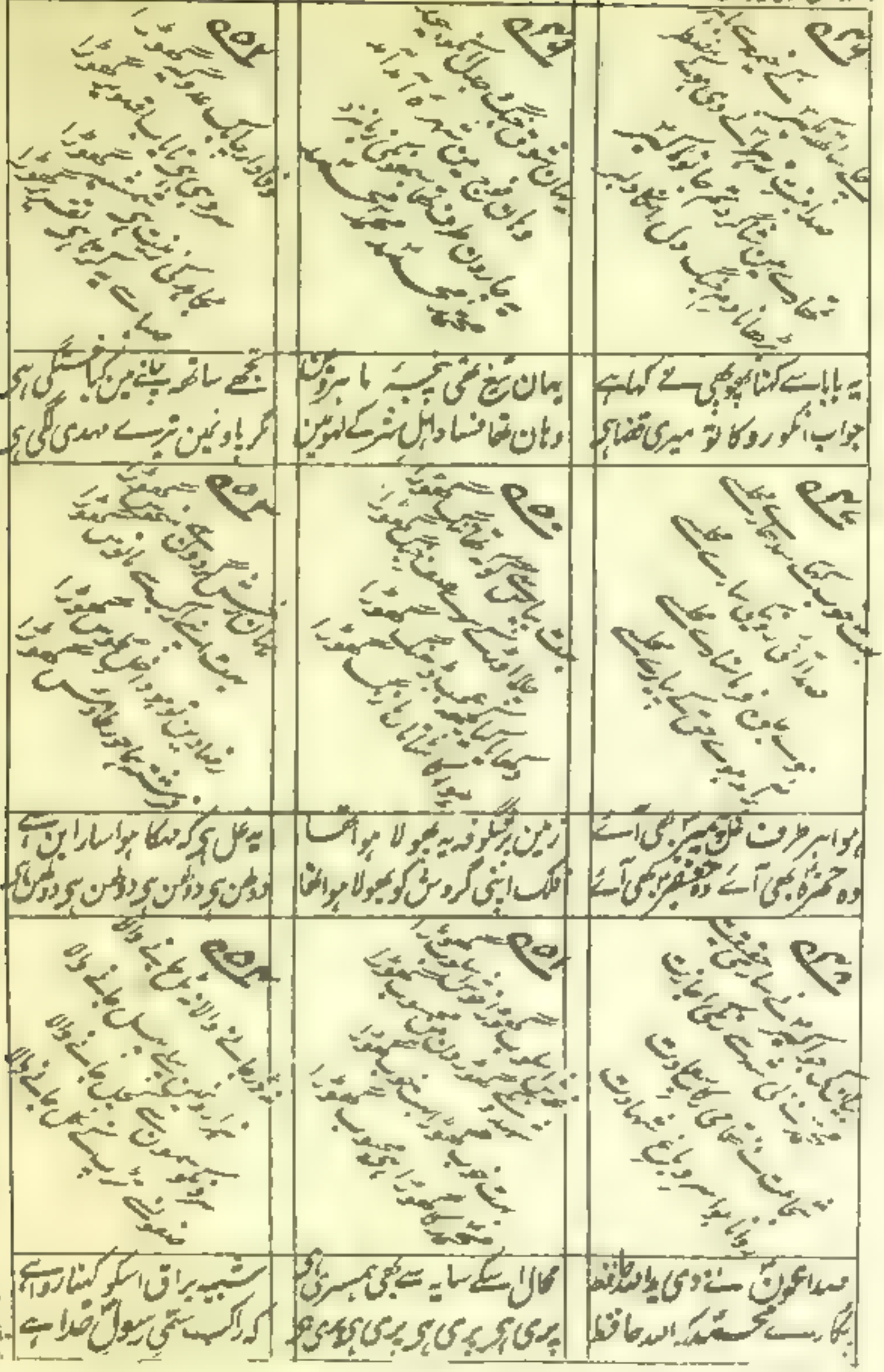

یہ بابا سے کہنا پھوپھی نے کہا ہے
جواب انکو روکا تو میری قضا ہے

یہان تیغ غمی چبہ ماہرو ہے
وہان تھا فساد اہل شر کے لہو مین

تجھے ساتھ جانے مین کیا سستی ہے
اگر باو نین تیرے مہدی لگی ہے

ہوا ہر طرف غل تو میر بھی آئے
وہ حمزہ بھی آئے وہ جعفر بھی آئے

زمین بر لگو فہ یہ بھولا ہوا تھا
فلک اپنی گردش کو بھولا ہوا تھا

یہ غل ہے کہ مہکا ہوا سارا بن ہے
دولھن ہے دولھن ہے دولھن ہے دولھن ہے

صدا عون نے دی یا اللہ حافظ
بگا رے محمد کا اللہ حافظ

محال اسکے سایہ سے بھی ہمسری ہو
پری ہے پری ہے پری ہے پری ہے

شبیہ براق اسکو کہنا روا ہے
کہ راکب ہے نبی رسول خدا ہے

کسنین قدر دان بات کہانی ہی	دہان آبی ہا کپوسکے دامن مین دین ہو	جو صحف کہین تو بھی دعوی بجا ہی
رہبر کی یہ صورت سہ ایانی ہی	جو اوٹھہ جائین پروے نہ افروین بقین ہو	محمدؐ ہین قرآن نازل ہوا ہے

جو پوچھے کوئی ناخنوں کو یہ کیا ہیں	اجی خوش نہ ہو بڑھ کے بھر کر گئی ہی	خدا جانے وہ ہاتھ کیونکر پڑا ہوگا
ہو تو پکارے کہ مشکلکشا ہیں	کہ اپنا ہو پیکے میں وہ آگئی ہی	خدا کو جو دیکھا تو بے سر پڑا تھا
ہزاروں کے نرغہ میں جھوما کیے ہیں	مبارک فضا جا میں بس اپنے گھر کی	فضا سے فرشتوں کی گلبرسا ہوئی
دیر عرب یا دمن چوما کیے ہیں	کہ ہو عید عاشور انکو سو قفہ میں	یا ہر سمت سے تہنیت کی ندا ہوئی
چلی جان موہنے سے عجیبات نکلی	نمایاں ہے تیغ محمدؐ کی خوبی	کہا بڑھ کے اکبرؑ نے اعدا میں جا کر
یہ تلوار مرگ مفاجات نکلی	چمک میں یہ وہ جذب ہے ماہ نو سے	چلے نیچہ باز آگئی ہیں دس میں

ہم رن سے پکڑے ہوئے ہاتھ پہونچے جہنم مین ساتون شقی ساتھ پہونچے	سب تیر سے مانند تھے ایکے بس مین فقط فرق لفظ سے ہے ایک ورد مس مین	حرم در سے زینبؑ کو سرکا رہے تھے بہن کی نوا سنکو غش آ رہے تھے
جدا اوسکے ہر عضو کو جانتی تھی مگر جان مفرد و متمن نبی تھی	چلا جانب فوج گھوڑا اوڑا کے کیا قتل اوسے قلب لشکر مین جا کے	رہا خوش نہ اوسکے جیسا کیا خوش محمدؑ سے بن دوستی ہون امیر خوش
کہا پس کے ہر استخوان نے سنا تب یہ تعزیر لوسے یہ شارع نیا ہے	بڑی دھوپ تھی زخم کھائے ہوئے تھے لہو مین محمدؑ نہائے ہوئے تھے	نہ سکوا بی گھر مین یا شاہ لانا جو لانا تو دونو کو ہمراہ لانا

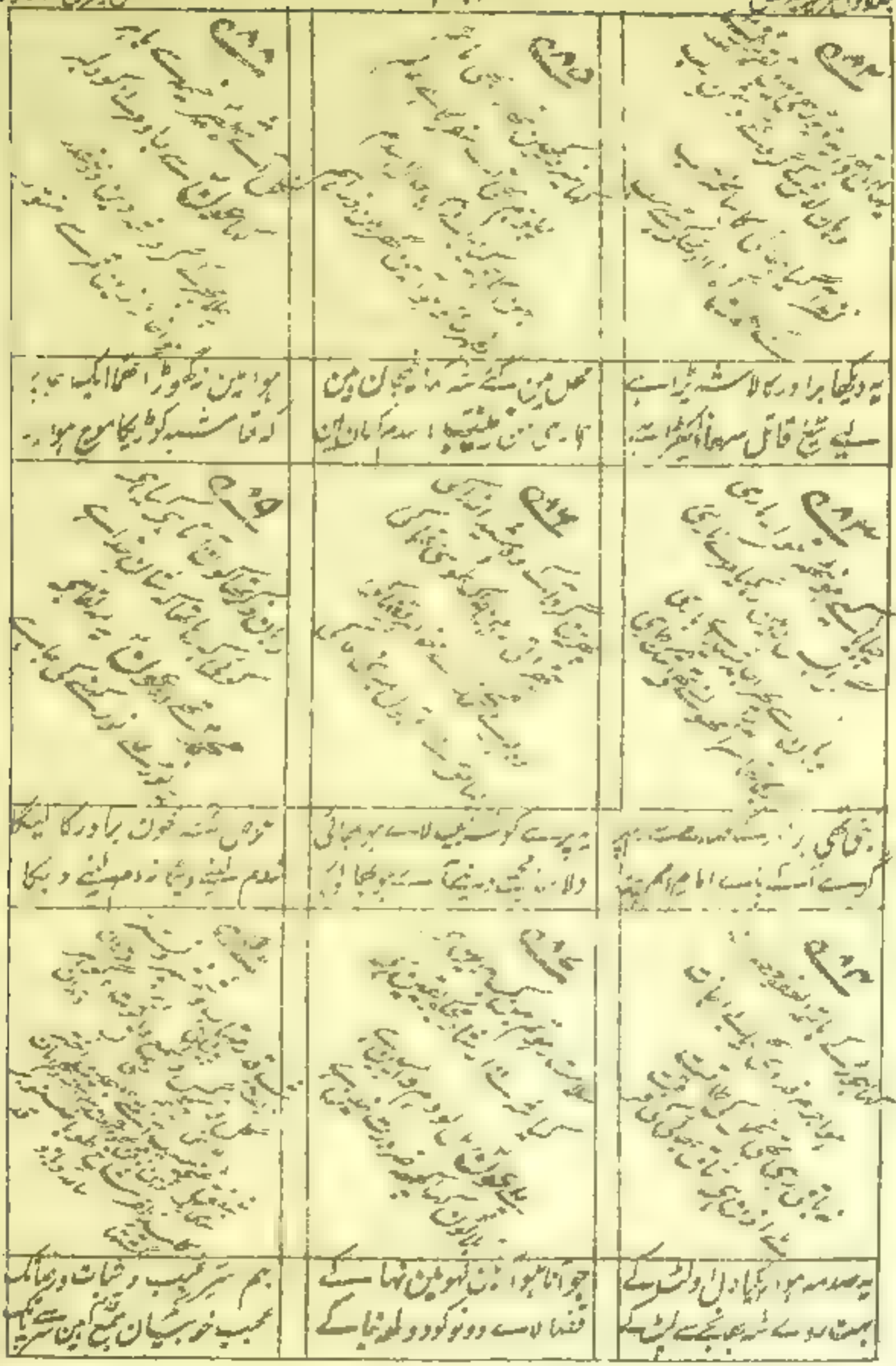

یہ دیکھا برادر کا لاشہ پڑا ہے
محل میں گئے شہ مہ و بیجان و مین
ہوا مین نکھوڑا اٹھا ایک جا پر

سیہ تیغ قاتل سہما کھڑا ہے
ہوا ہی نہ تھی طبیعت اسدم کہان ان
کہ تھا شب کو ڈیکا موج ہوا پر

جنا بھی برادر کا لاشہ پڑا ہے
یہ سنکر کہا حضرت امام نے
تڑپ کر گئے خون برادر کا لینگے

کہ سر ہے اسکے بانی امام زمانہ
کہ بہر سے کوئی نہیں لاسے بہر بھائی
قدم لینے دیتا نہ دھرنے دیتا تھا

یہ صدمہ ہوا کہا دل و دل کے
جو آتا ہوا ان لہو مین نہا کے
جہم سر غیب و شہات و ہالک

بہت رو سے شہ بھنجے سے لپٹ کے
قضا لاسے دونو کو دولہا بنا کے
عجب خوبیان جمع ہین اس سریا

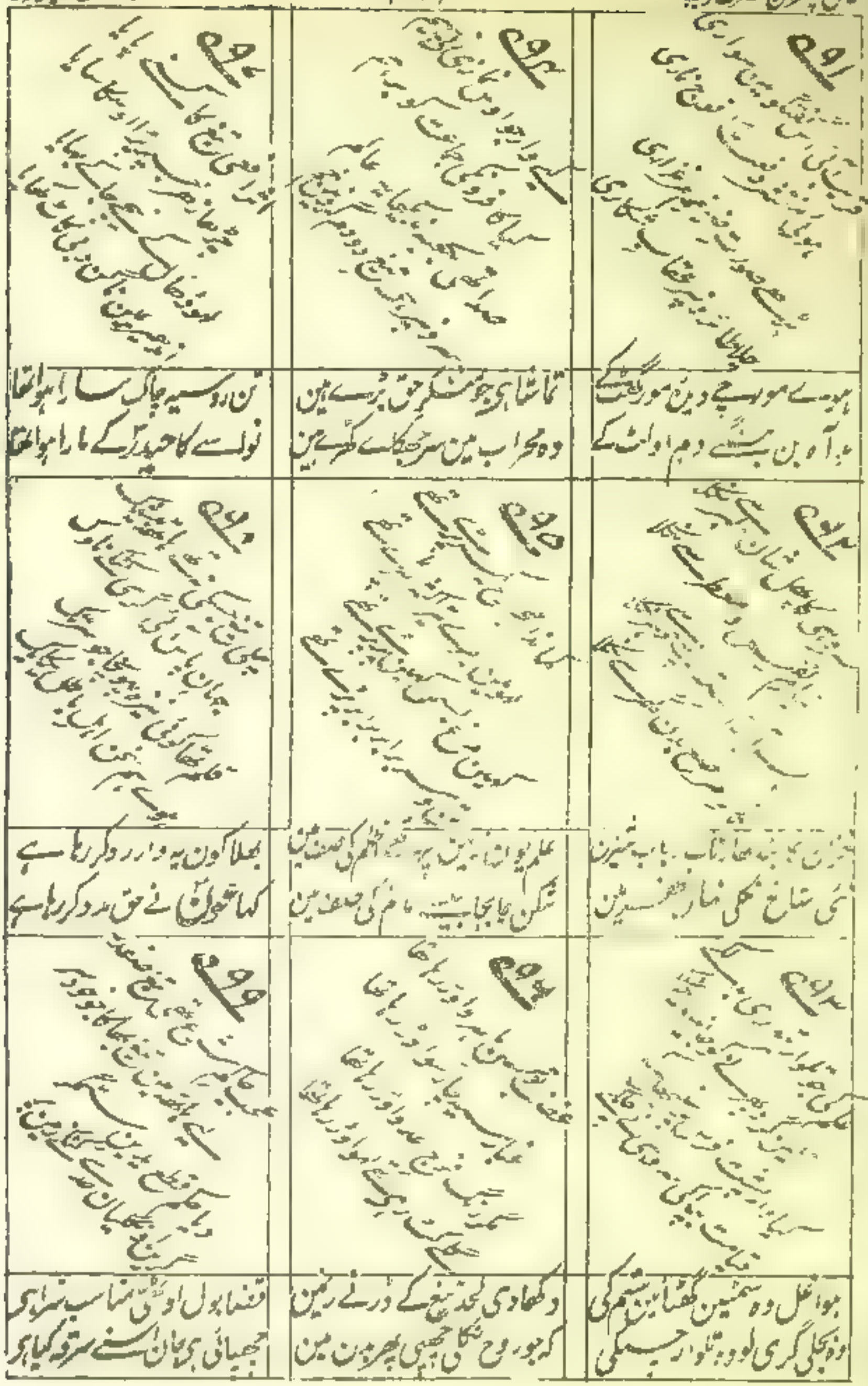

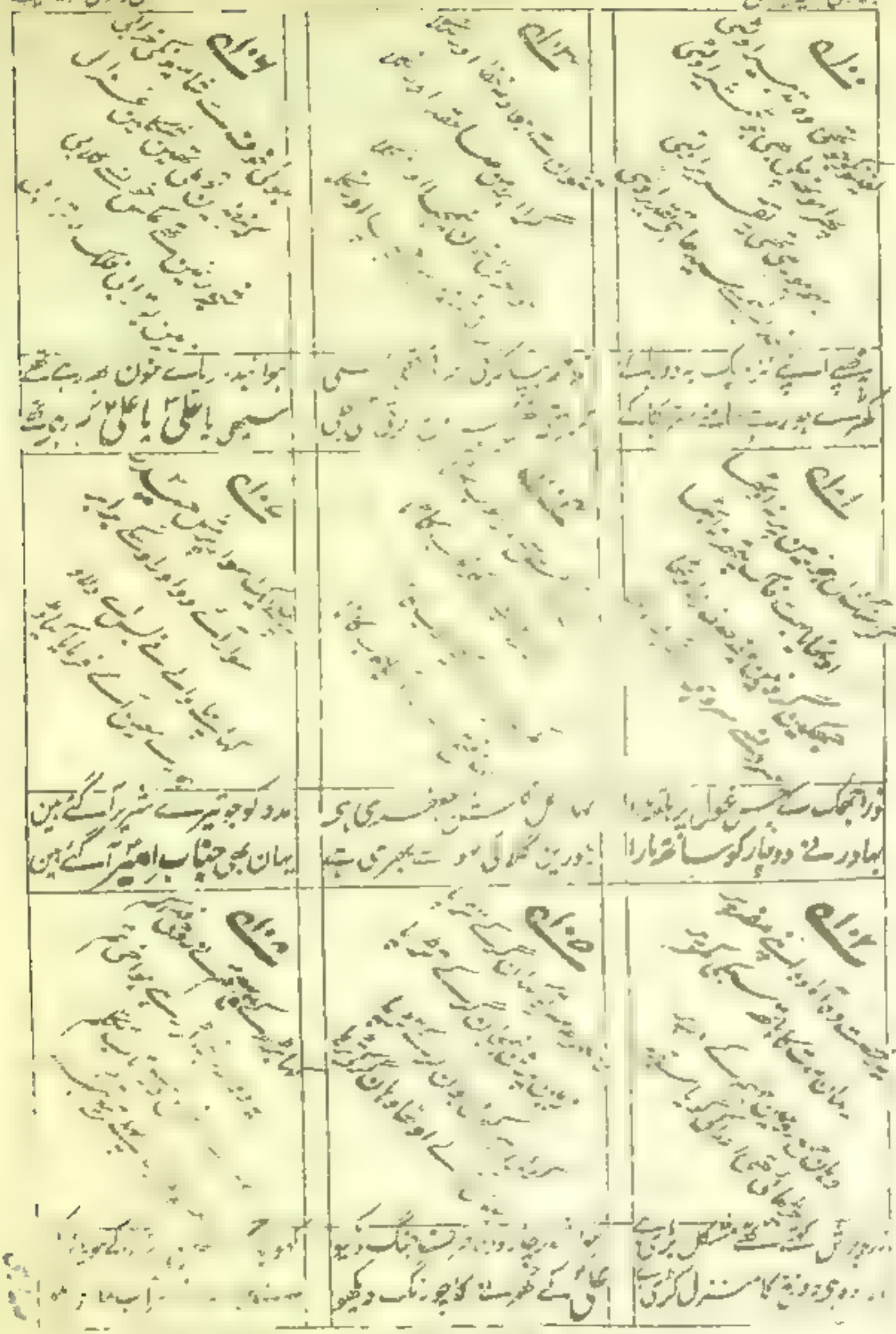

۱۰۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۹

ہے ہر ایک ہاتھ میں ہاتھ بھائی
چلیں باتیں کرتے ہوئے ساتھ بھائی

۱۲۰

محمد اور دھر بے خبر سو رہے تھے
ادھر عون بہلو میں جاگو ہی تھے

۱۲۱

بہت جلد بھائی حسین آئی رن سے
لڑے بھائیوں کو اوٹھالائے رن سے

۱۲۲

ہوا شور مانند جعفر اوٹھالو
سنبھلنے نہ دو بھی پھریرا اوٹھالو

۱۲۳

گرے عون گھوڑے سے تڑپا کے یک بار
جو اغ آپکا بجھ رہا ہے ہوا میں

۱۲۴

عجب حال تھا بادشاہ امم کا
علمدار سا پاکے تھے نہ رہم کا

۱۲۵

ملے کوئی قطرہ کہیں سے تو لادیں
ہمیں آپ تھوڑا سا پانی پلادیں

۱۲۸

بتا نہ کا باعث ہوئی پیاس میری
خدا آپکی پیاس پر پیاس میری

۱۲۹

اگر آب دریا ستمگر نہ دینگے
تو ہم تم بھی آخر آب کوثر نہ پینگے

۱۳۰

ذرا چین بدعت کے باقی نہ دینگے
جدھر چھڑکے کو پانی نہ دینگے

۱۳۱

عباس علی دیکھ کر سہ جائے گا
سکتے گا ہمارا لگا گھر لٹے گا

۱۳۲

نہ بڑھ کے غریب آ سکو رفقا میں
تمھارے وہ شاگرد دو تو کہاں ہیں

۱۳۳

ہو جائے غرت بڑھائیں ہمارے
غلاموں کو خود لیکے آئیں برادر

۱۳۴

ولا سا کوئی اے فدائی نہ دیگا
اب آنکھوں سے ہمکو دکھائی نہ دیگا

۱۳۵

جو باقی ہیں انکو بھی رو لے تو آئے
حسین آ کہا ذبح ہو لے تو آئے

۱۳۶

بلا قی ہیں دونو کو بابا اوٹھا کر
ہما شاہ نے خیر اچھا اوٹھا کر

۱۳۹

نکلی درست آنے میں جبہ و ریا سے
عجب جاند آئے عجب شیر آئے

۱۴۰

کہا شہ نے کار و فا کر چکے ہیں
بس اب وہ مرنے میں بھی مر چکے ہیں

۱۴۱

ابھی کہہ نہیں تم دفن ہونے
نہیں دفن ہونے نہیں ہم دفن ہونے

۱۴۲

ادب غازیو تمکا مناسب سے لوگو
شہیدوں کی تعظیم واجب سے لوگو

۱۴۳

وہیں دفن ہیں دونو والا ہم ہوں
جہاں میرے جائے کے نقش قدم ہوں

۱۴۴

ہوا ہے ندا شاہ پر رحمتیں جا کے
ذرا پیار کرو ں گلے سے لگا کے

۱۴۵

۱۴۶

۱۴۷

۱۴۸

۱۴۹

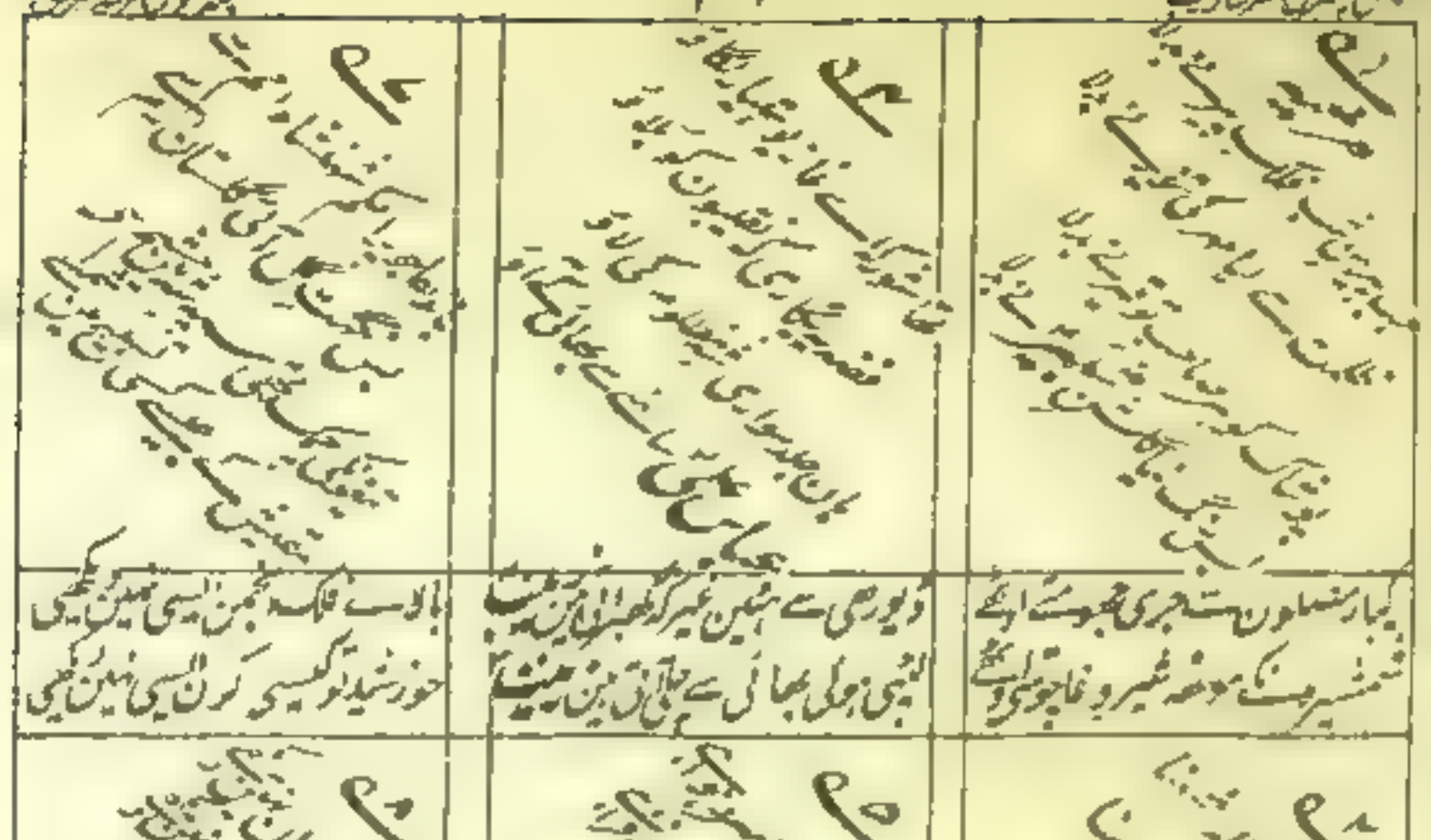

۱۵

۳۲

۳۵

۳۸

۴۱

۴۴

۳۰

۳۱

۳۲

مانند سکندر جو اودھر سے ادھر آئے
جائے کہیں دنیے تو خفا ہوتی ہیں جاں
کھلتا نہیں کیا ذہن میں آیا کہ جو آئے

نقش قدم آسا شہ زمن بے خبر آئے
آواز ادھر آئے سنو روتی ہیں اماں
کہتے تھیں سید آئے بلایا کہ جو آئے

۳۳

۳۴

۳۵

تا ہم سید کفر نے بازار سجایا
نجھلا کے انھیں بت یا اللہ نے دیکھا
صبح چلے منکیاں سنبھل کے ساتھ ہمارے

ناروں کی نظر جاگی گلزار جلایا
آہستہ کہا اس سے یا اور ما نے دیکھا
تم دیکھ سکو گے کہ بندھیں ہاتھ ہمارے

۳۶

۳۷

۳۸

اجی کی سنے کہا جانے نہ جانا
مہتاب سے نزدیک سحر چھپ گئی تارے
وہ شیر نہ مرتے تو یہ بوس نہ ہوتی

رخصت نہ ملی یہی ہے آثار میں بھائی
مہتاب سے نزدیک سحر چھپ گئی تارے
فرزند جو ہوتے تو کبھی یوں نہ ہوتی

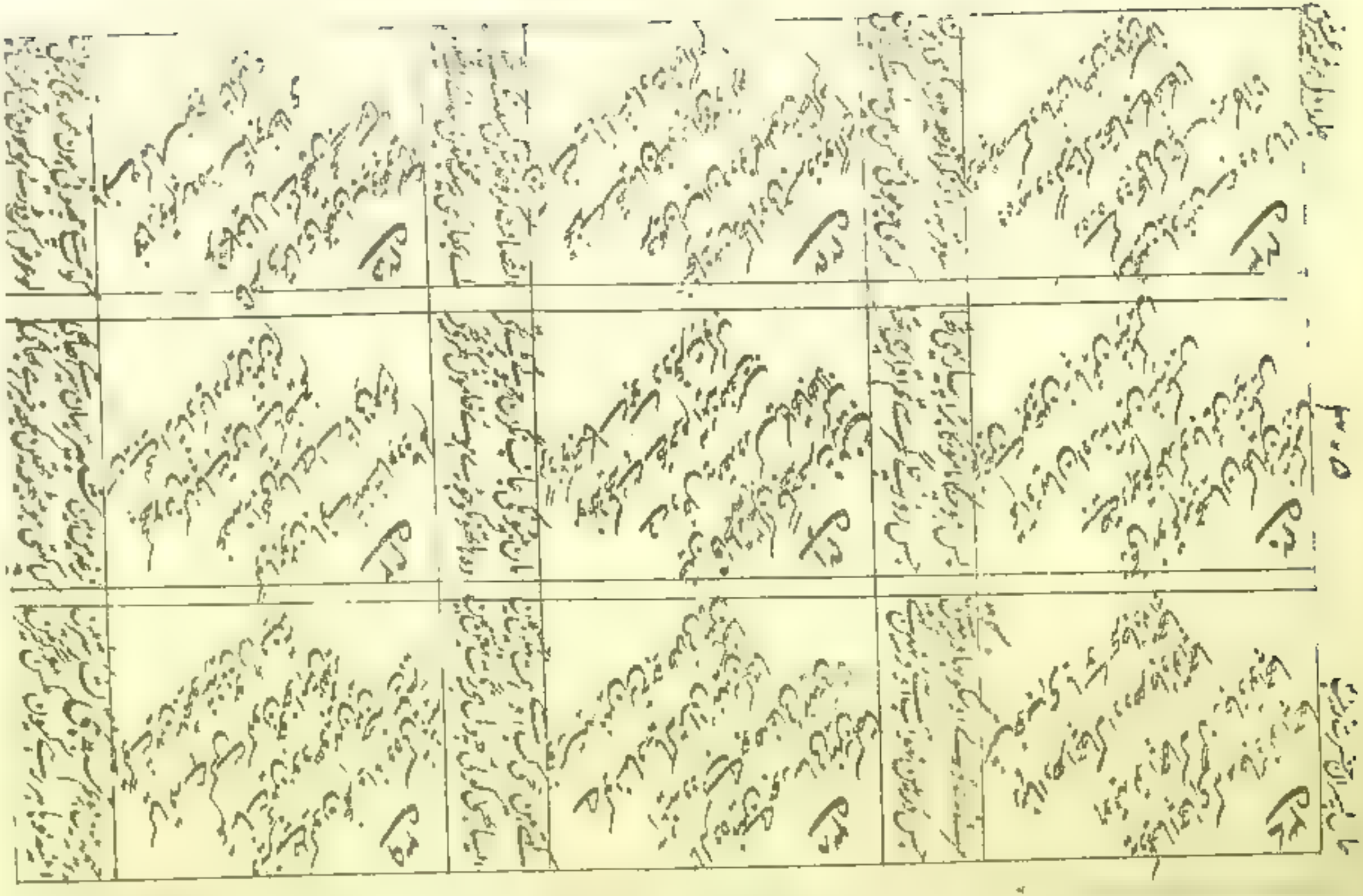

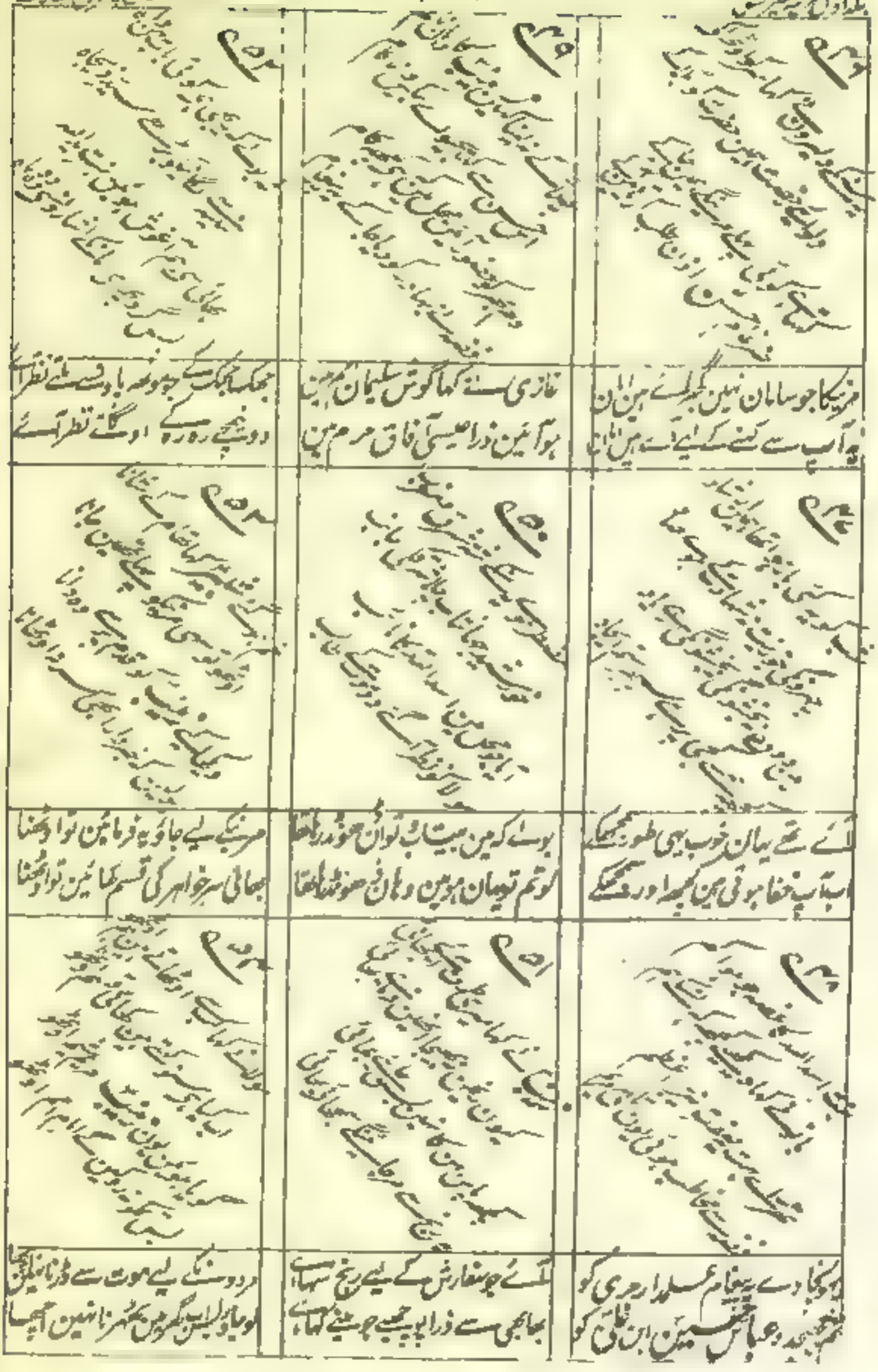

جلد اول مرثیہ میر عشق ۳۰۷ ۔۔۔ ۔۔۔ ۔۔۔

۷۹

تڑپ رہے تھے ظلم و ستم کے مارے
ان سب نے ہمیں قتل کیا زہر سے مارا

روکے سے رُکے جاتے نہیں آنسو کسی طرح
رو غیبتیں نہ گھبرا کے اُڑیں کوسی طرح

تھا قول کہ ہاں پڑھی ہاں کہا تھا
شعلہ سا تڑپ دو دم لوٹ رہا تھا

۸۰

تلواریں نیام سے نکلتی نظر آئیں
دو مجھیاں الماس کی چلتی نظر آئیں

تشویش جو زینب کو ہوئی جانے کہاں ہے
تیغوں نے چمک کے یہ بتایا کہ یہاں ہے

کو وجہ صفائی کی اب اظہار ہوئی ہے
جا روب فلک سبز نمودار ہوئی ہے

۸۱

سب طائر جان مضطر و محزون نظر آئے
سر پر جو وہ شہباز ہمایون نظر آئے

ہر ایک طرف خونی نہریں سی بہی ہیں
دو بجلیاں بالائے ہوا کوند رہی ہیں

پر وہ ہیں صفائی کے اڑا دیتی ہیں تجلی
ہے گو کہ یہ پیتی ہیں مگر لیتی ہیں مچلیں

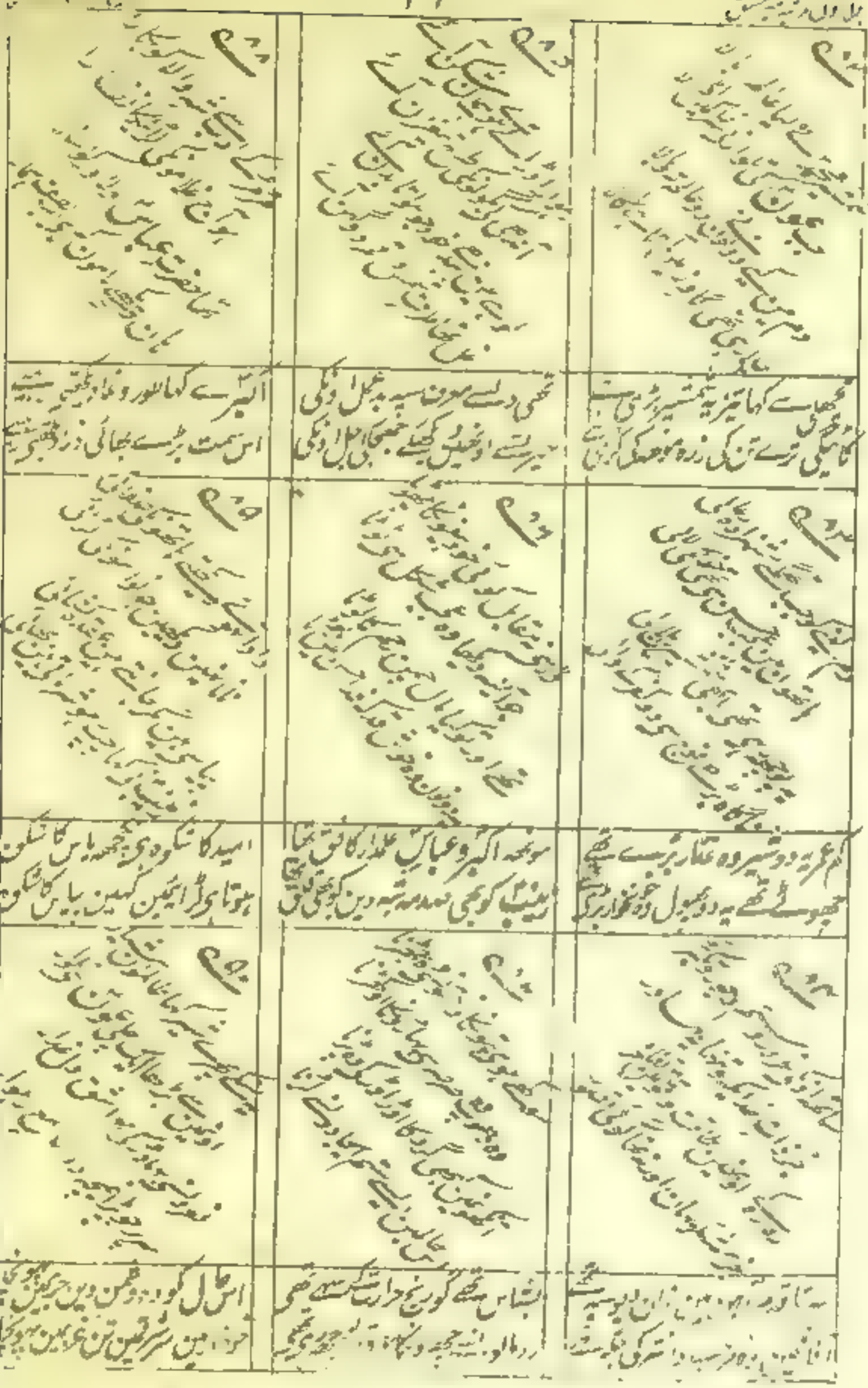

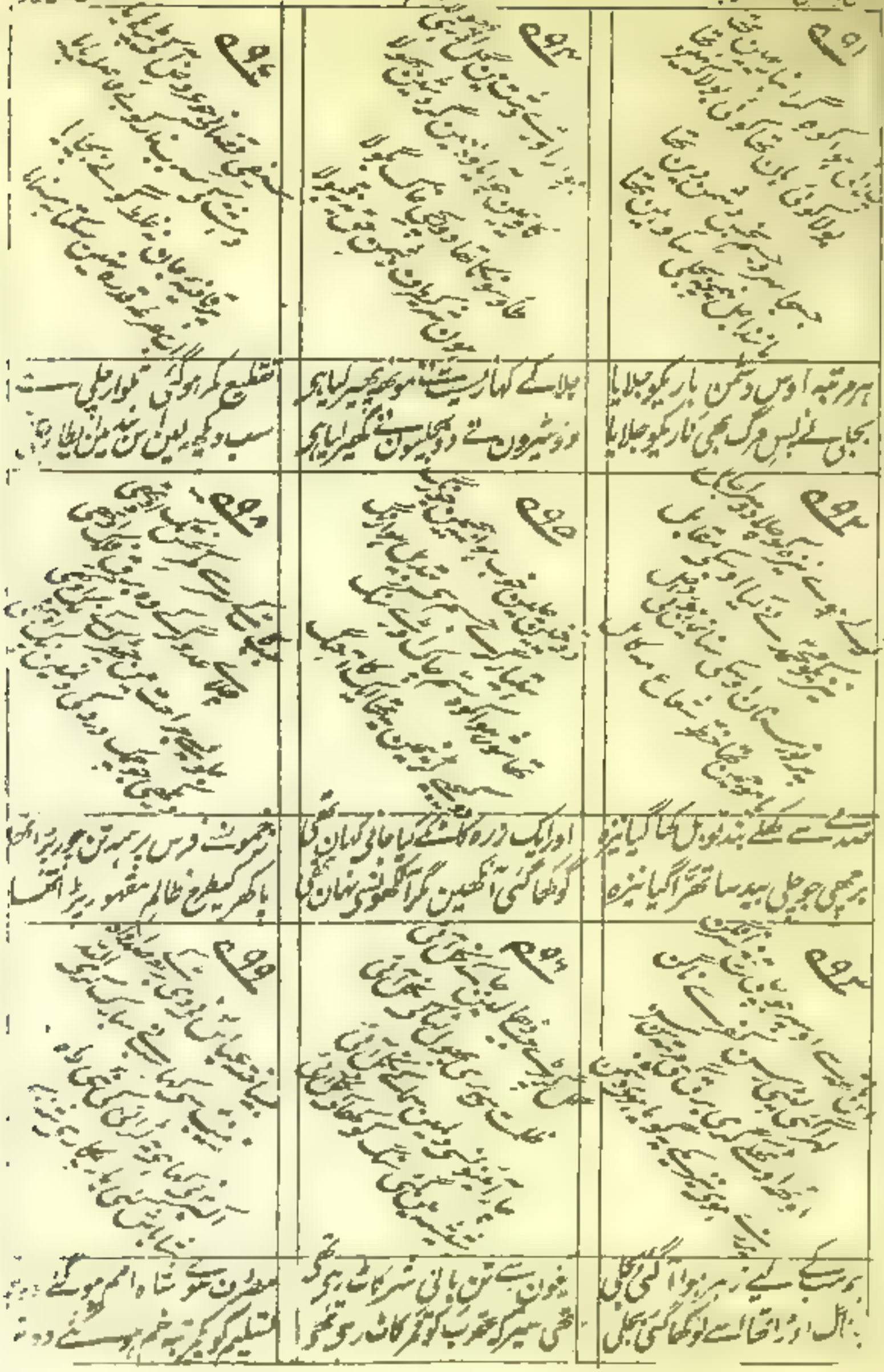

تو ہمین مہمان کہو نظر آئے جو ہمکو ہمین	سنیو نسی اِس پشت سے نافین نکل آئین	اب حسرت دیدار احباب سے دین آسے
ہمان ہین بر لگائے تسلیم سب جھکے ہین	اولاد جو لہو موسے زیافین نکل آئین	کیا جانے آقا کو خبر ہے کہ ہمین ہے
موسے دیکھتی ہین اشک فشان ہی ہین	نزدیک جری دوسرے مجروح سے آکے	جلدی نہ گئے دھیان یہ آیگا ہمن کو
ہا موسے جگر تھامے ہوے روتی ہین بیبیان	جانی کو یا گود مین رہوا رہ سے	شبیر کبھی موسہ نہ دکھائیگا ہمن کو
مہمان ہین دور سفر ہوتی ہین رخصت	سکاٹ لوٹھا شور جی اہل جفا مین	کی زخمیون نے عرض تنِ تشنہ لب سے
رو لیجیے زینب کی بیبیاں ہوتے ہین رخصت	لپٹے ہوے دو شیر گرے دشت بلا مین	پوشاک نہ بھر جاے علامہ کی لہو سے

۱۲۰

ہم اپنے ہیں تشویش بچھڑے ہوئے ہیں
بازو نظر آتے ہیں چھپائے ہوئے ہیں

۱۲۱

اس گل شن ایجاد سی موسم مور ہے ہیں
جلد آئے بھائی کہ یہ دم توڑ رہے ہیں

۱۲۲

ماتم کا ہی محل خاک بسر چھوٹے بڑے ہیں
دو جا نہ زمیں پر شفق خون نہیں ہے ہیں

۱۲۳

نا یاد نہیں گھیرے ہوئے سب دشمن جاں تھے
آئے نہ مدد کیلئے فقط زمزمہ خواں تھے

۱۲۴

تسکین غلامو نکی خبر کیا ہیں دیتے
تسلیم خبر اس کی وہ لا ہیں دیتے

۱۲۵

غربت رہے محبود دلیر و نکا تصدق
ان خونیں دو بے ہوئے شیر و نکا تصدق

۱۲۶

یا ہیں بھی گریں گران نیب سی نکلے

۴۴
ماتم سرِ لحد ہے کہیں شور و شین سے
دولھا بنا ہوا کوئی سوتا ہے چین سے

۴۴
منجھے میں اشک شمع سحر ڈھلکے رہ گئے
پروانے فرطِ شوق سے جل جل کے رہ گئے

۴۴
یارانِ حضرت کا دولھا سہرا چھوڑ مکے
تھوڑی پیٹنے میں گر کر سر سے ٹوٹ کے

۴۴
محفل ہوئی تباہ دمِ عیش کٹ گیا
آئی نسیم صبح مرقع الٹ گیا

۴۴
پیاسی دولھن کا سوہنا تن سفید ہے
آب گہر یہ کہتی ہے دل ناامید ہے

۴۴
ٹوٹا گلے کا طوق بہت دم گھٹ گیا
دولھا چھٹا لباسِ عروسانہ کٹ گیا

۴۴
دولھا تمام رات کا جاگا جو سو گیا
جیو لوگی! رہتے ہوئے دفن ہو گیا

۴۴
ہر سہل زرد صورتِ صد برگ ہو گئی
شادی برائیوں کے لیے مرگ ہو گئی

۴۴
نقش اگیا طلق سے عجب حال ہو گیا
دولھا تا بسم گھوڑ دولھی پامال ہو گیا

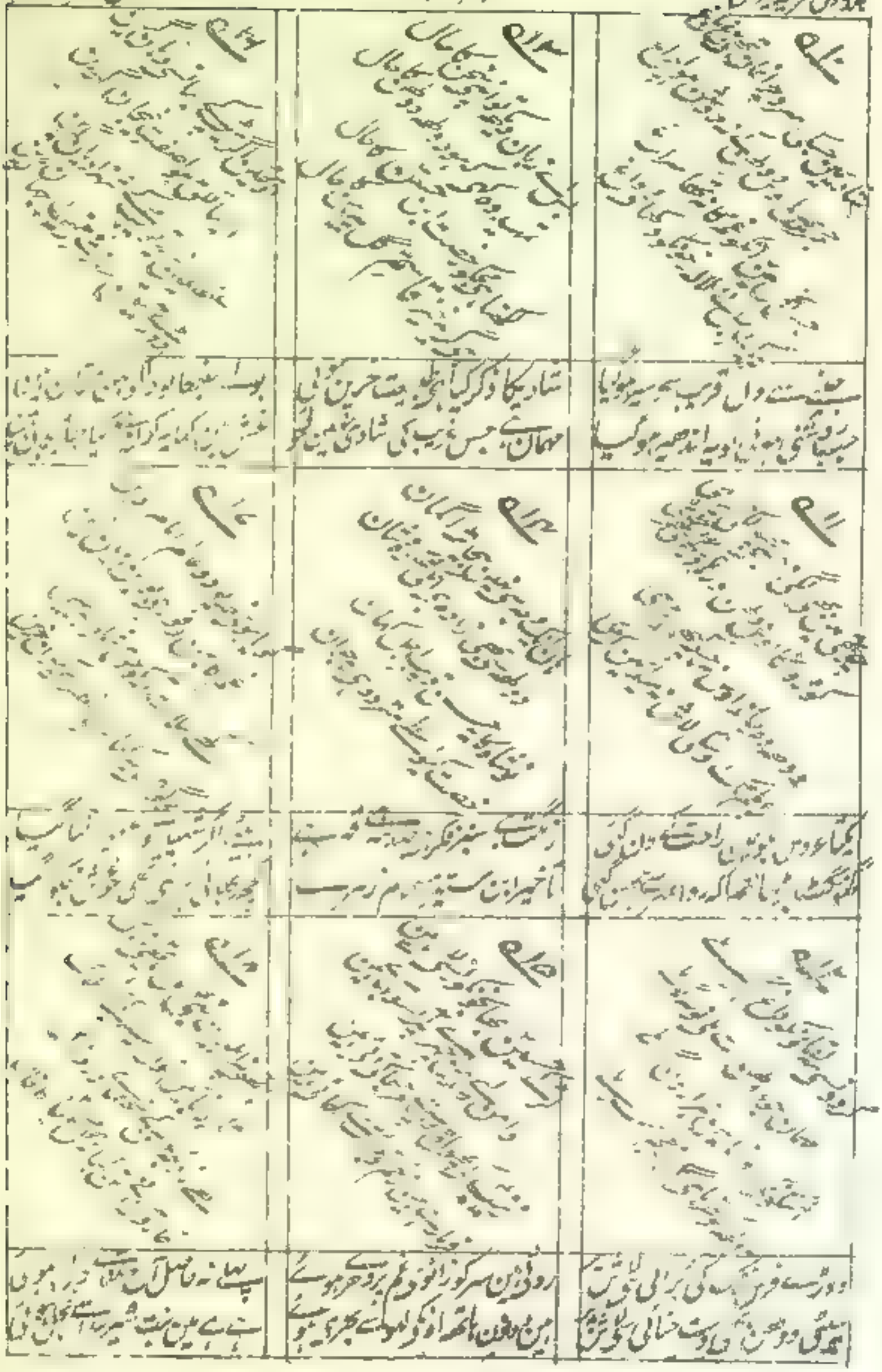

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

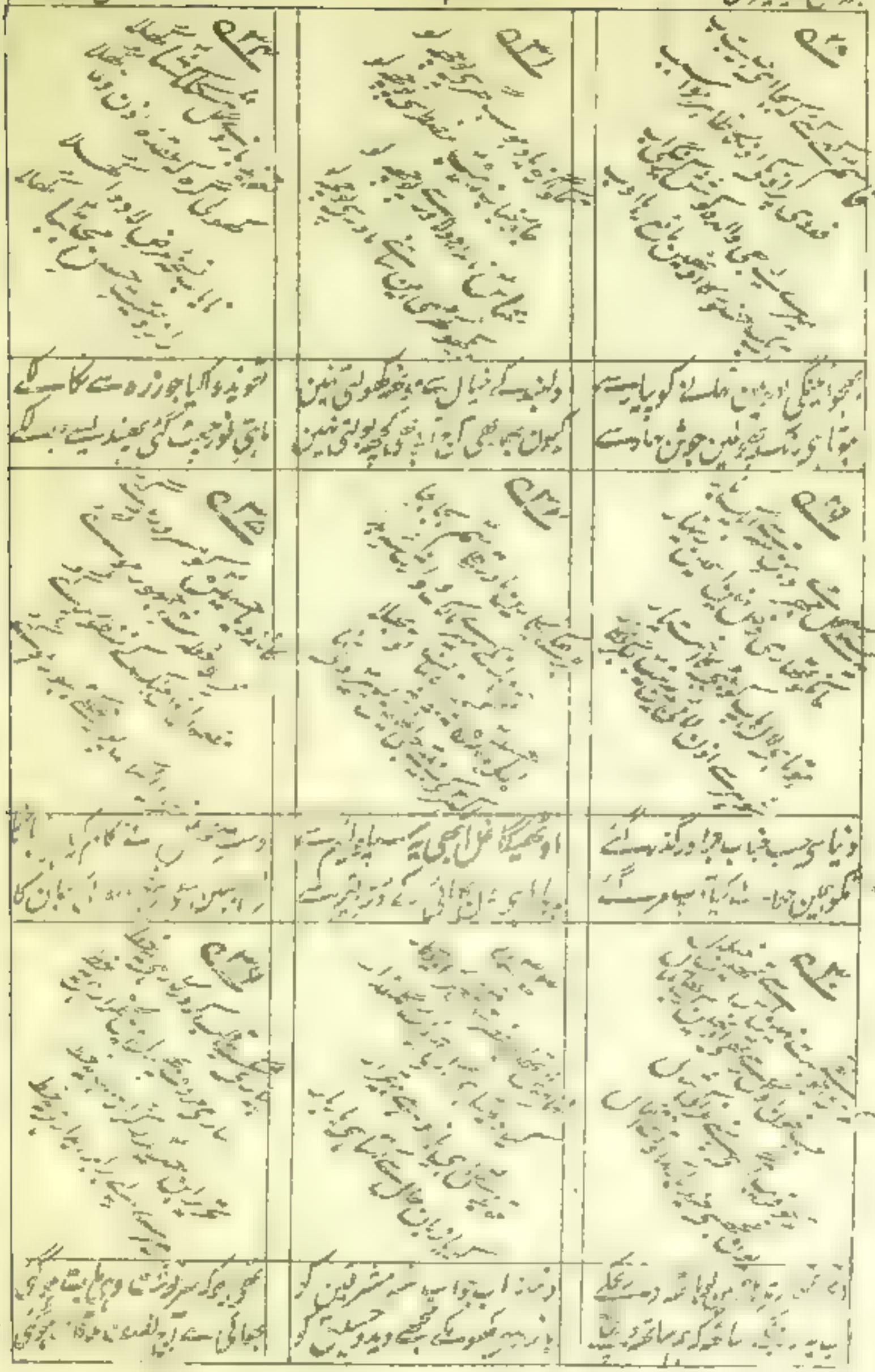

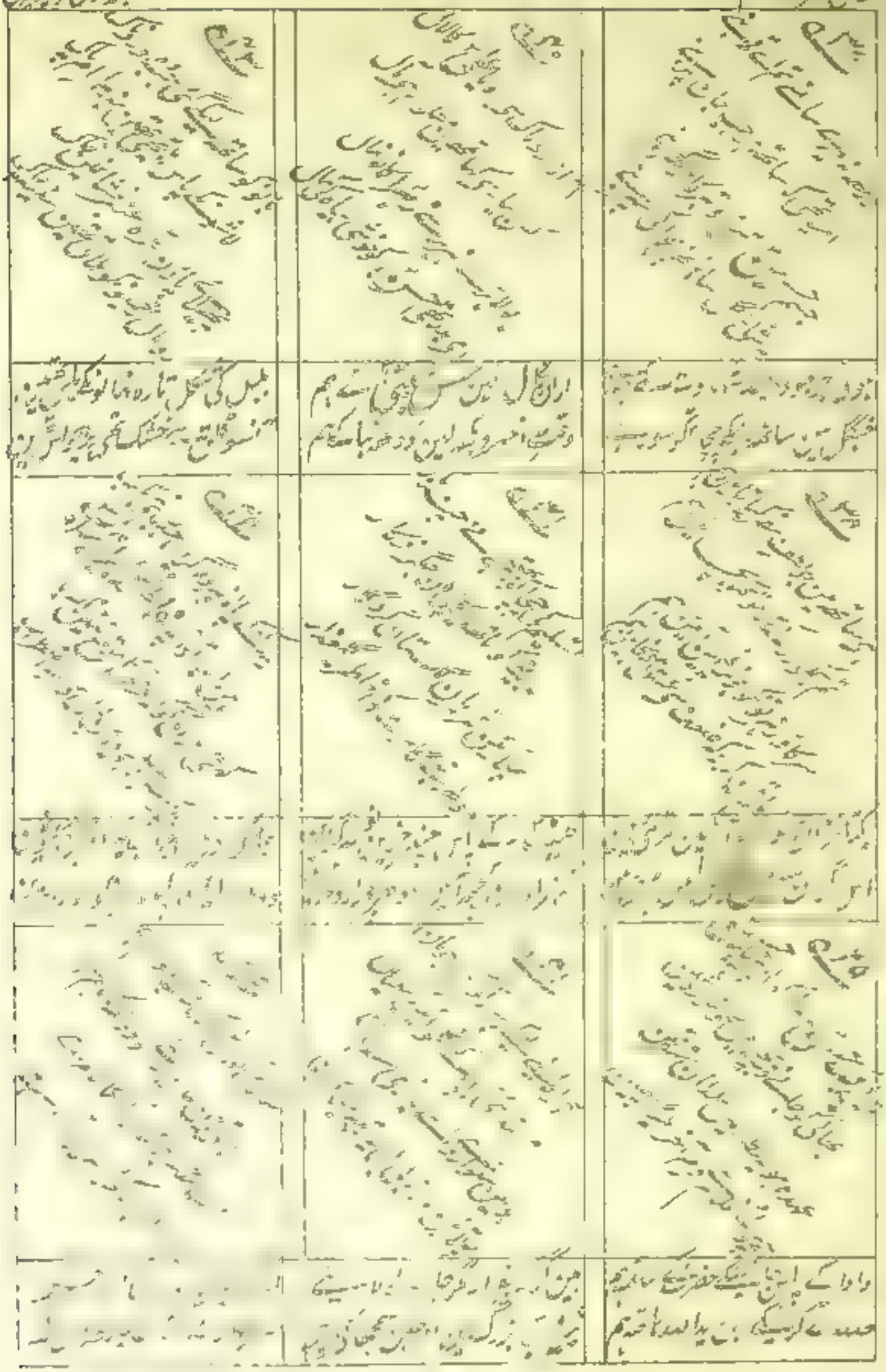

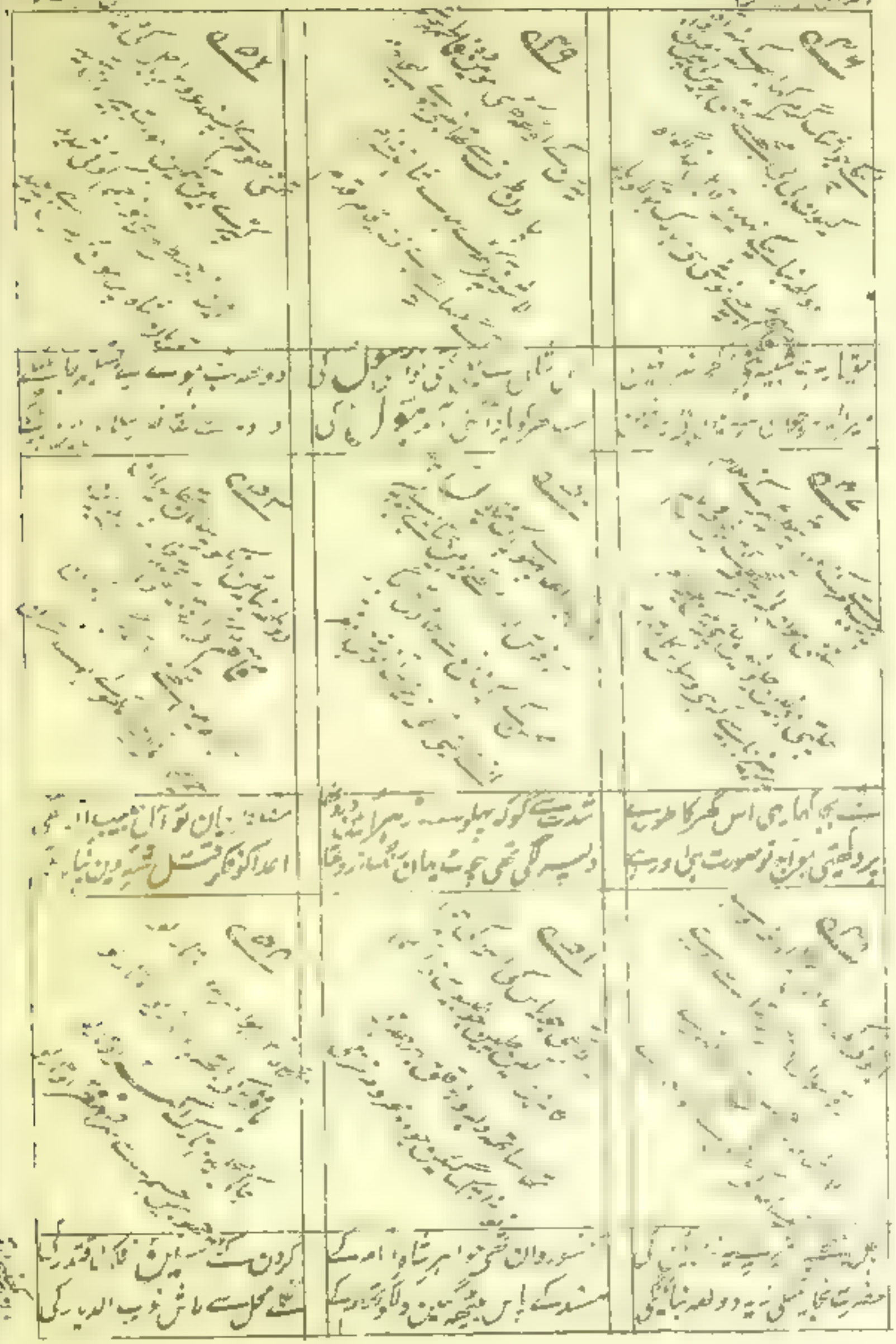

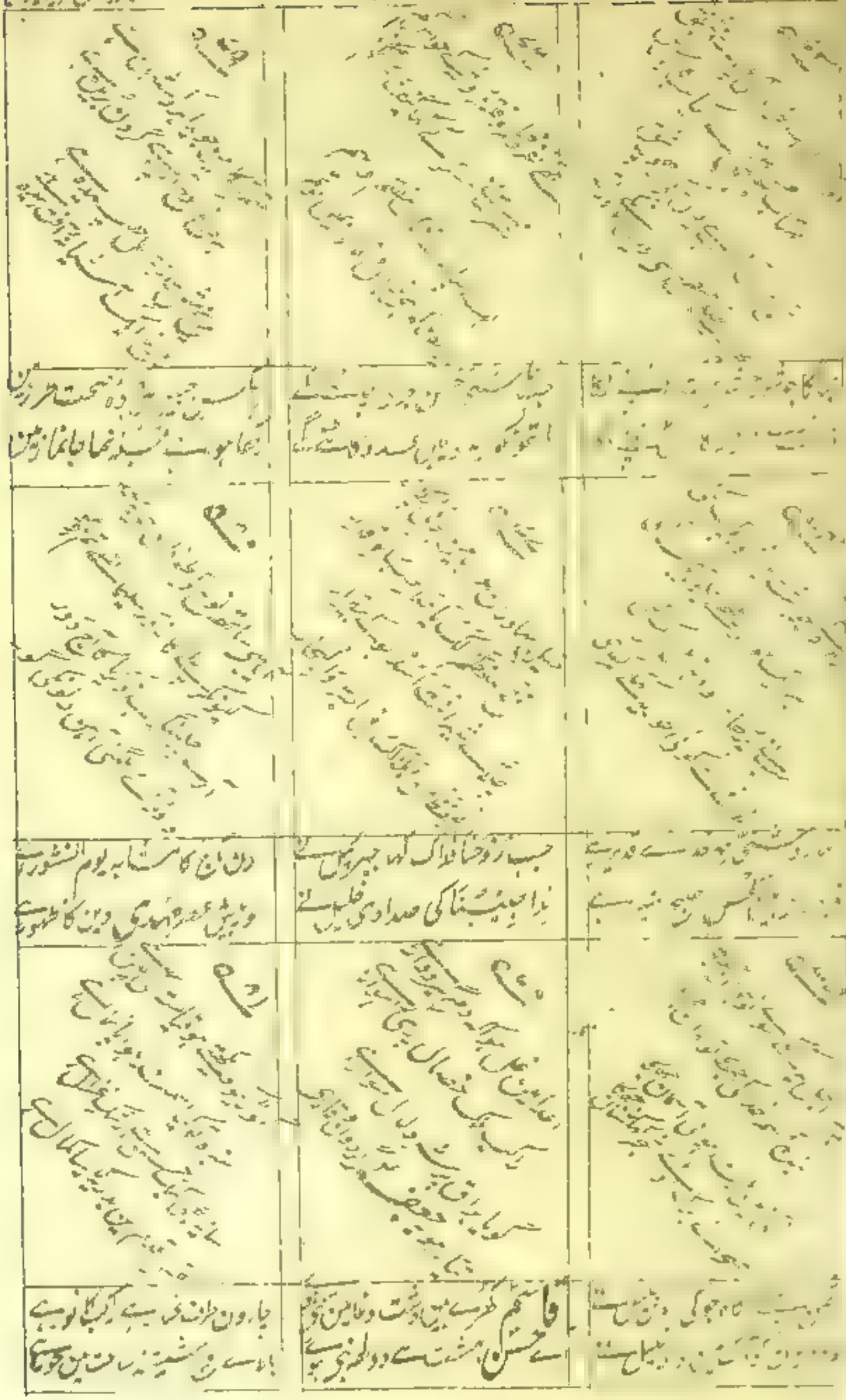

۹۱

یہ سیر خون فوج ستمگار ہو گیا
روزہ پری کا شام کو افطار ہو گیا

۹۲

اسلام غیب باغ شہادت نگار ہے
اوراق ست اور حضرت قاسمؑ بہار ہے

۹۳

کیا دیکھتے ہو حملہ بڑھو کارزار کو
صاحب تم اب نبام ہے ہو ذوالفقار کو

۹۴

جس چہرہ سے پرانے گرہی سنبل کی جلا
دم بھی اوس کے ساتھ ہے نسے نکل چلا

۹۵

ہے گرد باد وادی بدعت کی راہ کا
تودہ بنا ہے خلق خدا کے گناہ کا

۹۶

ہے یہ بھی تیر فاتح بدر و حنین کا
صاحب بڑا جری ہے یہ حیدر حسینؑ کا

۹۷

ذوق تھا جو صید آتش صمصام ہو گیا
آئینہ دماغ میں ہوائے سرسام ہو گیا

۹۸

۹۹

۱۱۰

۱۱۱

۱۱۲

۱۱۳

۱۱۴

۱۱۵

۱۱۶

۱۱۷

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۱۸

۱۱۹

۱۲۰

۱۲۱

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۶

بانو نے دی پسر کو صدا ہاتھ چوم لو
اکبر ترکلی لگائے ذرا ماتھ چوم لو

۱۲۷

ہیں نے لہو میں سم کو بھرے نہ دیا نہیں
منھ صاف ہے کہ خون کسی کا پیا نہیں

۱۲۸

مل کھا لپٹ گئے جسم سے موہنھ موڑتی نہیں
بازو گلے میں ڈالے ہوئے کبھی چھوڑتی نہیں

۱۲۹

ہیں رحمت آہ عشرت تمام و لاکھ ہے
کچھ ڈر نہیں جو ابر کے دامن میں آگ ہے

۱۳۰

نہ ہوش ہو گیا نہ کھلا کیا ہے سلاد با
آنکھیں ملا کے تیغ نے سرمہ سے سلاد با

۱۳۱

مع جود دو طرف کا شقی کو تباہ دیا
حرف غلط کو حرف مشدد بنا دیا

۱۳۲

سب دو لوں کے گرنے لگے کام ہو گیا
غل تھا کہ سب کنیں ہیں او غام ہو گیا

۱۳۳

ہیں ہیں کہ ایک ایک سے ہمکو مزا نہیں
خالی کریں پر ذکو ابھی جی بھرا نہیں

۱۳۴

مدنظر جو ہو گئیں آنکھیں وہ ہل گئیں
بس جوہر دنین بتلیاں چھپنے لگا گئیں

۱۳۷

۱۳۸

۱۳۹

۱۴۰

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۹

۱۵۰

۱۵۱

۱۵۲

۱۵۳

۱۵۴

۱۵۵

۱۵۶

۱۵۴

بیٹا کہ مونھ غریب سے موڑے چلے گئے
گھوڑے کے پاؤن سیکڑون گھوڑے چلے گئے

اسوقت ہاتھ پاؤن سے معذور ہون چچا
تقدیر ہو معاف کہ مجبور ہون چچا

۱۵۵

آئی صدا کہ جلد چچا کو پکار لو
جسکو ہے ہوعقل کشا کو پکار لو

اسوقت پاس اے شہ والا نہین کوئی
رکھتا ہے دم سنبھالنے والا نہین کوئی

۱۵۶

اب جو حضور لگے مین عرصہ لگانے لگا
قدرتی کی آنکھ بھی شہ دانا پہ آنے لگا

شہ کا جلال دیکھکے ہر ایک ہٹ گیا
قاسم سے کربلا کا مسافر پھٹ گیا

۱۵۷

سنکر یہ بات اکبر و عباس و جعفر
مشتاق ہون یہ جانے کو عباس و جعفر

سنکر یہ بات اکبر و عباس و جعفر
ہے ہے وہ کون تھا جو ہوا ان سے پیشتر

۱۵۸

ہر ایک ہے یہ کہتا کہ مجھکو اجازت
ہر ایک کو ہے جان سے پیاری شہادت

ہر ایک کو ہے جان سے پیاری شہادت
ہے ہے کسی نے کی نہ ہماری شہادت

۱۵۹

اسوقت پاس اے شہ والا نہین کوئی
رکھتا ہے دم سنبھالنے والا نہین کوئی

اور ہر ایک عضو مین تاب و تواں نہین ہے
بولی اجل کہ عرصہ ہستی طویل ہے

مانین نہ حکم طاقت جن و ملک نہین
حضرت امام وقت ہین کچھ اسمین شک نہین

۱۶۱

ہمشیر بولی بھائی جو گذری گذر گئی
ٹوٹے گی روح سر سے ردا گر اتر گئی

بھائی یہ کیسی ہو گئی جیتے گذر گئی
ہم گر ہیں کیا بات رہے وا آپ مر گئے

۱۶۲

بس بھائی لطف ہو چکے اپنے غلام پر
صدقے کیا ہے علی اکبرؑ کے نام پر

قاسمؑ کبھی مجھے علی اکبرؑ سے کر نہ تھا

۱۶۳

دل بیقرار زلف پریشان کیے ہوئے
آئے محل میں لاش قاسمؑ لیے ہوئے

شادی نہ ہونے پائی مجھے داغ دے گیا
دولہا بنا سہاگ کا ارمان لے گیا

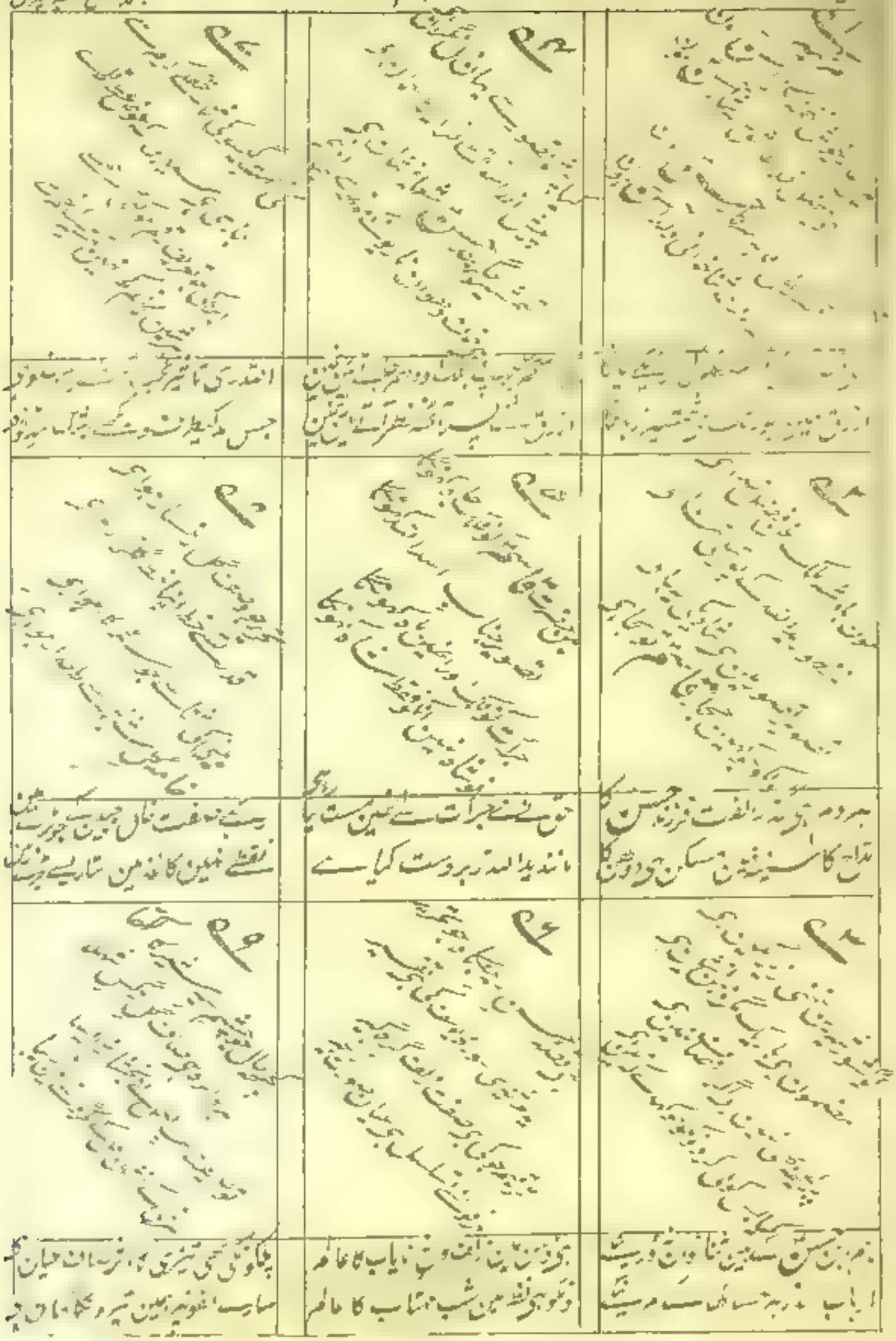

۱۰

۱۱

۱۲

وصف دُر دندان کہی بے نایاب انچون
مسطر سے نشان رشتۂ گوہر مین اظہر ہے

وصف قدموزون جو چاہے انشاد ہو بہی
قدرت قلم غیر ستہ نشاد ہو بہی

موخہ تر لشوخ نو بدانجا صفت گلوسے
ملونگا پھر اگر مرے پہ شاد سے گلوسے

۱۳

۱۴

۱۵

تعریف ہو لکھی ذقن جان جہانکی
ہر سین مے دامن مین ہے دو سیب نہانکی

تحریر ثبات نسدم پاک ہوا ہے
ثابت ہین جو ہر لفظ سے معنی تو بجا ہے

۱۶

۱۷

۱۸

کیا فیض نوشتہ صفت سنبلہ ہوی
ہر ایک ورق غیرت آئینہ ہوا ہے

صید رکیدرح یہ کرہ حقے لرب ہین
دو در حسب اشتہر سے یہ از رق لرے ہین

از رنج بھی ہے گر لیسہ پشت عمر تھا
دو نخس مگر سعد سے آدی کی سیر تھا

۱۹

ماں بیٹے اس طرح سے بچھڑتے کبھی نہ ہوں
سب فوج میں پڑی ہے انھیں پر تمھارے بھی

۲۰

خاموش یہ یقین خلق کو ہوتا ہے علی کا
لڑکا نہ سمجھنا اسے پوتا ہے علی کا

۲۱

کیا سنگ دلوں سے شہ صفدر کو رلایا
وہ آئینے توڑے کہ سکندر کو رلایا

۲۲

پیکانوں کے منہ سے کوئی کہتا ہوا دیکھا
ظالم کو بہت نالۂ کیں مٹتے ہوئے دیکھا

۲۳

کیوں اور کسی صاحب شمشیر سے لڑتا
اچھا کے دیکھتا ہوں اسی شیر سے لڑتا

۲۴

برہم ہوئی شمشیر دو دم تو نہ آگے
رخصت کو بڑھے بند سپر کھولتے اکبر

۲۵

ازرق نے تمھارے کھا خوف ہی کیا تھا
بولا وہ جوان سبز عمامہ ہے یہ جسکا

۲۶

جو اس سے لڑے داخل اموات ہو ازرق
بچ جائے جو تو بھی بڑی بات ہے ازرق

۲۷

فکر طلب اذن و دعا کرتے ہو بھائی
قاسمؑ ابھی بچہ ہے یہ کیا کرتے ہو بھائی

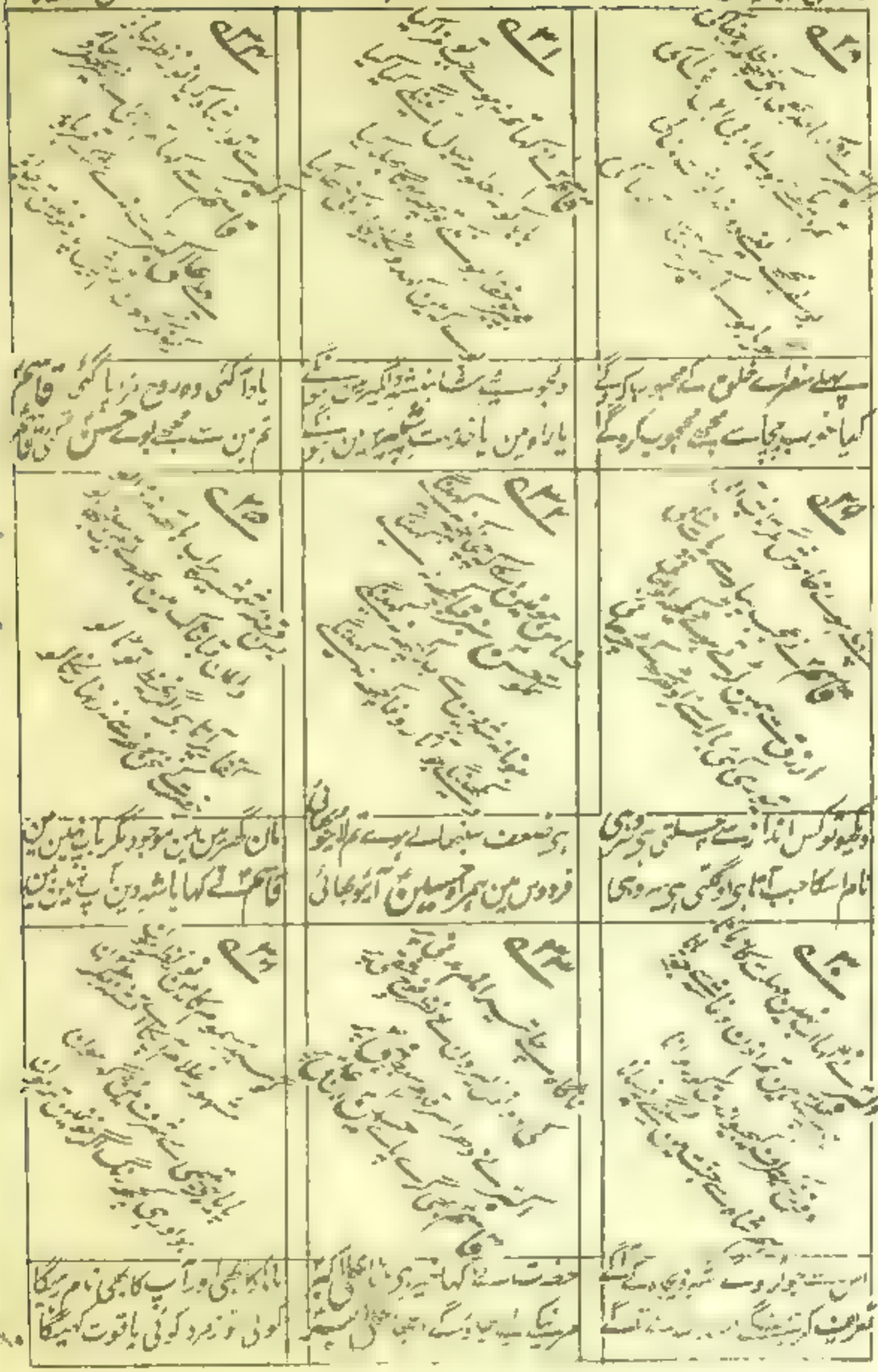

فرزند حسنؑ جلد شہ کربلا ہوا
دلوائے گی قاسمؑ کو رضا خون میں تری
وہ اس کی چاہ دم آفات ہی رہی
پامال ہوں وطن یہ کوئی بات ہی رہی

جو کہتی ہوں مانتوا دے سو ہوں میں غلام تیرا
مانند نبیؐ مثل علیؑ تیغ ہیں دونوں

بھائی کی نشانی کو مٹایا نہیں جاتا
ابتک نہ ہوا قتل بہت ہے حسینؑ
پامال یہ ہو آج کہ موت ہے حسینؑ

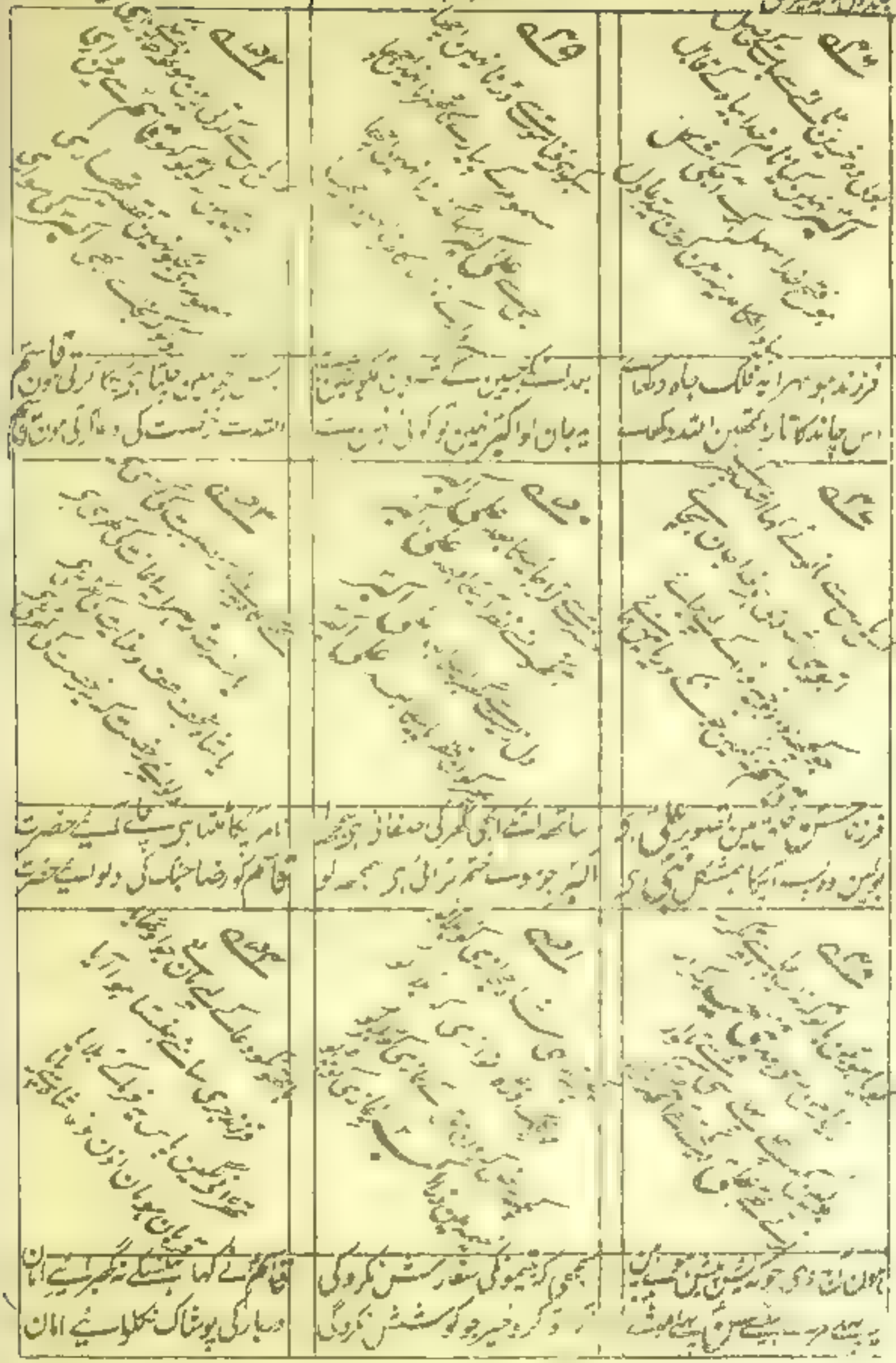

۱۴۵

مولا نے جب یہ جنگ کی ٹھانی رکاب میں
منگوائے بیش و کم سے جواہر حساب میں
ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

۱۴۶

ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

۱۴۷

ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

۱۴۸

ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

۱۴۹

ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

۱۵۰

ہر ایک کا تھا مول بہا لاکھ لاکھ میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں
ہر ایک تھا بلند ہر ایک تھا ہر ایک میں

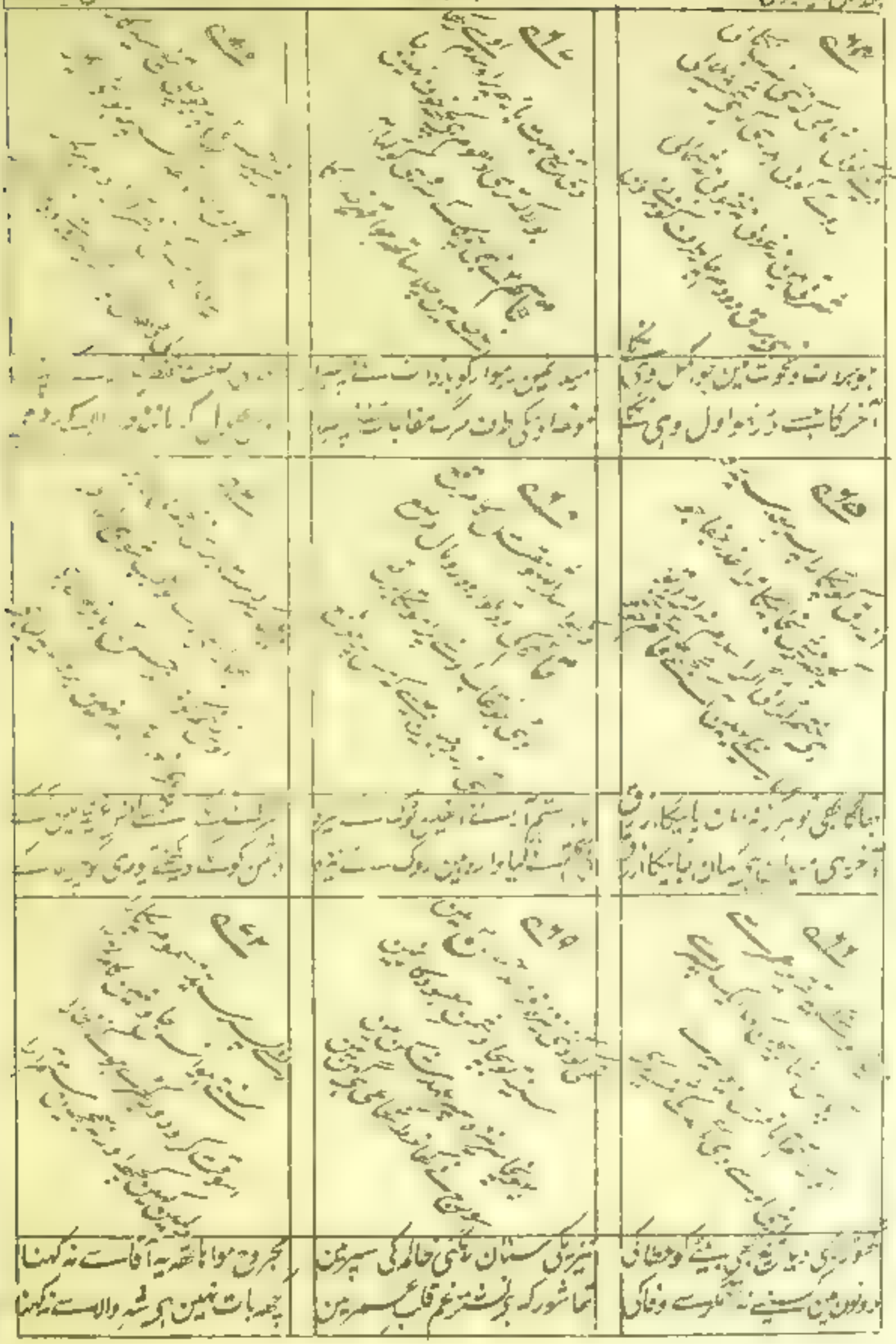

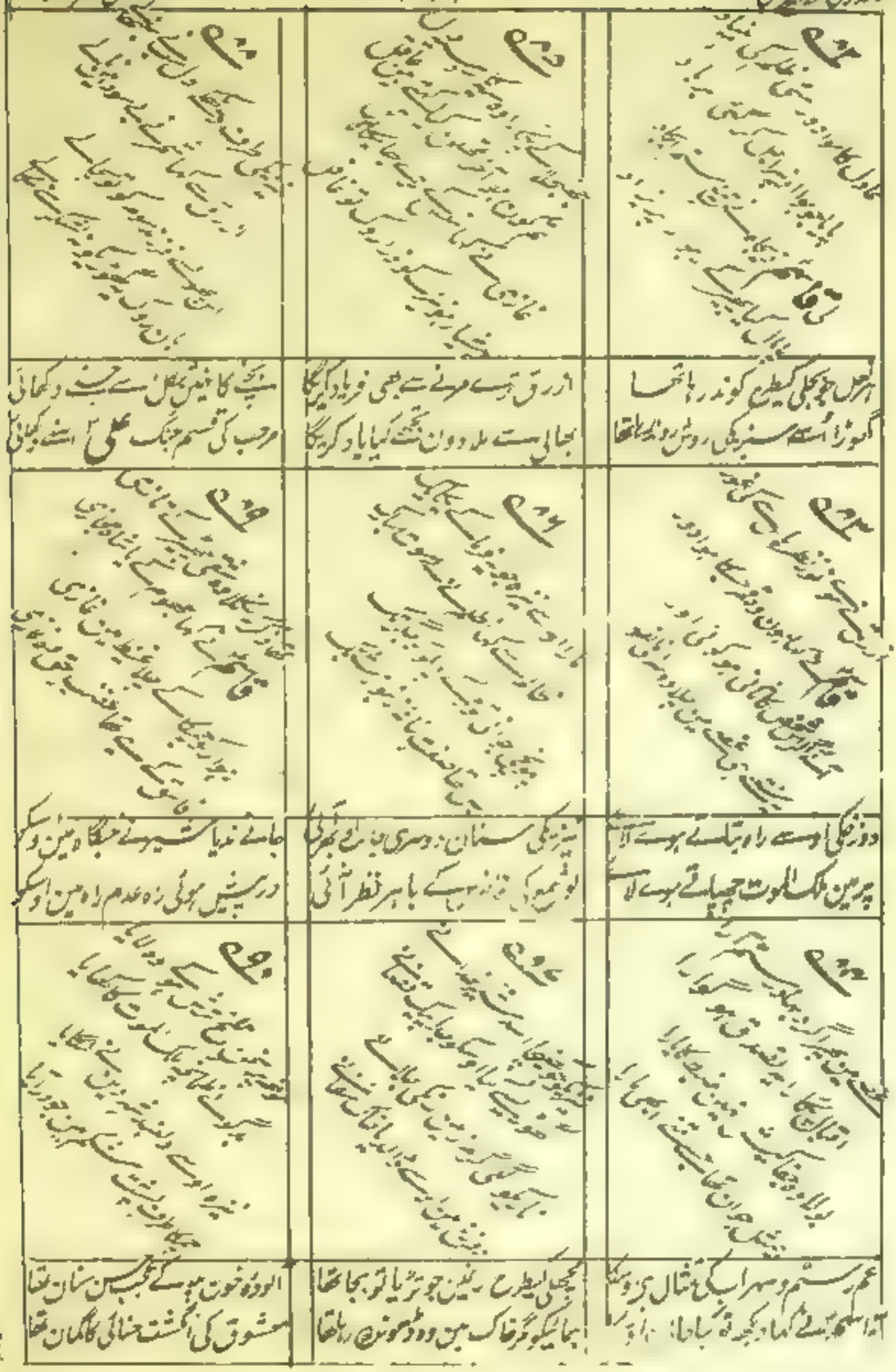

ہر گل جو بجلی کیطرح کوند رہا تھا
گھوڑا اُسکے سبزہ کی روش روند رہا تھا

اور رق تپے مرنے سے بھی فریاد کریگا
بھائی سے ملا دو ان تجھے کیا یاد کریگا

سنبل کا خیمہ پھول سے جب خط دکھائی
مرحب کی قسم جھک علی اسے بھائی

عم رستم و سہراب کی تمثال ہے وہ تو
آیا اسکے کہا دیکھ تو بابا

دو زخمی اوسے راہ بتاتے ہوئے آئے
پر مین ملک الموت چھپاتے ہوئے آئے

پیر زنی سنان دوسری جانب نظر آئی
لو شمع کی تو نہ ہے باہر نظر آئی

جانے نہ دیا شیر نے جنگاہ مین اوسکو
درپیش ہوئی راہ عدم راہ مین اوسکو

الودہ خون ہو کے عجب سن سنان تھا
معشوق کی انگشت حنائی کا گمان تھا

۹۱

۹۲

۹۳

۹۴

۹۵

۹۶

۹۷

۹۸

۹۹

۱۰۰

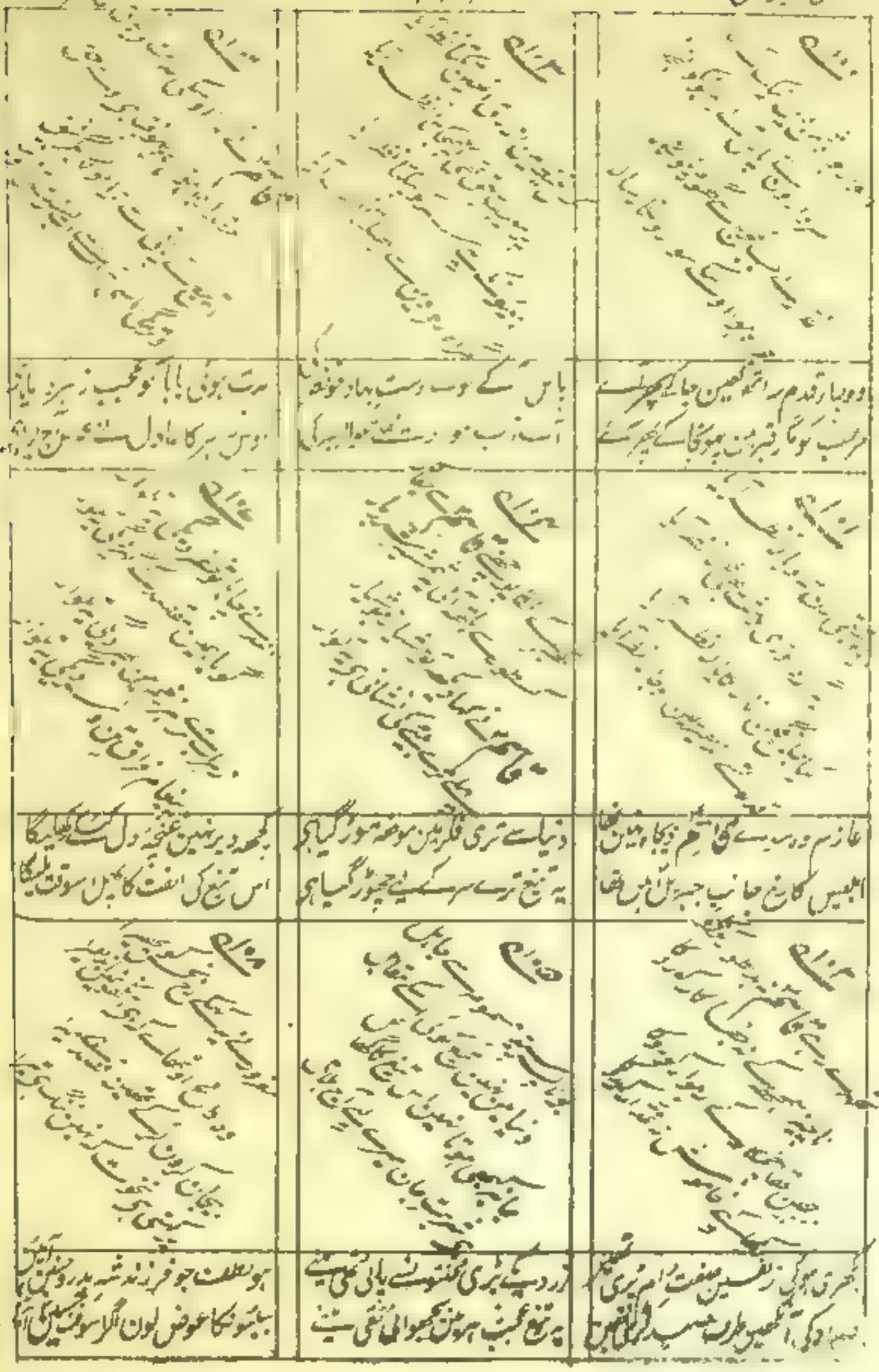

وہ بار قدم سے تیرے گلشن جنا کے پھر آئے
ہر سمت ہوئی بارا تو محب زر برسانے

باس آگے ہو سست بہار خونخوار
آسان ترے ہو دست نعمت بہرا کی

عازم وہ سوئے کاظم دیکا ہیں جا
ابلیس کا نخ جانب جبریل ہیں جا

دنیا سے تری فکر ہیں موقعہ ہو رگیا ہی
یہ تیغ ترے سر کے لیے چھوڑ گیا ہی

بجھ دیر نہیں غنچہ دل کے کھلیگا
اس تیغ کی الفت کا ہیں سوقت ملیگا

بکھری ہوئی زلفیں صفت دام بری ہیں
دیکھی آنکھیں ہرن صید کرنا ہیں

زرد پے بڑی محنتوں سے پالی تھی ہے
یہ تیغ عجب ہوں ہیں بھوالی تھی ہے

ہو لطف جو فرزند شہ بدر و حنین آئیں
بیٹوں کا عوض لوں اگر سوئے حسین آئیں

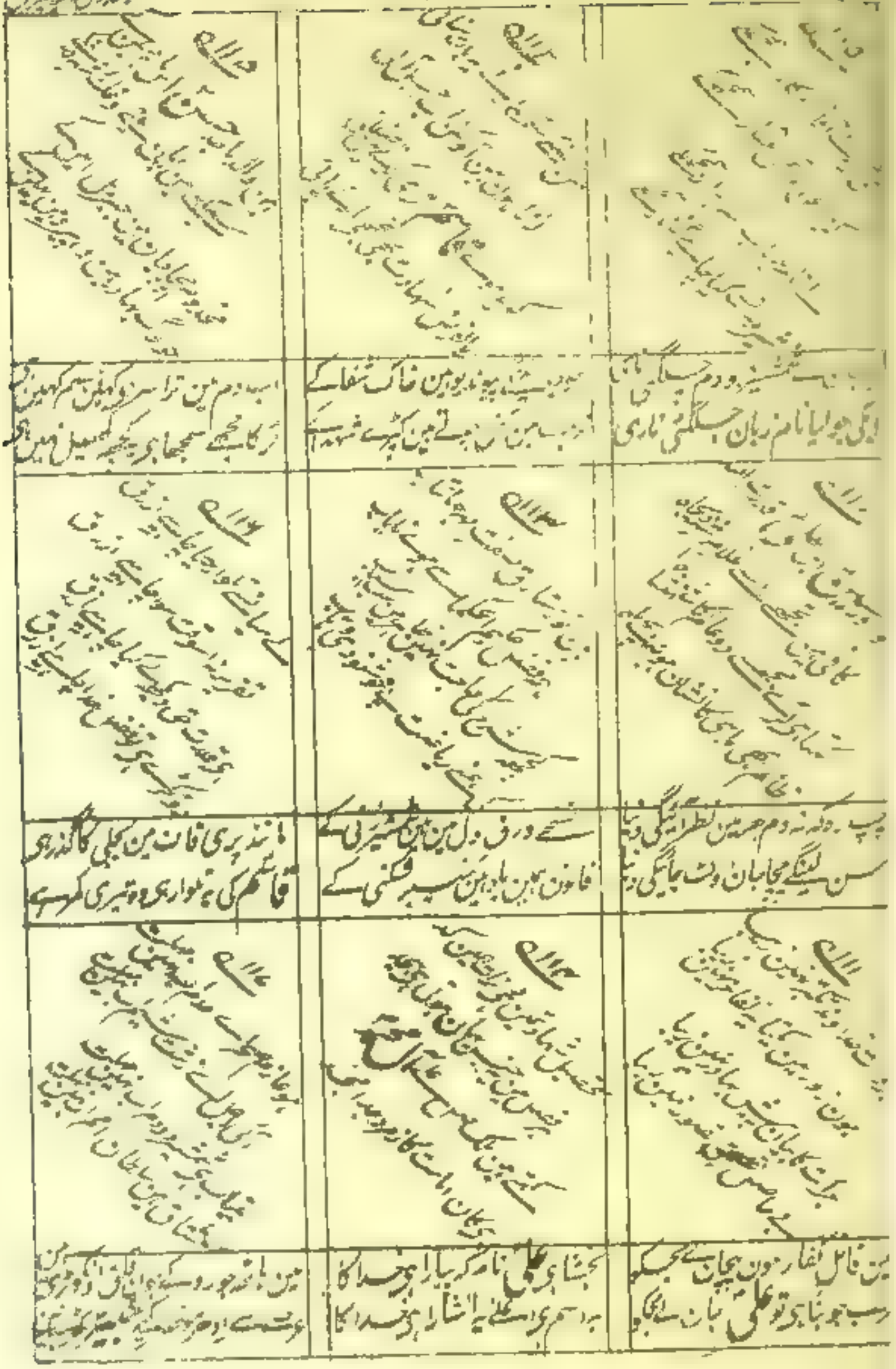

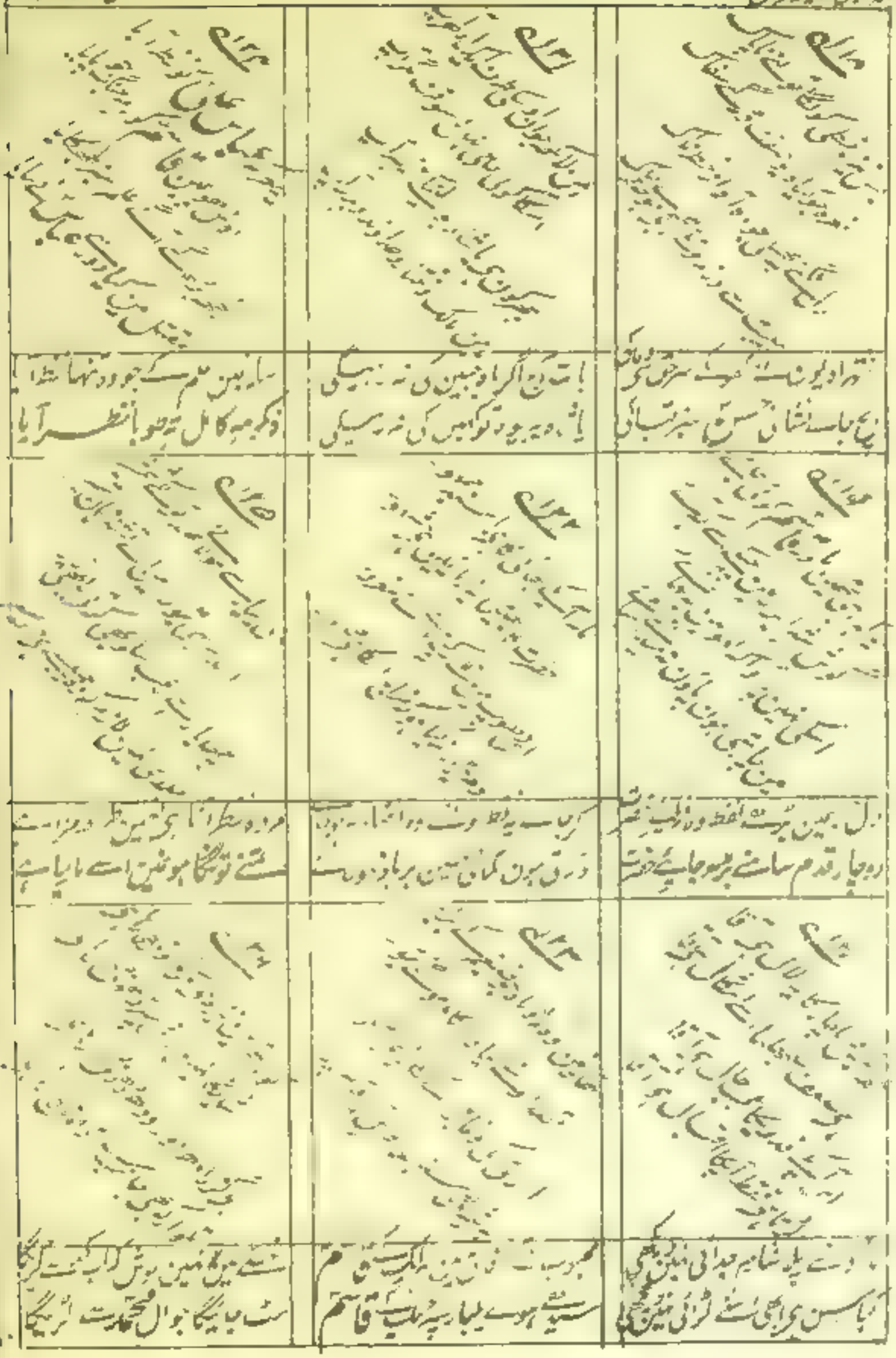

۱۲۶

۱۲۷

۱۲۸

۱۲۹

۱۳۰

۱۳۱

۱۳۲

۱۳۳

۱۳۴

۱۳۵

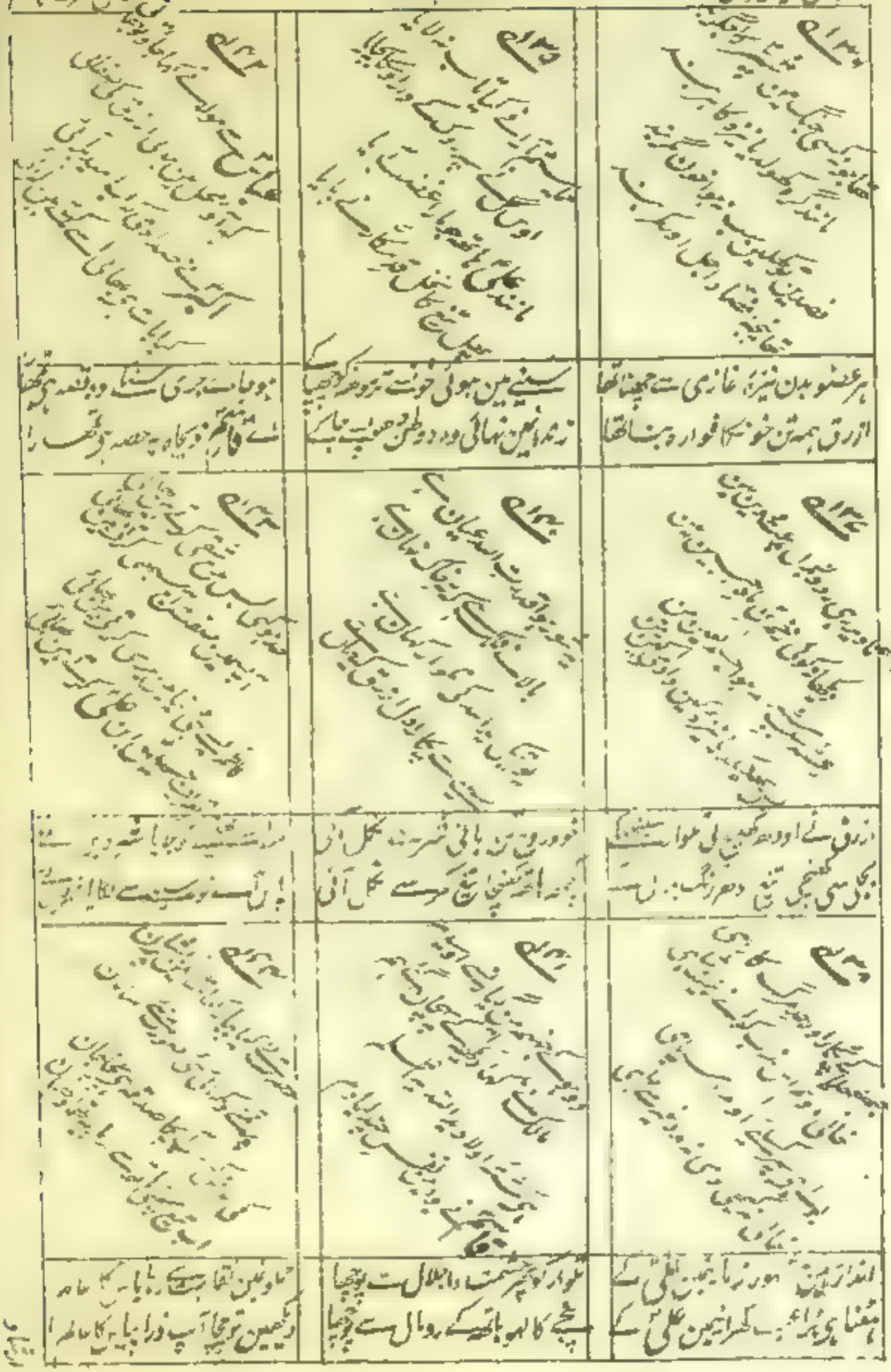

۱۴۲۹

۱۴۳۰

۱۴۳۱

سب پاس رہاں جاوے نہیں سکتا
مایوس دم خنجک زیادہ ہوتے قائم
سنتے سے بہا خون جو داماں قبا پر

۱۴۳۲

۱۴۳۳

۱۴۳۴

جیف اپسے جو انکو ٹلک پیر سٹا رہے
ٹھہرا رہے تھے مہر جہاں تاب کیسو نے
پوچھا جو مرنگی خبر اپنگی زہر

۱۴۳۵

۱۴۳۶

۱۴۳۷

نتا ہو یلر ہا یہ کا ہم دیکھ رہے ہیں
مل تھا کہ دتا خیر کرو خوف ہی کسکا
کروٹ بھی مگر بات غضب نہیں سکتا

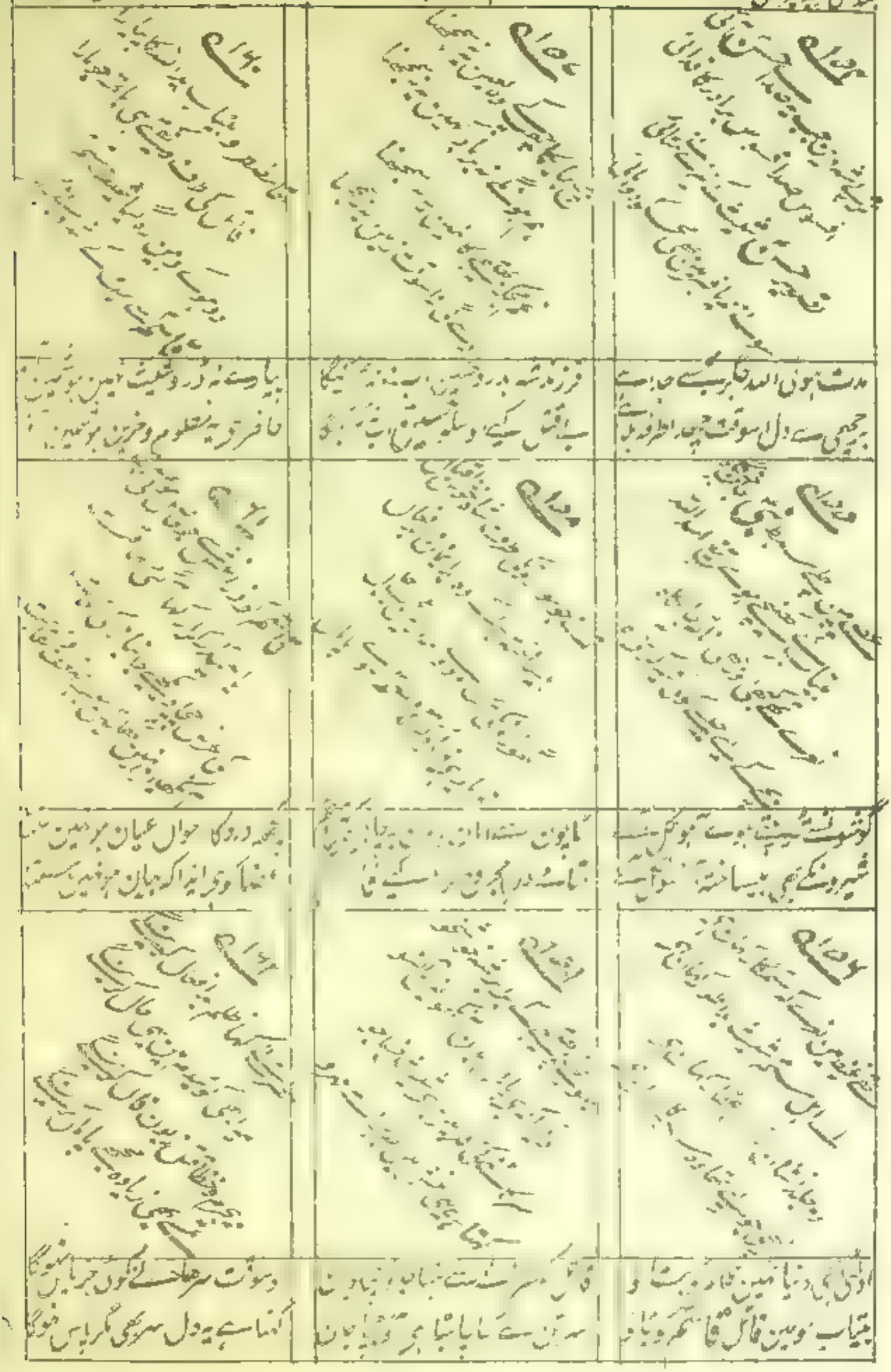

۱۴۱

۱۴۲

۱۴۳

۱۴۴

۱۴۵

۱۴۶

جوڑے ہوے ہاتھوں کو قضا کر گئے قاسم
ماں سینے سے لپٹائی رہی مر گئے قاسم

تھا سو بٹا دشت میں گھر لال عبا کا
جاتا ہے جنازہ حسن سبز قبا کا

مفرد ہیں نون میں عشق کہاں میں ہیں جمع میں
رہنا ہے جو کہیے تو یہی حال حسین ہے

ع

تن پر سلاح جنگ کو رونق دیتی ہے
بجلی کا عکس جھلکی سروی کا سا ہے

ع

ہر چند گاہ طور جھلکنا سکھا گیا
ہوتا ہے خضر راہ بتلنا کسی کے واسطے

ع

باطل کا نام کھوتے ہیں وہ حق جو زبان پر
ہم بیکسوں کی قوت بازو ہیں ہاتھ ہیں

ع

پر ہے عجب تمثل شہ مشرقین کی
عباس کے گلے میں ہیں بانہیں حسین کی

ع

ہجرات تبلک کیا کوئی جید ترک کا
حاجت نہیں ہے باڑھ کی تیغ ہلال کو

ع

سب پر ہیں اس کے گرنے کے جوہر کھلے ہوئے
خبر میں بھی ہیں سبھی کی بلند کئے ہوئے

ع

ہے اوس سے وصل عاشقہ موشگاف کو
بجلی گلے لگائے ہوئے ہے ہلال کو

ع

اس بات پر گواہ دم ذوالفقار ہے

ع

ہوگا بہت مفید بتانا جناب کا
ہوتا ہے ماہتاب میں نور آفتاب کا

۱۳

بھائی لڑکے خوب کہ جرأت علی کی ہے
آتا ہی خیال یہ ائمت نبی کی ہے

۱۴

پوچھی سر غبار تبا جھاڑتی رہی
زلفوں کی گرد بیک صبا جھاڑتی رہی

۱۵

تھا یک بان تمام یہ نزدیک دور کا
اقبال بوزیا ہے بیت تفصیل کا

۱۶

روشن ہوئیں کیا ہی غیب تم کا ظہور ہے
خورشید جیسے سیاہی کا چوشش نور ہے

۱۷

سمس نہ چھاتا اور نہ آب و
آنکھوں سے ماہ نو نے سنبھالا رکاب کو

۱۸

یہ انتہا فقط ہے سب نے بجا کہا
اگر [illegible]

۱۹

ہوا پر پرشت تو سنسی بخ ل گیا
[illegible]

۲۴

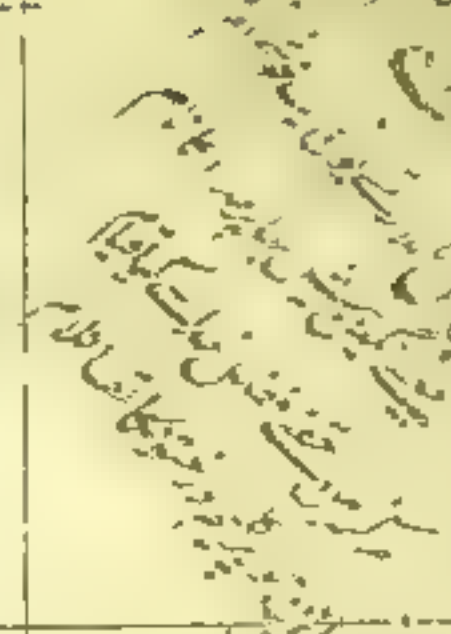

وہ تین نسیریونکی یہ بولیں سرور سے
کوئی نہیں ہمایت غم اکا تھوڑی

۲۵

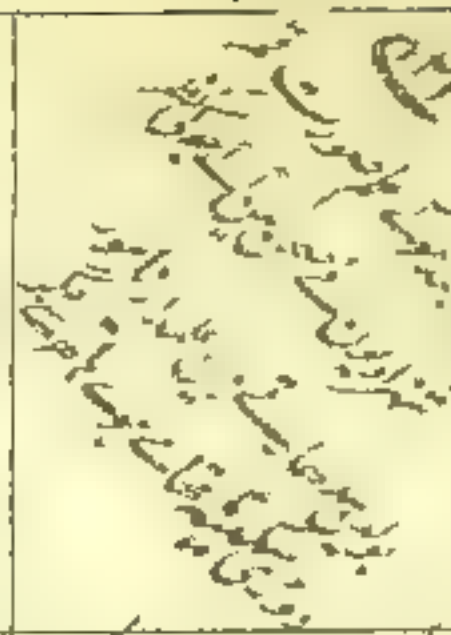

درے کہا میں باپنے چچا جانکے فدا
واہ اعلیٰ کی شان ہے اس شان کے فدا

۲۶

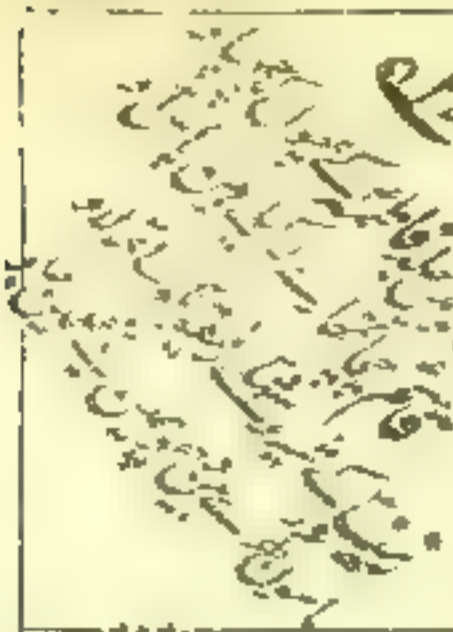

ہم چھوٹے ہیں باپ سے شہ شیر قوی ہے
تم ہو شہ یا ابن شہ حسین سے

۲۷

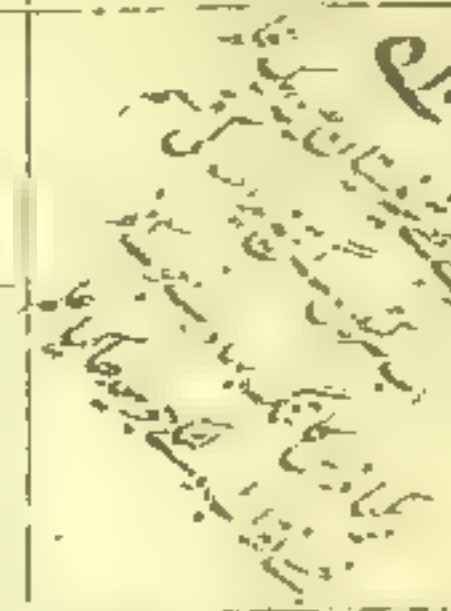

بچہ و تاب ملک سے بر ہوا
سہ اڑ نکا تھ سے پر چھپ جا

۲۸

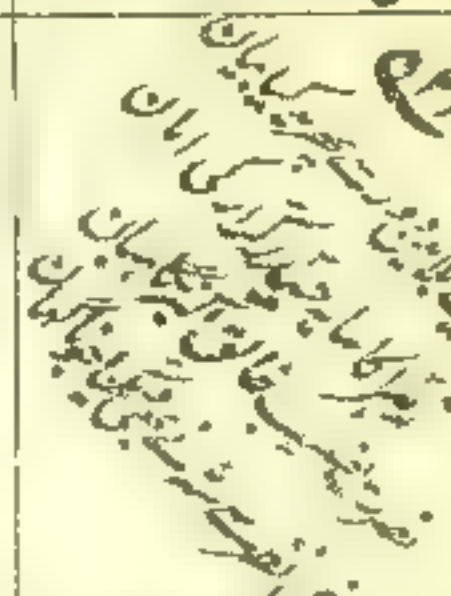

سرور بہ دولت شاہ بان ہوئے
خانو نکی شان دیکھکے آنسو روان ہوئے

۲۹

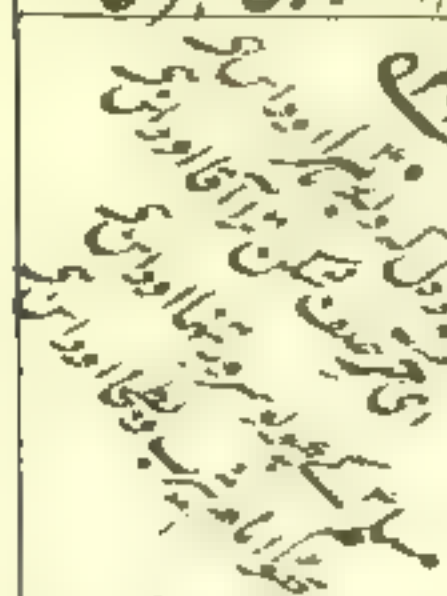

تھے وہ سر چھاؤں کے سایہ کیے رہو
آئے ہیں تیرے بھی شہ کو لیے رہو

۳۰

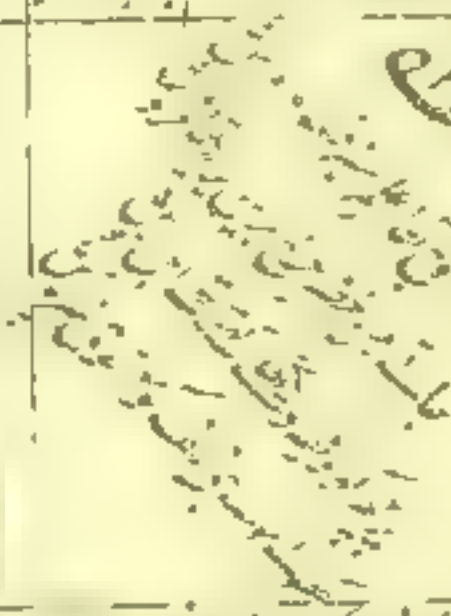

یا ہے خیری علی کا نشان ہے
تو ہے کس شہ با نشان ہے

۳۱

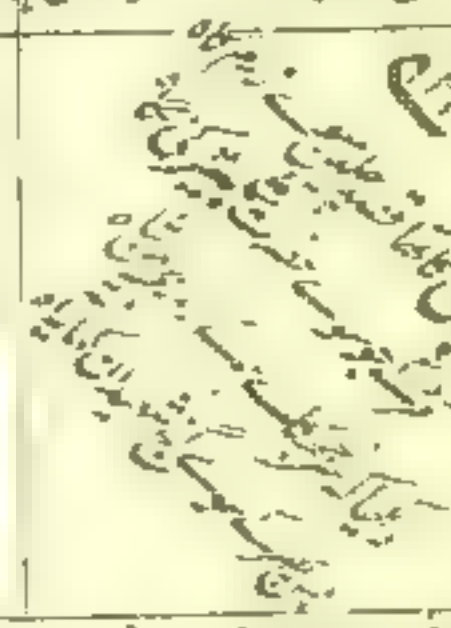

جا او سمیدو رنجکا شہ پر نوری
یوسف کی مصر فاقہ و نیر زری

۳۲

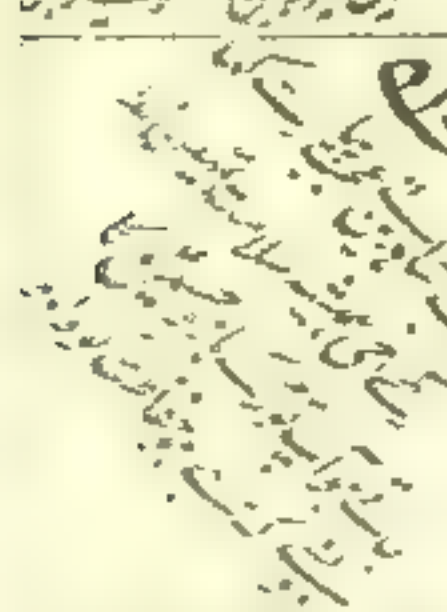

پروردگار ابن حیدر
سب جسکی تعریف میں

۴۰

۴۱

۴۲

۴۳

۴۴

۴۵

وہ بھی لڑا تو خون سے تن لال ہو گیا
دیکھا جو ایک ضرب میں کیا حال ہو گیا

جھرّوں میں ہی صاف ہے تیغ دو دم کی آب
جاتا علاقہ نہیں ہی علی کا پسینہ ہی

بولا کہ خیط میں نہ ہے باد یہ کہ
سنتا ہو نہیں دین سے بیگانہ ہی

ہے ہے ہمارے ہاتھ سے ہتھیار گر گئے
بیتاب ہاتھ ملنے لگے شیر ڈر گئے

ہے ہے ہمارے ہاتھ سے ہتھیار گر گئے
بیتاب ہاتھ ملنے لگے شیر ڈر گئے

وہ بھی لڑا تو خون سے تن لال ہو گیا
دیکھا جو ایک ضرب میں کیا حال ہو گیا

بولا کہ خیط میں نہ ہے باد یہ کہ
سنتا ہو نہیں دین سے بیگانہ ہی

جھرّوں میں ہی صاف ہے تیغ دو دم کی آب
جاتا علاقہ نہیں ہی علی کا پسینہ ہی

ہے ہے ہمارے ہاتھ سے ہتھیار گر گئے
بیتاب ہاتھ ملنے لگے شیر ڈر گئے

۳۴

آتی ہین یاد صحبتین و برادر و دشت و کلے
آتا ہی مجھ کو راہ مین عباس نامور و دشت و کلے

۳۵

ہر دم نشست آپ ہین جاتی ہی خاک پر
مثل ابر بوتراب کو آتی ہی خاک پر

۳۶

منصف ہو کیا ملیگا اگر سر جدا کیا
ہمکو ستا کے آپ کہیگا برا کیا

۳۷

جب دست و پا سے تیر و سنان کاٹ کر گئے
جو پاس تھے وہ دست و زبان کاٹ کر گئے

۳۸

سب کا معین کو کہ خدا صبح و شام ہی
پر مجھسے ہی یہ آس کہ وارث کا نام ہی

۳۹

جا مین مجلسین ہا و شہ مشرقین کی
کھولین کرے تیغ علی کو حسین کی

۴۰

کر بک دست یاس کی باتین بسر کرون
رو بھین دن تو آہون مین راتین بسر کرون

۴۱

بچتا یہ کا اگر یہ پریشان مر گیا
شرم آئیگی کہ پیاس سے مہمان مر گیا

۴۲

معجز بیان نے بعض دلون سے جو کھو دیا
بعضون نے تو سنکے ہو رہی بعضون نے رو دیا

۴۶

کہا جب خوشی تھی موت کی وہ وقت ٹل گیا
پیارب ذرا جو دیر ہوئی دم نکل گیا

۴۷

روسے کھلے لگا کے جو افروں تحاب سے
پڑلی وہ مثل برق فلک اضطراب سے

۴۸

خیمے سے اشک پوچھتے نکلے علی امین
بیشے سے شیر سا نکل آیا جدل امین

۴۹

بانو بین کلیجہ تھام کے وہ نامور بین گوئی
غش کھکے تو سنبھالنے والا نہین کوئی

۵۰

بولین کہ فہر فرمت عباس ہو گئی
جہاں حسین سے بھی بچھڑ جائیں گی

۵۱

اوٹھایا سورتِ سفاک و رشت سے
آدم جہاد کو نکل آئے بہشت سے

۵۲

روکے رہیں گے ہم سپہ باشعور کو
خندہ کرکے تم محل میں بھاؤ حضور کو

۵۳

بانو نے دل لگا نہ سمجھتے ہین زر دیا
غنچہ نے آکے سامنے اسپند کر دیا

۵۴

کھایا جو بھائی روک کے غصہ سے پیچ و تاب
سرکا دیا ہلال سے بدلی کو ماہ نے

۸۹

[illegible]

۹۰

[illegible]

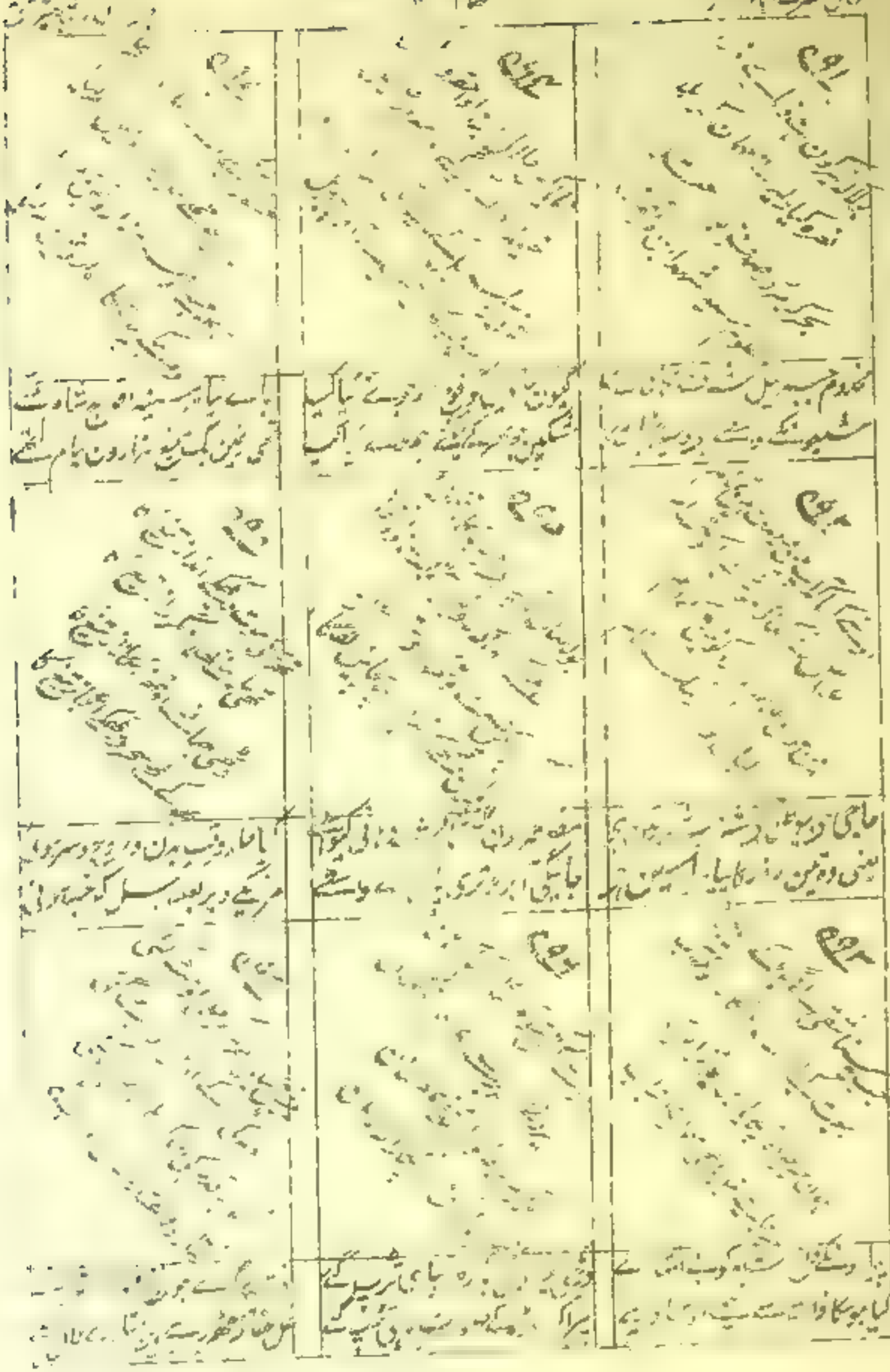

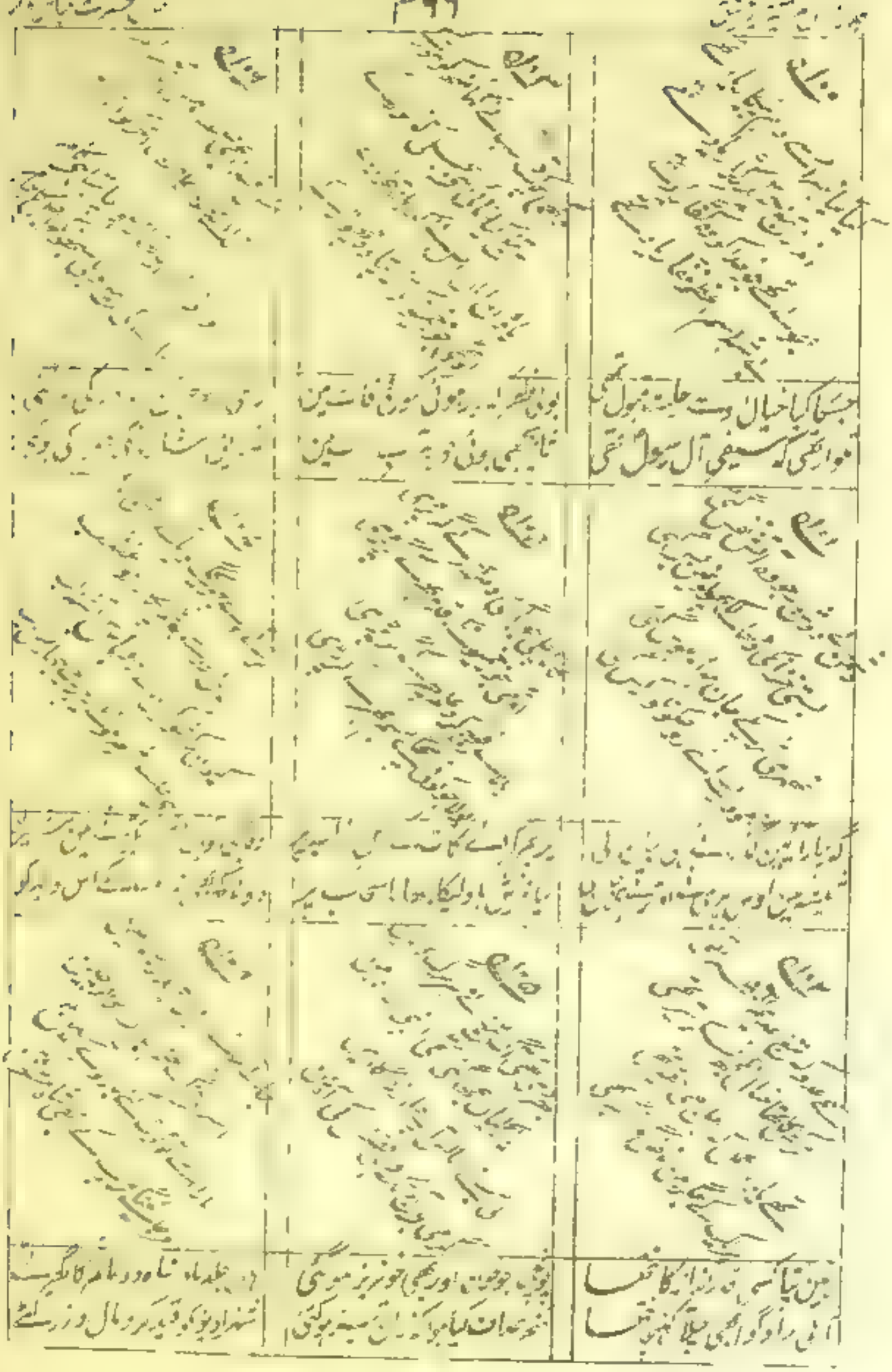

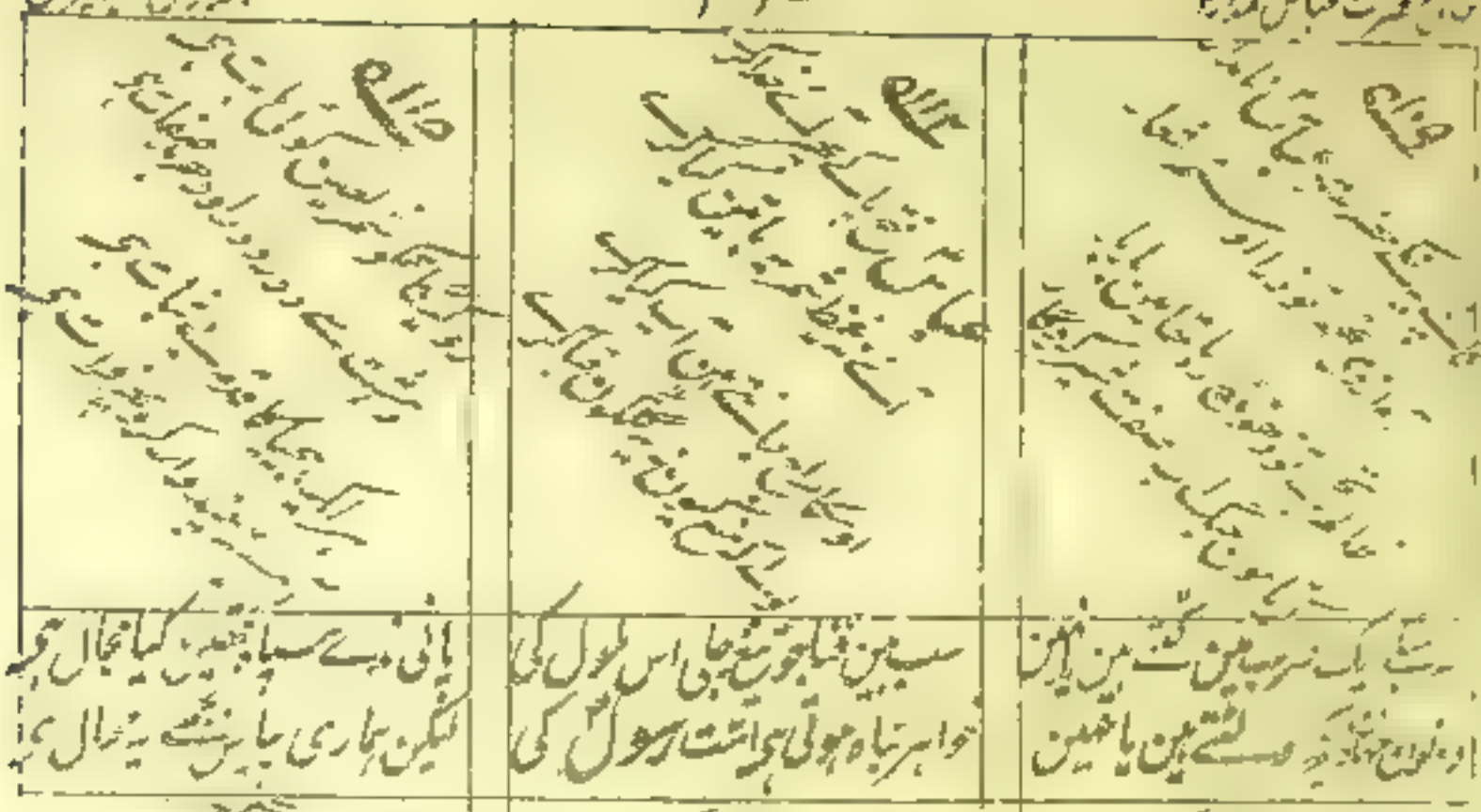

سب میں نیا جو شیخ جلی اس طول کی
خواہر تباہ ہوتی ہے امت رسول کی

پانی ہے سب پہ بند یہ کیا مجال ہے
لیکن ہماری جان پہ یہ کیا وبال ہے

۱۱۲

۱۱۳

گو قتل اہل شام کا مقصد وہی تھے
ناحق سے ہم خجل ہوں یہ منظور ہی تھے

بیدم نہوں یہ طالب دنیا تو خوب ہی
مہمان سے نہوا تھے ایذا تو خوب ہی

۱۱۴

۱۱۵

عزت جسے کریم نے دی منصب رسا
مظلوم مجھ کو لوگ کہیں گے جبری تھے

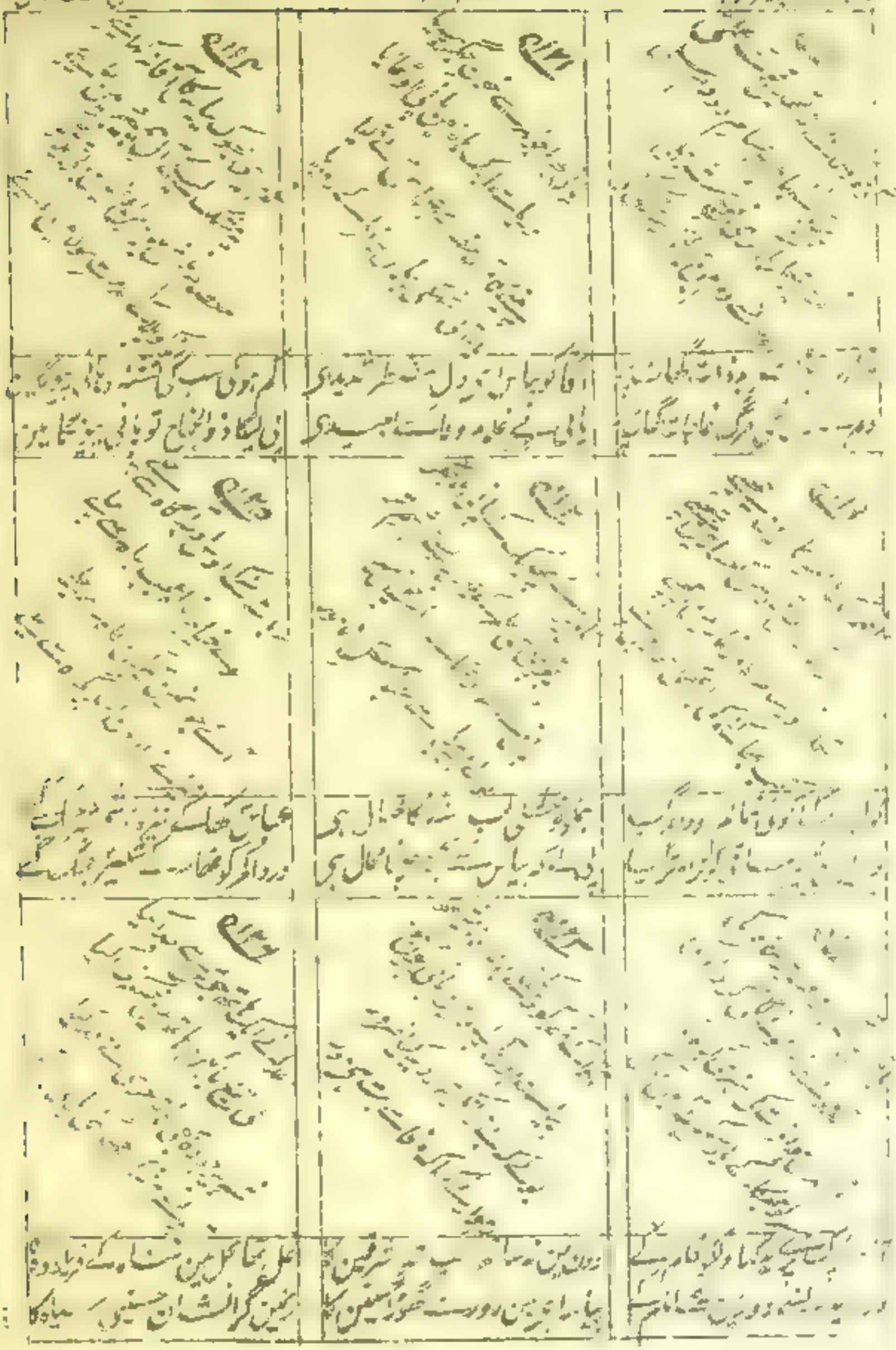

۱۲۶

بھائی کا میرے حال مگر غیر ہو گیا
آئی صدا کہ خاتمہ بالخیر ہو گیا

۱۲۷

روضہ سے میرے حضرت کہینگے اٹھو بیٹا
او فرزند حضرت عباسؑ پر جیالے

۱۲۸

گھبرائے یا حسینؑ کہا کو گرے تھے
شبیر کا ذکر تھا کہ علمدار گرے تھے

۱۲۹

اچھا ہوا نہ خون بہایا عدو کیا
شبیر نے تو خدا نے مجھے سرخرو کیا

۱۳۰

مجلس میں ذکر کرکے ترے ذاکر جوانؑ
بھائی تمہارا حال پڑھینگے رولائینگے

۱۳۱

اے دم گرا علم تو ہوا تو حسینؑ کا
ماتم علم کے سایہ میں ہوگا حسینؑ کا

۱۳۲

کرتی ہے دھال دوش سے بھائی سنبھال لے
ماہین آ دھکے پیار سے گردن میں ڈال دے

۱۳۳

سنتا نہ تو کبھی بادشاہ دوسرا ہوتے رہے
عباسؑ شاہ دین کے قدم خوبتے رہے

۱۳۴

مجلس میں ذکر کرکے ترے ذاکر جوانؑ
بھائی تمہارا حال پڑھینگے رولائینگے

۱۳۵

ماتم ہو جب اہل یمن کو بلاؤ تم
شبیر نے کہے ہوئے شانے دکھاؤ تم

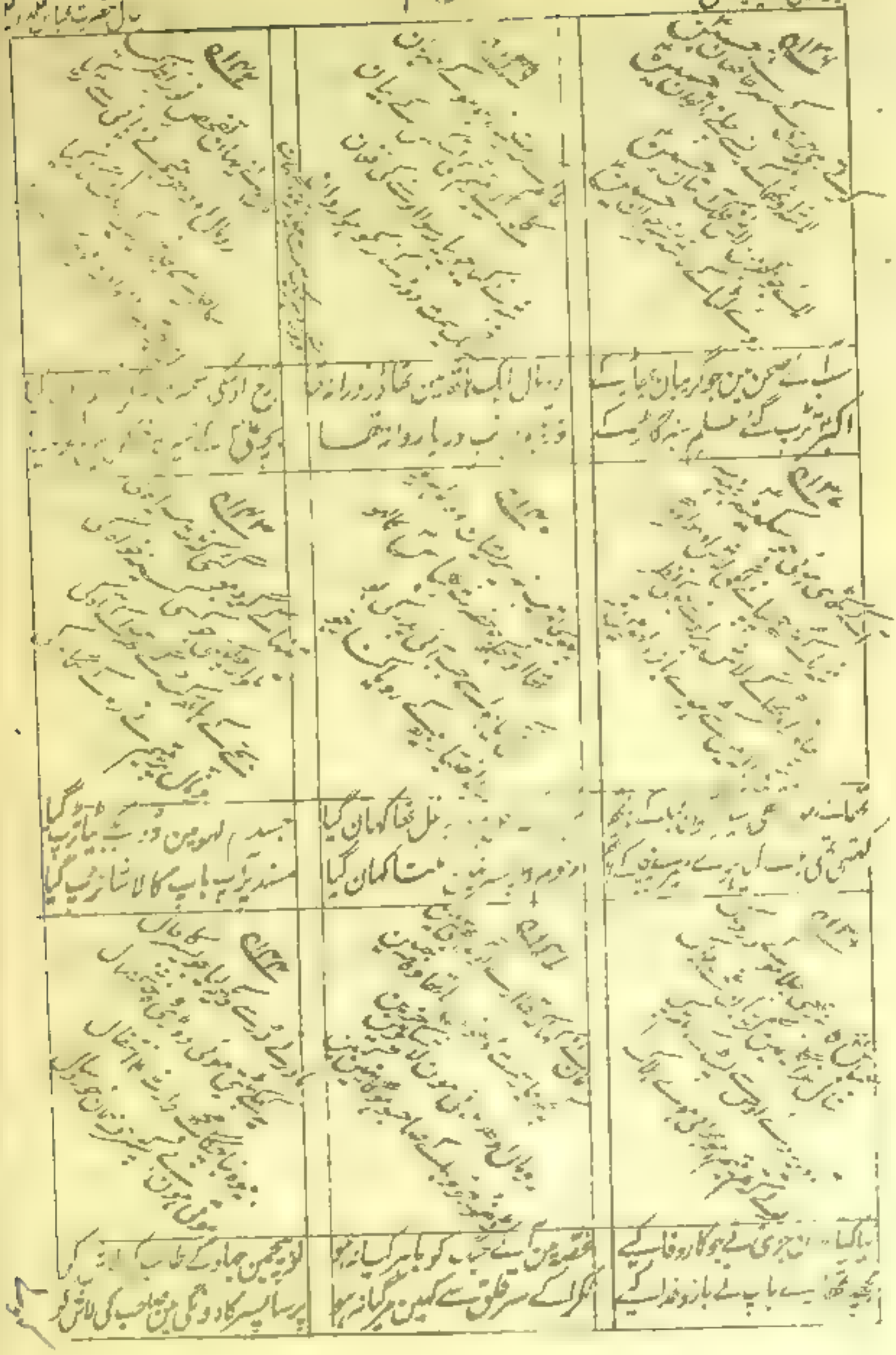

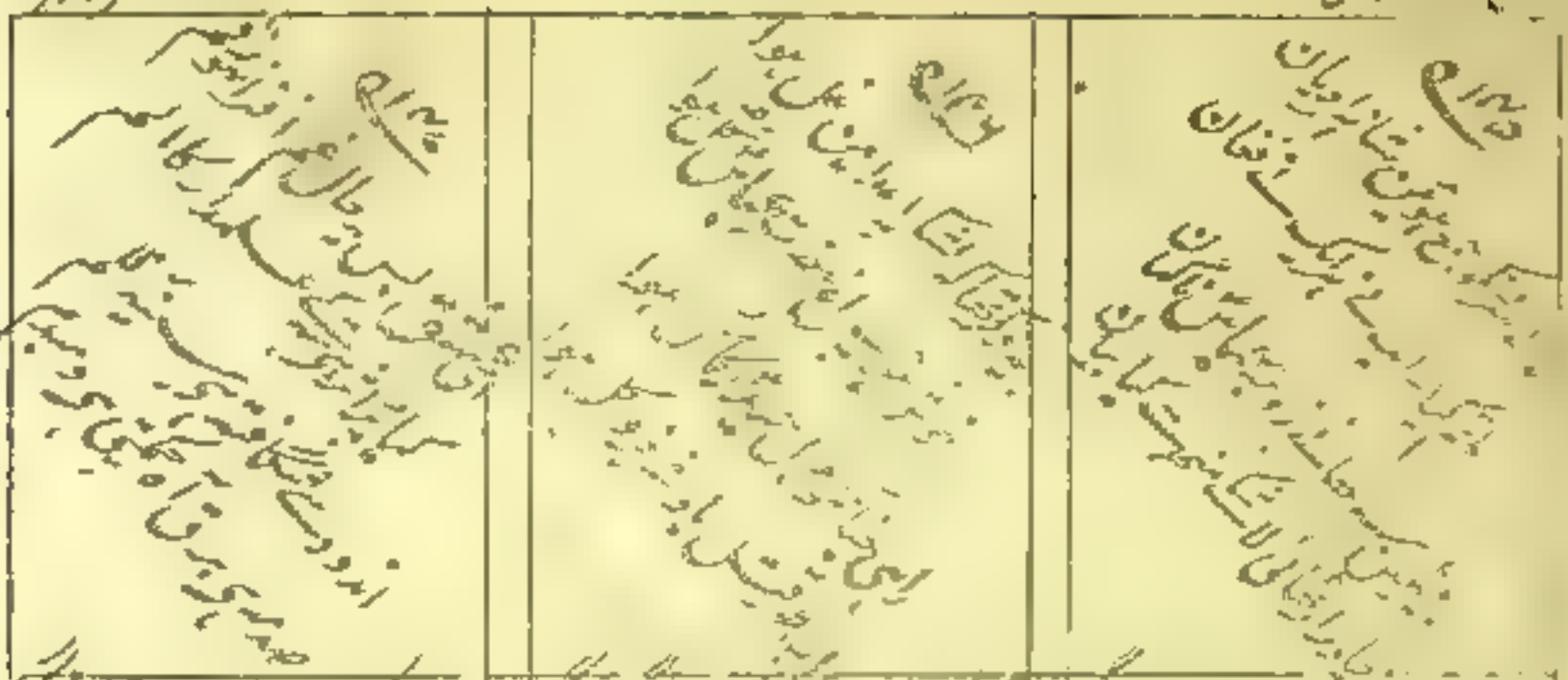

سنتے ہوائے شہید مقدر والت گئے
آئی صدائے فاطمہ بچہ گذر گیا
زیاں کیا دلیر زانے سے اوٹھ گیا

تھا بے لدا کے بھی تھ کٹ گئے
چھوا علیؑ کے لال کا سقہ بھی مر گیا
ورد اعجیب شیر زانے سے اوٹھ گیا

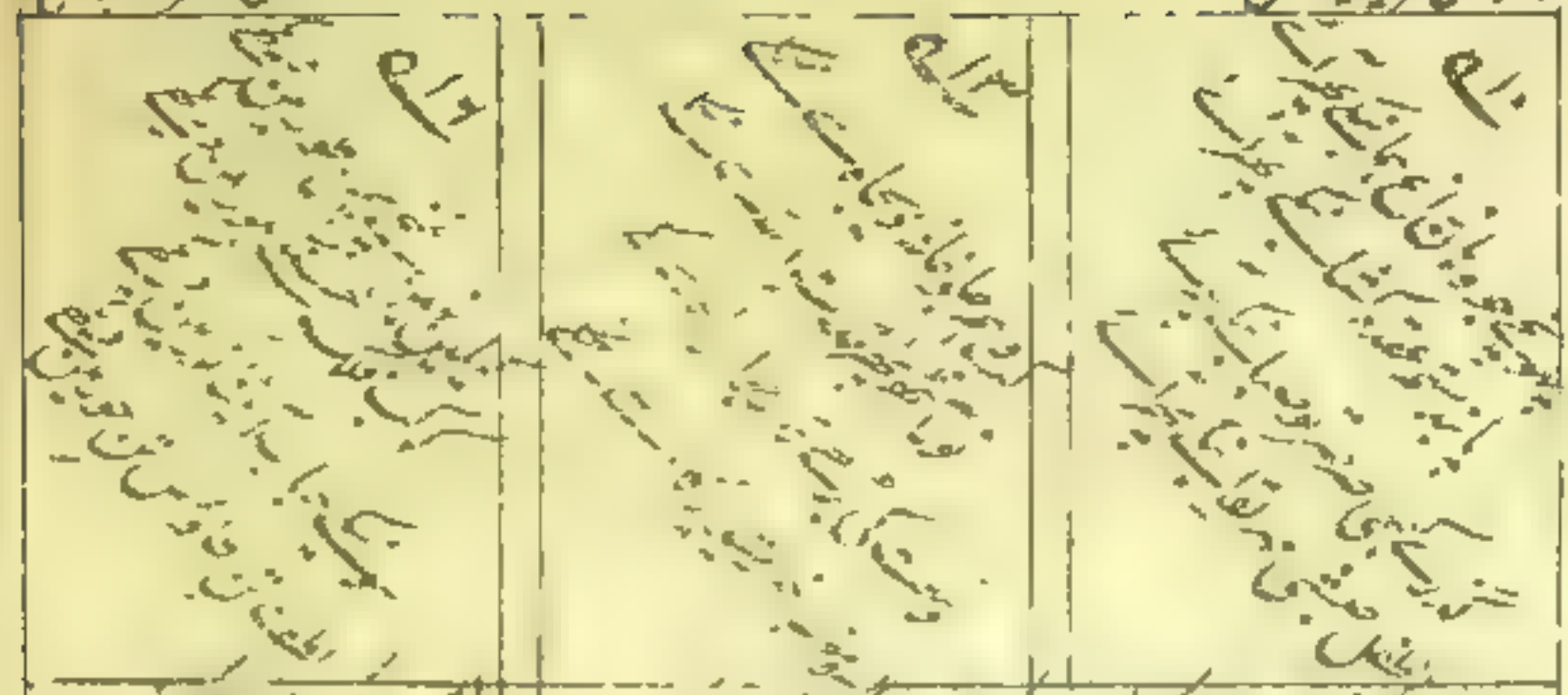

قدرتِ کاملہ کی شانِ بخشش اعمال کی ہے
تفسیر قی و تبدیلی اشکال کی جا ہے

کیا سخن تیرے لبِ شیریں کا دشنام ہو
سہتے رہنے ہی سے شیرینیِ گفتار ہو

بانٹتے جو طوطیِ نوشکرِ سلیمان
دو ہوائے لگا یا ہو گرِ تختِ سلیمان

پوچھے جو کوئی تجھ سے فدائی کا مکان
فرمائیں یہ ضمیر کہ بسمل کا مکان

اور وہ نگارخانہ ہے کہ ان سے صدا آئے
عکسِ گل فرد وس بریں جا ہے

روشن ہو دیدۂ ہنر آنکھ کا بینا ہو تا
مانندِ شبِ کو اندھیرا نہیں ہوتا

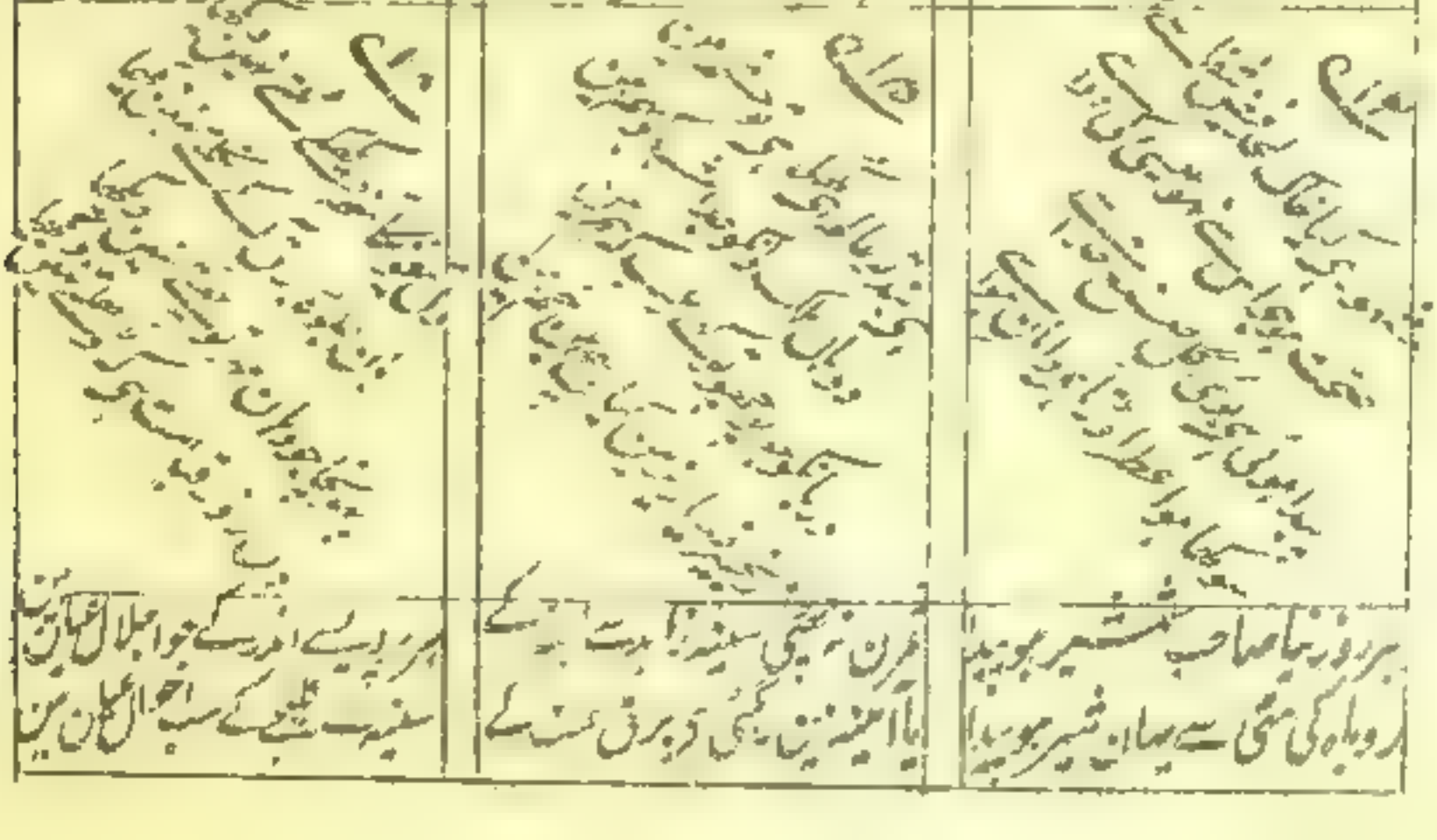

ہر روز نیا صاحبِ شمشیر ہو پیدا
روباہ کی مٹی سے یہاں شیر ہو پیدا

مژگاں نہ تھی سینہ تھا وہ کہ
یا آئینہ تھا کہ جوہرِ تیغ کے

ہر پیسے اندر کے جو اجلال عیاں ہے
سینہ ہے کہ سب اجوالِ عیاں ہے

۱۹

ہر سرو چراغان مین ہے جلوہ گری کی
کیا بہر زیارت سمہ تن چشم پری ہے

۲۰

سرو چمن خلد لگائے ہین لگے سے
یا ہاتھ سے پرچ بڑھائے ہین زمین سے

۲۱

ہر دم ہے نیا روضہ خرغام کا عالم
وہ صبح کا وہ عصر کا وہ شام کا عالم

۲۲

فندیل مین روشن ہے کلام کہ وہ مہ ہے
ریحان ہے خورشید مین سوسنی ماہ ہے

۲۳

پستان حسین مثل رہ آمین جڑی ہے
حوران زرہ پوش نگاہین کھڑی ہے

۲۴

ہشیار کی آواز ہے اہل ادب کو
جاروب کشی ہو گئی پروے بھی سب کے

۲۵

پروانہ ہا عنچہ ہین جو فندیل زری کی
گلزار ہین وا ہین پھولونکے کنے ہین پری کی

۲۶

جلتے ہین قندیل اگری صاف دھواں ہے
مدت ہی کی اونگھوتے شبستان ہوا ہے

۲۷

چھڑکے ہے گلابی سے عطا مس علی آب
تسلیم کو عباس علی آئے ہے یہ جناب

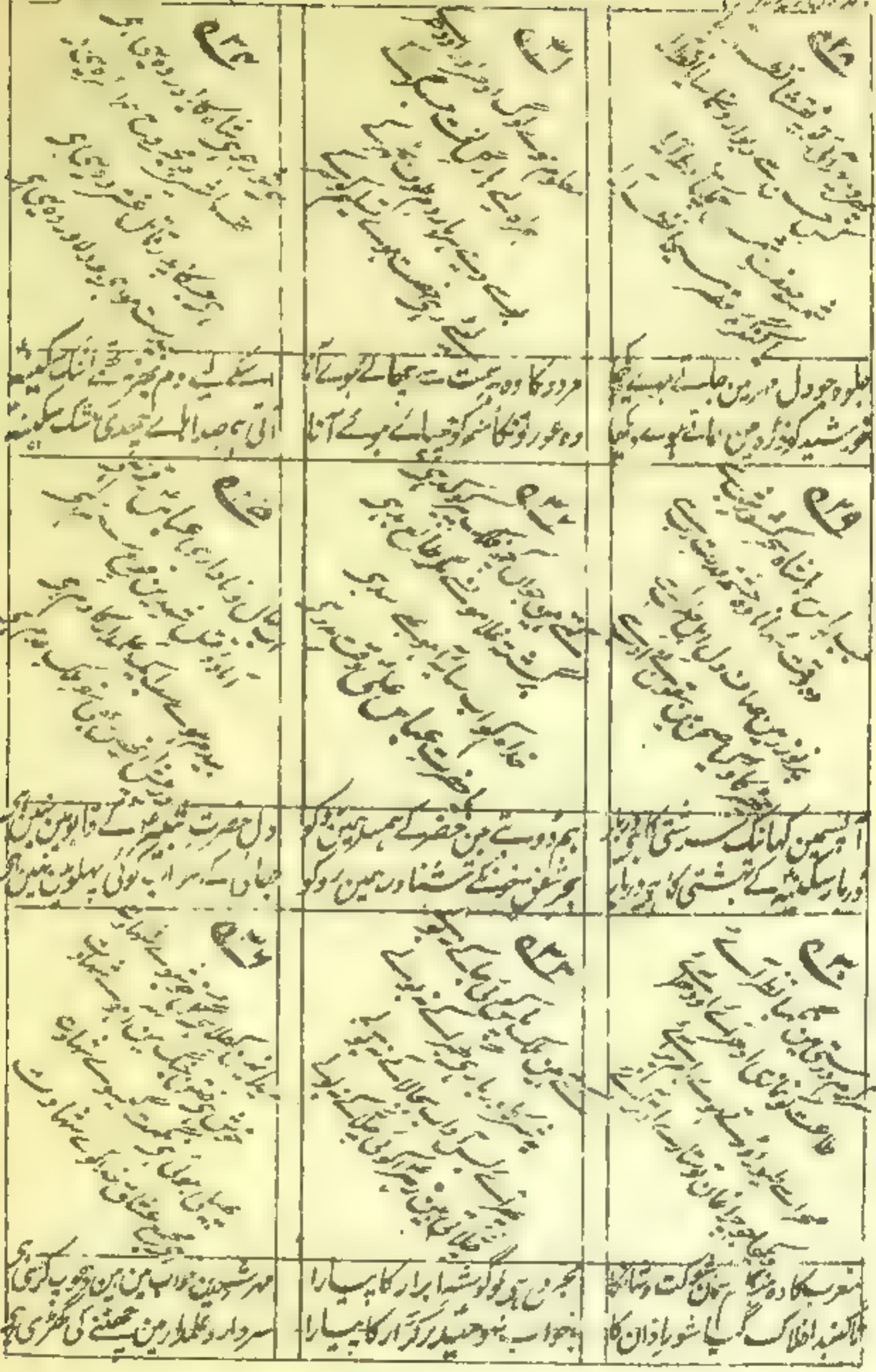

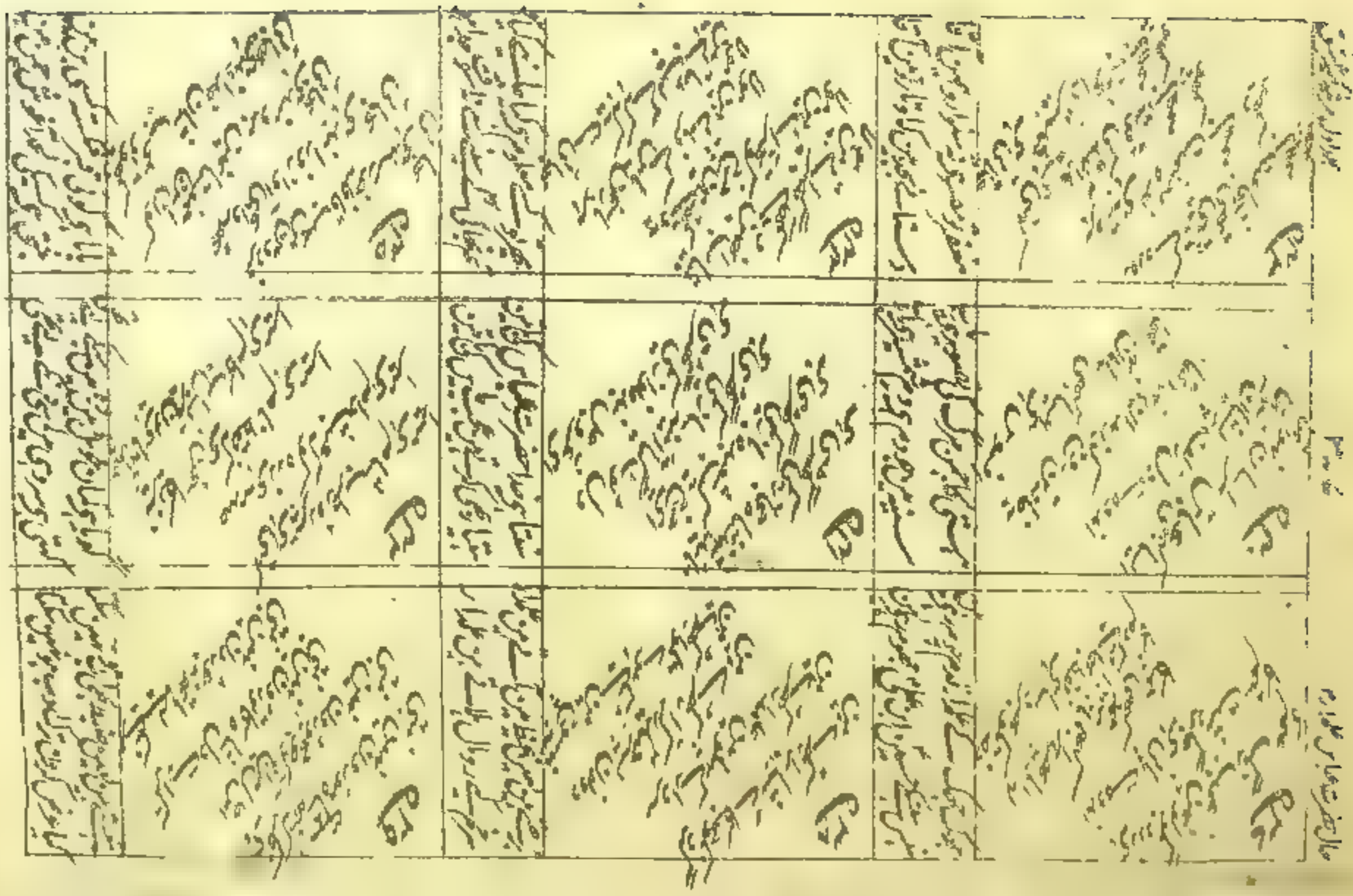

آباد کہیں شیر و بکا ہمیشہ نہیں رہتا
بھائی کوئی دنیا میں ہمیشہ نہیں رہتا

آبادی و صحرا نہ ذرا جھوریں کی بی
تھوڑی کہیں سیر سے جا جھوریں کی بی

تبوں غریب الغربا تین سے
مُرا احمد مختار کا اس بن میں لئے

غم سے نہ خوشی سے نہ افلاک سدا یا
ان ہاتھوں سے بابا کو ہے خاک سدا

سچ ہے کہ بڑی بات ہے مان باپ کا ہونا
ہے باس و ہم دیچ خصہ و آپ کا ہونا

شبیر کو زینب کی سسہ کا تلو

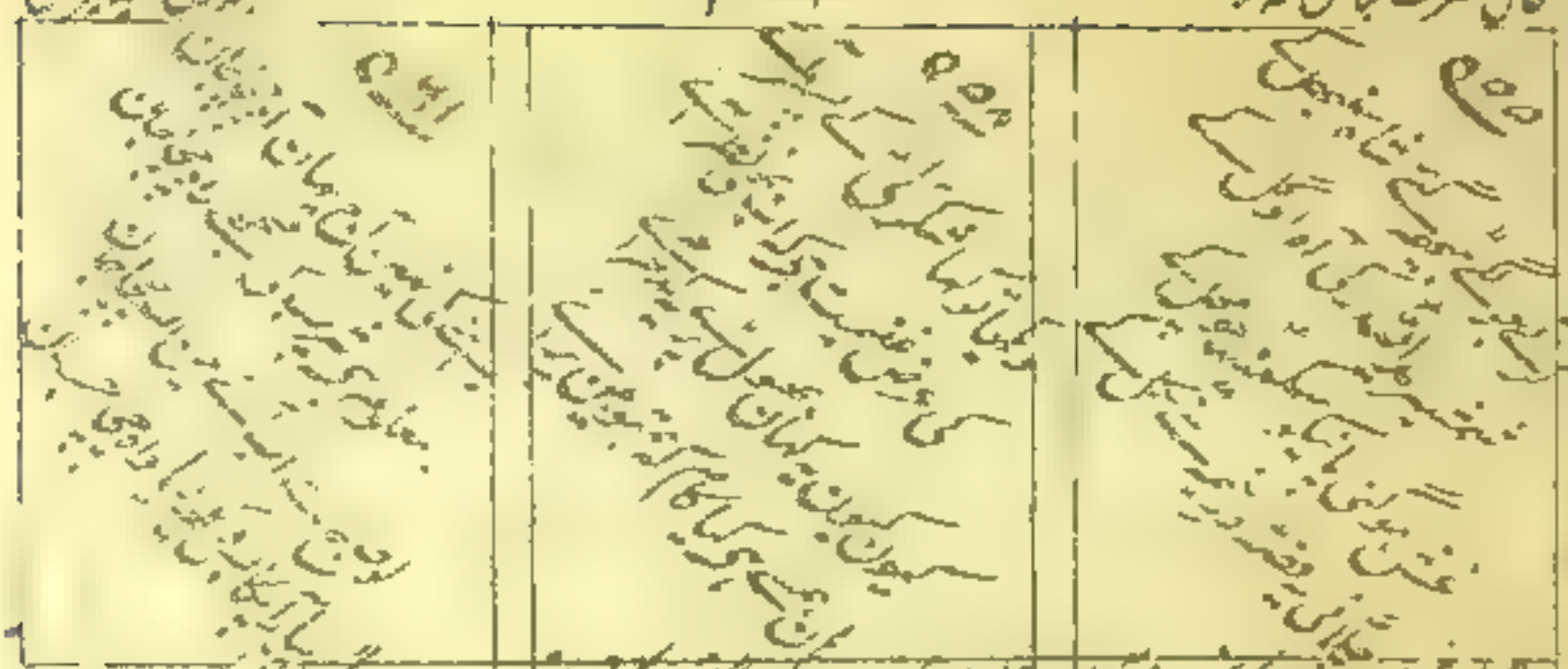

تو لاڈلی تمنا دو مدینہ کو عزیز آیا
یا حضرت عباس سکینہ کو عزیز آیا

خاطر بھی تیری ماں کی اگر ہم کو ہو عزیز
مرتی ہی سکینہ تو خبر تم کو ہو عزیز

سنتا نہ تھا جو بات کسی کی پلٹ کے میں
ہمراہ تو گیا ترے کیسی پلٹ کے میں

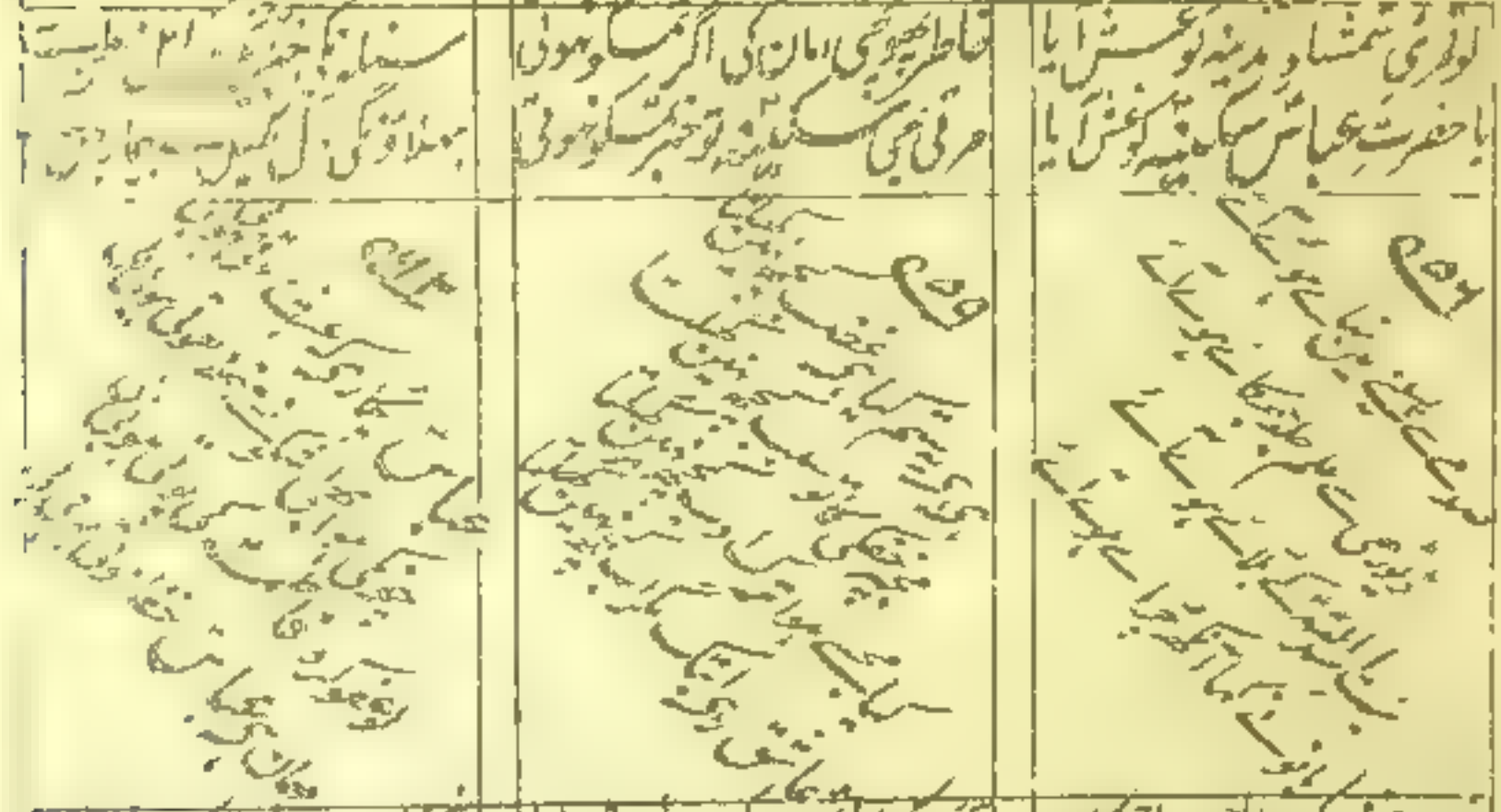

ہے جد سے نزدیک علم جلد جھکا دو
عباس کو بھتیجی کو بھیرے کی ہوا دو

آؤ یہ کہا ہاتھوں کو ہر بار بڑھایا
کیوں نا راہ دکھایا کیے کیوں پیار بڑھایا

شہزادی ہو تم نے جو کہا سچ ہی بجا ہے
تم کر چکیں منکو وہ ہمیں اب لمسے لگا ہے

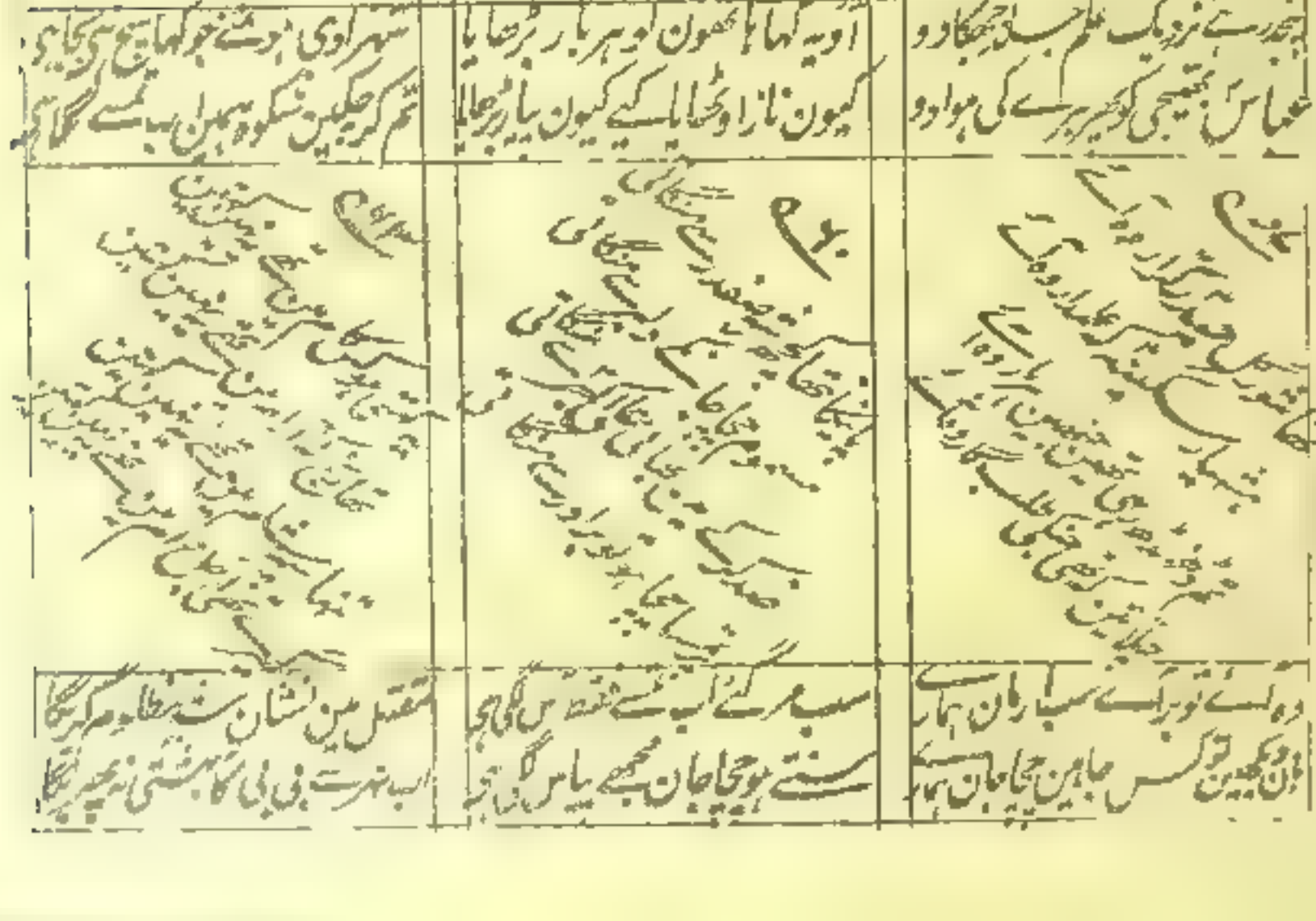

وہ لے تو برائے سب ارمان ہمارے
ان دیکھیں تو کس جا ہیں چچا جان ہمارے

سب مر گئے اب تم سے تو امید لگی ہے
سنتے ہو چچا جان مجھے پیاس لگی ہے

مقتل میں نشان تم سے وہ کر لگا
اب نہر سے بی بی کا مشکی نہ پھیر لگا

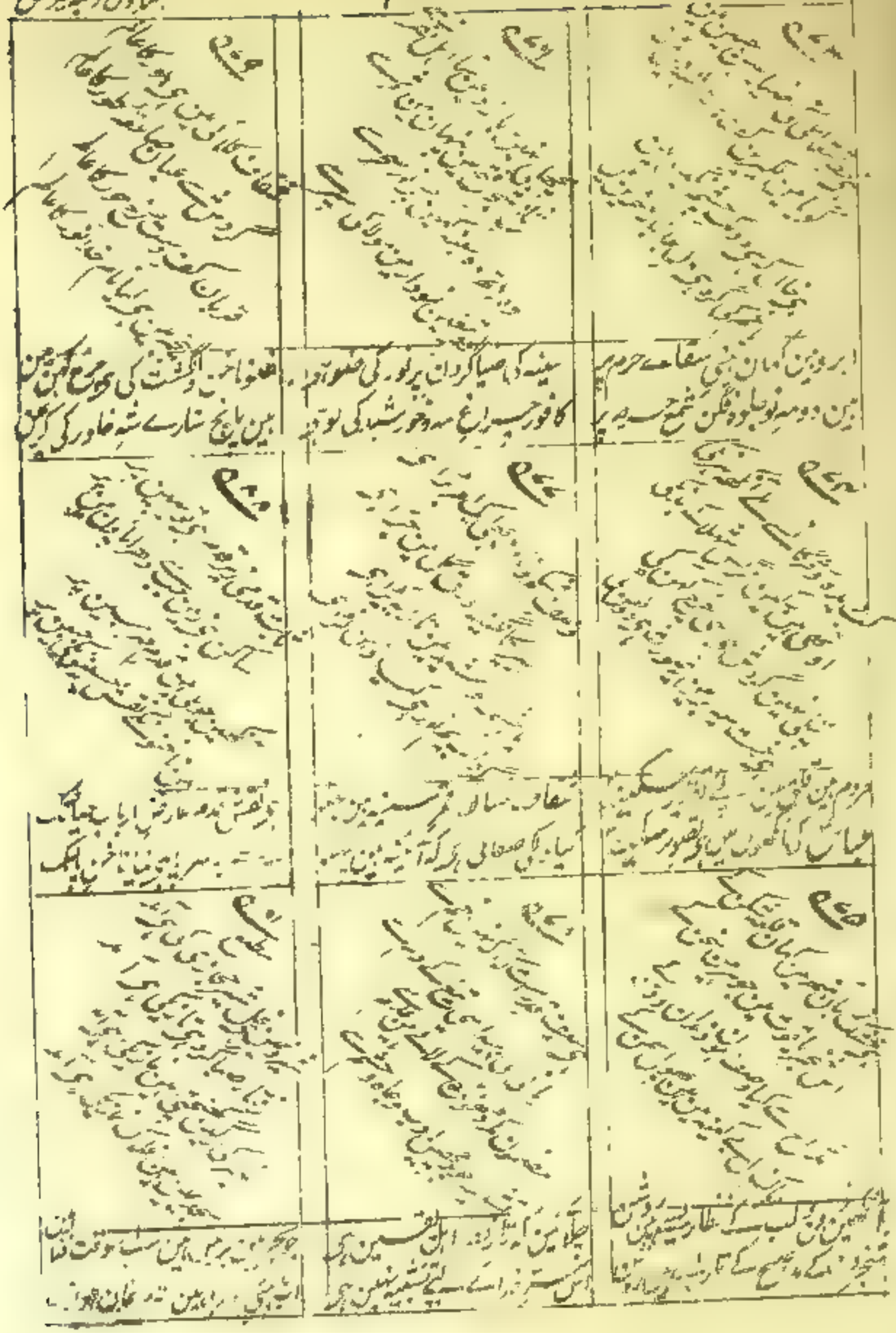

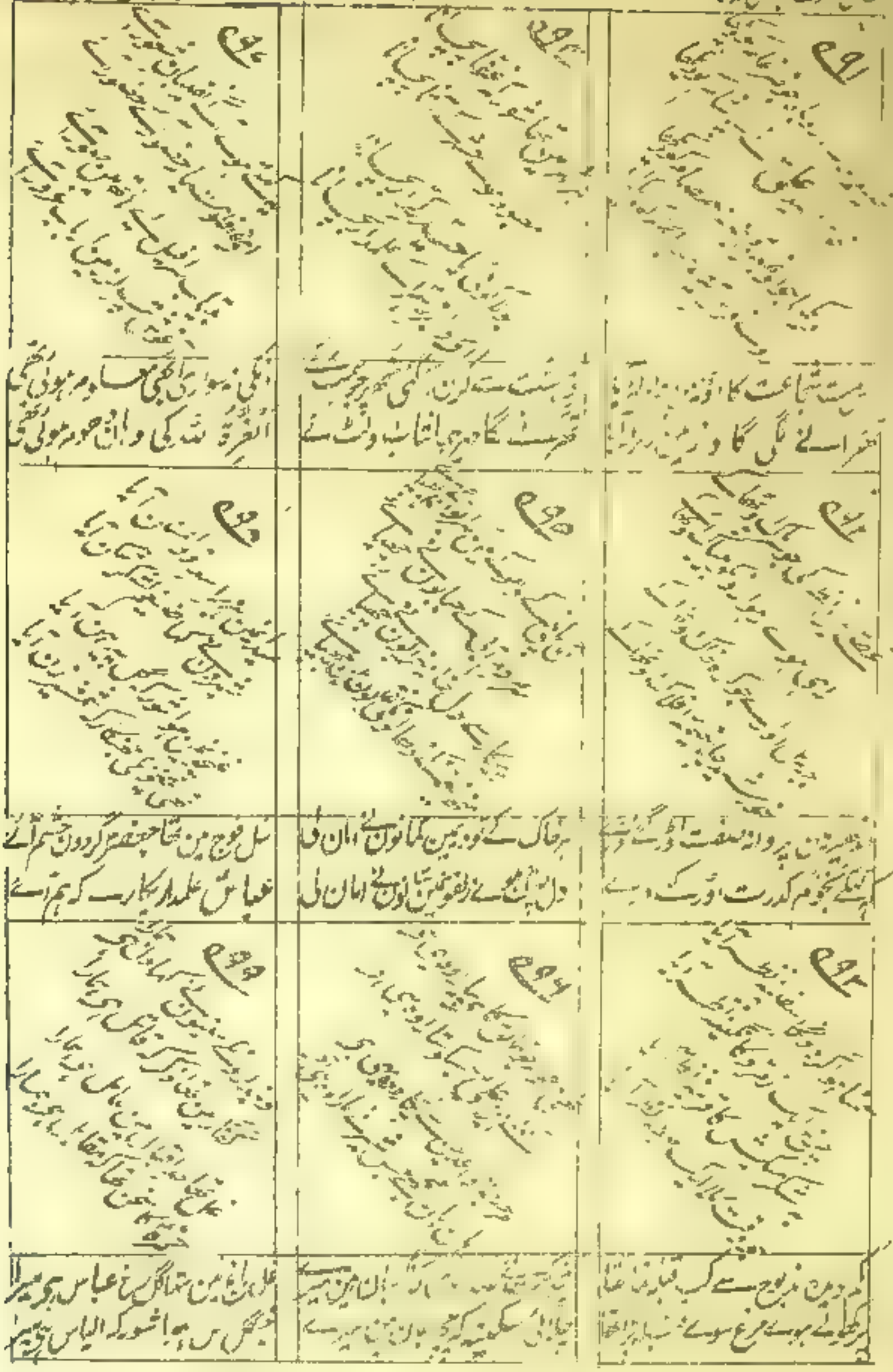

سلطان وفا بولے کہ عاری ہی ہمارا	دریاست کہ ہر طغیان ہی ہمارا	باجے عزتی قوم ہین نسبت نہ اسے
ٹھہا تجدد ہین شو نمازی ہی ہمارا	تھی ہر ہر ہوئین دھوم سلطان ہی ہمارا	جہانی تھی گھٹا رعد گرجت اسرا اسے
بھیروان سے کہا رنگ ہوا مانند ہمارا	گھٹا ہے فرسے باغ مین بھیروان سے اوٹھائے	بھیرالی ہوئی قوم و فا مجھوم رہی تھی
تاروں کی صدا آئی کہ ہی چاند ہمارا	سر جانب افلاک بگولون نے اوٹھائے	تھی وہ چپ لب نہر کہ انجھوم رہی تھی
یعقوب یہ بولے کہ کنعان ہی ہمارا	ہر گوشہ جہگا ہے ہی واہ کی آواز	اسلک ہی تم دانظر ری جو تن
داؤد پکارے کہ سلیمان ہی ہمارا	وہی کوہ سے النصر من اللہ کی آواز	انجو بال کھڑے ہیگئے ہین ہر کے تن

۱۱۱

بچان کر دختر کوالیاس سے ملکے
تبسم کا سرکاٹ لو عباس سے ملکے

۱۱۲

پانی کا جو اقرار کیا لطف خدا کے
چہرہ پہ ذرا دیکھ تو کیا رنگ ہوا ہے

۱۱۳

قمری کی طرح چلئے تجھے گرد پھریں دن
شمشاد یداللہ کے قدم سرو پہ گردن

۱۱۴

دم بھر تو سرافراز مجھے کیجئے کہدے
سو مشکلیں جو ایسی ہوں تو سہل ہے آگے

۱۱۵

آباد ہے شبیر کے دربار کو دیکھا
جب فصل خزاں آئی تو گلزار کو دیکھا

۱۱۶

جانباز ہے کیا بات کہ تو دوڑ کے آنا
ہے انس تو شہباز وفا شوق سے آنا

۱۱۷

آئے جو ادھر آپ کسی کام میں آئے
غازی نے کہا شیر نہیں دام میں آتے

۱۱۸

بچھ ال سے دون مجھ سب مکھیں نہیں ہوتا
گردون نہ زخورشید سے زرین نہیں ہوتا

۱۱۸

۱۲۱

۱۲۴

فرزند دلبند ہے

غربت سے نہیں آتے

مخاطبون جبین سجدہ ہمین غازہ کیون ہمارے

۱۱۹

۱۲۲

۱۲۵

یہ تاج و تخت یہ زرین سریر ملک ہے

ہم سوے خدا ایسی کبھی راہ مین نہین آتے

مرغوب بہی کہانے مین تمانا ساتھ ہمارا

۱۲۶

۱۲۹

والا سبہی ہے یہی عالی نسبی ہے

بلبل کو چمن جانے قفس دین وہ ہمین ہان

ہم مہر و دو عالم سحر حلم محمد

والله کہا ہمکو در عسلم محمد

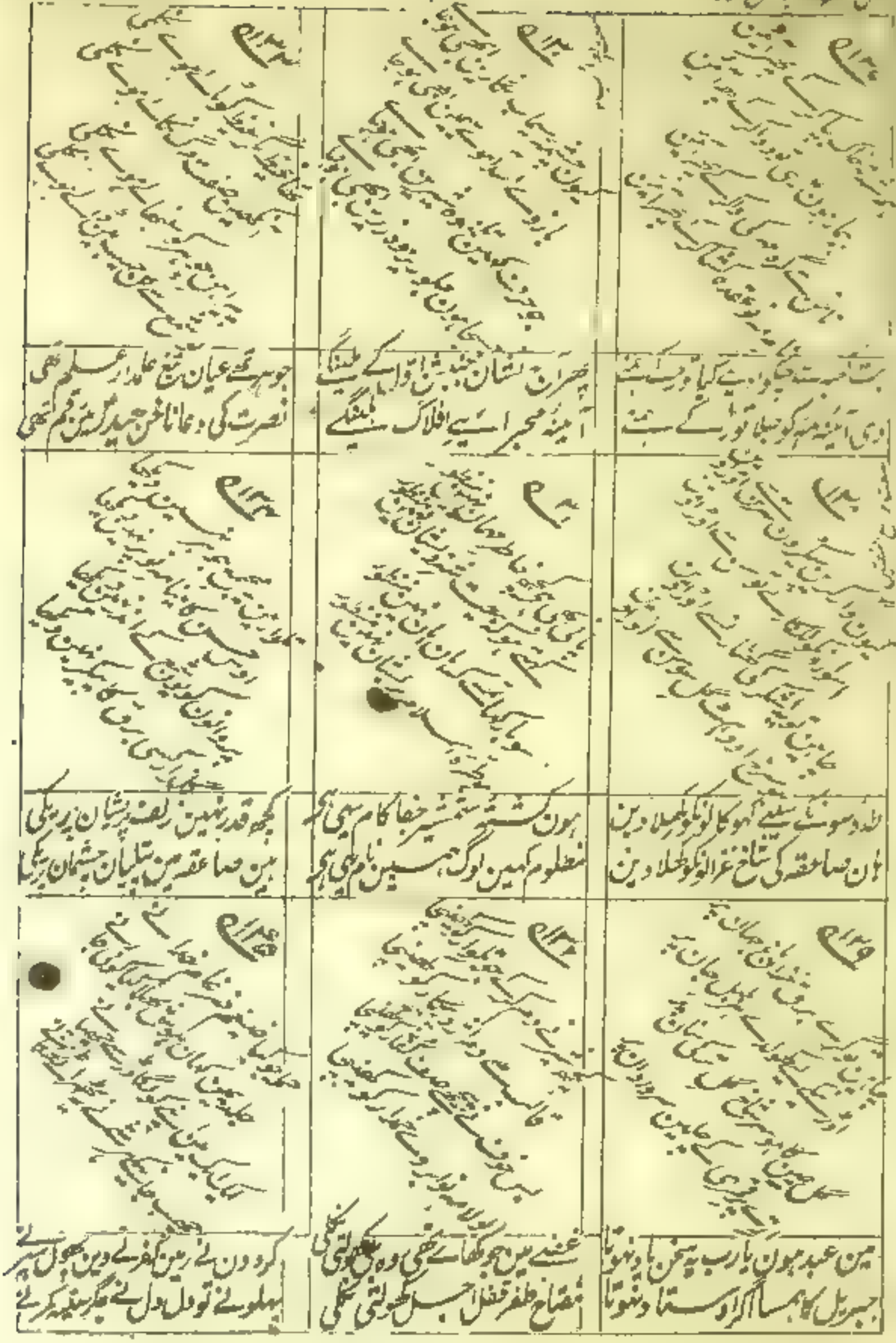

بت آئینہ سینہ جنکا وہ ہے کیا تو رت ہے
وہی آئینہ مہ کو جلا تو رکے ہے

پھر آن لشکان جنید شاہ کے ہیں
آئینہ مجرا سے افلاک سے ملینگے

جو ہر تھے عیان تیغ علمدار علم تھی
نصرت کی دعا ناخن جیدر میں قلم تھی

لڑ دسو نکے لیئے گھوکا لونکو کھلا دین
ان صاعقہ کی تاخ غزالونکو کھلا دین

ہون کشتہ ستمگر خفا کام یہی ہے
مظلوم کہین لوگ حسین نام یہی ہے

کچھ قدر نہین زلف پریشان پر رہی کی
ہین صاعقہ مین پتلیان چشمان پر رہی کی

جبریل کا ہمسا اگر اوستا دہوتا
مین عبد ہون یارب پہ سخن یاد ہوتا

غصے مین جو بھائے تھی وہ بھی بولتی نکلی
مضراب ظفر قفل جسل کھولتی نکلی

گردون نے زمین کھنے دین پھول سپر نے
پہلو نے تو دل دل نے جگر سینہ کمر نے

۱۳۶

غش ریبت غیظ تن شمشیر سے تجنے
قشقۂ شفق تیغ زن تیز سے تجنے

۱۳۷

تھا ماہ جو تنہا وہ ہما اوج ہوا پر
چلّائی ہوا واہ اوڑا فوج دعا پر

۱۳۸

عادل ہے یہ شمشیر کہ ہے جوشن اسلام
لاریب ہے شاخ شجر گلشن اسلام

۱۳۹

اللہ ری صفائی کہ لہو تک نہ بھر اتھا
یہ کاٹ نکلی بھی تو سر پر ہی دھرا تھا

۱۴۰

مانند براق اوج کے جو نہان تھا آیا
بالوں کی سرخ کا سامان تھا آیا

۱۴۱

آئے جو ہوئے دم صمصام کے جھونکے
نیند آگئی دل بن نے لیے آرام کے جھونکے

۱۴۲

گھوڑے نے کہا کیونکر کہ ہو رد نکلوں
بولی وہ فنا بولیں جو ہر کر کے نکلوں

۱۴۳

ہموار سے برخ و مہ و طاؤس گلستان
خم گشتہ و کاہیدہ و مجبوس گلستان

۱۴۴

دم سینہ میں کشتی کا رکا اور جدا تھی
دو ہو کے وہ دو سمت جھکا اور جدا تھی

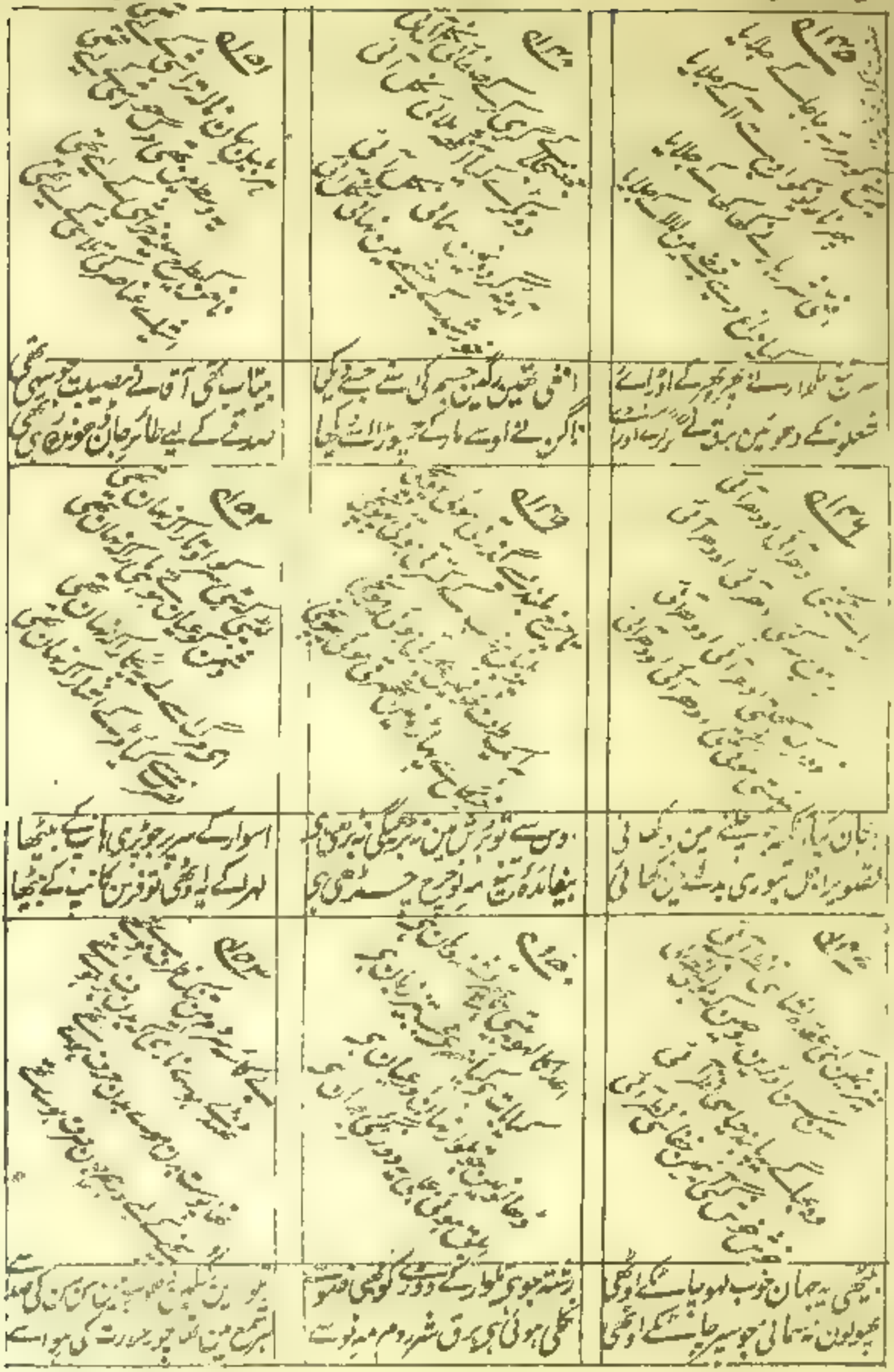

۱۷۲

دی ہیں کیسی یہ صدا بیٹھ رہی ہے
دنیا سے یہ بانی بھی اٹھ رہی ہے
دنیا سے سعادت کی ہوا اٹھ رہی ہے

یا سبطِ رسولِ الثقلین آیئے جلدی
فردوس ہے سر راہ حسینؑ آیئے جلدی

۱۷۳

حضرت نے یہ سن کر ابن علی کو بلایا
اکبر جو حسینؑ کے تھے نانا کو بلایا

مہلت کو سیدِ دو سرا کے فدا کیونکر نہ ہوتا
ہاں بھائی کا سر کاٹ کے بھائی کو نہ دیتا

۱۷۴

دیکھا جو کسی نے شہِ والا کے پسر کو
تعریف کیے شبیرؑ نے غازی سے پسر کے

تاثیر کیا پیار نمازی سے لپٹ کے

۱۷۵

دوڑی ہوئی ڈیوڑھی میں بھی آئی سکینہ
سینہ پہ کیا ہاتھ نہ چھاتی پہ لگائی سکینہ

۱۷۶

بندا کھلیں کیسے خضر نے الیاس کو پایا
غش میں شہِ مظلوم نے عباس کو پایا

عباس شہنشاہ نجابت کے تصدق
اس پیار کے اس بندہ نوازی کے تصدق

۱۷۷

تکیوں تو ٹھنڈا ہوتے ہوتے آنسو نکلے بابا
سر نہ گئے مجھے دیکھ کے شرمائے نکلے بابا

۱۷۸

تڑپے جو علمدار سنبھالا شہ دیں نے
تھپکا کے پھر سینہ سے لگا لا شہ دیں نے

خواہش کی قدر ویسے بھی زہرا نے جھولی
صدقہ تری کے ہاتھ سے تو اور پھیلائی

۱۷۹

جاتے تھے جو عباسؑ تو بچوں نے پکارا
ہم کو بھی لیتے جائیے اے عم بزرگوار

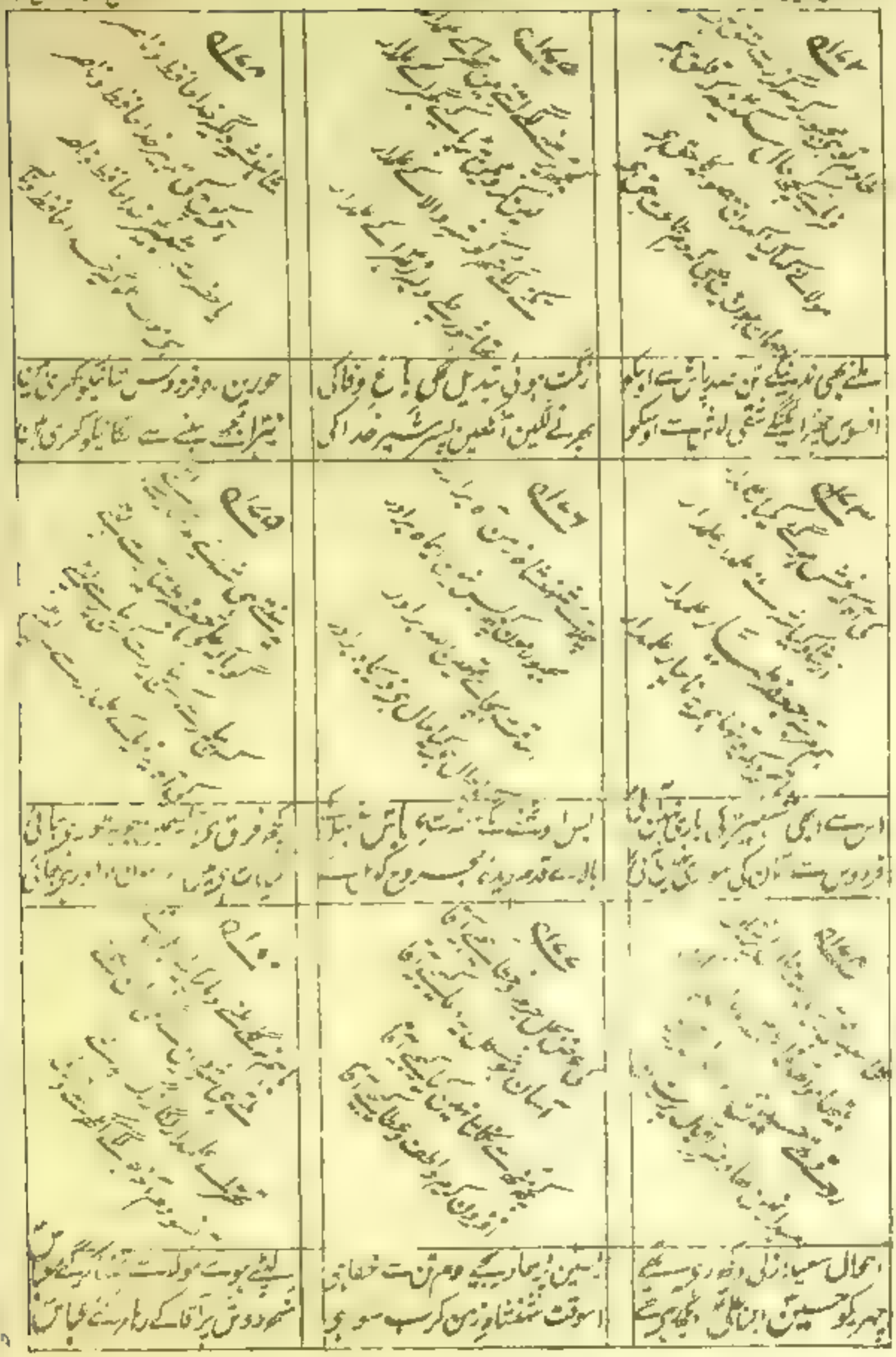

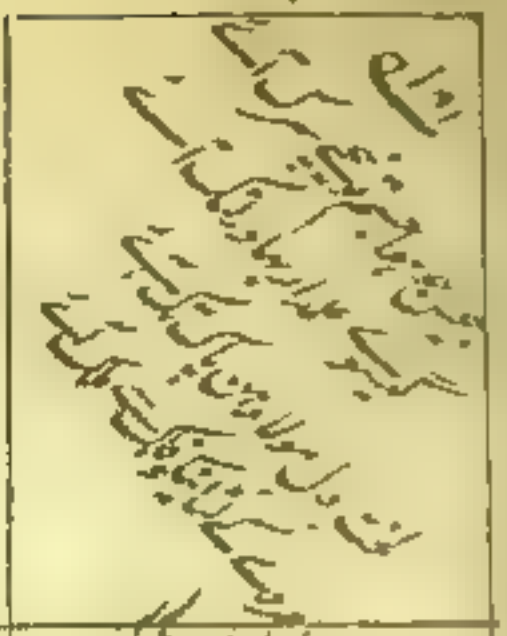	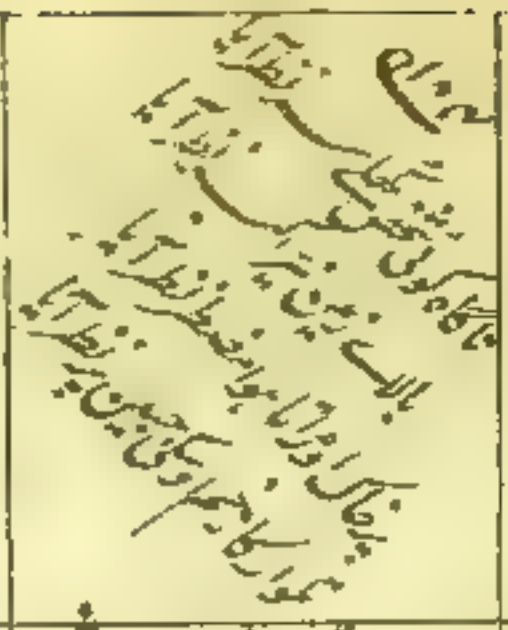	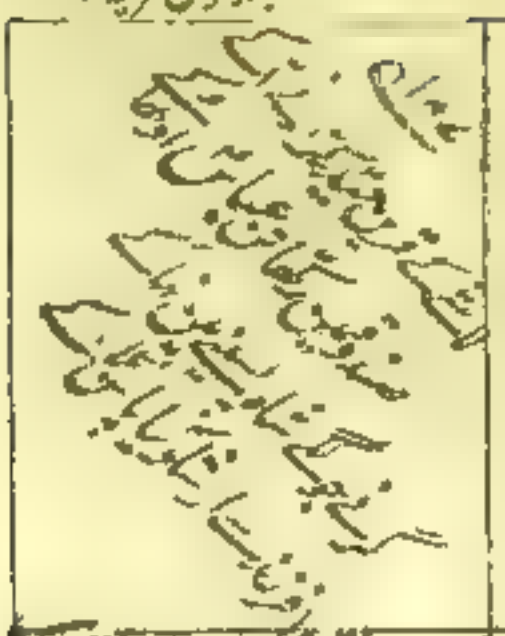
مایوس ہوے چار طرف دیکھنے لگے مولا فرمانے لگے ہوے بجف دیکھنے لگے مولا	مانوس جو تھے اوس شہ جمہور سے شبیرؑ اوٹھکے پے تسلیم جھکے دور سے شبیرؑ	کیوں روتے ہو تمکو بھی لیے جاتے ہیں بیاسے کٹواؤ گے کو ہم بھی آتے ہیں بیاسے
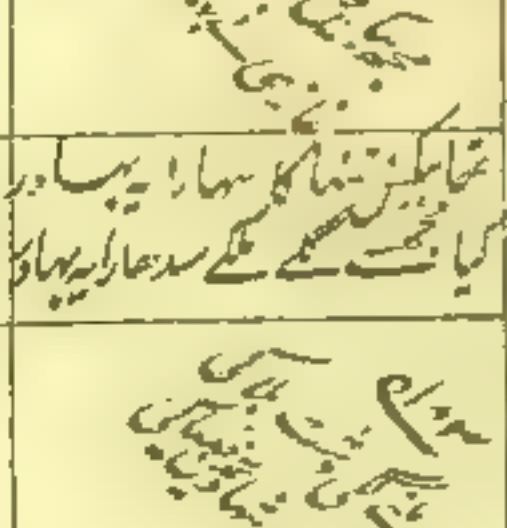	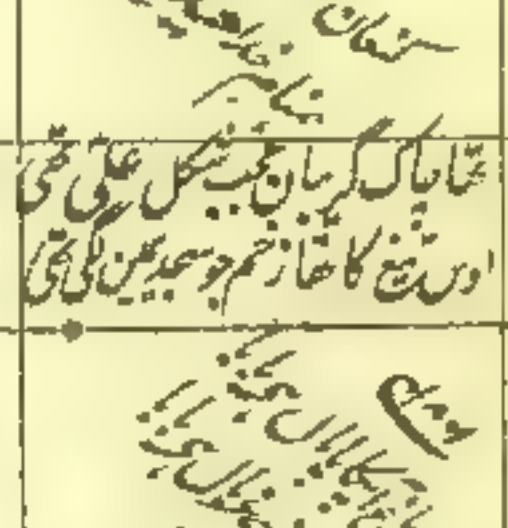	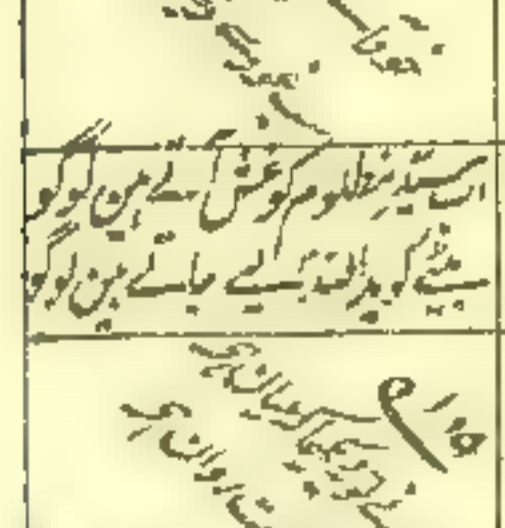
تنہا بیکس تنہا کا سہارا یہ بہادر کیا تجھ سے گلے ملکے سدھارا یہ بہادر	تنہا چاک گریبان تھے بیکس علی تھی اوس تیغ کا تھا زخم جو سجدہ میں لگی تھی	اب سید مظلوم کو غش آتے ہیں لوگو بیٹے کو بدا لنہ لیے جاتے ہیں لوگو
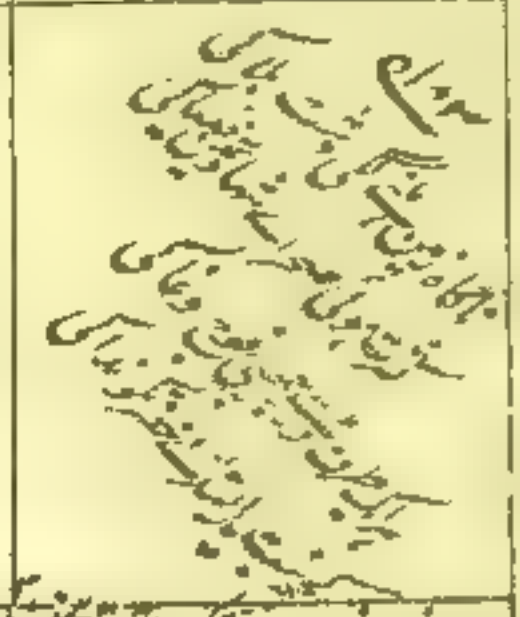	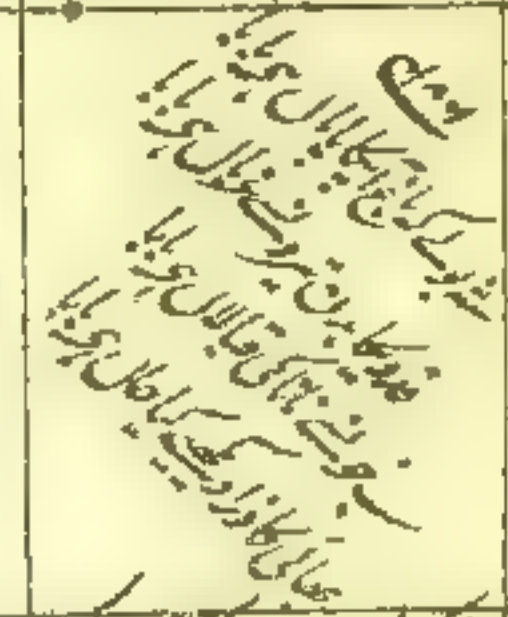	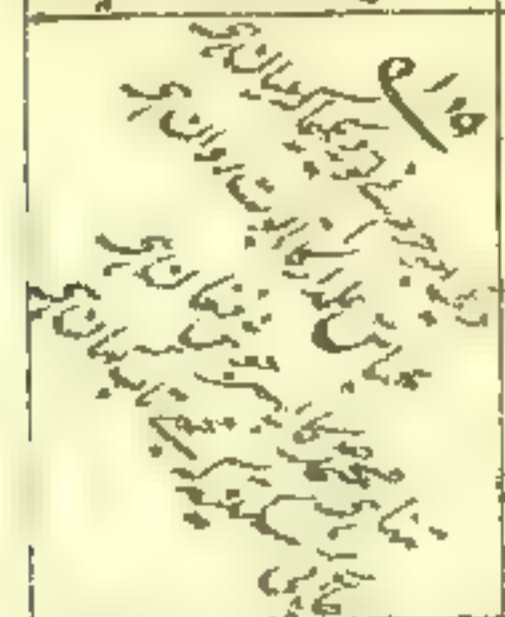
وہی شہ نے صدا حقکے دی آتے ہیں زینب ڈیوڑھی سے بہو جلد چلی آتے ہیں زینب	انکے لیے رو رو کے مچلتی ہے سکینہ میلاتی ہے فضہ کو نکلتی ہے سکینہ	پوتی کی بلائیں لیے پھرا ہے دادا سقاے سکینہ کو نہ لیجاہیے دادا

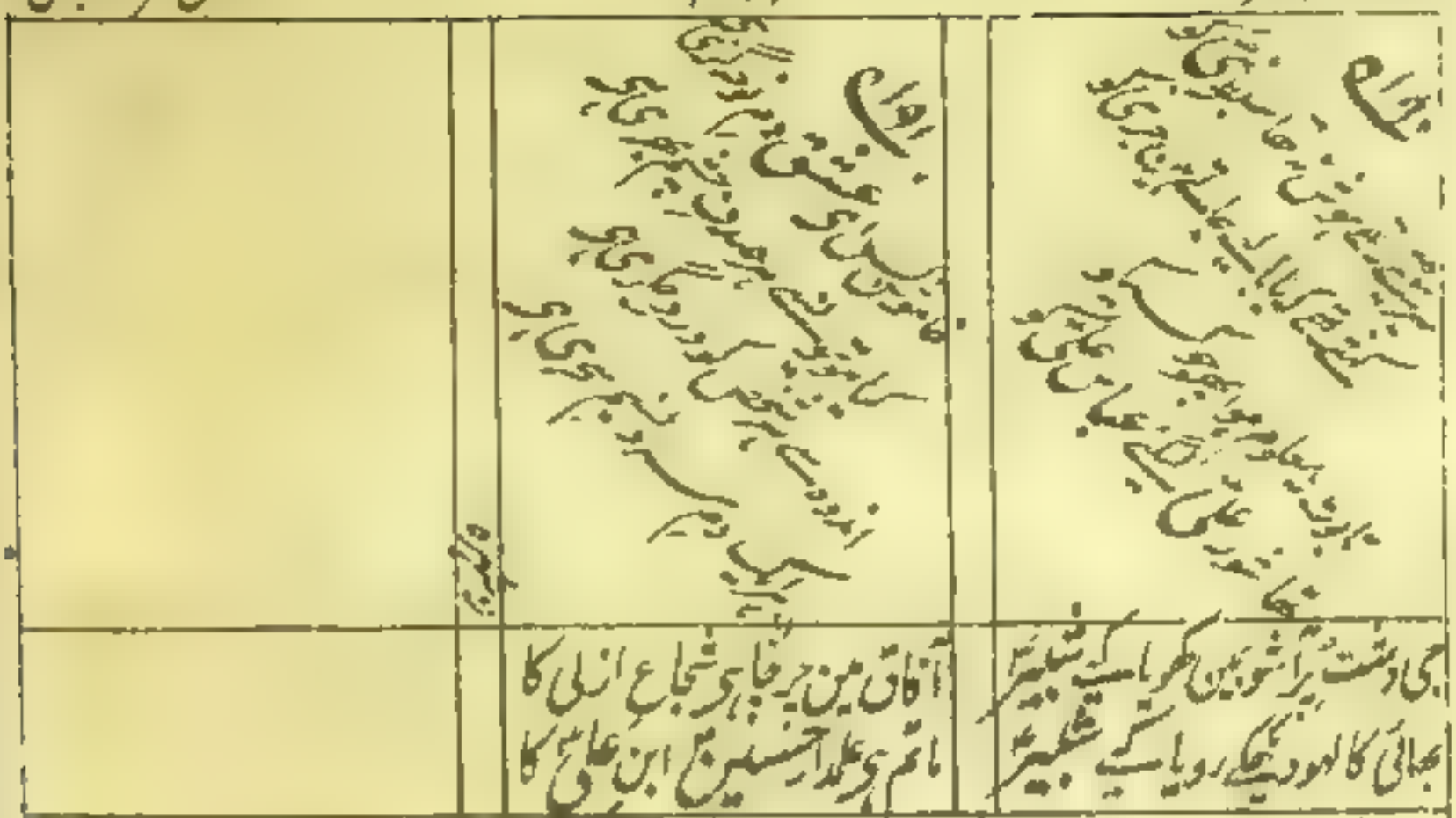

۴
تو کوثر کا ملاح جلوہ گری ہی
رگ رگ مین مے الفت شبیر بھری ہی

۵
دہشت ہی دلیرون کو سعید ازلی کی
چلاتے مین فریاد ہی عباس علی کی

۶
محو اُنکے تصور مین رہا کرتے مین غازی
یا حضرت عباس کہا کرتے مین غازی

۴
دست سحر و شام شہ دین ہین
عباس علی خاتم جرات کے نگین ہین

۵
آزاد کیا سرو کو آزاد سمجھ کے
ہوتی ہین فدا قمریان شمشاد سمجھ کے

۶
ہی قامت و چشم شہ ابرار سے مطلب
کیا سرو سے کیا نرگس بیمار سے مطلب

۴
اس گل کا جوان خلق مین حقا نہین دیکھا
ایسا تو بہشتی کوئی سقا نہین دیکھا

۵
نوروز سے عیان ہی سحر و شام علی کا
روشن اسی مہتاب سے ہی نام علی کا

۶
تھا دیکھنا منظور اگر شام و سحر ہو
ایک آئینہ خورشید ہو اور ایک قمر ہو

۱۵

ہر چند کہ یہ بھی اسد حق کے خلف ہیں
پر شاہ کی نعلین اوٹھانا نہیں زیبا

۱۶

روشن کل جو پسر شہید کی تابوت حسین کی
گل ہو گئیں سب معین دیار شہر دین کی

۱۷

دلجا سر دلدار کے جو شہ مہر حشم سے
تسلیم کی جھک سے وہیں نیچے سے علم لے

۱۸

صدقے ہوئے کیا آپ کو ارشاد کیا ہے
بابا نے تو حضرت کی غلامی میں دیا ہے

۱۹

خیمہ میں تو رہتا جگر ریش حسین
سر فاطمہ جنگل پر ہا و دشت ہی نہیں

۲۰

شبیر اسد فقدت کبرا سے نہ لڑنا
ہاں تیر برین دور سے پاس آ کے نہ لڑنا

۲۱

کی شوکت خورشید عیاں جلوہ گری سے
پر کھولدیے صبح نے ثابت کی پری سے

۲۲

یوں ہووے مہ فاطمہ کا جامہ ہوا قبا
رنگ گل خورشید فلک ماند ہوا قبا

۲۳

جنگاہ میں فرزند محمد کی ہی آمد
مظلوم کی دلبند محمد کی ہی آمد

۲۱

بدلی گئی نہ تیوری مہ خشمگیں پہ بل
تھی تیر و تن کی بوچھار ید اللہ کے گن پہ

۲۲

دنیا کی طرف سے تو وہ خوش آپ نہیں ہے
جو کچھ ہو وہ تم دو ہی یہاں باپ نہیں ہے

۲۳

تھی بکنا کہ ہمیں پہلے مرینگے
سر کو ہمیں پہلے تہ شمشیر کریں گے

۲۴

کیا جانے کیا رنج ہے جی کھونے میں عباس
سر جھکئے دیکھو تو کھڑے روتے ہیں عباس

۲۵

فرماتے گر غور تو کچھ بس نہیں چلتا
رونے کے سوا اور تو کچھ بس نہیں چلتا

۲۶

ہم کھولکے رکھدینگے سلاح آج کمر سے
تلوار سے ہی کام مطلب ہی سپر سے

۲۷

کیا بات ہے بھائی نے خفا تم کو کیا ہے
میں بھی تو سنوں کچھ سبب اندوہ کا کیا ہے

۲۸

ہے عرض یہ کچھ عجب افسانہ ہمارا
بستی ہے عدو یار ہے ویرانہ ہمارا

۲۹

سنیے کا کسی شخص نے لاشہ نہ اوٹھایا

۴۰

ہاتھ ٹوٹے تن عباس سے نہ گئے ہوئے دیکھا
دیکھا وہ بھی نہ تو نے بنتے ہوئے دیکھا

۴۱

ہمکا تو یہ مطلب ہی گذر جائے دو ہمکو
ہم کتے ہین ٹھہرو ابھی مر جائے دو ہمکو

۴۲

دل غرق جو تھا پیاس سے دریا مین عرق کے
بالی سے گہر ملکے قطرو نہین عرق کے

۴۳

ہاتھ اس جل مین نہ کبھی جنبش و فانی
ہائے ہدف تیر قدر نہ خطا کی

۴۴

گرتا ہی جدا روح کوئی ساتھ سے اپنے
بانو بھی کوئی توڑتا ہی ہاتھ سے اپنے

۴۵

جونکو تو ذرا حضرت عباس کے گھر مین
سینے سے لپٹ جاو چچا جان کے گھر مین

۴۶

بھاگا کیے یون وقت پہ آرام تج
آئی جو شب قدر سر شام سے سوے

۴۷

ناچار مین دل سے سنبھالا نہین جاتا
خود اپنے کلیجے کو نکالا نہین جاتا

۴۸

فریاد چچا جان ہمین پیاس نے مارا

۴۴

یہ پھول دیکھ سنہرہ جو بالائے سبزہ چمن
کیا خوب شب قدر ہے کیا خوب بدر ہے چمن

گرداب جو ہر طرف درخشاں نظر آیا
آئینہ دریا میں چراغاں نظر آیا

۴۵

۴۶

خورشید ہے کہ فازہ خضر کی لڑائی
مشکل ہے ذرا شیر سے دریا کی لڑائی

۴۷

چالاک یہ ہے اسپ کہ ہمسا سا نہ ہووے
سن سے جو نکلے ہے سو اساتھ ہی پہنچے

زلفیں جو بلیں کاہکشاں بنگیں ہوویں
تھا ستور کہ مار دو زبان بنگیں ہوویں

۴۸

۴۹

ہمسا ہوا گرداب سے اغوش کشادہ
طوار دوان کے پرتو سے زر بافت شادہ

۵۰

چمکا ہے فرس کو یہ قہر میں ہو کچا
دریا ہے شبیہ سپہر علی مہر میں ہو کچا

لعل لب نازیکے از سر سے اک ستے
سے بجتے تندن ہیر من یاقوت سے اک ستے

۵۱

۵۲

بالی کی جو چادر تھی وہ چادر ہوئی غم کی
دریا میں کملی چاندنی ذکوسیہ نو کی

۵۳

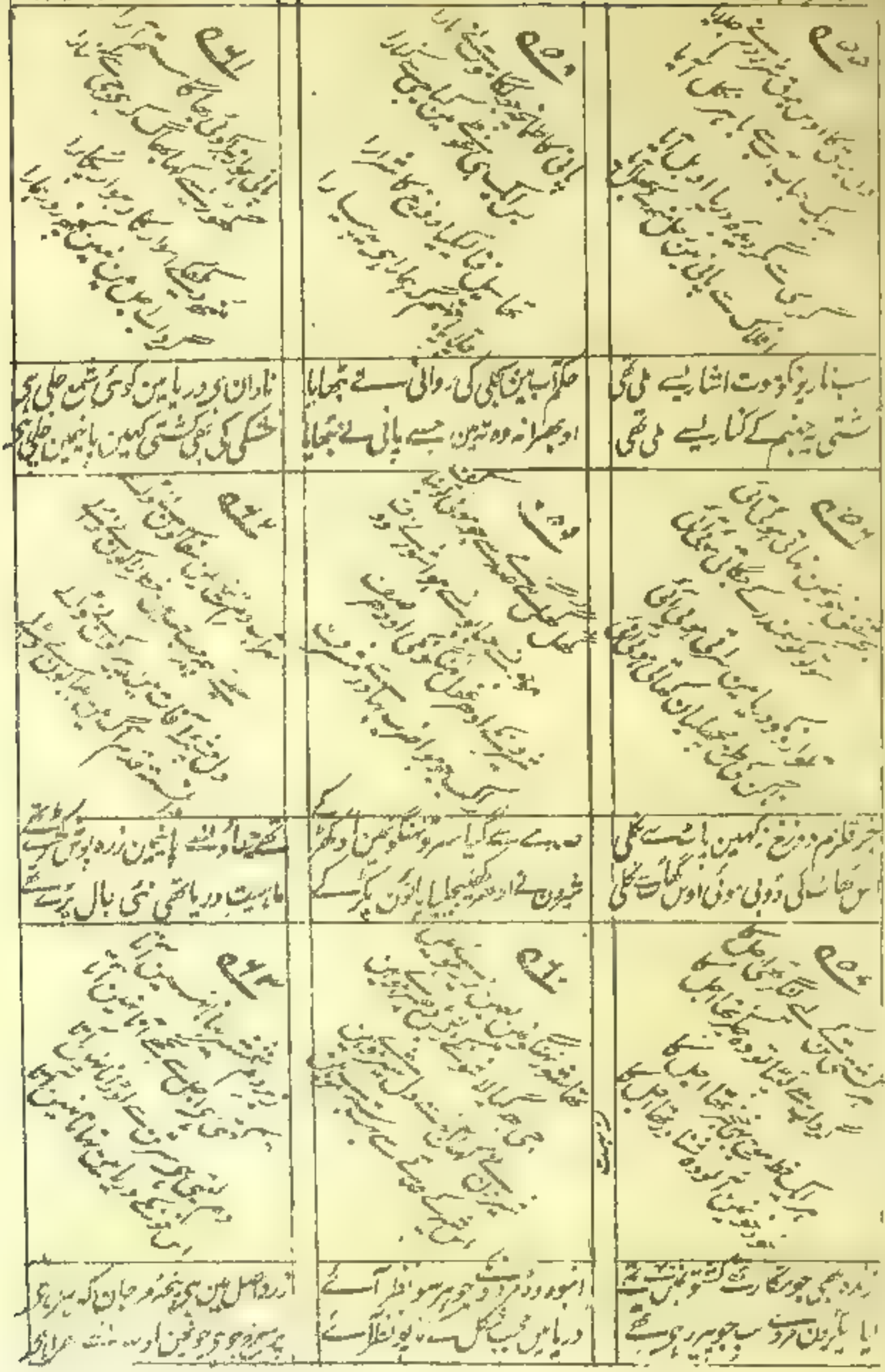

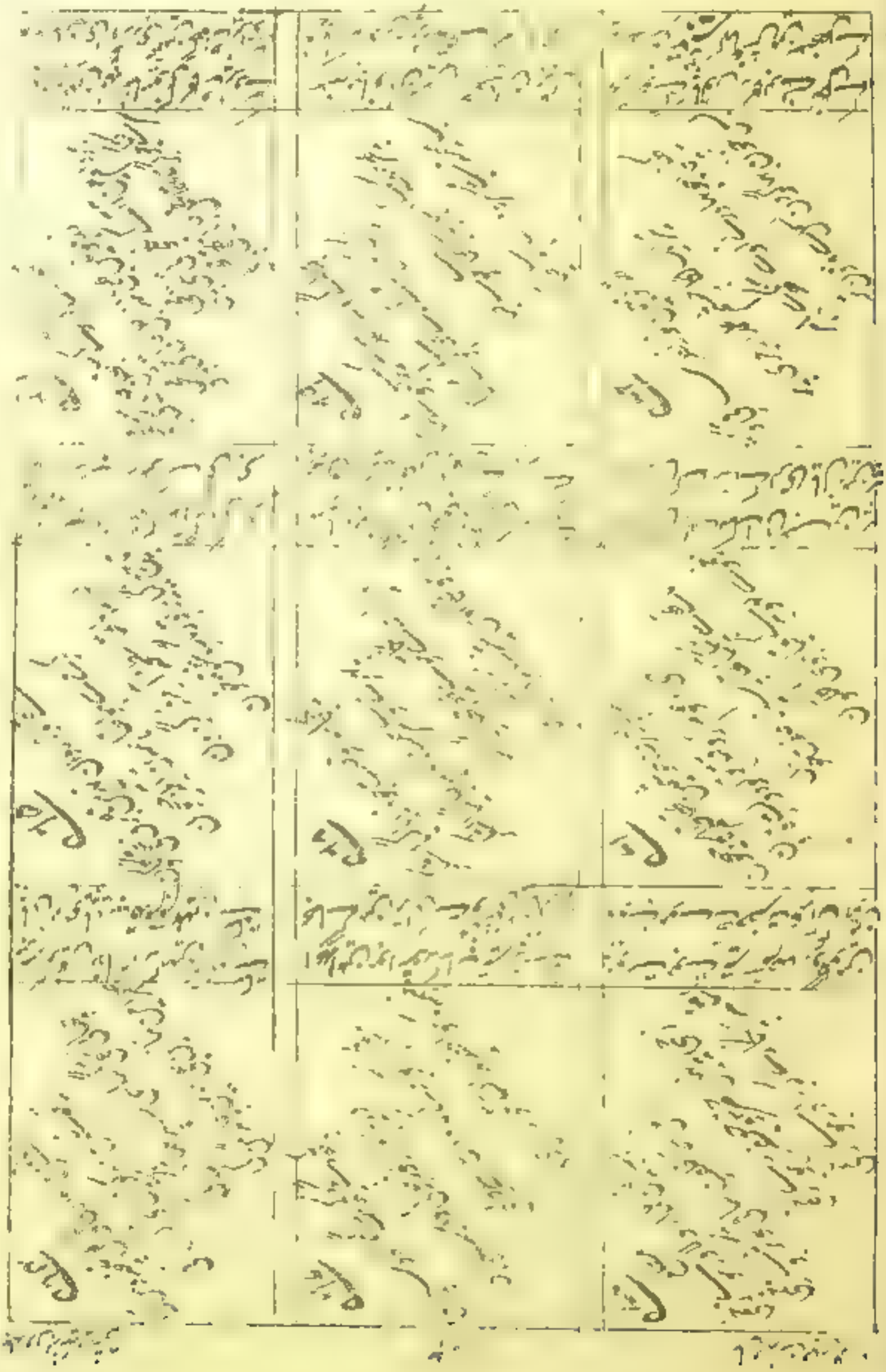

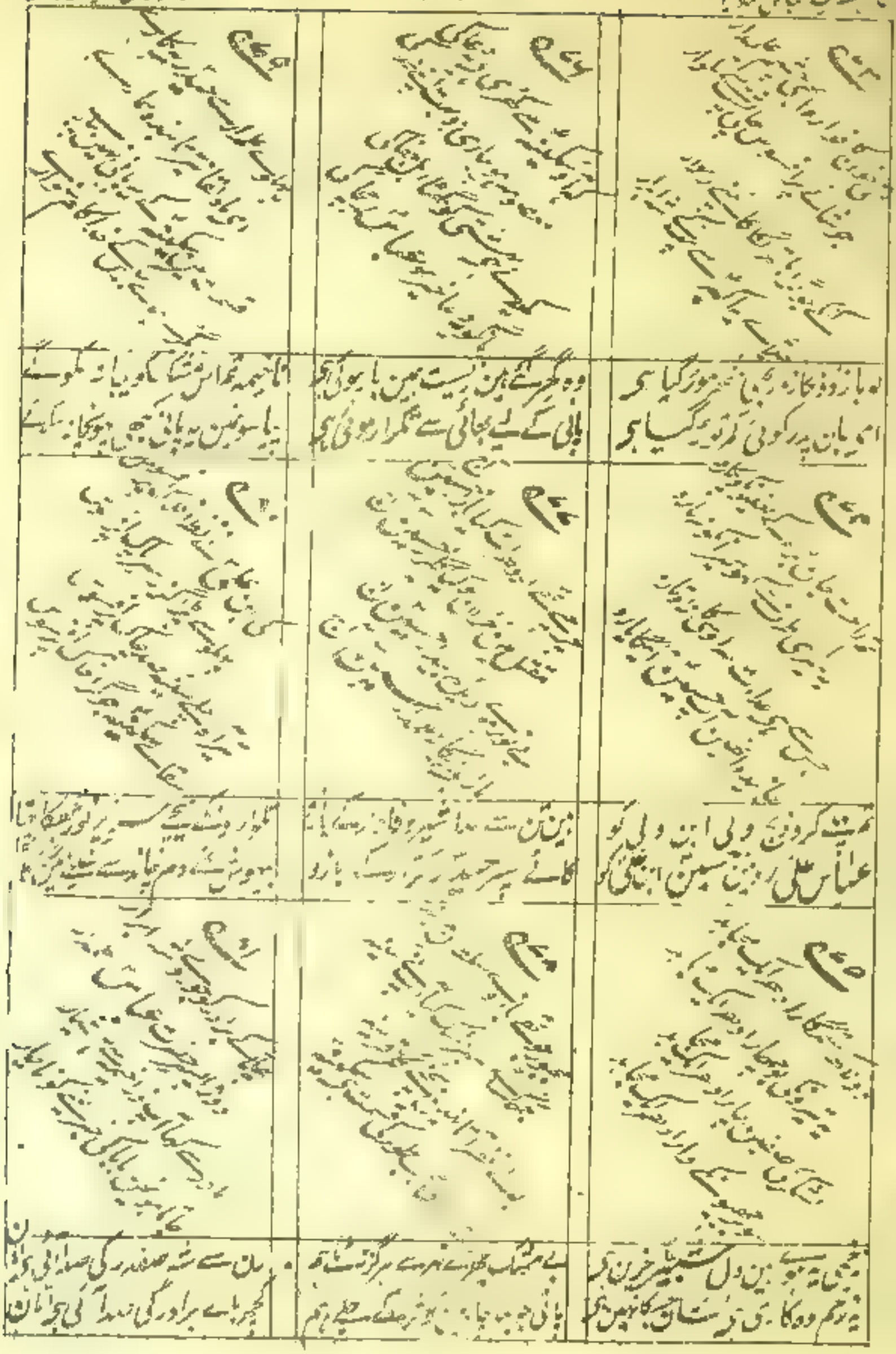

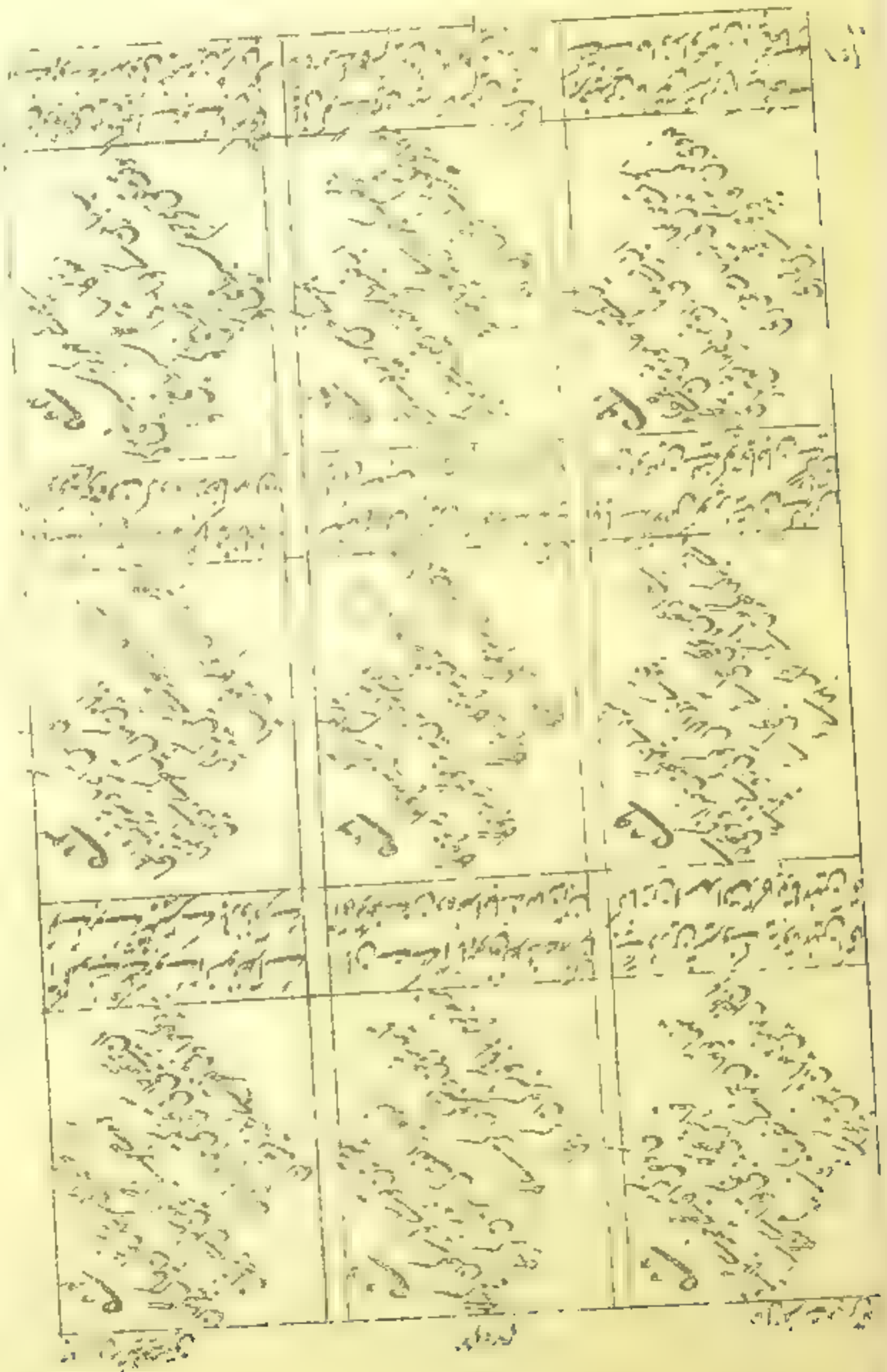

۹۱

سر کٹا کر بھی علمدار نہ ہونا
اپنے بھائی سے جدا دل سے نکالا ہونا

۹۲

دل جینے سے ناموس پہ مرنے کا بنیگا
آن تک کو ید م میں سے بٹا کر کہنیگا

۹۳

خصمت کی بڑی فکر تھی حضرت کے تئیں تھا
کیوں صاحبو ایسا بھی صاحب کو بتاں تھا

۹۴

ہر چند حسین اپنے کو سمجھاتا ہی بیٹھا
دل بھائی کی جانب کو کھنچا جاتا ہی بیٹھا

۹۵

بالائے محاذ گھر فلک پر ہوں
تارے فلک حسن کے ترے ہالے ہوں

۹۶

سر نہ نیچے گا روکے نہ کوئی ہاتھ ہمارے
ماتم کریں سب خویش و رفیقان ساتھ ہمارے

۹۷

کچھ حال سکینہ کا سنو ہوش میں آئی
جاتی ہے زمین بھائی کی آغوش میں آئی

۹۸

مُنھ زرد ہوا نزع میں دیکھا لقا کا
تھا خواب بھی مٹی بھی پسینا بھی قضا کا

۹۹

تحقیق تو کر لو ابھی کیوں خاک بسر ہو
ای بیسود یکھو نہ سکینہ کو خبر ہو

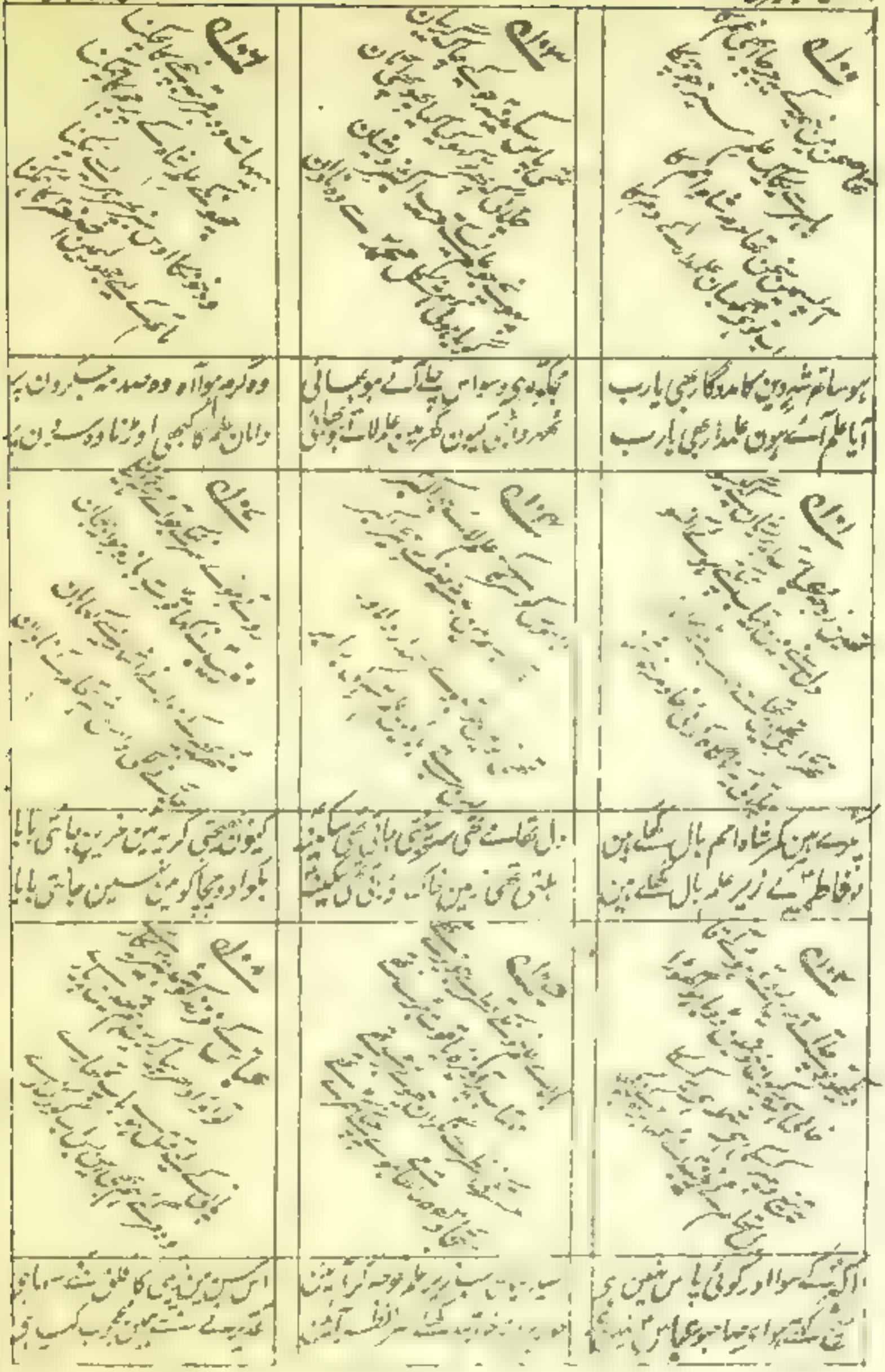

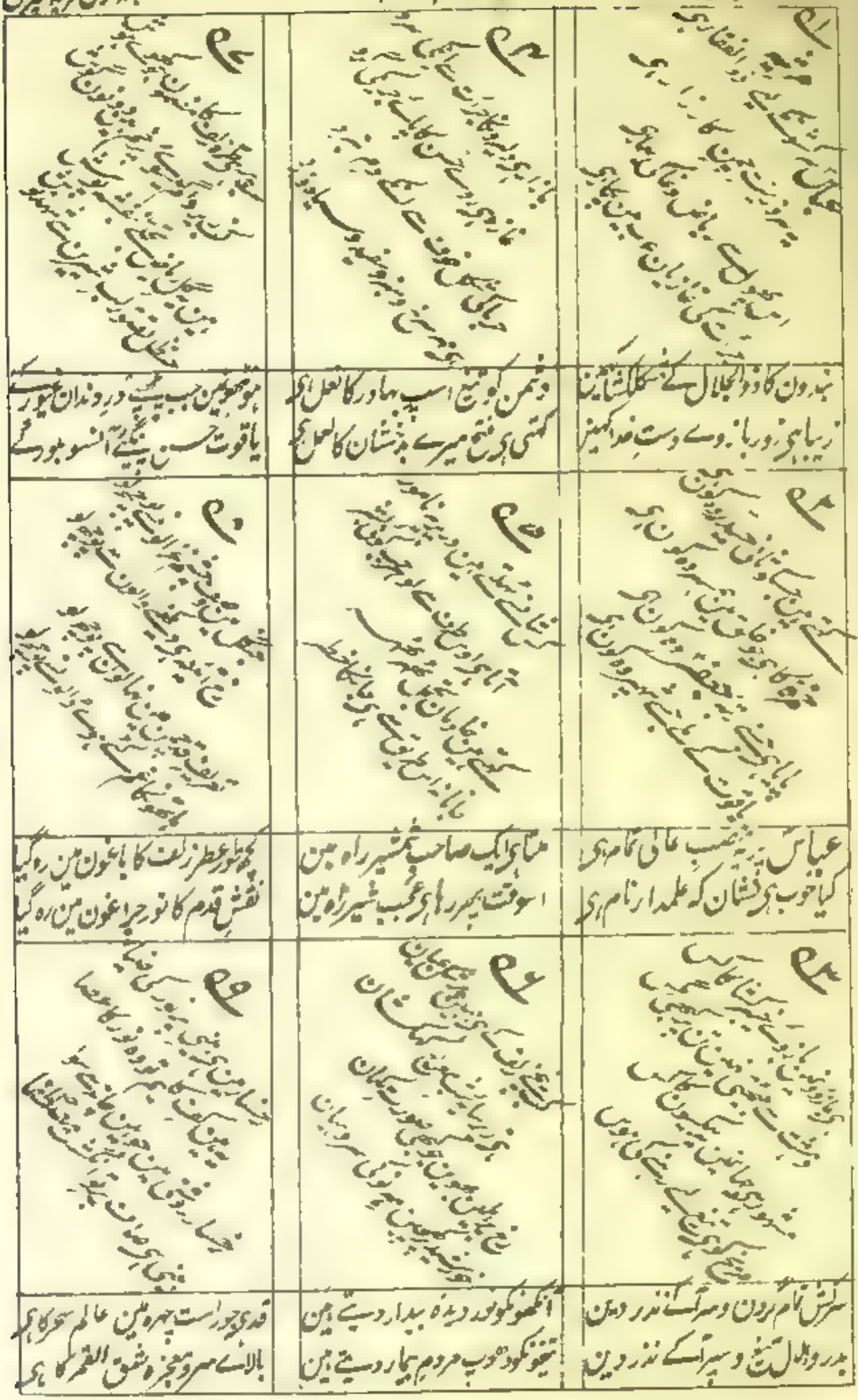

۱۱

کھویا گیا مگر کوئی ناخن ترا شیں
ہر ماہ جو ہلال فلک ہی تلاش ہیں

۱۲

رکھتے تھے کل دین خلعت بوتراب
رکھے ہوئے تھے پیار سے منہ کو رکاب پر

۱۳

ہر دم نظر ہی فاطمہ کے نور عین پر
سر کو جھکائے دیتے ہیں پائے حسین پر

۱۴

چاہو وقت کو روکنا پانی ہی حباب
گردوں کے سامنے پر قانی ہی آفتاب

۱۵

پگڑا ہو ست ہاتھ برے وقت میں بھلا
دنیا ہو کون ساتھ برے وقت میں بھلا

۱۶

جارا نہیں ہی مرہمی خضاب کے لیے
رہنا ہی شیخ فخر علمدار کے لیے

۱۷

جا کا ہے عزو فی خلعت ہو گھٹنے
وہ شب تھی صبح عید کی آنکھوں میں نیند نہ لگی

۱۸

بلدی ہیں سب تمام کے قابل سے انکو
کثرت ہماری وقت کمک عباس مر گیا

۱۹

مضبوط تھا تو کیسے ہلے نہ مر گیا
کثرت ہماری وقت کمک عباس مر گیا

۱۹

۲۲

۲۵

تربت سے کوئی صاحب شمشیر اٹھے ہیں
روباہ سے بھی بھائی کہیں شیر ڈرتے ہیں

کس درجہ لطف عاشق رب کریم ہی
در بحر کی گود میں در یتیم ہی

اسکو نہ سہے پیرے زخم نہ دھونگی فاطمہ
کیون لاش پر غلام کی روئینگی فاطمہ

۲۰

۲۳

۲۶

قاسم کی شکل رحم ہون تن پر کٹے ہوئے
دیکھون تمھارے شانون پہ بازو کٹے ہوئے

روکے کہینگی سب سے یہ کیا ہو گیا
عباس تیرا طالع بیدار سو گیا

بیتاب ہوکے سید مسموم آئے ہیں
مجکو بخدا سے اسکی سفارش کو لائے ہیں

۲۱

۲۴

۲۷

کیا کیا نہ رنج بعد تمھارے سہونگا میں
گر وہ مجھے پھینگا تو کیا کہونگا میں

شہ پر غریب ابن مظاہر فدا ہوا
جب بھی نہ ہوش آئی یہ عباس مر گیا

جاؤ بس اے ولیر تمھارا تو حل گیا
بھائی مگر ہمارا مہیب اجل گیا

۲۱

دیکھا عجیب حال ہے ہیں نوحہ گر حسینؑ
آئے ہیں آپ تھامے ہوئے ہیں کمر حسینؑ

بیعد نامہ زوال و فوامرز ہو گئے
یہ جان کر وہ بھی صفت گرز ہو گئے

کیا ہی دم جدال یہ فوجوں کے سامنے
پر ہیبت ہی کہ کمپ گیا ہی امام سے

۲۲

تنہا وہ شیر بیشۂ ہیجا ہوا جو ہیں
لیکن نہ زور فاتح خیبر دکھا گیا

آیا یہ زلزلہ زمین مہ ہوئی
ہیرن فوج تمام بہ نہ ہو گئی

شہ کا علم جو اوج ہوا پر چمک گیا
یہ جبہ شال میرا عظم چمک گیا

۲۳

ہمتی یہ ہیں درخت سب آسیمہ ہو گئے
خیمے سیہ ہوئے کہ سیارے کھو گئے

جلتی تھی برق نور سے جو فوج نار کی
سورج ہر ایک قد میں تھی نخل چنار کی

چوپائے جھوم جھوم کے بیچھے جو ہٹ گئے
پنجے سے اوڑ کے طائر فضا اچک گئے

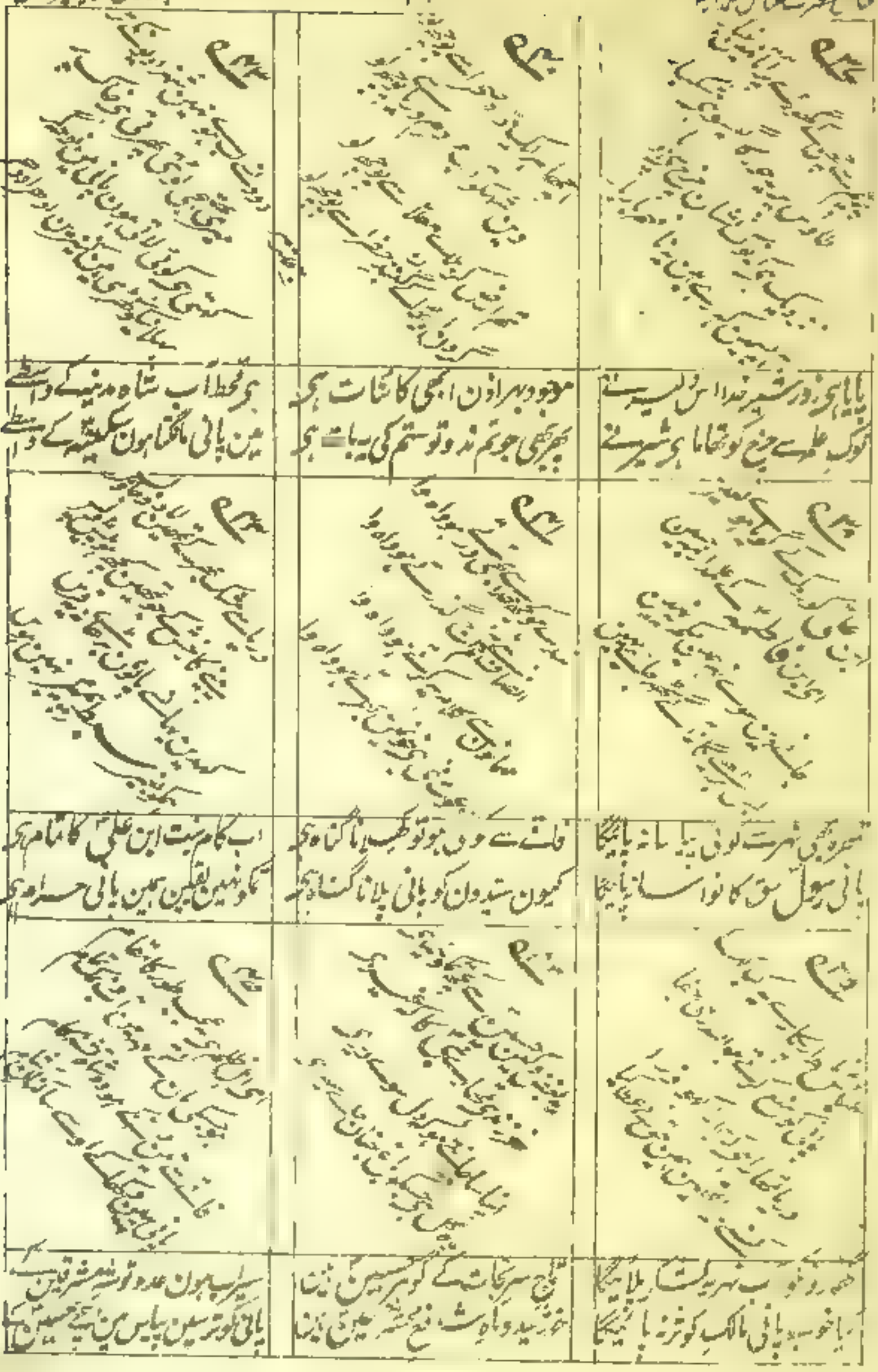

جلو جو گرز چوں سے ان سی خو کا ہی
جو ہو سیاہ شیر سے یہ پیر و تند سے

آیا جلو دشمن دین کو او ھا لیا
بیٹھا ہین براسپ لعین کو دبا لیا

جب نور سے سحر سے فلک آفتاب پا
غازہ و تیر حق اسد ہیبال ہین

بجھنگا فلاسے پر سکو وہ عقاب ہین
آدھا تو تھا خبو ہین آدھا ال ہین

اہ

مانندِ برق آئی سواری نکل گئی
کانٹے ہمالہ کے بھی ہماری نکل گئی

ہے خیال کبھی سوئے دریا کیا نہیں
دیکھو ہمارے گھوڑے نے پانی پیا نہیں

دنیا میں کون عاشقِ رب مجید ہے
تو حق حسین کا ہے کہ حق یزید ہے

تاریک باگ آنکھ اندھیالی ہو آب سے
خود دور رہ کے لیتے ہیں یاد یار کا مزہ

اجرم کی پیاس کا نہ سبب کمال تھا
اس گل کے سوکھ جانے سے سوکھا جمال تھا

کوثر ہی اونکے واسطے یا اسکے واسطے
پیدا کیا خدا نے تجھے کس کے واسطے

تیسرا پیالا نامہ احمد کو دیدیا
پیاسے سخی نے چھین کے دریا کو دیدیا

سسکے جو لب پہ آہ رسا چین تک گئی
منھ دھونے برس گد سا بجلی چمک گئی

سیدانیوں کو شکل دکھانے نہیں جسے
لکھیں میں جیا کی وجہ سے جانے نہیں جسے

۱۰

عباس بولو ورنہ سکینہ تمام ہے
لاشے نے دی صدا کہ حسیا کا مقام ہے

۱۱

بیٹا لاؤ باپ کو صفدر کی لاش سے
رو لینے دو لپٹ کے برادر کی لاش سے

۱۲

عباس نامدار جدھر سے گذر گئے
بابا تڑپ رہے ہیں چچا جان مر گئے

اعدا کو قصد جنگ ہے اور بے نظیر	طیار ہی موت سپہ اہل جہر کو	دل سنکے ڈر سے خون ہوا ہے زمین
کہتا ہوا اب بڑھے گی جناب امیر ؑ ست	بجلی عدم کی راہ بتاتی ہی ابر کو	یا قوت بن گئی ہی زمین اللہ
بولا ہم ہی شیر فاتح بدر و حنین کا	ہی جنبش خلق سے یہ حال آسمان کا	مشکل کا سامنا ہی عدو در دمند کا
پانی کی جستجو ہین ہی سقا حسین کا	بجتے ہین اور کے ہوئے بھر ہر نشان کا	یا مرتضیٰ علی کی مدد ہین بسم ہین
عباس نے کیا ہی طلب تو شخرام کو	مشکل کشا کہ ذکر ہوا ہی ہمین ہمین	چمکی ہی جا بجا دم پیکار چاندنی
گردن جھکا ہوا ہی ابھی سے سلام کو	پہلے سے آب تیغ کی گردن گھومتی ہی	تیغ ہین جا بجا سایہ انتشار چاندنی

۱۱

اسوقت اوج گرد سواری کی عید ہے
ماہ محرم کے دردسر کو یہ صندل سفید ہے

۱۲

دن پر گمان ہیں لشکر اعدا کو رات کے
بجلی پر بنی ہے گرد سے نقشے حیات کے

۱۳

ظلمت کی دو رداغ تو کثرت ہی نور کی
خورشید بشستگی ہے تجلی طور کی

۱۴

صحرائے کربلا میں خیمے کے اصول ہیں
مستقر علائق بیابان میں پھول ہیں

۱۵

آنسو ہیں سبکی آنکھ میں جانیں دری ہوئی
مردم لیے ہیں نذر کو شکلیں بھری ہوئی

۱۶

زنگ کف جری سے خلل سان گل میں ہے
بلبل کا منہ حیا سے گریبان گل میں ہے

۱۷

کہتے ہیں بار بار دلوں کو سنبھال کے
صدقے کریں گے آج کلیجے نکال کے

۱۸

ہمپر کیا ہے فضل خدا سے غرور نے
آنکھیں کریں گے نذر جو دیکھا حضور نے

۱۹

ہمپر کیا ہے فضل خدا سے غرور نے
آنکھیں کریں گے نذر جو دیکھا حضور نے

۲۱

ہوتے ہین بیکس و بیکفن و بیکفن جو ہم
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی

۲۲

ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی

۲۳

ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی

۲۴

ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی

۲۵

ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی
ہم ہین شہید ظلم و ستم بیکسی کے ہین
ہوتی ہی کس کو ہم سے زیادہ غریب کی

۴۵

ابرو ہلال چشم غزال و لب پیالہ
ساقی ہے ساقی کوثر کا بے مثال ہے

۴۶

ابرو ہلال چشم غزال و لب پیالہ
ساقی ہے ساقی کوثر کا بے مثال ہے

۴۷

ابرو ہلال چشم غزال و لب پیالہ
ساقی ہے ساقی کوثر کا بے مثال ہے

۴۵

وہ جن کا نور ہے کاجل کی چھاؤں میں
یا دو چراغ طور ہیں سنبل کی چھاؤں میں

۴۶

جن کا نور ہے کاجل کی چھاؤں میں
قرآن پڑھ رہے ہیں سنبل کی چھاؤں میں

۴۷

رخسار پر ہیں گیسوئے عنبر سرشت دونوں
نور نبی و نور علی ہیں دونوں ایک ہیں

۴۵

غم ہے بنا ہے دل و جان بتول کا
سر پر ہے سایہ شال عزائے رسول کا

۴۶

زینت ہوئی ہے ابروئے پاک و طہر کی
مالا ہے موتیا سر وہی ہیں شبیر کی

۴۷

رخسار پر ہے گیسوئے مشکیں جناب کی
یا ہو گئی سیاہ کرن آفتاب کی

۱۳

یا نور کا قلم ہی کف بوتراب پر
اللہ کا الف ہی رخ آفتاب پر

۱۴

مہر دیکھتے ہین فاطمہ کے نور عین کا
پتلی ہی عکس خال ہین حسین کا

۱۵

کیا ہی حسن ہی کیا لب شیر سعیدین
گویا ہی لیک سیب ذقن دو شہیدین

۱۶

ہین لعل کے عقیق مین نشتر گمان ہی
عباس نور عین جناب امیر مین

۱۷

پتلی کا حسن چشم سیاہ پری مین ہی
تصویر حور حلقہ عین علی مین ہی

۱۸

شبیہ ہا و اشک تصدق کی فکر ہی
موتی لٹا و شبر کے وا تو نا ذکر ہی

۱۹

آنکھین پڑھی ہین نیند بھری مجھ غضب مین ہی
جاگے ہوے ہین اون دعا کی طلب مین ہی

۲۰

یہ خرد ہین عاشقون ذوالجلال کے
یاقوت حق نے تربت مین ہین ڈال کے

۲۱

دندان کہان ہین یا ہین شہ شرقین کے
تارے ہین یا دو صف ہین آفتاب حسین کے

۱۵

ہین حسن و بانت خوب زبان نشہ کا مزہ کی
سمرن وہ مونچھونکی وہ اونگلی امام کی

۱۶

حسکو ہلال کہتے ہین بھوین کا طوق ہی
مشکلکشا کے چاند کی گردن کا طوق ہی

۱۷

دریا سے بھر کے مشک یہ غدار آوے گا
کوثر کا بوجھ ساقی کوثر اوٹھاوینگے

۱۸

حال دہن بتاے کوئی کیا مجال ہی
کھلجاے سر حق کا تعما مجال ہی

۱۹

عیسی بچارتے ہین ذقن پر فدا ہوئین
دیکھا کرین یہ سیب ہی جنت ہوا ہوئین

۲۰

نازک ہی برگ گل سے بھی سینہ جناب کا
صبح ہوا پھول نی ہی گلاب کا

۲۱

دیکھو گاہے ثانی الیاس کی رگین
خط شعاع مین گل عباسؑ کی رگین

۲۲

کار عجیب قدرت پروردگار ہین
دو آفتاب حشر زمرد نگار ہین

۲۳

سینہ مین مستقل دل پاک و لیر ہی
حیرت کی جا ہی آئینہ خانہ مین کی

۱۳

آگاہ کب ہے پنجۂ مہر اس اصول سے
پنجہ کیا ہی ملکے پدر نے رسول سے

اہل نظر کو ناف و شکم پر گمان ہوا
در کف خزینۂ حق سے عیان ہوا

۱۴

ہی اور انگلیوں کا حسن کف دست ماہ سے
موجیں بڑھی ہیں چشمۂ فیض الٰہ سے

تاثیر وصف پہلوئے شفاف ہو گئی
نہدش بھی آئینہ کیطرح صاف ہو گئی

۱۵

ہی ہاتھ کی لکیریں عجب آفتاب پر
لکھا ہی نقش محبت حسینؑ آفتاب پر

عکس رخ آئینہ کا ہی پہلو منیر میں
بیٹھا ہی پہلوئے منیر آکے میں

۱۶

روزہ کے نام ناخن عباسؑ لیگئے
دشمن کے دل کی آن کر کو لیگئے ہم

سب پر کرم کے باندھنے سے اسکا ہی
پنگا نہیں یہ حفظ خدا کا حصار ہی

۱۷

ہیں ہاتھ کی لکیریں عجب آفتاب پر
لکھا ہی نقش محبت حسینؑ آفتاب پر

گردن جھکا ہی شرم سے ہر گلبدن کی
جب شہر ہو گیا ہو کہنہ ہر گلشن

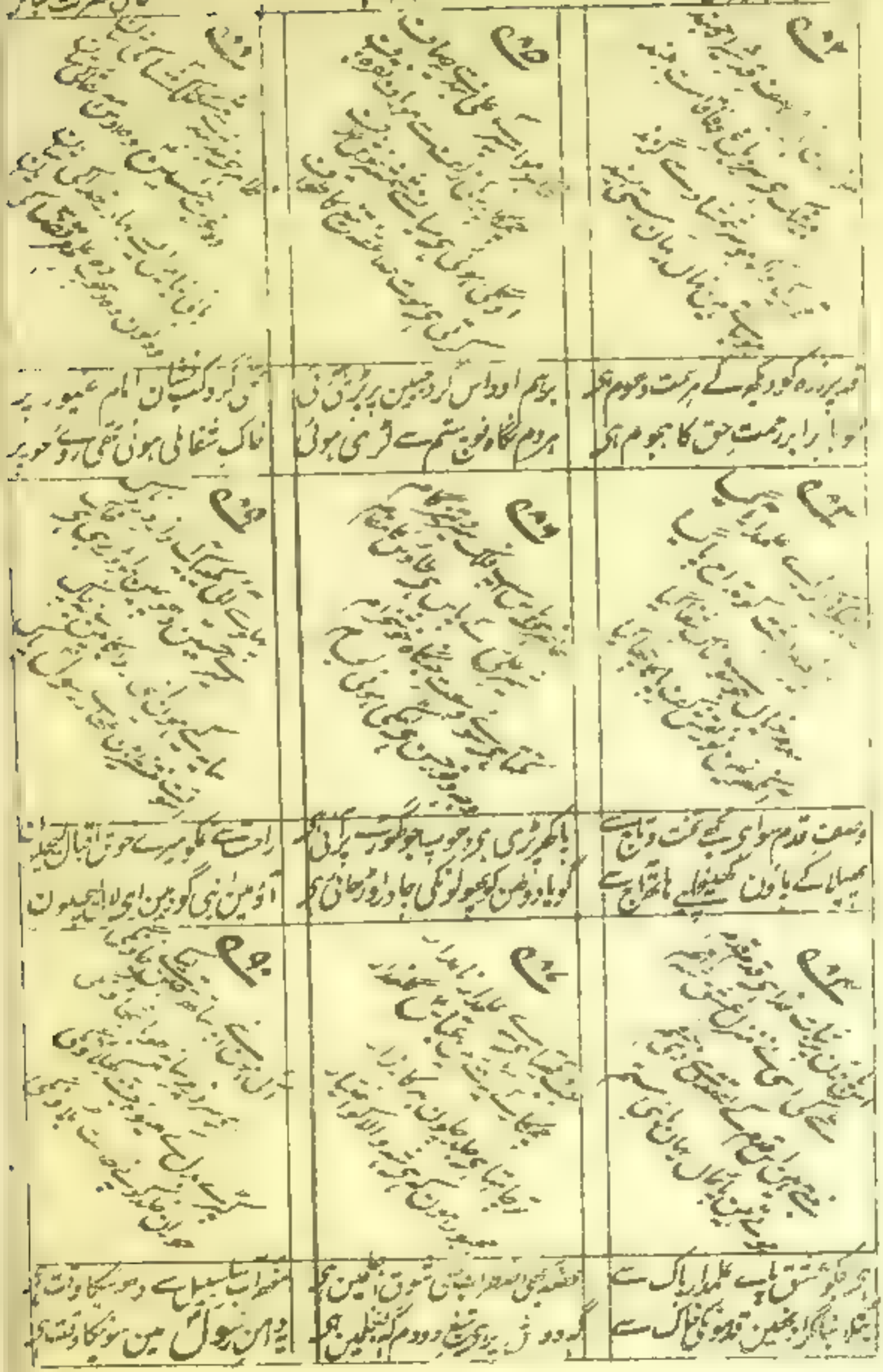

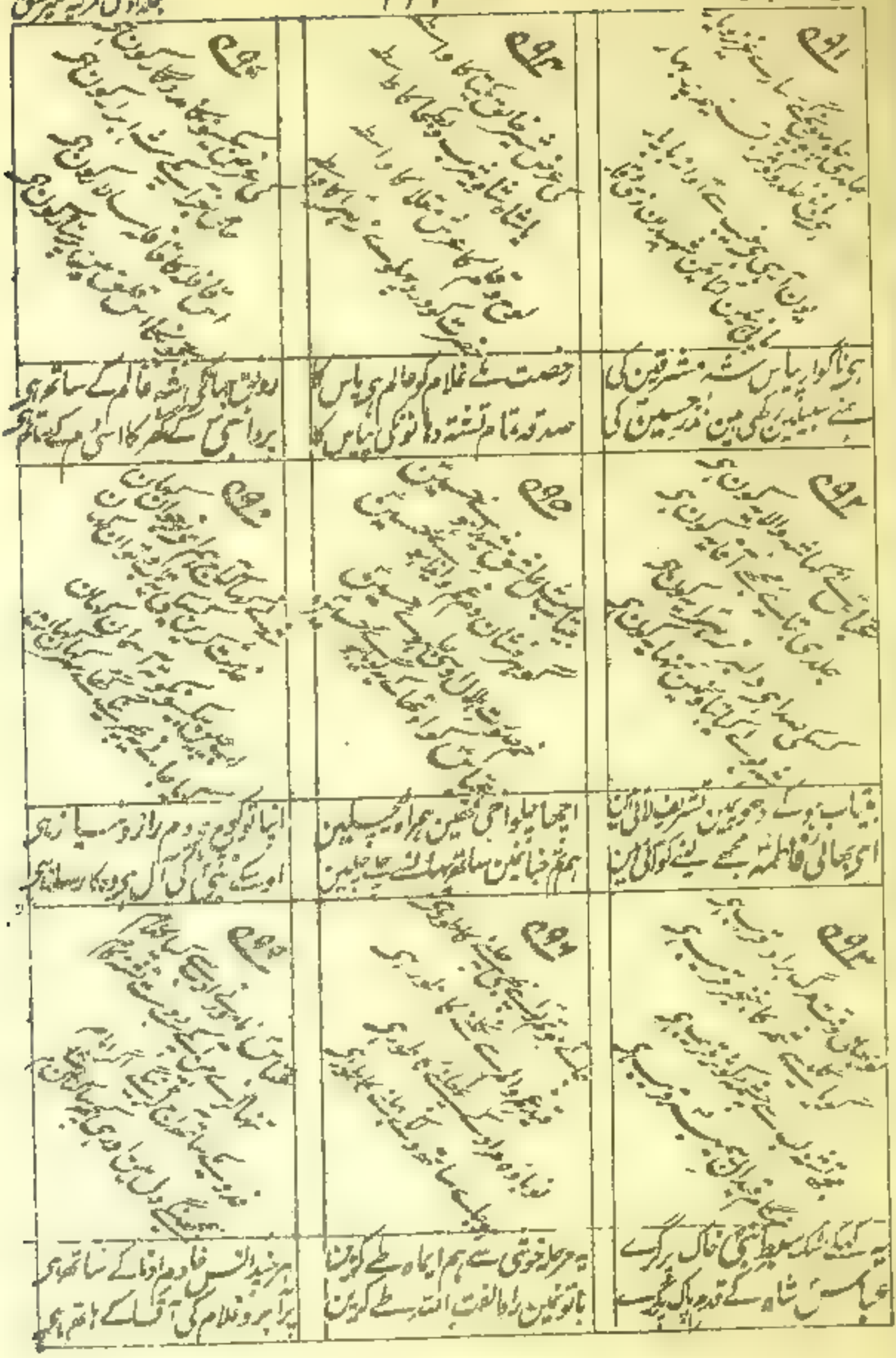

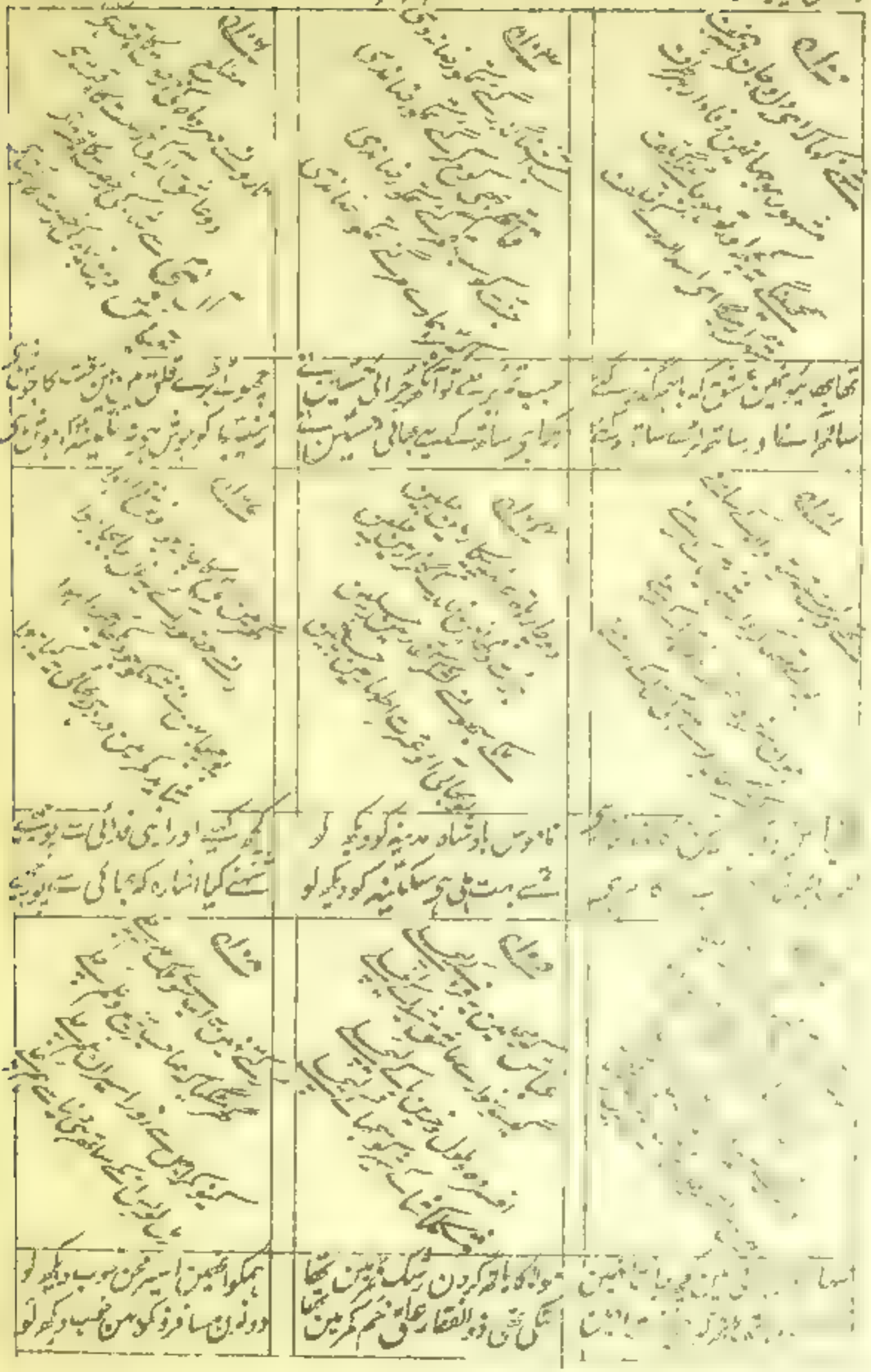

۱۱۱

عباس کی قبا کرے سینہ تلپ گئی
تالے کیے ہر کا حشم دیکھ دنگ تھے
لو تم بھی اٹھ گئے ہیں ہم بھی غضب ہوا

۱۱۲

عباس نامور کے لہو سے بھر یگا تو
ہنگامہ ہے تو وہی تیری مدد کرو

۱۱۳

عباس کی بلا کو ید اللہ رد کرے

۱۱۴

عباس روئے شہ کو پھر اس کی قبا سے

۱۲۰

کرتا ہوں عرض پیٹ کر دو کے پاؤں پر
سر رکھ دیجئے ذبح کے پاؤں پر

۱۲۱

جب ہم گئے شہید شہ کربلا ہوا
پھر ہم سے تو کوئی نہ پوچھ کیا ہوا

۱۲۲

نکلا علم محل سے شہ مشرقین کا
غل حق باہمی کی آل میں ہی حسنین کا

۱۲۳

ہیں ہاتھ بندھے ہوئے پس پشت آپ میں
ہیں کشتہ و رکاب سوار و فرس آپ میں

۱۲۴

اتنا سنتے ہی ہوئے جانبر سقا بحری
یعنی بندھینگے ایک ہی رسی میں ہاتھ بھی

۱۲۵

کہا یہ سے کہا کہ فدائی سوار ہو
میری رکاب تھام دو بھائی سوار ہو

۱۲۶

ہر سو ہجوم تھا کہ کہاں آپ ہیں
ڈھونڈی کئے ہر سوار و فرس آپ میں

۱۲۷

شہ بولے سب سے باندھ دو گیرل چکا
بھائی جلو میں سے بھی سپہ گیرل چکا

۱۲۸

خود جھک گیا شان و حشمت گذر گیا
عباس نامدار کا گھوڑا ٹھہر گیا

۱۲۶

اور اور وہ نام و بھی شہ مشرقین بھی
عباس بھی لپٹ گئے اوس سے حسین بھی

۱۲۷

چھوڑا نہ اسنے میرے فدائی کبھی تمین
مجکو کبھی پکاریگی بھائی کبھی تمین

۱۲۸

تو لاجو سنتے تیغ علی کو سنوار کے
سمٹی زمین روح امین کو پکار کے

۱۲۹

یہ گال سبز ہونگے عجب وقت آئیگا
اے بھائی اسکو شمر طمانچے لگائیگا

۱۳۰

کی آہ او سکی زلف کے بالونکو دیکھکے
روئے حسین بھوسے گالونکو دیکھکے

۱۳۱

اچھا سدھارو گشتہ عالم کو او تا ردو
جاتے ہین خیر گود سے ہمکو او تا ردو

۱۳۲

جاے ادب ہی باگ فرس کی لیے ہوے
پیچھے رہو نشان ہما سایہ کیے ہوے

۱۳۳

اے شاہ کربلا کے نگہبان الوداع
لو الوداع جاؤ چچا جان الوداع

۱۳۴

تم حامل نشان شہ گلعذار ہو
اسکندر رسول کے آئینہ دار ہو

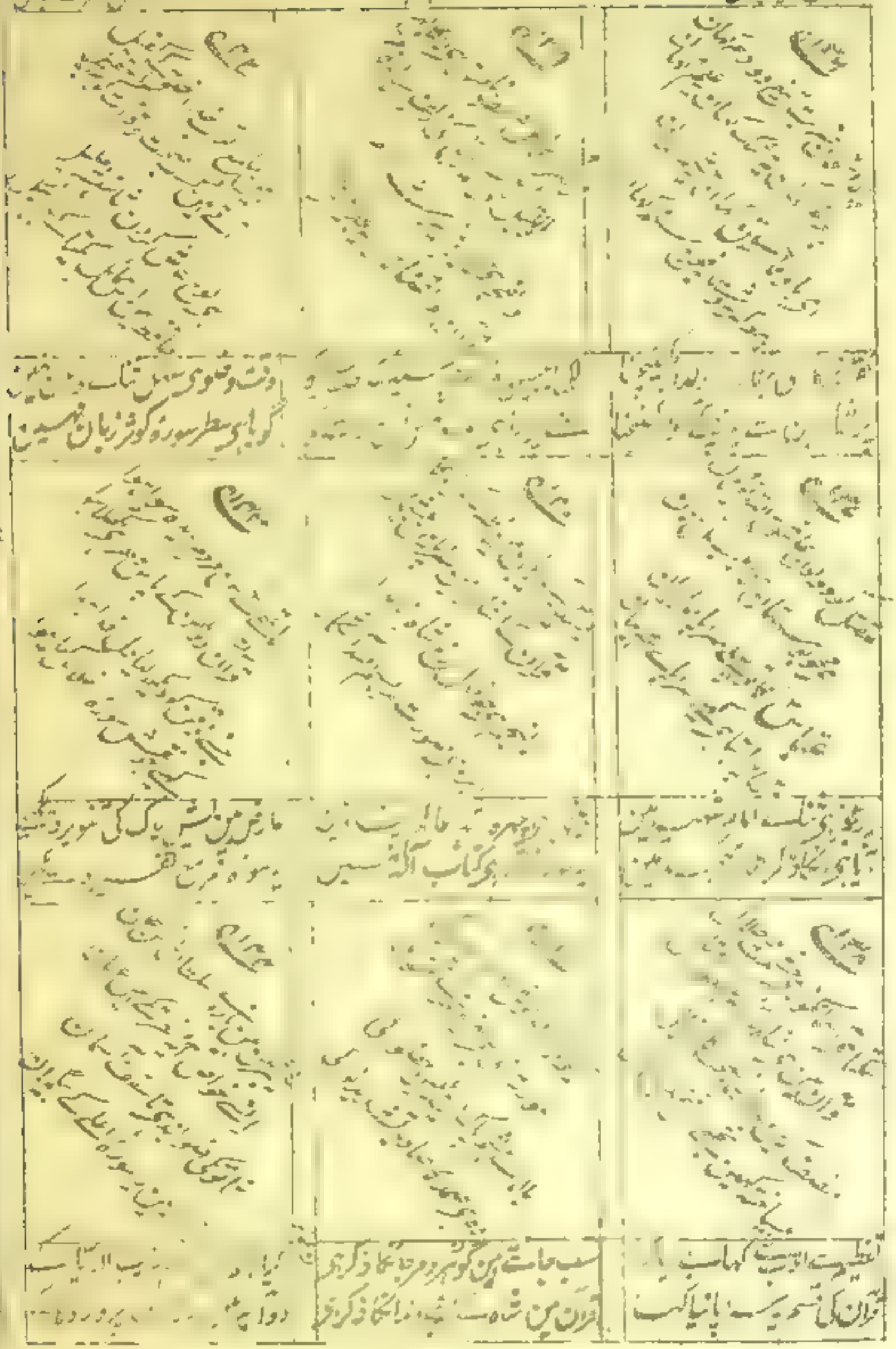

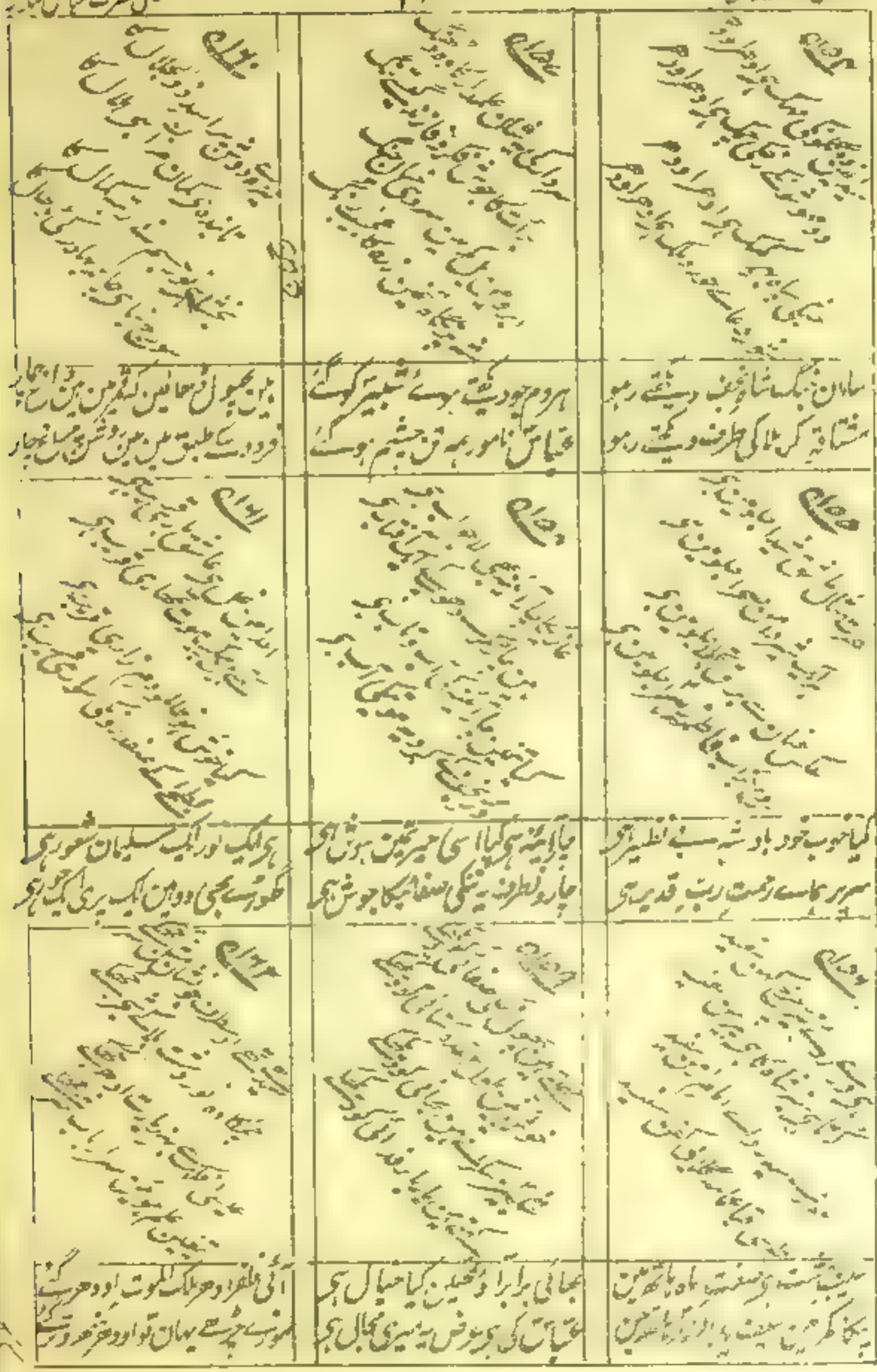

۱۹۷

یہ روشنی تھی مہر و مہ نور آب کی
موج ہوا نہی تھی کرن آفتاب کی

۱۹۸

سامان شوکت پسر سعد گھٹ گئے
چتر زری اوتار کے خدام ہٹ گئے

۱۹۹

غل تھا نبی بھی ہے جناب امیرؑ بھی
بھاگو کہ بادشاہ بھی آیا وزیر بھی

۱۹۶

کہتی تھی یہ ہر ایک سے ہر دم زبان آب
اوٹھو کہ خشک ہوتے ہیں دریا و بوستان آب

۱۹۷

گریاں زرہ کی جالی تھیں دل خون تھا
ہر جھلک کے گھر میں بلا کا نزول تھا

۱۹۸

شمشیر و تیغ ہوسے گرز میں گھوڑوں کے نعل تھے
تر ہو گئے عرق میں زرہ بکتر و کلغ

۱۹۵

گردن سوار کی تھی ہر ایک خم کمان آب
بچوں کی تھی زبان پہ ہر دم فغان آب

۱۹۶

ملوار میں پانی ہوئے بہیں اضطراب سے
ٹھنڈا کیا زمین کو تیغوں کی آب نے

۱۹۷

جامیں تو کو جھوٹے کے مثل نعل گر گئیں
رستم میں شاہزادوں کے گرد گر گئیں

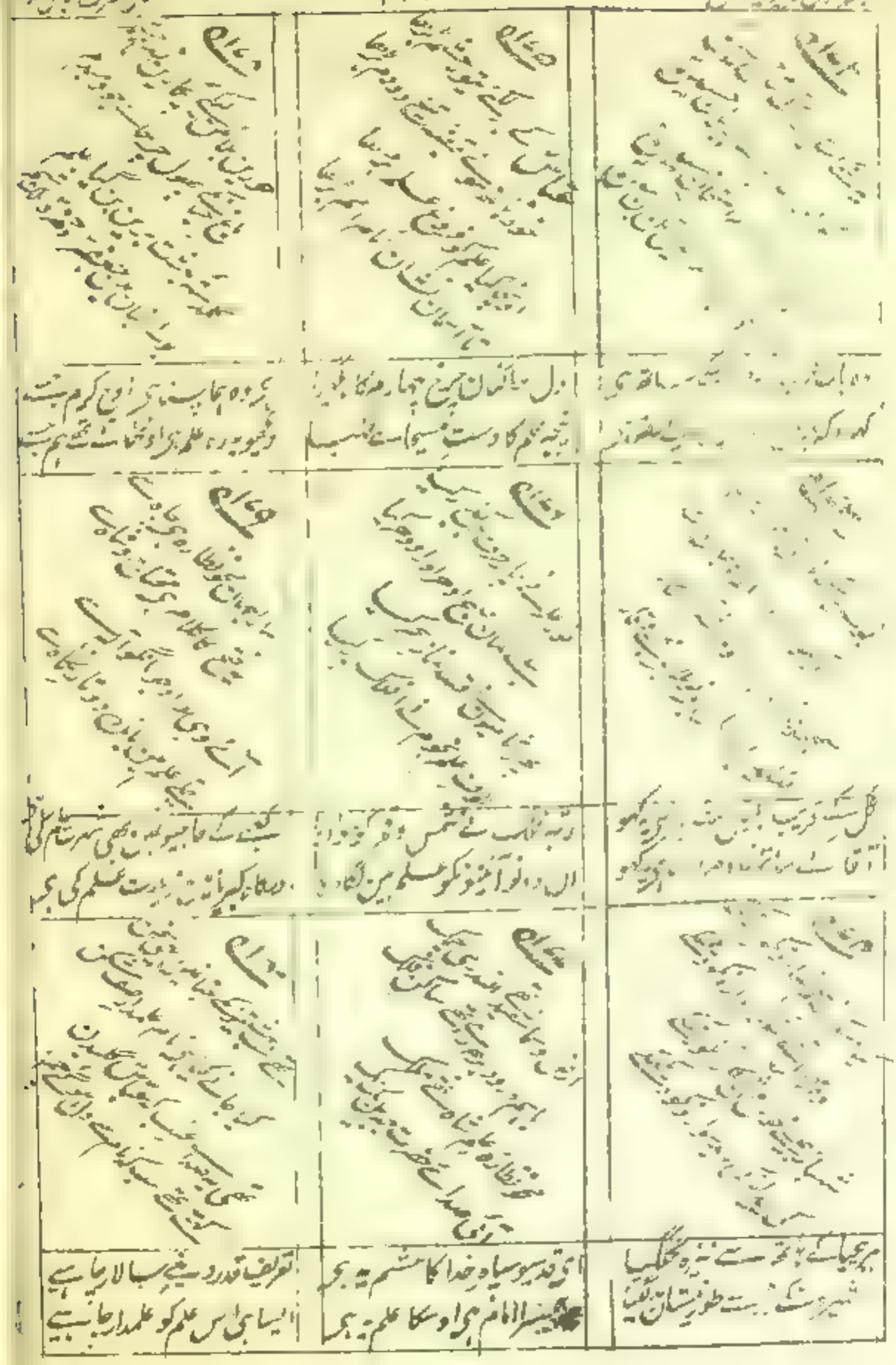

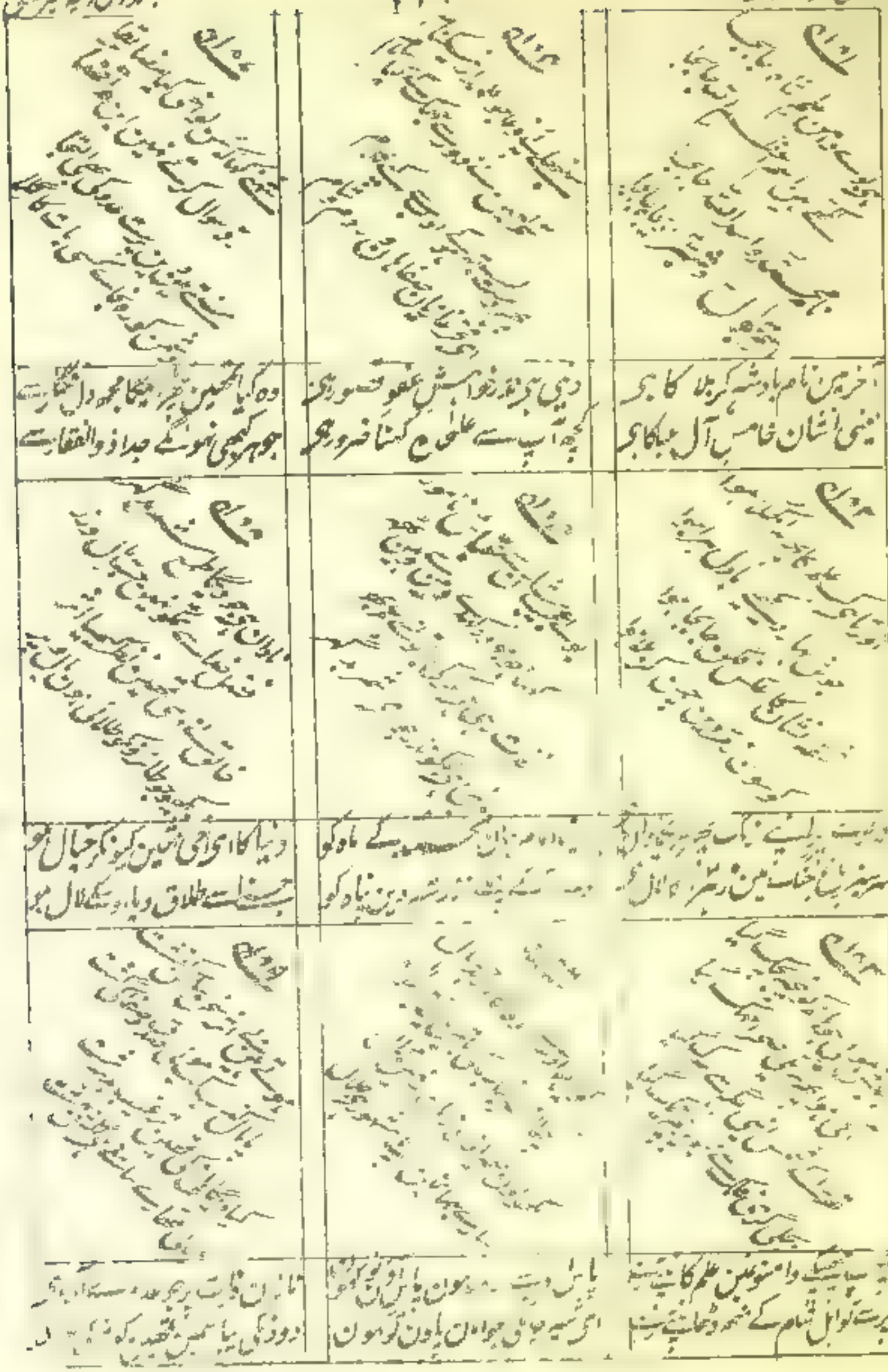

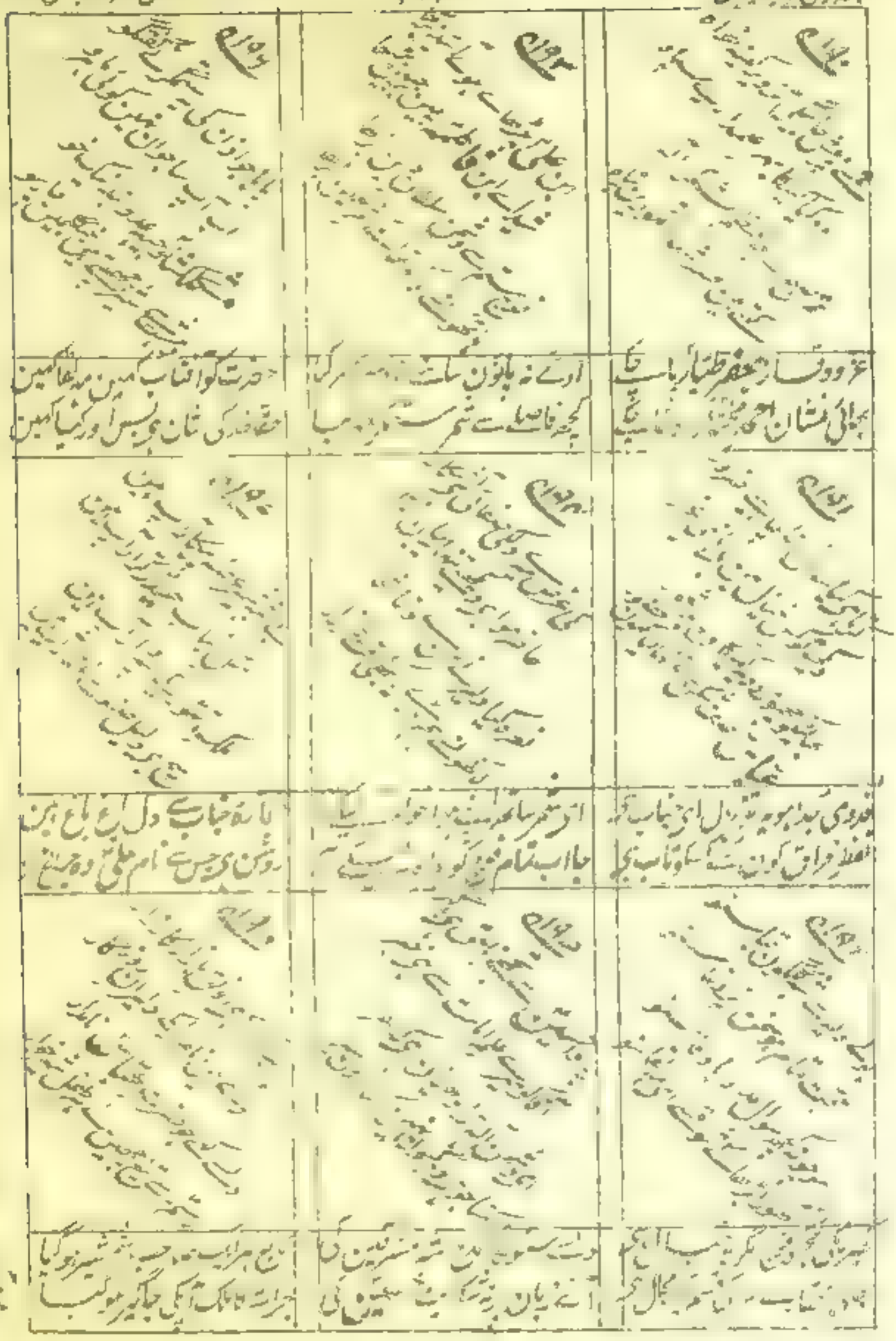

۲۰۱

ہو گا نذر فور حشر جو سایہ حسین کا
اوسوقت کام آئیگا سایہ حسین کا

۲۰۲

سایہ ہو عین وہ باغ نبی کا نہال ہے
ظاہر ہے ان سبھو نمیں جد بنی مجال ہے

۲۰۳

فضل خدا سے باد بہاری جلو میں ہے
او تمر فتح آپ ہماری جلو میں ہے

۲۰۴

اس جنگ میں شہ ملک دین کے ساتھ ہیں
بابا ہی آ کے ساتھ تھے ہم انکے ساتھ ہیں

۲۰۵

نعرہ کیا کہ عاشق شاہ عرب ہوں
وہ فاطمہ کے پھول ہیں میں عبد ان ہوں

۲۰۶

سب سے چھٹے فلق میں گرفتار ہیں حسین
کیوں بیعت یزید سے بیزار ہیں حسین

۲۰۹

۲۱۰

۲۱۱

بس حالت زمین و زمان غیر ہو گئی
جب فوج کربلا سے سبط نبی خیز ہو گئی

حسن و رخ نبی کو ہر اس تک دیکھتے
بھاوے خدا لے واسطے عباس انکے واسطے

مولا کا ہاتھ دست تھی تاب جب گیا
کر دل ہزار غم ہو زمین پر نہ آئیگا

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

عقبے میں عرض کی یہ بڑا بیجواب ہے
سر تن سے کاٹ لو یہی اسکا جواب ہے

دشمن خدا کا ہے جو عدو ے امام ہے
بے الف حسین تو ترنج بھی حرام ہے

فاسق کا وہ پسر یہ محمد کا لال ہے
ظالم سمجھ تو فرق مسلمان و حلال ہے

۲۱۵

۲۱۶

۲۱۷

عسکر فوج آئین شرف اہل تمام ہیں
بے تیغ جیسے بے ہی نا کس جوان ہیں

نصرت ہے خلافت ہدیٰ کو دے
ہے ہیں مدد جو سلیمان کو مور ہے

بھاوے دل سوئے شہ دلگیر دیکھئے
ناوم ہوں جسکے لب شبیر دیکھئے

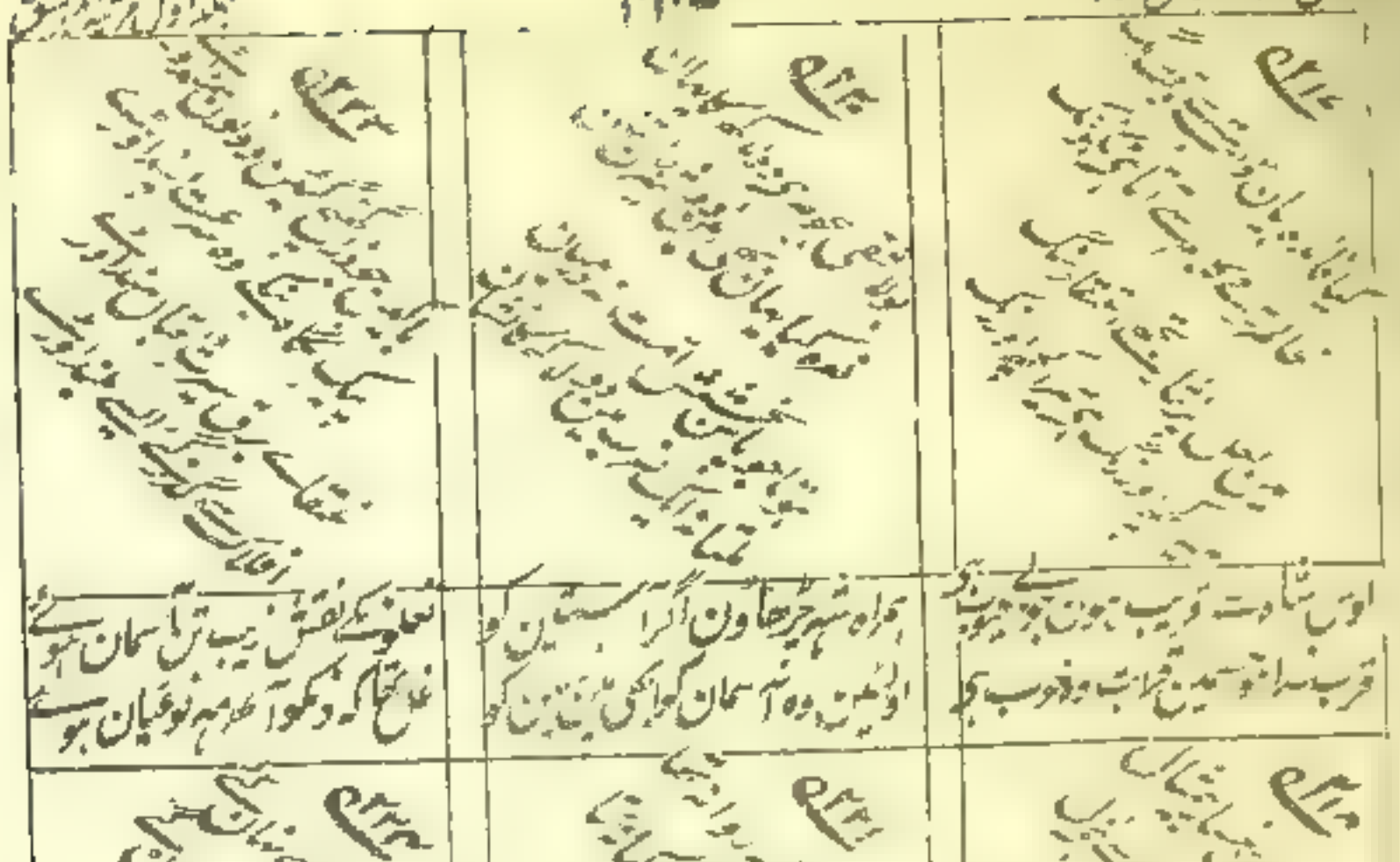

اوس شہادت و ریب ہون جو ہیو ہے
قرب سدا نو سعید قرابت وہ خوب ہے

ہمراہ شہ چڑھاون اگر آسمان کو
اولیٰ ہیں وہ آسمان کو انکی زمین کو

تعاون کے نقش زیب تن آسمان ہوئے
غل تھا کہ دیکھو آ طلعہ نو عیان ہوئے

آلودہ غبار بیابان جناب ہین
فرمایا کیا ہوا تلف جو تراب ہین

یہ شک وہ کیا تھا جب کہ عباس آکھڑے ہوئے

بولے ملک یہ گنبد نیلی رواق پر
دلدل علی کے پاس نہی ہین اق پر

سقا بھی ہون ملازمہ ہون ہر فرد کے بھی
ہو تشنہ یہ تو کہو وہ بھی ہوش ہے بھی

ہو کہون اور اس کی سر پر قضا علی
لو اسپ برق دم کی عنان کہکے یا علی

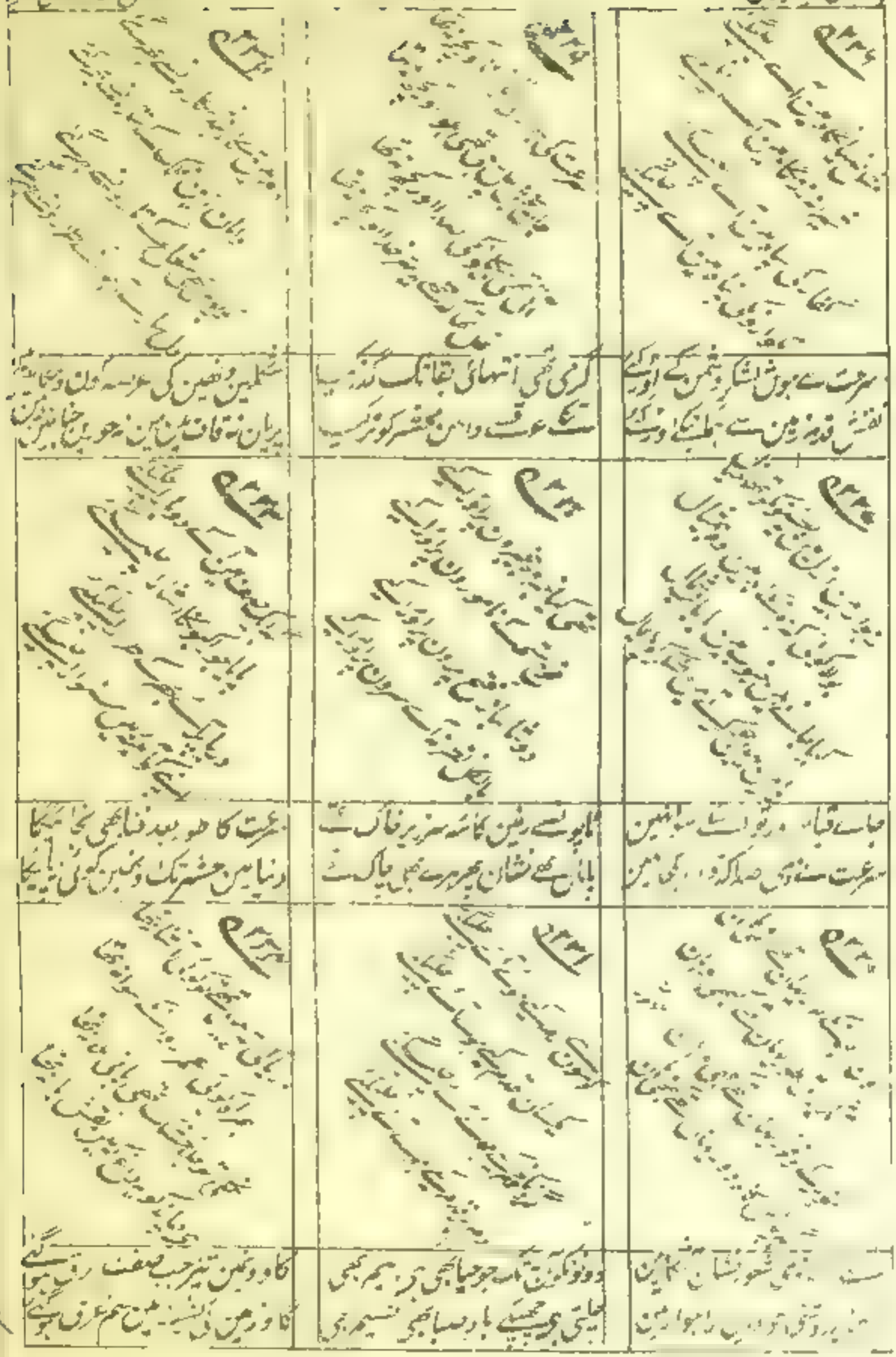

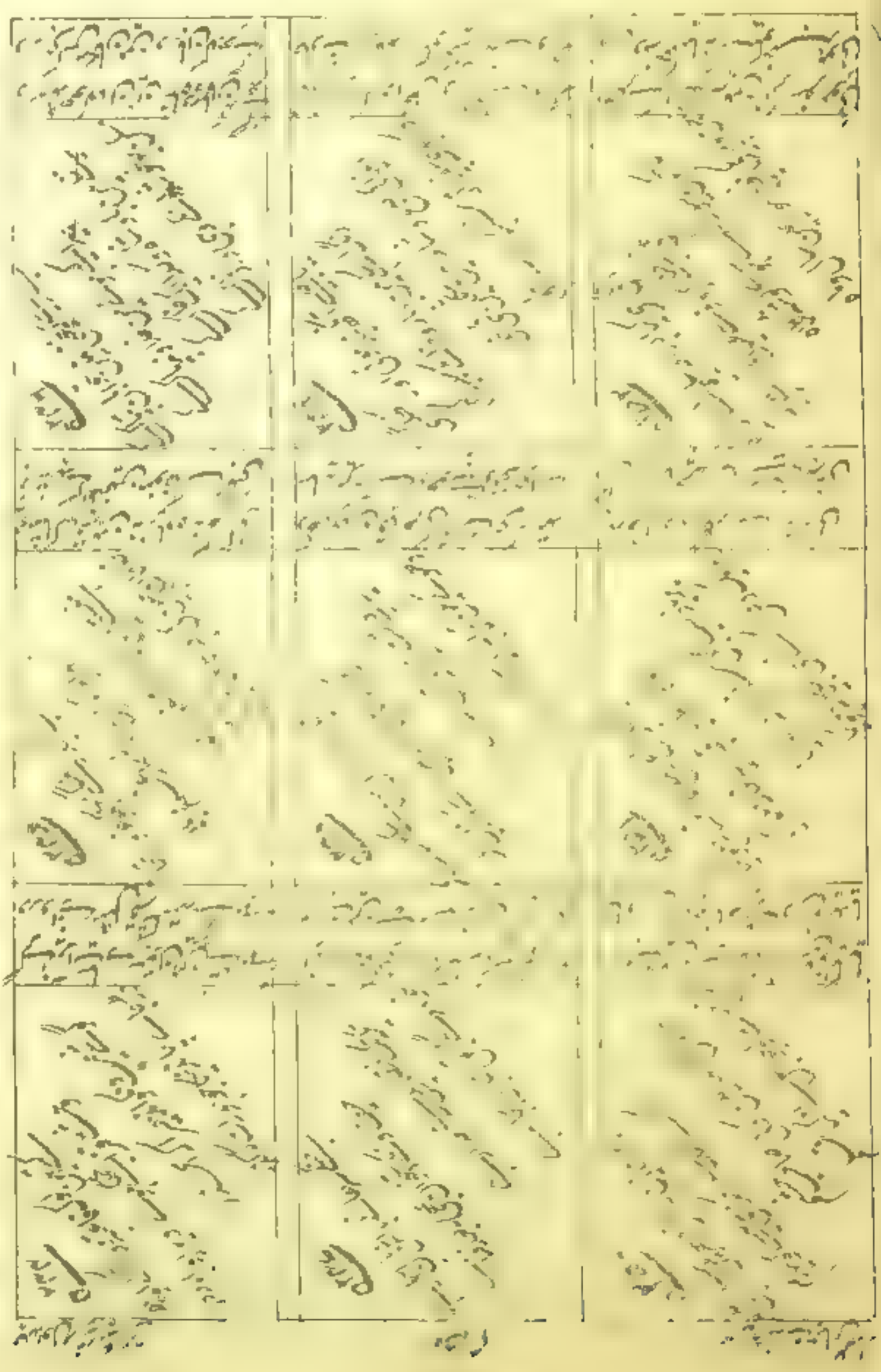

۱۵۲

پوچھو تو کیا ہے بات وہ صفائی مریض کی
پنہاں ہے دل کا آئینہ گرد و غبار میں

۱۵۳

دل میں نہ زخم تھا نہ لہو میں نہائے تھے
اک تیر کی خلش کے لگے گھاؤ سے تھے

۱۵۴

مجھ دل کو وہ یقین کہ اپنا یہ حال ہو
سر زینت سنان ہو بدن پامال ہو

۱۵۵

مستانہ تو نکوش لگے بجلی چمک گئی
دنیا تمام نور کے سانچے میں ڈھل گئی

۱۵۶

مرنے ہی قبر تک نہیں حق تلاش کو
ممکن ہے کچھ سہارا ہو دنیا کی داش کو

۱۵۷

دیکھا کریم دولت و جاہ و حشم تمھیں
پانی پھیرے اور دعا دینگے ہم تمھیں

۱۵۸

مشتاق ہیں نہ جمع نہ بستی ہے قبر پر
ہے دم حسن یاس پرستی ہے قبر پر

۱۵۹

دو استراحت آن نرسد ہیر رہگیا
اک بے کو موت آگئی شبیر رہگیا

۱۶۰

کچھ ماندگی بھی لاشین دھانا تھی
ٹھنڈی ہوا میں زیر علم نیند آگئی

۲۹۴

ہان پہلے خاتمہ ہو شہ مشرقین کا
عباس کے قریب کے سر حسین کا

۲۹۵

تقریر یاس ملبس و مضطر نے جب سنی
حجت تھے رسول کے دل بے حرم کی

۲۹۶

ہتھیلے موے جو دیکھا یہ دل و گئے
ناری دلو نین تیغ قسمت سے گن گئے

۲۹۷

کھلتا ہی کاٹ تیغ حباب امیر کا
ہون منتظر اجازت رب قدیر کا

۲۹۸

ہی وقت جنگ پر مجھے تیرا خیال ہی
بیکس کوئی بات کرون کیا مجال ہی

۲۹۹

تیمار کے تیغ ہیر بر ہو کا رزار کو
لو بھائی ہم بھی کھینچتے ہین ذوالفقار کو

۳۰۰

جاتی ہی ہر نظر ہا عظمہ کے نور عین کا
ہو سے یہ دا بیکا منہ حسین کا

۳۰۱

ہی فتح خوف ہی ابن بتول کا
تلوار کھینچتا ہی نواسا رسول کا

۳۰۲

جوہر دکھلا نکلنے سے اوس شعلہ بار کا
آنکھین جھلسی جاتی ہین دیکھے سے ذوالفقار کا

چلائی فتح آنکے ذرا گھاٹ دیکھنا تشنگی کہا ابھی سے کاٹ دیکھنا	عباس کا جلال مگر جانتے نہ تھے شیر خدا کے شیر کو پہچانتے نہ تھے	سنبھلو کہ ضرب تیغ مسافر کی قہر ہے حق ہین تمھارے شربت الماس زہر ہے
تو نر نہ ہو تو نے ذکر رہا لون پر کیے تیغون کے منہ مین شوق سے پانی بھر کیے	تیغ اوس دلیر نے صفت ماہ کھینچ لی ہمنے بھی ذوالفقار ید اللہ کھینچ لی	تا حشر ہو بیان عجب ناگہان کرے دو شیر کر دیا مین نے ڈھنگ سے ترے
جو صورت علم صورت مرحب کیا کیے آخر انھین کے گھاٹ کا پانی پیا کیے	تیغین کھنچین نگاہ کے پھرتے کی دیر ہے تو بجلیان چمکتی ہین گرتے کی دیر ہے	

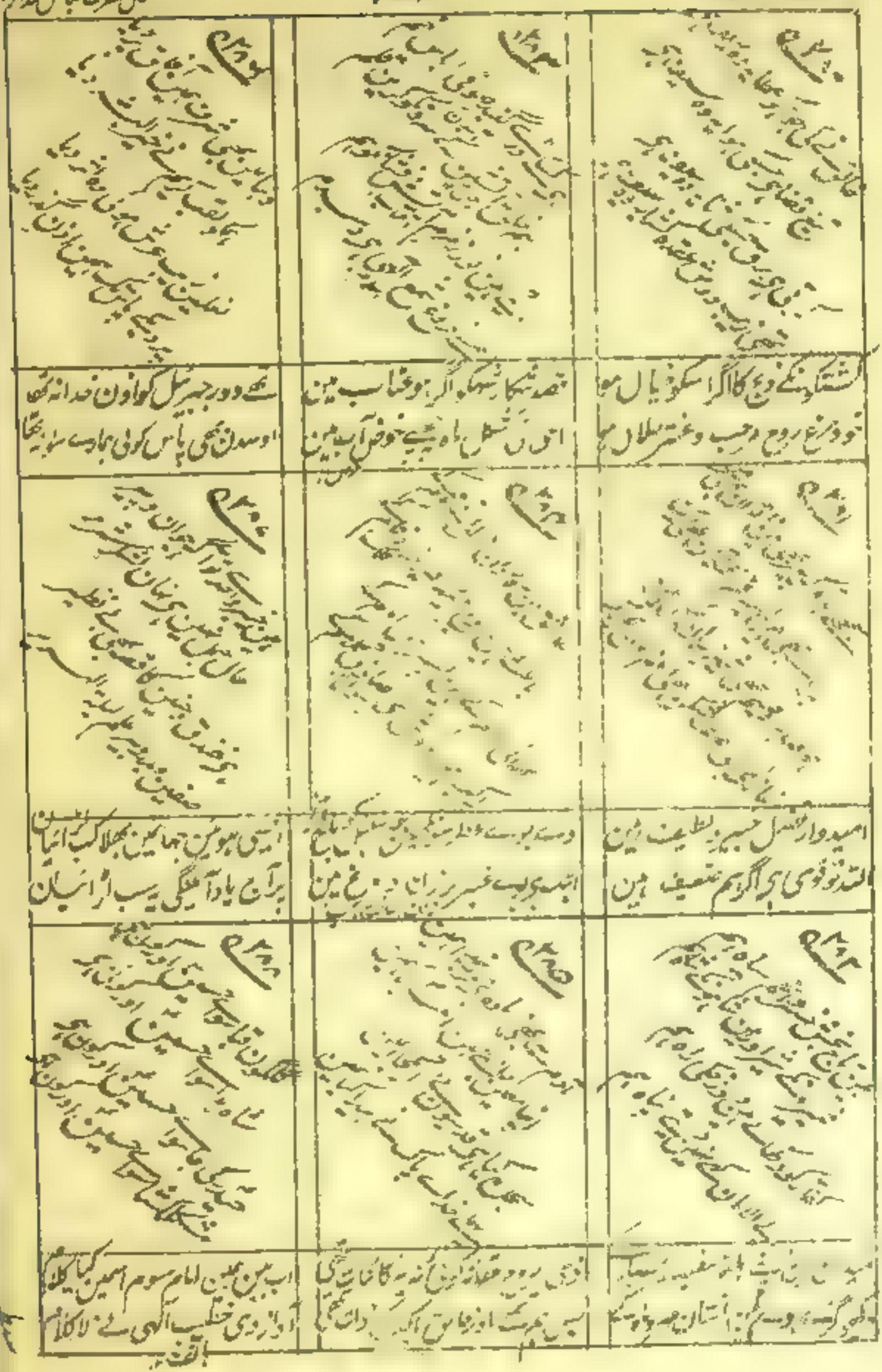

۲۹۰

۲۹۱

۲۹۲

۲۹۳

ابن علی ہون قائل اعوج شامہ ہون
کافی ہی اپنی بات کو انکا غلام ہون

عشقہ بغیر وجہ ہین آفتاب کا
ہی دست پیر مرخ مین شیشہ گلاب کا

بس دفعتہ حسین کا بھی وار ہو گیا
گھوڑے سے گرتے گرتے علمدار ہو گیا

۲۹۴

۲۹۵

۲۹۶

۲۹۷

بولے تیر رجا ضمن کمان قید کر دیا
خالق نے بجلیون سے بیابانکو بھر دیا

دو دو تھا قرب دیکھکے اعدا کو یا حسین
ناگن عصاے حضرت موسیٰ کے پاس تھی

کویا ہوے حسین کہ ای دلشکور رواں
تیلیر کی دعوا ہے پکارے ضرور رواں

۲۹۸

عباسؑ کی بھی تیغ میں انداز یہ تھا
سردار کی حسام دو سر ہی یہ ذی تھا

۲۹۹

ہر فوج سے عباسؑ نے ٹکر لی تھی
ہر فوج کے ہر سپہ سے ٹکر لی تھی

۳۰۰

عباسؑ کی ہر ضرب پہ تھا نعرۂ حیدر
ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر کا مکرر

۳۰۱

عباسؑ کی تلوار سے تھا قہر ٹپکتا
ہر وار سے تھا قہر ٹپکتا

۳۰۲

عباسؑ کی ہر ضرب پہ تھا نعرۂ حیدر
ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر کا مکرر

۳۰۳

عباسؑ کی ہر ضرب پہ تھا نعرۂ حیدر
ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر کا مکرر

۳۰۴

عباسؑ کی ہر ضرب پہ تھا نعرۂ حیدر
ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر کا مکرر

۳۰۵

عباسؑ کی ہر ضرب پہ تھا نعرۂ حیدر
ہر وار پہ تھا نعرۂ حیدر کا مکرر

۲۱۰

۲۱۱

۲۱۲

۲۱۳

۲۱۴

۲۱۵

۲۱۹

عباس کے جہاد کا عمل یاد رہے
صد قلعے اب کے ناکوں آرزو رہے

۲۲۰

کانوں کی سرخی بھی کہانی ہے تشنگی
تسبیح خاک پاک دہانی ہے تشنگی

۲۲۱

خاتم خضر پہ تر ابیوں نام پاک کے
پیدا ہوا اتھا مرب وعشر کی خاک سے

۲۲۲

۲۲۳

ملوا مین چشم کی ضو کا ہوں
شاہ ہلال عید مین نرگس کا پھول تھا

۲۲۴

دی فتح نے صدا یہ بھلائی کی جیت نے
شمر تیغ کا ہی حمائت حفظ الٰہی کی

۲۲۵

دی فلک نے دی یہ صدا آفتاب سے
بت تو جلا کے خاک کیا فوق تراب سے

۲۲۶

ہمسر کسیکو خلق مین وہ جانتا نہ تھا
انسان کیا خدا کو بھی پہچانتا نہ تھا

۲۲۷

اتنی تھی فوج کو یہ شتابہ بات ہی
پر خیر ہو مقابلہ شیر ژیان سے ہی

۲۲۸

گردون جھکا کے آپ سے کر شرمسار
گھوڑا سقی کا مرکب غازی سے ڈر گیا

۲۲۵

تا فجر شب کو کرتے تھے تسبیح میں بیان
بعد نماز ظہر یہ مصروف تھے اذان
بعد اذان عصر یہ مشغول تھے دعا
بعد دعا یہ کرتے تھے تسبیح میں بیان

۲۲۶

یہ رخصہ سازی زرہ اہل جہاد ہے
معمول ہے کہ برق چمکتی ہے ابر میں

۲۲۷

پر حسن میں شرف ہے مہ چہارد ہم پہ
آتا ہے مجکو رحم تمہارے شباب پر
یہ سانحہ رنگ لائے دل جلا بیگا
شعلہ اٹھیگا دیکھ لیجو جہنم میں جا بیگا

۲۲۸

قبائل سے نکلے تھے تین رفیق
تھے تین شاہزادے تین بھائی تھے
تھے تین ہمدرد و غمخوار تین
تھے تین نیک خصلت تین بہادر تھے
تھے تین ہمدرد و غمخوار تین
تھے تین نیک خصلت تین بہادر تھے

۲۲۹

اس محل سے امید گشت ہے پہ دل
کیا کام آئیگی یہ سیاہی کسی کی

۲۳۰

یوسف کی شکل عرش میں براق کی طرح
اچھا شباب ہے جو ہے اوسکی راہ میں
تیغ و سپر سے کام لیں برق کی طرح
فرزند ہیں وہی رسالت مآب کے

۲۳۱

ہے مرگ ہی تیغ بصف دل خلق میں
تھا مشتہر یہ ساتھ کہ جسکے جو ہے جگر
ہوگا وہ یوم داد اسی روز حشر کے

۲۳۲

ہے ہے یہ اتفاق کہ ناکام ہیں ہے

۳۲۴

تھا بانی سقائی آبروئے سبیل زندگی
سقائے اہلبیت امام حسین تھا

۳۲۵

یہ سن کے بانی مشکزہ ہمت کمر کیا
بس مانی آنکھ تو سر زین سے اور کیا

۳۲۶

اور دو عین ہم ملائین ابھی ماہ وجہ کو
ہم باجمین تک جھکا دین سر پہ کہ

۳۲۷

مشکل کشا ہین نائب شیر الہ ناصر
پسر ہمارے والد ماجد کے نام پر

۳۲۸

متصل ہی تنا ہی عباس کی طرف
یون ہی بنا ہی کہ تو عباس کی طرف

۳۲۹

تا رہے بنائے حکم سے رب غفور کے
بخشے حباب چشمۂ قنبر کو نور کے

۳۳۰

جب دہین تو یف متر دم علم ہوئی
نسبت کو اب جو تو کابی قسم ہوئی

۳۳۱

چھوٹا نہ زور سے تو مجن بچا ہوا
عباس نامور نے کہا کیون یہ کیا ہوا

ہر ہاتھ فرس کی پشت سے وہ تاش سین سمیت
گھوڑا بھی چند گام رہا یا العین سمیت

گھوڑا گرا دقطرہ خون زین پر گئے
مارے کے دونوں پاؤں کا بھی رکاب سے

پھرنا دو لعین کے برابر شتاب سے
جیسے پے شکار کبوتر عقاب سے

دل شاد ہو گیا شہ عالم پناہ کا
دیکھا سپاہ کین سے بھی غل واہ وہ کا

مارے دو دست یہ کہا پاس جلد آ
کرتے ہیں قتل حضرت عباس جلد آ

تیرہ بھی تھے چھین لیا بڑا ہوا بھی
پہچان سے تیرہ باز بھی ہیں تیر کی

بر لاک ہو حضرت سے رکھا سنبھال کے
لایا اوٹھا کی اصغر بیجان کو پال کے

ہو پچاس قدم پہ عشر و حرث کے کام کو
یوسف سے لطف و حسن سے مار غلام کو

دور اور نو ہوا تھا یا سمیں سیلہ
کس عید میں لعین کی مدد کو جان چلا

۲۵۳

ترک تک جیتے ہی گذرا اہل شام ہو
اے تباے شعر کہ قصہ تمام ہو

۲۵۴

یاد آرہی ہے جنگ شہ قلعہ گیر کی
تصویر بنگئے ہو جناب امیر کی

۲۵۵

اپنا مقام خلد میں ہی تو سقر میں جا
ہم او گھر میں جائینگے تو او گھر میں جا

۲۵۶

ہی شہسوار خاطر نخچیر کیا خبر
دشمن تھا یہ بسمل ہی تو اخیر کیا خبر

۲۵۷

پامال سر بسر دہر سے غرور ہوئے
پیمان شکن کو دیکھا یہیں دم توڑتے ہوئے

۲۵۸

ہاتھوں کو چوم کے یہ کہا اضطراب میں
خادم ہے رکاب فلک انتساب میں

۲۵۹

تم دور ہو اور اس ہی دل کیا بتائیں ہم
اسکو مٹا کے آؤ گلے لگائیں ہم

۲۶۰

ایسا بھی نیزہ باز ہی دنیا میں یا نہیں
پیلاے کانشے کبھی ہنے سنا نہیں

۲۶۱

نیزہ قضاے ظالم ناپاک ہو گیا
مارو کے قصد شیشہ فلک چاک ہو گیا

۲۹۴

آنکھیں تمام وحشیوں کی طرح بند تھیں
اوس خاکسے ہنوز کی صدائیں بلند تھیں

۲۹۵

ناخن دراز بال سراسر بکھرے ہوئے
بت دونوں کافروں کے گلوں میں پڑے ہوئے

۲۹۶

دولا کھ ایک شیر کے آگے سے بھاگ گئے
تھوڑا سا جو حسین شاہ دیں کے لگ گئے

۲۹۷

خایہ ناریوں کی جسامت کا حال تھا
بے دو ہوئے سفر میں ہمانا محال تھا

۲۹۸

اُس خیمہ میں جو خاک و ستم ہو گئے نہیں
اُس خاک سے جو سوتے ہیں وہ جاگتے نہیں

۲۹۹

کہتے تھے ہیں عدو شہ بدر و حنین سے
بولی ظفر کہ پاس تو او حسین کے

۳۰۰

شہرہ سنا ہی جرأت ابن بتول کا
ہاں آئے تو کدھر ہی نوا سا رسول کا

۳۰۱

بولا کہ اُٹھ علی کی سیف تو تم بڑے ہوئے
پہلو میں جبرئیل میں آ کر کھڑے ہوئے

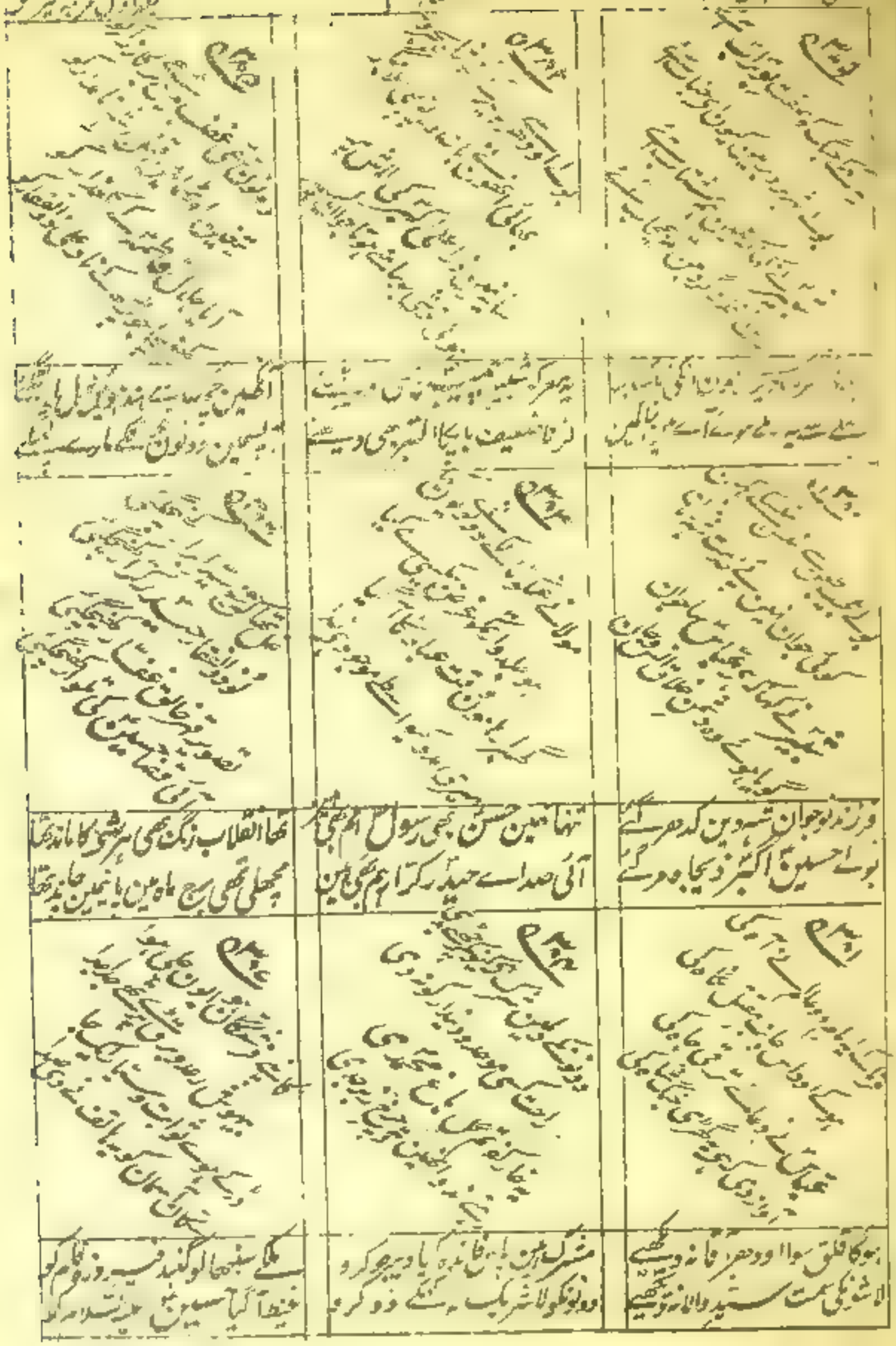

۳۹۱

مردے بھی سنے تھے تصور یوم الحساب
اوڈیستہ ہوسکتے دامن حشر نمونہ ہاتھ

۳۹۲

قشقے سے قدر شقے پھلکی دو چند تھی
سورجسے زمین برق درخشان بلند تھی

۳۹۳

آتی زمین پر تو لہو جاتنے لگی
مین چرخسے اوترنے ہی کترنے لگی

۳۹۴

توڑا جو تیغ جان و دل فاطمہ
سبطار ہی جلال مین مین خاتمہ ہوا

۳۹۵

حسن حسام و شان و عادت بکف رہے
نصہ پھیر پھیر کے شہ ما و کشتے رہے

۳۹۶

لوہا نہ میرے کھلکو سمجھا قضا یہ ہی
پیدا ہوئی ہون نسیب جنان سے فزا یہ ہی

۳۹۷

پھیلا خطر یزید لعین شام مین پھیلا
بھاگا جو کفر سایۂ اسلام مین پھیلا

۳۹۸

مین برق بھی ہو تیغ دو سر بھی ہین بھی
قبضے مین آسمان بھی ہی سب مین بھی

۳۹۹

بھائیکو دی صدا دم پیکار دیکھیا
اس ناتوانکی ضرب علمدار دیکھیا

۳۹۶

عباسؑ نامور نے صدا دی جناب میں
حاضر ہوا ہے بندہ تمہارا رکاب میں
فرمایا شاہ نے کہ ہو تم صاحب لواء میرے
جاؤ حرم کی سمت سے لشکر پہ جا کے گھیرے

۳۹۷

آئی صدا علیؑ کی کہ ہم اس غم میں کب پڑے
بابا کے دیدہ سے شہ تشنہ لب پڑے
بیٹی سنا رہی تھی شہ مستغیثین پر
صدمے کسے کوئی سہے بابا حسینؑ پر

۳۹۸

سر سے لہو کی بہتی تھی گھوڑے کے زین پر
اعضا بہت ضعیف ہیں گر پڑے نہ زین پر
تسکین دیتے جاتی تھی نون و قمر مجھے
اسپند میں کروں گی نظر کا ہے ڈر مجھے

۳۹۹

کہتا علم حق کہ وصف شہ کربلا کرو
کیا آبرو بچائی ہے پروردگار نے
تھی تشنہ لب حرم میں صف و خانہ جا
اور تی تھی خاک اندھیرے میں کچھ سوجھتا نہ تھا

۴۰۰

ہشیار ہو یہ سن کے کہا وہ دغا چلے
بابا کے دیدہ سے شہ تشنہ لب پڑے
بیٹی سنا رہی تھی شہ مستغیثین پر
صدمے کسے کوئی سہے بابا حسینؑ پر

۴۰۱

دونوں پر ایک بات میں دو ہاتھ چل گئے
آئی صدا علیؑ کی ہم اس غم میں کب پڑے
بیٹی سنا رہی تھی شہ مستغیثین پر
صدمے کسے کوئی سہے بابا حسینؑ پر

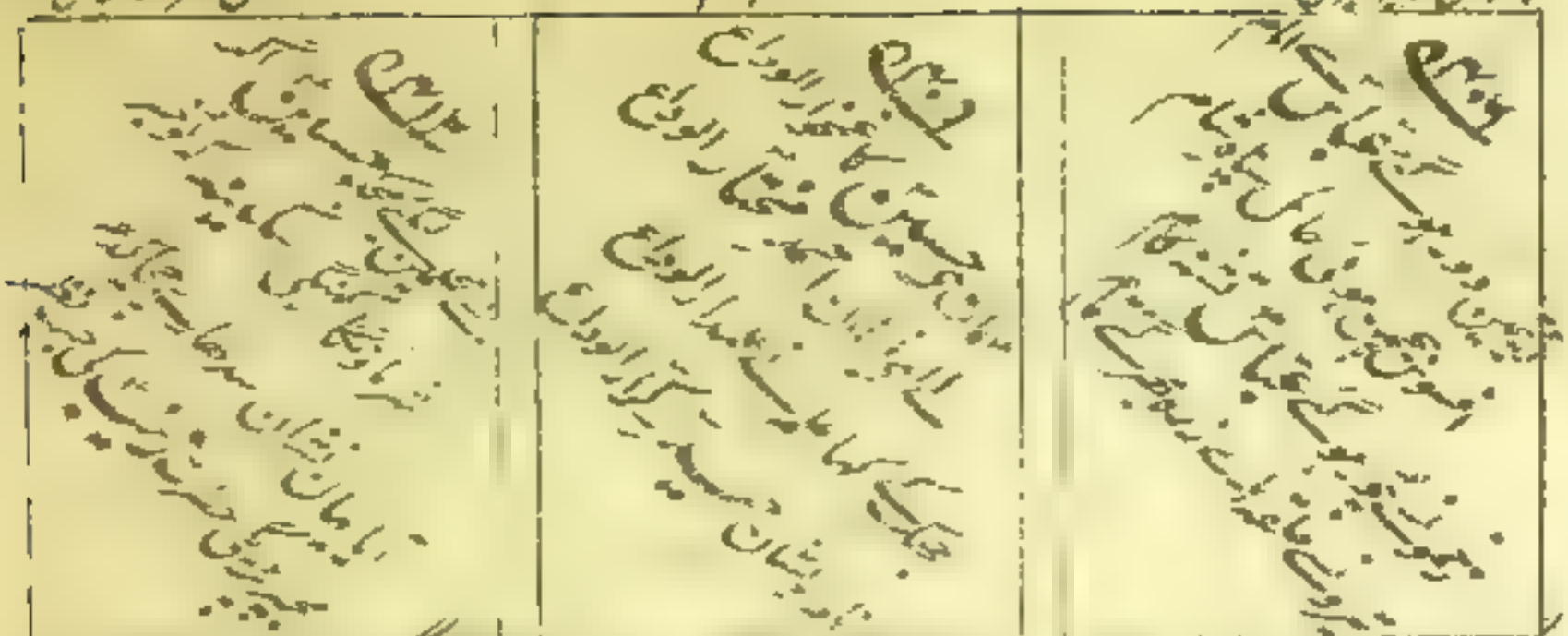

کچھ اپنی جانکا نہ جریکو خیال تھا — زیبا ہی اب قلق سے اور جھین خم رہے
آقا ہین کہ طرفہ یہ تردد و کمال تھا — بعد آپکے جہان مین علی کا علم رہے

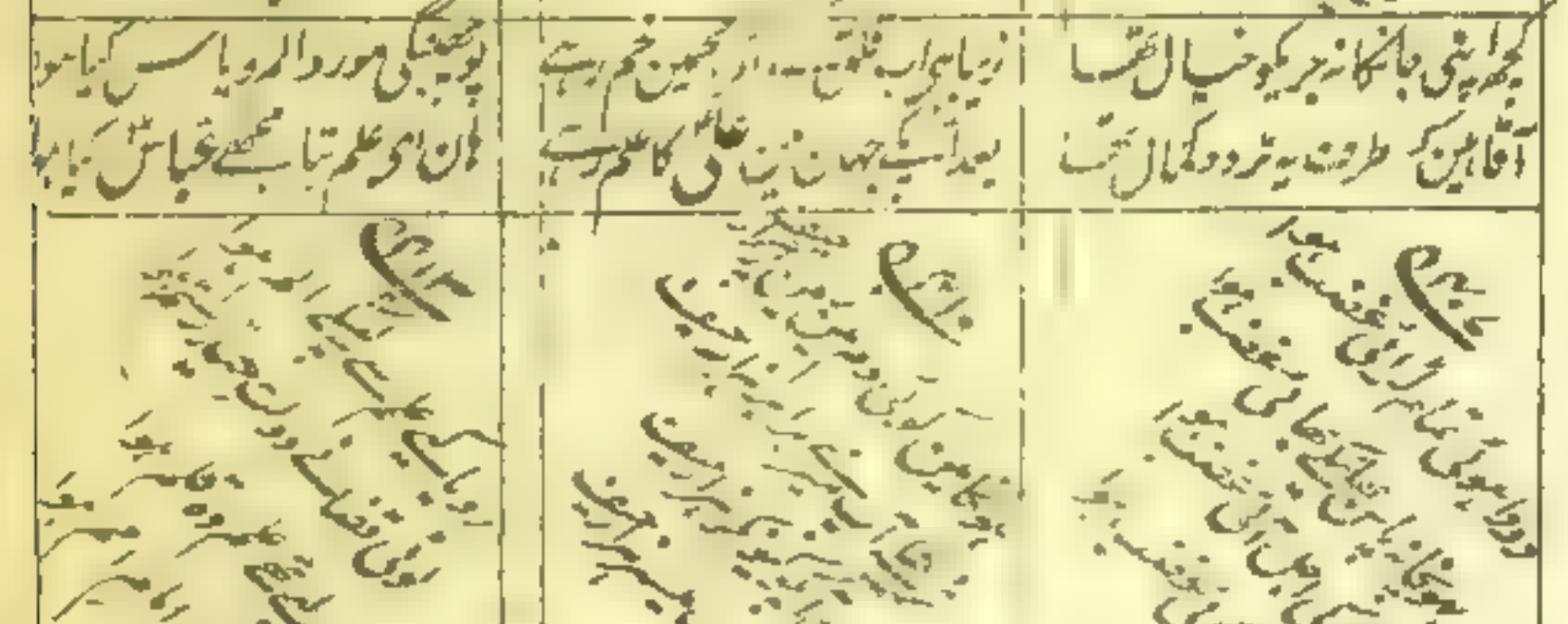

کانپا علم یہ کہکے ہزار جو کلیجا — جب شہر مین صبح شہدا شاہ آئینگے
عباس نے کہلے سے پھریرا لپیٹ لیا — اللہ آپ اب مجھے اوسدن اوٹھائینگے

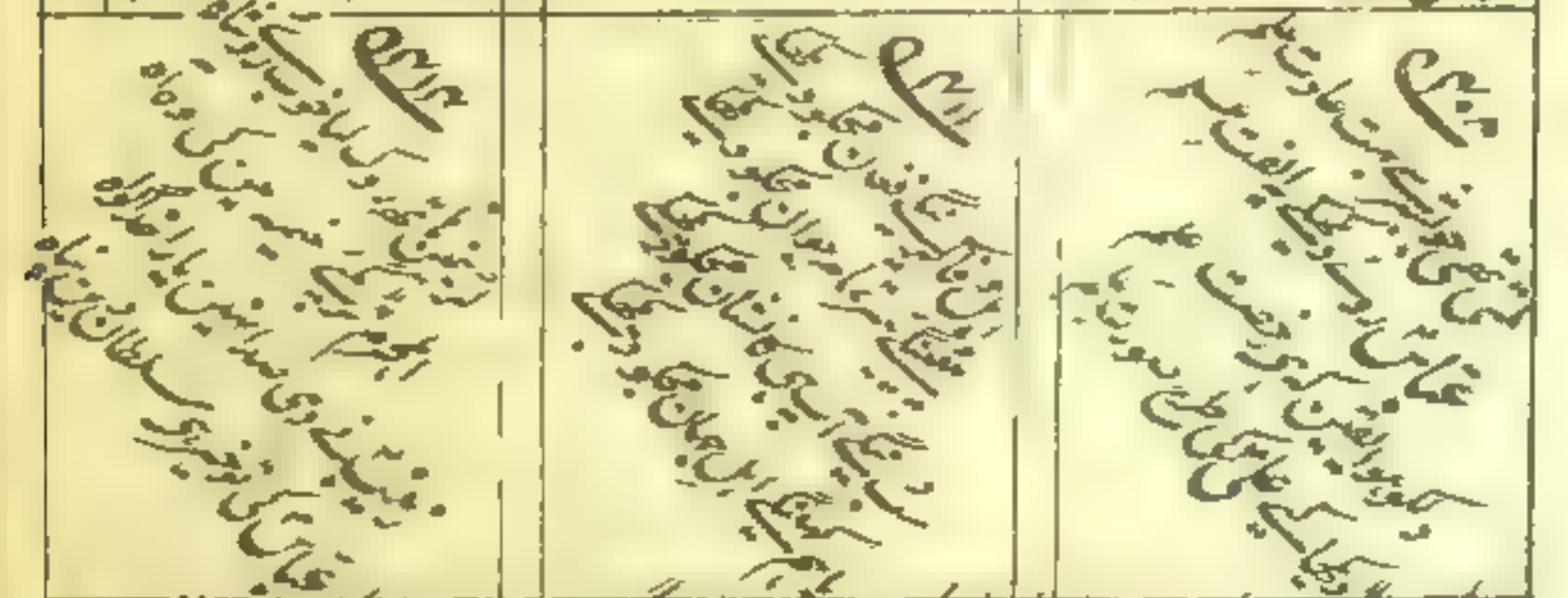

بولے کہ زندگی سے ہوئی بس یہ ہم — کہتے ہی ہاتھ شہ کا مددگار مر گیا
اب ہی قریب حملت عباس اے علم — یہ وہ علم ہی جسکا علمدار مر گیا

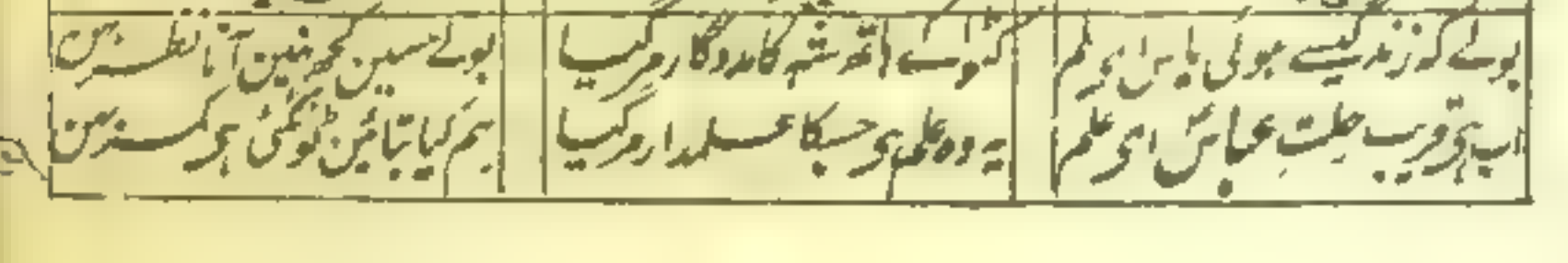

کانپا علم یہ کہکے ہزار جو کلیجا — جب شہر مین صبح شہدا شاہ آئینگے
عباس نے کہلے سے پھریرا لپیٹ لیا — اللہ آپ اب مجھے اوسدن اوٹھائینگے

۴۱۷

عباسؑ سکل جعفر طیارؑ گر پڑے
رنجین علم کے پاس علمدار گر پڑے

۴۱۸

عباسؑ نامدار کا صدمہ کمال ہے
ایسا گرا ہوں آج کہ اوٹھنا محال ہے

۴۱۹

۴۲۰

۴۲۱

۴۲۲

۴۲۳

۴۲۴

۴۲۴

آؤ امام ہو یہ مدد کا مقام ہے
واری تمہا جانے والا تمام ہے

۴۲۵

آواز کی طرف جو شہ کون و مکان گئے
فرمایا کیا ہے بھائی کہاں تم کہاں گئے

۴۲۶

تو نے ہوئی کمر کو سنبھالا و رہ گئے
سر تن پہ ہوئے شہ والا اور رہ گئے

۴۲۷

مسرت ہے دیکھا کون دم آخر امام کو
آئے دے حسین علیہ السلام کو

۴۲۸

فرمایا کیا ہے بھائی کہاں تم کہاں گئے

۴۲۹

آئے ہیں تیرا دیکھنے ملک سفید پر

۴۳۰

لوٹے جو سر پہ ہائے شہ تشنہ لب زمیں

۴۳۱

مرنے سے اپنے شاد ہوں سوگند حق ہے یہ
لیکن اکیلے ہوگے حضرت قلق ہے یہ

۴۳۲

آئے ہیں کر بلا سے لہو میں نہائے ہم
جاتے ہیں گھر کو راہ خدا میں لٹائے ہم

۴۳۳

اے عرض کوئی کام تو وقت نہ کر سکوں

۴۲۶

تسلیم میں سید الشہدا ہاتھ کاٹ لو
ہاں دونوں بھائیوں کے گلے ساتھ کاٹ لو

۴۲۷

نکلی ہوں گھر سے پاس بلا لو کہاں گئے
بلوا دو میرے جانے والو کہاں گئے

۴۲۸

حون جگر بہا ستہ صفدر کی آنکھ سے
کھنچے جو تیر ظلم برادر کی آنکھ سے

۴۲۹

عباس کے یقین وہاں تھا ہاتھ
اندیں بھی ساتھ ہوں کہ شہید و نکا ساتھ

۴۳۰

بالائے خاک بیٹھ کے بولی گذر گئے
ہائے چچا بھی مر گئے بابا بھی مر گئے

۴۳۱

ہر سمت چھٹیلیں تکل عشق ہیں بکل
دھارین لہو کی شہپر یاقوت تنگیلیں

۴۳۲

تیرو رسیں کرے غش ہوئیں زینب کل ہی
تیرست سنگے بانوں سکینہ کل ہی

۴۳۳

یا یا ریاض دھرے مٹھ ہوتے ہوئے
دیکھا جوان بھائی کو دم توڑتے ہوئے

۴۳۴

بزم جہانیں حلم و ستم کے رواج تھے
جسم و بدن سناں نوکی شہوں کے تاج تھے

۴۴۲

بیٹھے تھے خیمہ خالی کیے جب حسین ہائے
بیبیوں کے ساتھ بیٹھے تھے دیدہ پر آب ہائے
کہتے تھے اب حسین سے بیکس ہوئے ہیں ہائے
دنیا سے بھائی جان سدھارے غضب ہوا

۴۴۳

صدمہ نہ تھا کچھ اپنے تن پاش پاش کا
منہ دیکھتا تھا پیارے سے راکب کی لاش کا
خیمہ میں آ کے بیٹھ گئے تھے حواس کا
اٹھ قریب شاہ امم سن کے دوڑے

۴۴۴

سقے کا آنسو دیکھ کے بیکس ترپ گئی
تھی موتیوں سے مشک سکینہ بھر گئی
اکبر کے بھی گلے سے زباں خشک ہو گئی
تلواریں سر پہ ماروں نے نیزے لگے

۴۴۵

خیمہ میں آ کے بیبیوں نے بین کیے ہائے
ہر ایک نے گلے سے لپٹ کر دیے ہائے
اکبر نے بھی کیے تھے بہت ہائے ہائے
سکینہ نے بھی کیے تھے بہت ہائے ہائے

۴۴۶

کس منہ سے اب حسین پکارے غضب ہوا
دنیا سے بھائی جان سدھارے غضب ہوا
کیا قدر قبر کی ہے کفن کی تلاش ہے
تو اے غریب کون ہے یہ کس کی لاش ہے

۴۴۷

ہونے جو ہیں یہ برادر تو خوب ہے
لاشیں پڑی ہوں دونوں برابر تو خوب ہے
ہیں ہیں عباس علمدار کیا کروں
ہائے ہائے

۴۴۸

بیڑا عمامہ فاطمہ کے سر سے گر گیا
تختہ تمام سیدہ کے گھر سے گر گیا
بیڑا عمامہ فاطمہ کے سر سے گر گیا
سقائے اہلبیت بھائی سے گذر گیا

۴۴۹

بیڑا عمامہ فاطمہ کے سر سے گر گیا
تختہ تمام سیدہ کے گھر سے گر گیا
بیڑا عمامہ فاطمہ کے سر سے گر گیا
ماتم کرو کہ حضرت عباس مر گئے

خاتمۃ الطبع

بعد حمد و نعت و مناقب کے سامعین مصائب جناب سید الشہدا اور ذاکرین محامد آل عبا کو مژدہ سنانیکا مقام ہی کہ جسطرح چند مجموعے مرثیہ مرزا دبیر صاحب و میر انیس صاحب و میر مونس صاحب مرحوم کے اس مطبع اودھ اخبار میں چھپکر اشاعت پذیر ہوے اسیطرح بالفعل ایک مجموعہ نایاب مرثیون رباعیات و سلام کا کہ جسکا نام مجموعہ مرثیہ میر عشق ہی جلد اول اسکی مرتب ہوکر ماہ مئی ۱۸۵۱ مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۲۶۷ ہجری کے مقام لکھنؤ مطبع منشی نولکشور میں تازہ ترتیب سے چھپی اس مجموعہ کے آغاز میں رباعیات بچھر و خیرہ و سلام ہی من بعد مجموعہ مرثیونکا حال جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حال جناب عباس علیہ السلام تک مسلسل ہر حال کا مرثیہ علحدہ ہی یہ ایک خاص ترتیب ہی جو اور مجموعون میں نہیں تھی اسمین مرثیہ خوانونکو بکمال تسہیل ہوگی یہ مجموعہ بڑے نامی گرامی استاد وقت افصح الفصحا ابلغ البلغا تاج الذاکرین اسوۃ الشاعرین جناب سید حسین میر صاحب متخلص بہ عشق کا کلام ہی کہ جنکی رزم و بزم بیانی شہرہ آفاق ہی اور طلاقت لسانی اور خوش بیانی پر کاملین کا اتفاق ہی فرید ہر ان صنائع لفظی و معنوی مرثیون مین مرعات ہی نئے طرز و انداز کا مجموعہ ہی جو نہایت تفحص و تلاش سے بتوسط مجمع علوم جناب مولوی مرزا محمد تقی صاحب مصحح اس مطبع کے دستیاب ہوا ناظرین جب اس مجموعہ رباعیات و سلام و مراثی کو بچشم انصاف ملاحظہ فرماوینگے حسن و خوبی اس مجموعہ کی داد دینگے اور حضرت مصنف کے زور طبع اور تلاش پر آفرین کہینگے جناب احدیت اس مجموعہ کو مقبول طبع اہل جہان فرماوے بمنہ و کرمہ

غلط نامہ مجموعۂ مرثیۂ میر عشق

صفحہ	رباعی	مصرع	غلط	صحیح
۳	۸	۳	کہتے ہیں	کہنے میں
۴	۳	۱	خدا	صدا
۵	۹	۱	دعا	وفا
۶	۴	۴	کہ	کہہ
۷	۴	۱	اوٹھتا	اوٹھا
۱۰	۲	۱	شہ	سہ
۱۲	۸	۴	"	تہ
۱۳	۵	۳	سے	کے
"	"	"	اور	اوڑ
۱۴	۱	۲	بھرکے	بھر
"	۳	۱	ذیقدر	ذیقدرو
۱۷	۵	۱	غم سیخ	غم وسیخ
۱۹	۲	۴	لابا	"
۲۰	۶	۴	ربیا	زیبا
۲۱	۴	۴	ہے	ہیں

صفحہ	تضمین	مصرع	غلط	صحیح
۲۳	۷	۱	بے	نے
"	۸	۱	زرہ	ذرہ
۲۵	۱	۳	شب و زر	شب و روز
"	۸	۱	یہی الفت کبریا	یہی الفت حق سوا
۲۹	۵	۵	ہاتھ	بات
۳۰	۶	۱	بیانِ	بیان

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۰	۱۰	فتح فیروزی	فتح و فیروزی
۳۱	۵	ہے	اگر
"	۷	رہے	رہے
۳۲	۲	پکاری	پکاروں
۳۳	۲۱	من	بن

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۳۴	۲۱	جسم رفاقت	چشم وفاقت
۳۵	۱۳	کڑی	گھڑی
"	۱۶	چھپای	چھوائے
۳۷	۹	پرزے	پردے
۳۸	۷	شاہ کہ	شاہ کے
۴۰	۲	بنائے	بنائے
"	۵	منہ	شہ
"	۱۵	باغ بلبل	باغ و بلبل
"	۱۸	نمین	بنین
"	۲۱	کہ رہے	کر رہے
۴۲	۱۱	اب ہین	اب ہیں
۴۳	۱۶	لو ہماری	تو ہماری
۴۵	۷	سلامی	قلق سے
"	۸	نکلی	نکلیں
۴۸	۵	گرپڑی	گر پڑیں

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۴۹	۱	پھولونکی چادر	پھولونکی خوشبو
۵۱	۷	چمکا	دیکھا
۵۴	۲۰	بچکر	بچیں
۵۷	۱۲	تم	زخم
"	"	ضبا نین	جہانین
"	۱۳	درخشک چشم	درخشک چشم
۶۰	۸	ا	مان

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۶۲	۷	لگتی	لگنی
"	۱۱	سرور ریب	سرور زیب
"	۱۲	حسین	سیس
۶۶	۶	خدا	خدا
"	۱۱	ناصر	حاضر

صفحہ	شعر	غلط	صحیح
۶۶	۱۹	قائل	قابل
۶۴	۶	مری	اسی
۶۷	۹	تو لہا	تو کہا
〃	۸	مظہر	مظہر
〃	۹	ایۃ اللہ	ایۃ اللہ
〃	۱۰	امیر امام	امیر امام
〃	۱۵	کا حسان	کا حسان

صفحہ	شعر	مصرع	غلط	صحیح
۷۰	۱	۴	بھانکی	جھانکی
〃	۳	۲	صاحب	صاحب
〃	۸	۶	قدوی	فدوی
۷۳	۴	۴	و	وہ
〃	۵	۱	ناظرین	ناظر
۷۴	۳	۴	جھکی	جھکی
〃	۹	۳	نہ	یہ
۷۵	۱	۶	پیچھے	پیچھے
〃	۴	۵	شاھین	شاھین
〃	۵	۶	پستر	بستر
۷۶	۱	۱	مثل	صفت
〃	۵	۳	کفا زیر	کفا زیر
۷۷	۲	۳	زبان	زنان
〃	۷	۳	تھی	تھیں
۷۹	۸	۶	ادھر	اودھر
〃	۹	۶	ہنے	ہنے
۸۰	۱	۶	پھولون	پھول
〃	۴	۲	سرھانے	سرھانے
〃	۴	۲	گئی	گئیں
۹۱	۳	۴	ہو	ہون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۴	۲	۴	کبریا	آپ حق
۹۵	۱	۵	ذلیل مین نہ	ہون نہ مین ذلیل
۹۶	۷	۳	فاما بنعمۃ ربک فحدث	الحمد للہ کہ نہ مین ہون نہ آپ کم
〃	۱	۲	معجزہ	معجزا
۹۸	۸	۶	سے	مین
۹۹	۸	۶	ہیچ	شغل
〃	۹	۳	دربار	درگاہ
۹۱	۹	۶	لگو	ملو
۹۲	۲۰	۴	محبوب کبریا	اسوۃ مصطفا
۹۴	۲	۳	جھکی ہوئی دیکھی	جھکین نظار یکو
〃	۴	۲	جاکر	ششدر
〃	۹	۶	ہین ہم	نبی ہم
۹۵	۲	۵	آپ	آب
〃	۶	۶	راہ یا	راہ پا
۹۷	۱	۶	کھاوے	کھاوے
〃	۹	۲	ترست	ظلمت
〃	۲	۲	نوار	نواز
〃	۷	۵	باد	یاد
۱۰۰	۱	۴	درم برد	دم سرد
〃	۶	۴	نقرہ و	لقرہ
۱۰۱	۳	۴	ستحان	امتحان
۱۰۳	۴	۱	الاہ	اللہ
〃	۵	۶	درٹہ پر	ساحل پر
〃	۶	۱	سے	سے
۱۰۴	۹	۱	اژدر دریا ہی	اژدر دریا
〃	۶	۵	نہ سیر	یہ شیر
۱۰۶	۲	۴	یہ ہمہ	ہمہ یہ
〃	۴	۱	ساتھ	ہاتھ

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۱۰۶	۶	۳	کیے	کہے
۱۰۹	۲	۴	دشمن	روشن
״	۴	۱	سنا اللہ	سنو اللہ
״	۵	۱	مین	ہین
״	۷	۵	ہان اور یہ اللہ کے زور جو دیکھے	ہان اور یہ اللہ کے زور جو دیکھے
۱۱۳	۱	۱	یوفون	یوفون
״	۱	۳	گشف	گشف
״	۲	۵	تھے	تھا
۱۱۵	۴	۳	ہسنے	ہستے
۱۱۷	۶	۶	رہے تھے سب دیوا	رہے تھے درو دیوا
۱۱۸	۲	۲	باقی	باقی
״	۲	۵	اہر	ادھر
۱۱۹	۵	۲	لپٹی	لپٹین
״	۷	۲	لی پر	سبے پر
۱۲۱	۶	۵	چھاؤنین	چھاؤنین
۱۲۴	۷	۴	ہین	ہکر
״	۷	۴	انھین	اسی
״	۹	۴	بالونین	پالونین
۱۲۷	۸	۳	الاہ	اللہ
۱۲۹	۲	۵	زلیست کو	زلیستین
۱۳۲	۵	۶	ہو کہان	ہین کہان
۱۳۴	۶	۱	یہ اللہ	مددگار
۱۳۵	۳	۱	رنگ	زنگ
۱۳۶	۷	۳	یہان	نہان
۱۳۸	۱	۴	کھنچے	کھنچین
״	۹	۱	ہکر	ہین
״	۹	۳	ہکر	ہین
״	۷	۵	ہکر	ہکے

صفحہ	سطر	مصرع	غلط	صحیح
۱۳۷	۷	۹	ہی	ہے
۱۳۸	۱	۳	پڑھکے	بڑھکے
״	۲	۲	روج	زوج
״	۴	۳	یون	لو
۱۳۹	۷	۹	ہمارے گل	علی کے گل
״	۹	۴	اور	ادب
۱۴۰	۴	۳	پڑ	کپڑ
״	۹	۳	سے	سنے
۱۴۳	۱	۴	زنگ	رنگ
״	۲	۹	زجاہل	نہ جاہل
״			بند ۶، موخر	بند ۷، مقدم
״	۷	۳	تہ	متھ
۱۴۴	۳	۴	چلنے	جلنے
״	۸	۲	اونر	اوتر
۱۴۵	۲	۵	رکین رونق	رکین و رونق
״	۴	۳	اسی	ایسی
۱۴۶	۱	۴	یان	ہان
״	۲	۴	لٹیا	لپٹا
״	۴	۱	الم البین نے دیکے عباس کیا	الم البین ہین عباس کیا
۱۴۷	۲	۵	مصلے و	مصلیے
۱۴۸	۷	۵	پھینکا	پھنکا
۱۴۹	۱	۳	کیا یہ ہو گیا	آہ کیا ہوا
۱۵۱	۹	۲	ہاتھ نسے	ہاتھون نے
۱۵۳	۵	۴	مرضی	مرضی
״	۸	۵	آو بکا	آہ و بکا
۱۵۴	۳	۶	ہر لفان	حریفان
۱۵۵	۵	۵	سیارے	سیارہ
״	۶	۴	مشعل	شعل

صفحہ	بند	مصرع	غلط	صحیح
۱۵۶	۵	۱	کئی	کئی
״	۵	۵	زاہد	زاہدو
״	۸	۳	غافل	عاقل
۵۷	۴	۳	لپیٹے	لپٹے
״	۶	۴	مجرا یوسفین	شہید ابو یمین
״	۷	۴	بازی	سازی
״	۹	۱	کسرت	کثرت
۵۸	۳	۳	آئی	آتی
״	۵	۱	صف باندھے مجرے کو	جلدی سے پیش کیم
״	۵	۵	ایک	نیک
۱۵۹	۱	۵	لی لیکو	لیلے کہ
״	۳	۲	بی بی ہے	بی بی ہیں
״	۳	۳	مالک ہے	مالک ہیں
۱۶۰	۲	۱	امر	ادھر
״	۴	۵	مختار	ممتاز
״	۶	۱	ہے	تھے
۱۶۰	۸	۴	مرضی	منظور
۱۶۱	۱	۱	بھی یہ	یہی
۱۶۲	۵	۴	جھلک	مہک
۱۶۳	۳	۵	اگر	مگر
״	۷	۳	کا	کے
۱۶۴	۲	۲	کو	کہ
۱۶۹	۵	۲	پسر شیر الٰہی	یہ کہا آلی نبا ہی
۱۷۰	۱	۱	رہی تھی	چکے جب
״	۳	۵	کٹ	گٹ
۱۷۱	۳	۲	بیس	تیس

صفحہ	بند	مصرع	غلط	صحیح
۱۷۲	۳	۴	بھلنا	سنبھلنا
״	۶	۴	تنگ	ٹھنگ
۱۷۳	۵	۱۰	ابن حکم	نسخہ ابن حکیم
۱۷۳۰	۶	۴	لیے	لی
۱۷۷	۵	۲	انھیں	اسی
۱۷۹	۳	۱	ہوئیں	ہوئیں
״	۸	۵	کئے	لئے
۱۸۱	۴	۱	کیار	کیبار
۱۸۲	۳	۲	بھائے	بھائے
״	۸	۱	ہوسے	ہوئے
״	۹	۴	ہی راحت	تھی رونق
۱۸۳	۱	۵	عباس ہی اکبر ہی	عباس بھی اکبر بھی
״	۳	۳	ہی	سے
״	۷	۲	لیکے	لیلے کے
״	۷	۱	بھنوکی	بھنونکی
״	۸	۵	بھنوکے	بھنونکے
۱۸۴	۵	۶	لیگا	پلیگا
״	۹	۲	اسوقت	اوسوقت
״	״	۵	صرف بگا	محو بگا
۱۸۸	۱	۵	ہی	تھے
۱۹۳	۲	۶	ہلا ہے	ہلے ہیں
۱۹۴	۴	۳	گھوڑونکو	گھوڑیکو
״	۸	۴	ڈھونڈھتی	ڈھونڈھتا
۱۹۵			بند ۳، سوخر	بند ۴، مقدم
״	۹	۶	کٹا	گٹا